

اعمال صالحہ اور اُن کے اجر و ثواب کے متعلق احادیث نبویہ کا بے مثال مجموعہ

المتجر الرابح

فی ثواب العمل الصالح

حافظ امام ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن خلف الدمیاطی



تحقیق و تخریج
ڈاکٹر عبد الملک بن عبد اللہ بن دھیش

ترجمہ
ڈاکٹر عبد الرحمن یوسف

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

بخدمت گرامی !
فضیلة الشیخ حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ
مدیر جامعة لاهور الاسلامیة
عبدالرحمن یوسف
6.10.003

www.KitaboSunnat.com



المتجر الرابح

فی ثواب العمل الصالح

اعمالِ صالحہ اور ان کے اجر و ثواب کے متعلق احادیثِ نبویہ کا
بے مثال مجموعہ

جلد اول

حافظ امام ابو محمد شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی

تحقیق و تخریج
ڈاکٹر عبد الملک بن عبد اللہ بن دھیش

ترجمہ
ڈاکٹر عبد الرحمن یوسف

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار



مسلکِ کتاب وسنت کے فروغ کے لئے کوشاں

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

مکتبہ قدوسیہ



جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ______ ابوبکر قدوسی

اشاعت ______ دسمبر 2002ء

مطبع ______ موٹروے پریس

www.KitaboSunnat.com



MAKTABA QUDDUSIA

REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585
Fax: 92 - 42 - 7230585 Email: qadusia@brain.net.pk



www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت نے جن وانس کی تخلیق اپنی عبادت کے لیے کی- اس مقصد کی خاطر ہر دور میں انبیاء ورسل مبعوث کیے گئے جنہوں نے لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ کماحقہ ادا کیا حتی کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس جہان رنگ بو میں تشریف لائے- آپ کے بعد نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا- اس کے ساتھ ہی آسمان سے جبرائیل علیہ السلام کی وحی کے ساتھ آمد بھی منقطع ہو گئی- حضرت نبی کریم ﷺ نے امت کو خیر وشر کی تمام باتوں سے مطلع فرما دیا- نیکی کا کوئی کام ایسا نہیں جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے امت کو آگاہ نہ فرمایا ہو اور کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے متعلق انہوں نے خبردار نہ کیا ہو-

بحیثیت مسلمان ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کی اتباع کریں- اتباع رسول ﷺ کا بدیہی تقاضا یہ ہے کہ جس چیز سے نبی کریم ﷺ نے ہمیں روکا اس سے رک جائیں اور جس کام کا حکم دیا یا اجازت دی' اسے بجا لائیں- یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہمارے پیش نگاہ اسوۂ رسول ﷺ ہو- ہماری زندگیوں میں سنت کا عمل دخل ہو اور بدعات سے اجتناب ہو- اس کا انعام آخرت میں جنت کی صورت میں ملے گا- جنت میں داخلے کا بنیادی سبب رب العزت کی رحمت اور خوشنودی ہوگی- اس کی رحمت جس کے نصیب آئے گی' اسے جنت میں جگہ مل جائے گی اور جو اس کی رحمت سے محروم رہا' وہ جنت کی نعمتوں سے بھی محروم رہ جائے گا-

نیک اعمال رب العزت کی رحمت کے حصول کا ذریعہ ہیں- نبی کریم ﷺ نے امت کو اعمال صالحہ کے بجالانے کا طریقہ بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا ہے- اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ان اعمال کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کی بھی خوشخبری دی ہے- کتب احادیث میں فضائل اعمال کے متعلق احادیث مختلف مقامات میں موجود ہیں- علمائے امت نے ان کی جمع وترتیب کا اہتمام کیا ہے اور اس بارے مستقل تصانیف موجود ہیں- زیر نظر کتاب "المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح" بھی اسی موضوع پر ہے- اس کتاب میں امام دمیاطی رحمہ اللہ نے بڑی ہی عرق ریزی کے بعد ان احادیث کو اکٹھا کیا ہے جن میں نیک اعمال کا ثواب بتلایا گیا ہے- بلاشبہ اس موضوع پر یہ جامع کتاب ہے- اس میں قارئین کے لئے نیک اعمال کی ترغیب کا بہت زیادہ سامان موجود ہے-

ہمارے ہاں فضائل اعمال کے موضوع پر جو کچھ عموماً دستیاب ہے' وہ زیادہ تر رطب ویابس پر مبنی حکایات کا مجموعہ ہے یا ضعیف اور من گھڑت احادیث سے بھرپور کتب ہیں کہ جن پر عوام کا اعتماد ہے- اصل میں لوگوں کی اس طرف رہنمائی ہی نہیں کی گئی کہ وہ فضائل اعمال کے باب میں بھی حدیث رسول ﷺ کی طرف رجوع کرتے- بلکہ انہیں "بزرگوں" کے دام تزویر میں الجھا دیا گیا- اور وہ اس طرح اس میں الجھے ہیں کہ زبان سے توحید ورسالت کی شہادت کے اقرار کے باوجود اوراد ووظائف کے لیے مسنون کی بجائے مجرب عملیات کی طرف رجوع کرتے ہیں- یہ مجرب عملیات بعض اوقات اس حد تک ناقابل عمل ہوتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کون یہ عمل کر سکے گا- جیسے چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر کی ادائیگی یا سولہ برس کنویں میں الٹا لٹک کر عبادت کرنا وغیرہ- لوگ ان خود ساختہ اعمال کے لیے دیوانے ہوئے ہیں اور اس چکر میں ایمان بھی برباد کرتے ہیں' وقت اور دولت کا بھی ستیاناس ہو جاتا ہے-

ہماری عقلوں پر پردہ پڑ چکا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے بتلائے ہوئے آسان وظائف کو تو اپنا معمول نہیں بناتے لیکن اپنے بزرگوں' پیروں اور مولویوں کے سکھلائے ہوئے ناقابل عمل قسم کے اوراد و وظائف میں مشغول رہتے ہیں- قرآن وسنت سے ماخوذ لیکن مجرب عملیات کے بارے میں یہ تو ممکن ہے کہ کسی آدمی نے کسی خاص وقت کوئی کام کیا ہو اور اسے حسب منشاء نتیجہ بھی مل گیا ہو لیکن کیا ہر آدمی کے لیے اس کام کا وہی نتیجہ ہوگا؟ یہ ممکن نہیں اس لئے کہ ہمیں یہ خبر رسول کریم ﷺ کی بارگاہ سے نہیں مل رہی بلکہ یہ کسی بزرگ کا عمل ہے جو غلط بھی ہو سکتا ہے- بطور مثال عرض کیے دیتا ہوں- قرضے سے نجات پانے کے لیے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اللھم اکفنی بحلالك عن حرامك الخ کا ورد کرے گا' اس پر اگر پہاڑ جتنا قرضہ بھی ہو تو اتر جائے گا- اب اگر کوئی بندہ یقین کے ساتھ یہ وظیفہ اپنا معمول بنائے گا تو یہ ممکن ہی نہیں کہ اس کا قرضہ نہ اترے- اس لیے کہ یہ خبر ہمیں نبی کریم ﷺ نے دی ہے کہ جن کی بات غلط ہو سکتی ہی نہیں- لیکن اگر کسی بندے نے یاحی یا قیوم کا وظیفہ کیا یا کوئی قرآنی وظیفہ کیا اور اس کا قرضہ اتر گیا تو یہ محض اس بندے پر رب کی رحمت ہوگی- ضروری نہیں کہ کوئی دوسرا بھی یہ وظیفہ کرے تو اس کا قرضہ بھی اتر جائے- اس لئے کہ اس وظیفے کے اس خاص نتیجہ کے بارے میں کوئی دلیل قرآن وسنت سے ثابت نہیں-

ان گزارشات کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اوراد و وظائف اور دیگر عملیات وہ اختیار کریں جو سنت سے ثابت ہیں- اعمال کی قبولیت کی دو بنیادی شرائط ہیں ایک نیت کا اخلاص یعنی ریاکاری سے پاک عمل اور دوسرے اس کام کا سنت کے مطابق ہونا- بڑی سے بڑی نیکی کی بنیاد میں اگر اخلاص نہ ہو اور دکھلاوا آ جائے تو وہ عمل وبال جان بن جائے گا- دوسری طرف نیت کتنی ہی خالص کیوں نہ ہو لیکن عمل سنت کے مطابق نہیں ہوگا تو یہ نیک کام بھی عذاب الٰہی کو دعوت دینے کا سبب ہوگا- اعمال کے ثواب کے بارے میں بھی یہ بات واضح ہو کہ ثواب وہی ملے گا جس کی خبر نبی کریم ﷺ نے دی- ہمارے ہاں اکثر لوگوں نے قرآنی آیات کے وظائف کے من گھڑت ثواب بنائے ہوئے ہیں- حالانکہ کسی بھی عمل کے ثواب کی خبر صرف اور صرف وحی کے ذریعہ ملتی ہے-

ہم اللہ رب العزت کے شکر گزار ہیں اور یہ صرف اور صرف اس ہی کے فضل و کرم کا نتیجہ ہے کہ ہم نے حدیث رسول ﷺ کا یہ مجموعہ شائع کیا ہے- حدیث رسول ﷺ کی نشر واشاعت' یہ بہت ہی سعادت کی بات ہے- روز آخرت جب ہمارا دامن طرح طرح کی معصیتوں سے آلودہ ہوگا' وہاں ان شاء اللہ الرحمٰن حدیث نبوی کی اشاعت ہمارے لیے ذریعہ نجات ہوگی- ہم اس کتاب کے فاضل مترجم جناب ڈاکٹر مولنا عبدالرحمٰن یوسف کے بھی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس ترجمے کی اشاعت کے لیے مکتبہ قدوسیہ کو خدمت کا موقع دیا- اس کتاب کی پروف ریڈنگ میں جن بزرگوں اور دوستوں نے حصہ لیا' وہ بھی شکریے کے مستحق ہیں- ان میں محترم جناب مولنا محمد اسحاق بھٹی اور عبدالقدوس حامدی شامل ہیں-

آخر میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ التجا ہے کہ وہ ہمیں حدیث رسول ﷺ کا محض ناشر ہی نہ بنائے بلکہ فرامین رسول ﷺ پر عمل کرنے والا بھی بنائے- ہماری زندگیوں میں سنت کو داخل فرمائے' بدعات سے محفوظ فرمائے اور شافع روز محشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت اور ان کی رفاقت ہمارے لیے اور ہمارے والدین کے لیے مقدر فرمائے- (آمین)

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر قدوسی

۲۵ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ/ یکم دسمبر ۲۰۰۲ء



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين محمد و آله و اصحابه و اتباعه اجمعين

www.KitaboSunnat.com

ساتویں صدی ہجری میں تاتاری' چنگیزی اور صلیبی جیسے گھمبیر فتنوں نے جنم لیا کہ ان کی نحوست سے عالم اسلام کو ناقابل تلافی نقصان سے دوچار ہونا پڑا تاہم نیرنگی قدرت دیکھئے کہ ظلم و ستم کے ان گھٹاٹوپ اندھیروں اور یاس وناامیدی کی تاریکیوں کے باوصف یہ صدی بڑی مردم خیز ثابت ہوئی' اس نے ارباب نظر' اصحاب قلم اور بے مثال تاریخ ساز شخصیات کو جنم دیا جن پر علم و فن اور اخلاق و کردار کی دنیا ہمیشہ نازاں رہے گی۔ جن کا شیرازہ حیات حب الٰہی اور خمیر زندگی اتباع سنت سے سرشار تھا۔ ان فطری تخلیق کاروں اور وہبی ذہانت و فطانت کے حاملین میں علامہ عز بن عبدالسلام' شیخ الاسلام ابن تیمیہ' ان کے شاگرد رشید علامہ ابن قیم' علامہ منذری اور بحر علم ابن دقیق العید جیسے اساطین علم پیدا ہوئے۔ انہی رجال کار میں سے حافظ ابو محمد شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطی فلک علم حدیث پر درخشندہ ستارے کی طرح چمکے۔ انہوں نے تقریباً سو سال تک علم و عمل سے بھرپور زندگی بسر کی' رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ان کی بے شمار تصانیف ہیں جن میں "المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح" کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔ جس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن یوسف فاضل مدینہ یونیورسٹی کے سیال قلم سے ہدیہ قارئین ہے۔ انہی کی خواہش پر اس ناکارہ کو چند حروف لکھنے کی ہمت پیدا ہوئی۔

اس میں شک نہیں ہے کہ اسلام ایمان و عمل کے مجموعے کا نام ہے۔ ایمان کے بغیر عمل کی کوئی حیثیت نہیں جیسا کہ عمل کے بغیر ایمان کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ محدثین کرام کو اپنے ہاں جزاء خیر دے کہ انہوں نے اپنے اپنے انداز میں قلم و قرطاس اور زبان و بیان کے ذریعے ایمان و عمل کو موضوع بنایا اور ان کی اہمیت و حیثیت کو خوب خوب اجاگر کیا کیونکہ انہوں نے اس حقیقت کو بخوبی بھانپ لیا تھا کہ مسلمانوں کے انحطاط و تنزل میں ان کی ایمانی کمزوری اور عملی کوتاہی کو بڑا دخل ہے۔ امام ابن تیمیہ نے کتاب الایمان اسی پس منظر میں تالیف فرمائی۔ زیر نظر تالیف

"المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح" بھی حجۃ الاسلام علامہ دمیاطی نے اس مقصد کے پیش نظر تصنیف فرمائی کہ مسلمانوں کے عمل و کردار میں نکھار کیونکر پیدا کیا جائے۔ انہوں نے اس تالیف میں ہر اس عمل کو بیان کیا ہے جس پر رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے ہاں انعام واکرام ملنے کا مژدہ جانفزا سنایا ہے۔ کتاب کا اصل موضوع یہ ہے کہ لوگوں کو پر فتن دور میں "مستند عمل صالح" کا شوق دلایا جائے تاکہ وہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو سکیں۔

مصنف نے اس تالیف میں یہ التزام کیا ہے کہ ہر عمل صالح کو براہ راست احادیث سے ثابت کیا جائے کیونکہ اس کے بغیر کوئی عمل بارگاہِ ایزدی میں قبولیت کا درجہ نہیں پا سکتا اور نہ ہی اسے عمل صالح قرار دیا جا سکتا ہے۔ بیشتر احادیث بخاری، مسلم، سنن ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، مسند امام احمد، مسند البزار، مسند ابی یعلی، معاجم ثلاثہ اور مستدرک حاکم سے ماخوذ ہیں۔ بعض اوقات علامہ بیہقی کی سنن کبریٰ اور شعب الایمان کا بھی حوالہ دیتے ہیں۔ آخری باب "صفۃ دار الثواب" کی اکثر احادیث محدث ابن ابی الدنیا کی تصنیف "صفۃ الجنۃ" سے منقول ہیں، اس کتاب کے چودہ بڑے بڑے عنوان یہ ہیں۔

کتاب العلم، کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوٰۃ، کتاب صلوٰۃ التطوع، کتاب الجمعہ، کتاب الجنائز، کتاب الصدقات، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب قراءۃ القرآن، کتاب الذکر، کتاب البر والصلۃ، کتاب الادب والزھد۔ پھر ان کے تحت ۲۸۷ ذیلی عنوان قائم کر کے تقریباً ۲۱۲۴ احادیث کا مجموعہ امت کے حوالے کیا ہے۔ مصنف نے کہیں کہیں افراد امت کو پند و نصائح سے بھی نوازا ہے چنانچہ "ثواب اخلاص" کا عنوان قائم کر کے ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"اللہ ہمیں اور آپ کو توفیق بخشے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اخلاص تمام قسم کے نیک اعمال کی قبولیت اور ان کا اجر و ثواب حاصل کرنے کی عمومی شرط ہے۔ اخلاص کے بغیر سر انجام پانے والا ہر عمل تباہی و بربادی کے نزدیک تر ہوتا ہے۔"

اس علمی ذخیرہ کو عزیزم ڈاکٹر عبدالرحمٰن یوسف فاضل مدینہ یونیورسٹی نے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ ترجمہ رواں دواں اور شستہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک مستقل تالیف ہے۔ یہ ایک ایسی کاوش ہے جس پر ہم انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اس اردو ترجمہ کو اہل حدیث حضرات کے ہاں تبلیغی نصاب یا فضائل اعمال کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ ضرورت ہے اس مجموعہ کو شامل نصاب کیا جائے۔ کتاب کے آخر میں جنت کے تعارف میں جو حدیث دی گئی ہے، وہ حصول جنت کے شوق کے لئے کیمیا اثر ہے۔ اسے مسک الختام کے طور پر ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار عالم سے سوال کیا کہ سب سے کم درجہ رکھنے والے جنتی کا مرتبہ کیا ہے؟ باری تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ایسا شخص ہو گا جو تمام اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا' اسے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ' وہ کہے گا یارب! لوگ تو اپنی اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہیں اور اپنے انعامات لے چکے ہیں۔ اسے کہا جائے گا کیا تو اس بات پر خوش ہے کہ تجھے دنیا کے ایک بادشاہ کے برابر سلطنت دی جائے؟ وہ عرض کرے گا اے رب! میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی تیرے لئے ہے اور اس کے برابر اور بھی' اس کے برابر اور بھی۔ پانچویں دفعہ پر وہ کہے گا اے رب! میں خوش ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے لئے ہے اور اس سے دس گنا اور بھی۔ تیرے لئے وہ سب کچھ ہے جو تیرا دل چاہے اور جس سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ وہ کہے گا اے رب! میں خوش ہو گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! سب سے اعلیٰ مقام والے کے لئے کیا کچھ ہے؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہیں میں نے چاہا' ان کا احترام میں نے اپنے ہاتھ سے کاشت کیا' پھر اسے سربمہر کر دیا۔ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال آیا"۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف' مترجم' ناشر اور اس ناکارہ کو اپنے ہاں اجر عظیم سے نوازے اور اس دنیا میں اپنے دین کی خدمت کے لئے ہم سب کو پسند فرما لے۔ (آمین)

www.KitaboSunnat.com

وصلی اللہ علی نبیہ محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین

طالب الدعوات
ابو محمد عبدالستار الحماد
۱۴ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی - میاں چنوں
یوم الاربعاء



مقدمہ محقق

www.KitaboSunnat.com

مصنف کے دور کی سیاسی اور تعلیمی حالت:

اس کتاب کے مصنف امام ابو محمد شرف الدین عبدالمومن بن خلف بن ابی الحسن بن شرف الدین تونی دمیاطی' ابن الماجد کے نام سے معروف تھے۔ انہوں نے ساتویں صدی ہجری اور آٹھویں صدی ہجری کے اوائل پر محیط طویل اور بھرپور زندگی ایسے دور میں گذاری جس میں عالم اسلام کو طرح طرح کے مسائل نے گھیر رکھا تھا۔ ان میں سے ۶۵۶ھ میں سقوط بغداد کا حادثہ سرفہرست ہے۔ اس عرصہ میں جن علماء و فقہاء کے ساتھ امام دمیاطی کو ایام حیات بسر کرنے کا موقعہ ملا' ان میں سلطان العلماء العز بن عبدالسلام' شیخ الاسلام ابن تیمیہ' حافظ زکی الدین منذری' شرف الدین یونینی' حافظ ابن مسدی' ابو شامہ مقدسی' ابن دقیق العید' نصیر الدین طوسی اور ابن خلکان جیسی شخصیات شامل ہیں۔ علماء و فقہاء کی ایک بڑی جماعت جوان سے فیض یاب ہوئی' ان میں حافظ مزی' حافظ ذہبی' حافظ برزالی' ابن ناصر الدین' ابن کیکلدی' تقی الدین سبکی جیسے نام آتے ہیں۔ اس دور کے سیاسی اور سماجی حالات ان کے علم و فن میں مہارت کے باعث ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انہی کی بدولت عالم اسلام کے حکمرانوں کو مسلمانوں کو تحفظ دینے' ان میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے اور دین کا جھنڈا سر بلند کرنے کا موقعہ ملا۔

ابتدائی تعلیم اور اساتذہ:

محدث عصر امام دمیاطی کی پیدائش ۶۱۳ھ میں "تنیس" شہر کے مضافاتی قصبہ "تونہ" میں ہوئی۔ انہوں نے مصر کے مشہور سرحدی شہر "دمیاط" میں ابتدائی ایام گذارے اور یہیں سے علم فقہ اور علم قراءت ابوالمکارم عبداللہ اور ابو عبداللہ حسین سے حاصل کیا اور حدیث کا سماع بھی کیا۔ ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان نے علم حدیث حاصل کرنے کی رغبت دلائی تو انہوں نے تیئس سال کی عمر میں علم حدیث حاصل کرنا شروع کر دیا۔

علمی سفر:

۶۳۶ھ میں اسکندریہ منتقل ہو گئے۔ اس سال کے دوران وہاں کے علماء سے علم حدیث

حاصل کیا۔ ان میں حافظ ابو طاہر سلفی سر فہرست ہیں۔ اس کے بعد قاہرہ پہنچے اور وہاں علم حدیث کے حصول کے سلسلہ میں حافظ زکی الدین عبدالعظیم منذری کے ہو کر رہ گئے۔

۶۴۳ھ میں حرمین شریفین کی زیارت کی۔ وہاں سے ۶۴۶ھ میں شام کا رخ کیا۔ عراق میں دو دفعہ گئے اور وہاں کے شیوخ سے بھی استفادہ کیا۔ اس طرح دمشق' حماۃ اور حلب میں بھی بہت سے شیوخ سے علم حاصل کیا۔ حلب میں حافظ ابوالحجاج یوسف بن خلیل کے ساتھ رہے۔ ماردین اور بغداد کا بھی سفر کیا اور یہاں خلیفہ وقت عبداللہ بن المستنصر باللہ عباس جو کہ بغداد کے آخری خلیفہ تھے' ان کے لئے اربعین تصنیف کی۔

ان کا بیشتر قیام بغداد اور قاہرہ میں رہا۔ ان دونوں شہروں میں علم کی شمع فروزاں کئے رکھی۔ بہت سے علماء فقہاء نے ان سے کسب فیض کیا۔

تقی الدین سبکی' صلاح الدین کتبی' حافظ مزی' حافظ برزالی' حافظ ذہبی اور ابوحیان اندلسی جیسے نامور مورخین ان کی مدح و توصیف میں رطب اللسان ہوئے۔

حلقہ تلامذہ:

ان کے شاگردوں میں کمال الدین ابن العدیم' ابوالحسن یونینی' قاضی علم الدین اخنائی' علم الدین القونوی' ابوحیان نحوی' فتح الدین ابن سید الناس' علم الدین برزالی' زکی الدین المزی' عمر نوری' محی الدین نووی اور تقی الدین سبکی جیسی نامور شخصیات شامل ہیں۔

علمی منصب:

حافظ دمیاطی میدان تعلیم میں بہت سے گراں قدر عہدوں پر فائز رہے۔ ظاہریہ اور منصوریہ جیسی اعلیٰ سطحی درس گاہوں میں صدر نشیں رہے۔ خوبصورت چہرے والے' عمدہ اخلاق کے مالک' فصیح و بلیغ' زود قراءت' فراخ دل اور انتہائی خوش مزاج ہونے کی وجہ سے مالک الملک نے انہیں بہت بلند مقام سے نوازا تھا۔

وفات:

امام دمیاطی زندگی بھر تصنیف و تالیف اور تدریس و افتاء میں مصروف رہے۔ حافظ ابن حجر کے بقول ان کی وفات اچانک ہوئی اور وہ اس طرح کہ گھر کی چھت پر چڑھتے ہوئے سیڑھی پر بے ہوش ہو گئے جب کہ ابن تغری بردی کا بیان یہ ہے کہ وہ جامع مسجد قاہرہ میں نماز عصر سے فراغت کے بعد بے ہوش ہو گئے۔ انہیں گھر لایا گیا تو وہیں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اس طرح علم و عمل کا یہ آفتاب و ماہتاب روئے زمین پر ضو فشانیاں کرتے ہوئے اتوار کے روز ۲۵ ذوالقعدہ

۷۰۵ھ کو غروب ہوگیا-اورانہیں قاہرہ میں "باب النصر" کے قبرستان میں دفن کردیا گیا-دمشق میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ بھی ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس پاکیزہ روح کو اپنی رحمت کی آغوش میں رکھے-آمین

تصنیفات:

امام دمیاطی کے سوانح نگاروں نے ان کی بہت سی تصنیفات ذکر کی ہیں ان میں سے کچھ تو ہمیں معلوم ہوگئی ہیں اور کچھ کا تاحال علم نہیں ہو سکا۔ جن تصنیفات کا ہمیں علم ہو سکا ہے۔ انہیں ابجدی ترتیب کے ساتھ یہاں ذکر کیا جاتا ہے-

١- أخبار عبدالمطلب بن عبد مناف

٢- أخبار بنی نوفل

٣- الأربعون الأبدال فی تساعيات البخاری و مسلم

٤- الأربعون الحلبية فی الأحكام النبوية

٥- الأربعون فی الجهاد

٦- الأربعون المتباينة بالاسناد المخرجة علی الصحيح من حديث أهل بغداد

٧- الأربعون الصغری (یہ سابقہ کتاب کا اختصار ہے)

٨- التسلی والاغتباط بثواب من تقدم من الأفراط

٩- جزء فيه أحاديث عوال و ابدال و موافقات و تساعيات و مصافحات و أناشيد و مقطعات.

١٠- ذكر أزواج النبی صلی الله عليه وسلم و اولاده و اسلافه

١١- السيرة النبويه

١٢- العقد المثمن فيمن اسمه عبدالمؤمن

١٣- فضل الخيل

١٤- قبائل الخزرج

١٥- كشف المغطی فی تبيين الصلاة الوسطی

١٦- المائة التساعية فی الموافقات و الأبدال العالية.

١٧- المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح. (زیر نظر کتاب)

١٨- المجالس البغدادية

۱۹- المجالس الدمشقية

۲۰- مختصر فی سیرة سید البشر

۲۱- معجم شیوخ الدمیاطی

۲۲- حواش علی البخاری

۲۳- حواش علی مسلم

مذکورہ بالا کتابوں کے نام ذیل میں بیان کردہ سوانح نگاروں' فهرس دارالكتب المصريه والازهرية' معهد المخطوطات بجامعة الدول العربية اور كارل بروکلمان کی تاریخ ادب عربی سے لئے گئے ہیں۔

سوانح نگار:

مندرجہ ذیل مؤرخین نے امام دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات اور علمی خدمات کا تذکرہ کیا ہے:

۱- تذكرة الحفاظ	للذهبی
۲- طبقات القراء	للذهبی
۳- فوات الوفيات	لابن شاكر الكتبی
٤- مرآة الجنان	لليافعی
٥- طبقات الشافعية	للسبكی
٦- تاريخ علماء بغداد	لابن رافع السلامی
۷- الدرر الكامنة	لابن حجر
۸- النجوم الزاهرة	لابن تغری بردی
۹- المنهل الصافی	لابن تغری بردی
۱۰- حسن المحاضرة	للسيوطی
۱۱- شذرات الذهب	لابن العماد
۱۲- درة الحجال	لابن القاضی
۱۳- البدر الطالع	للشوكانی
۱٤- الرسالة المستطرفة	للكتانی
۱٥- فهرس الفهارس	للكتانی

١٦ – البداية والنهاية	لابن كثير
١٧ – طبقات القراء	لابن الجزري
١٨ – هدية العارفين	للبغدادي
١٩ – كشف الظنون	لحاجي خليفة
٢٠ – ايضاح المكنون	للبغدادي
٢١ – الاعلام	لخير الدين الزركلي
٢٢ – معجم المؤلفين	لعمر رضا كحالة
٢٣ – تاريخ الأدب العربي	لكارل بروكلمان

المتجر الرابح کا اسلوب:

امام دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو تصنیف کرنے میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا ہے-

۱- ہر باب سے متعلقہ قرآنی آیات بیان کرنے کے بعد اس عمل سے متعلق احادیث نبویہ ذکر کی ہیں-

۲- تمام تر احادیث کو اصل حوالہ جات کے ساتھ ذکر کیا ہے- صحیح اور ضعیف احادیث کی نشان دہی بھی کر دی ہے- اس سلسلہ میں انہوں نے ایک قاعدہ کلیہ ملحوظ رکھا ہے اور وہ یہ کہ جس حدیث کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ "اس حدیث کو فلاں محدث نے باسند ذکر کیا ہے" اس کی سند ضعیف ہے- باقی تمام تر احادیث کا درجہ بلحاظ صحت وضعف بیان کر دیا ہے- اگر کسی محدث نے حدیث کا درجہ خود متعین کیا ہو جیسے امام ترمذی ہیں' تو اس پر اکتفا کیا ہے-

۳- اگر ایک حدیث امام بخاری و مسلم دونوں یا کسی ایک کے ہاں موجود ہو تو اسے کسی خاص نکتہ کے بغیر دوسرے محدث کی طرف منسوب نہیں کیا- اسی طرح اگر حدیث سنن اربعہ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) میں موجود ہو تو اسے کسی خاص نکتہ کے بغیر اصحاب مسانید و معاجم کی طرف منسوب نہیں کیا- اگر ایک حدیث طبرانی کی تینوں معاجم (کبیر' اوسط' صغیر) میں موجود ہو تو ان میں سے زیادہ قابل اعتماد سند والی روایت کو لیا ہے-

۴- اس کتاب میں مصنف نے ہر اس عمل کا تذکرہ کیا ہے جس کا ثواب نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس سے صادر ہوا ہو- جن کاموں کا ثواب بیان نہیں ہوا' اگرچہ وہ کام آپؐ نے خود انجام

دیئے ہوں' انہیں بیان کرنے سے دانستہ گریز کیا ہے۔

امام دمیاطی نے اپنے پیش نظر طریق کار کو پورے التزام کے ساتھ اپنایا ہے۔اس کی واضح مثال استخارہ کی مشہور حدیث ہے۔چونکہ اس کا ثواب بیان نہیں ہوا'اس لئے مصنف نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ "حدیث استخارہ صحیح اور مشہور حدیث ہے لیکن اس کا ثواب ذکر نہ ہونے کی وجہ سے میں نے اس کتاب میں شامل نہیں کیا"اسی طرح ذکر الٰہی کے بیان میں لکھا ہے کہ "نبی کریم ﷺ بیدار ہوتے وقت بہت سے اور بھی اذکار کیا کرتے تھے۔چونکہ انہیں پڑھنے والے کا ثواب ذکر نہیں ہوا'اس لئے میں نے اپنی کتاب میں اسے درج نہیں کیا۔

مصنف نے ہر حدیث کو اصل مرجع کی طرف منسوب کرنے کی جو شرط لگائی تھی'اس کی پابندی کی پوری پوری کوشش کی ہے تاہم چند ایک احادیث کے حوالہ جات طاق نسیان میں چلے گئے تھے۔

مثلاً حدیث نمبر (۱۷۴۳،۱۶۵۶،۶۱۶،۵۶۶،۵۴۱) اتنی ضخیم کتاب کی نسبت سے یہ ایک معمولی تعداد ہے۔میں نے انہیں بھی اصل حوالہ کے ساتھ ذکر کر دیا ہے۔

مراجع ومصادر:

www.KitaboSunnat.com

امام دمیاطی نے مشہور ائمہ سے احادیث لی ہیں۔مندرجہ ذیل مصادر کو انہوں نے بطور خاص ذکر کیا ہے۔

۱- صحیح بخاری ۲- صحیح مسلم ۳- سنن ابوداؤد ٤- جامع ترمذی ٥-سنن نسائی ٦- سنن ابن ماجه ۷-مسند احمد ۸- مسند ابویعلیٰ ۹-مسند بزار ۱۰-معجم طبرانی (کبیر) ۱۱- معجم طبرانی (اوسط) ۱۲- معجم طبرانی (صغیر) ۱۳- صحیح ابن خزیمه ۱٤- صحیح ابن حبان ۱٥ -مستدرك حاكم.

مذکورہ بالا مصادر کی صراحت مصنف نے مقدمہ میں خود کی ہے۔انہوں نے اور بھی بہت سی کتب احادیث سے استفادہ کیا ہے۔اور ہر حدیث کو اصل مرجع کے ساتھ باحوالہ ذکر کیا ہے۔

دوران تحقیق میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مصنف نے باقی کتابوں میں ابن ابی الدنیا کی تالیفات کو سر فہرست رکھا ہے۔جب کہ طلبہ احادیث جانتے ہیں کہ ان کی تصانیف دو سو سے زائد ہیں۔

اسی طرح امام بیہقی کی تالیفات بھی قابل ذکر ہیں ان میں سے نمایاں ترین سنن کبریٰ اور شعب الایمان ہیں۔اس کے علاوہ مصنف نے حافظ ابو نعیم اصفہانی کی تصنیفات مثلاً "حلیۃ الاولیاء' کتاب السواک' ابن الاصبہانی کی کتاب الترغیب والترہیب اور ترغیب و ترہیب کے موضوع سے

متعلق دیگر کتب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

کتاب کا نام:

دونوں قلمی نسخوں میں کتاب کا نام "المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح" ذکر ہوا ہے۔

تمام سوانح نگاروں نے بھی بلا اختلاف یہی نام ذکر کیا ہے۔

قلمی نسخوں کی وضاحت:

دوران تحقیق ذیل میں بیان کردہ دو نسخوں پر اعتماد کیا گیا ہے۔

۱- ترکی نسخہ:

۱۵۱ اوراق پر مشتمل ہے۔ایک صفحہ کی سطروں کی اوسط پچیس ہے۔اور روزمرہ خط نسخ میں لکھا گیا ہے۔

۲- مصری نسخہ:

اس کی ضخامت ۳۱۲ ورق ہے۔ہر صفحہ میں اوسطاً تیئس سطریں ہیں۔یہ بھی خط نسخ میں تحریر شدہ ہے۔

محقق کی کاوش:

۱- متن کتاب کو باعراب تحریر کرنے کے بعد دونوں نسخوں کا تقابل کیا گیا ہے۔باہم مختلف مقامات کو حواشی میں درج کر دیا گیا ہے۔

۲- پوری کتاب کی تمام احادیث کو ایک ہی سلسلہ نمبر کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔

۳- قرآنی آیات کے حوالہ جات نمبر اور سورت کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔

۴- تمام احادیث کے حوالہ جات جز اور صفحہ کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔جو کتاب مطبوعہ صورت میں نہیں ملی' اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔اگر کوئی حدیث متوقع مقام پر نہیں ملی تو اس کی بھی نشان دہی کر دی گئی ہے۔

۵- تمام احادیث کی ایک جامع فہرست کتاب کے آخر میں تحریر کر دی گئی ہے تاکہ □ کو مراجع کرنے میں آسانی ہو۔عنوانات کی فہرست اس سے الگ ہے۔

آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ تمام مسلمانوں کو اس کتاب کے ذریعے فائدہ پہنچائے۔وہ یقیناً جو چاہے کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالملک بن عبداللہ بن دہیش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ مؤلف

www.KitaboSunnat.com

تیرے ہی لئے ہر قسم کی تعریف ہے اے اللہ! اے گراں قدر صلہ عطا کرنے والے' اے حسن انجام کے مالک' اے جلد حساب لینے والے' اے دبیز حجاب والے' تو نے طاعت شعاروں کو جذبہ اطاعت سے نوازا' تو نے ہی انہیں اس کی توفیق بخشی اور اس پر ثابت قدم کیا' تو نے ان کے لئے جنت بنائی اور محض اپنے فضل سے انہیں اس تک پہنچایا' تو نے کچھ عملوں کو کمتر اور کچھ کو برتر اور لائق اعتناء بنایا۔ رحمت اور اس کا مستحق بنانے والے اسباب کا تو ہی مالک ہے' فرماں برداری اور اس کے گراں قدر صلے کا سرچشمہ تیری ہی ذات اقدس ہے' تمام کاموں کی کلید تیرے ہاتھوں میں ہے' آغاز بھی تیری طرف سے ہوا ہے اور انجام بھی تیری طرف ہو گا۔

اے رب کریم! تو ہماری طرف سے اپنی تعریف خود فرما' ایسی تعریف جو تیری ذات اقدس کے جلال اور تیرے تقدس کے کمال کے شان شایان ہو' ہم تیری شان کے مطابق تعریف کرنے سے عاجز ہیں۔ ہم تو تیری عظمت اور جباری کے سامنے جھکنے والے ہیں' جو کچھ تو نے اپنا قرب حاصل کرنے والوں کو عطا کیا ہے' ہم بھی اس کے متمنی ہیں' اپنی جود و سخا کے خزانوں میں سے ہماری امیدوں کے مطابق باران کرم کر دے۔ تیری بخشش بڑی بے کراں اور تیرے انعامات بہت عظیم ہیں۔

اس کتاب میں ہر اس عمل کا تذکرہ کیا گیا ہے جس کا ثواب نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس نے بیان فرمایا ہے۔ البتہ جو کام آپ نے کئے یا انہیں کرنے کا حکم دیا لیکن کرنے والے کے لئے ان کا ثواب بیان نہیں فرمایا' ان کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ شاذ و نادر یا سبقت قلم کی بنا پر کوئی ایسا کام ذکر ہو گیا ہو تو الگ بات ہے۔ پہلی قسم کے تمام اعمال کو بالاستیعاب ذکر کر دیا گیا ہے۔

میں اپنے مقصد کی آسانی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی سے التجا کرتا ہوں اور اس سے دعا گو ہوں کہ وہ اسے ان کاموں میں شامل فرما دے جو میں نے اس کی رضا کے لئے انجام دیئے ہیں۔ اور جس شخص کے پاس بھی یہ کتاب پہنچے' اسے اس سے مستفید فرمائے۔ اسی سے مدد مطلوب ہے اور اسی پر

کلی اعتماد ہے-وہی مجھے کافی ہے اور وہ بہتر کار ساز ہے-

اس کتاب کا نام "المتجرالرابح فی ثواب العمل الصالح" رکھا گیا ہے- اور احادیث کا انتخاب ان کتابوں سے کیا گیا ہے-

صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، مسند احمد، مسند بزار، طبرانی کی تینوں معاجم، صحیح ابن خزیمہ (مجھے اس کا پہلا چوتھائی حصہ مل سکا ہے) صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم-

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں شامل ہیں-

اگر حدیث صحیحین یا دونوں میں سے ایک میں موجود ہو تو کسی خاص مقصد کے بغیر ان کے ساتھ کسی اور کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا- اگر سنن اربعہ میں حدیث موجود ہو تو بھی اسے بلا مقصد مسانید اور معاجم کی طرف منسوب نہیں کیا گیا- اگر کوئی حدیث طبرانی کی طرف منسوب ہو اور وہ تینوں معاجم یا کسی ایک معجم میں بیان ہوئی ہو تو ان میں سے اقرب الی الصحۃ کی نشان دہی کر دی ہے-

کتاب کی تکمیل کے بعد خیال آیا کہ طلبہ حدیث کی آسانی کے لئے احادیث کے عنوانات بھی ذکر کر دیئے جائیں- اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے، اس سے مدد چاہتے ہوئے اور اپنے تمام کاموں کو اس کے سپرد کرتے ہوئے میں اس کتاب کا آغاز کر رہا ہوں- و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.





١۔ أبوابُ الْعِلْمِ

ثَوابُ الْعِلْمِ وَ الْعُلَمَاءِ وَفَضْلِهِمْ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ أُولُوا الْعِلْمِ﴾ [آل‌عمران: ١٨] بَدَأَ بنفسه الشّريفة، و ثَنّى بالملائكة، وثلّث بأولى العلم. وناهيكَ بذلك فضلاً وشرفاً.

وقَالَ تَعَالَى: ﴿بَلْ هُوَ ءَايَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُوْرِ الَّذِيْنَ أُوْتُواْ الْعِلْمَ﴾ [العنكبوت:٤٩]

وَقَالَ تَعَالَى:﴿وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ إِلَّا الْعَالِمُوْنَ﴾ [العنكبوت:٤٣]

وقال تعالى: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ [الفاطر:٢٨]

وقال تعالى: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا مِنكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوْا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ [المجادله : ١١]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُوْا الْأَلْبَابِ﴾ [الزمر:٩] والآياتُ في البابِ كثيرةٌ.

١- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۱- علم

علم کا ثواب اور علماء کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں۔ فرشتے اور اہل علم بھی گواہی دیتے ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے ابتدا اپنی ذات سے کی، اس کے بعد فرشتوں کو ذکر کیا اور تیسرے نمبر پر اہل علم کو اور یہی ان کے فضل و شرف کے اظہار کے لیے کافی ہے۔

اور فرمایا: "بلکہ یہ روشن آیتیں ہیں جو اہل علم کے سینوں میں (محفوظ) ہیں"

اور فرمایا: "یہ مثالیں ہم لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے بیان کرتے ہیں اور انھیں اہل دانش ہی سمجھتے ہیں۔"

اور فرمایا: "اللہ سے اس کے صاحب علم بندے ہی ڈرتے ہیں۔"

اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ تم میں سے مومن اور اہل علم کے درجے بلند کرے گا۔"

اور فرمایا: "کیا جو لوگ جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے برابر ہو سکتے ہیں، نصیحت تو عقل مند ہی حاصل کرتے ہیں اس باب سے متعلق بہت سی آیات ہیں۔

۱- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ [وَيُعْطِي اللهُ]، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيْمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَحَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِم، وَالطَّبْرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالْفِقْهُ بِالتَّفَقُّهِ، وَمَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ)).

اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں- میں تو تقسیم کرنے والا ہوں (اور اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے) اس امت کا معاملہ قیامت قائم ہونے اور اللہ کا فیصلہ آ جانے تک درست رہے گا-" اسے بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے جبکہ طبرانی نے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اے لوگو! علم سیکھنے سے آتا ہے اور فقہ غور و خوص کے ذریعے جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے- اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف صاحب علم ہی اس سے ڈرتے ہیں-"

۲- وَخَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَلِيْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ، وَكَفٰى بِالْمَرْءِ فِقْهًا إِذَا عَبَدَ اللهَ، وَكَفٰى بِالْمَرْءِ جَهْلاً إِذَا أُعْجِبَ بِرَأْيِهِ)) وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُطَرِّفِ بنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ مِن قَولِهِ، وَهُوَ الصَّحِيْحُ.

۲- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے- آدمی کی سمجھ داری کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ اللہ کا فرماں بردار ہو اور اس کی جہالت کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ اپنی ہی رائے پسند کرے" (طبرانی) یہ حدیث مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے قول کے طور پر بھی بیان ہوئی ہے اور صحیح بھی یہی ہے-

۳- وَعَنْ حُذَيْفَةَ [بْنِ الْيَمَانِ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ ((فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ، وَخَيْرُ دِيْنِكُمُ الْوَرَعُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

۳- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "علم کی کثرت عبادت کی کثرت سے بہتر ہے اور بہترین دین داری تقویٰ ہے-" (طبرانی، بزار) اس کی سند

۱- صحیح بخاری کتاب العلم باب من یرد اللہ به خیراً صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب النهی عن المسئلة. معجم طبرانی (کبیر: ۱۹/۳۲۱)-

۲- یہ حدیث معجم طبرانی (کبیر، صغیر) میں نہیں ہے اسے ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء ۵/۱۷۲ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے-

۳- مجمع الزوائد ۱/۱۲۰ ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی "عبداللہ بن عبد القدوس" ہے اسے بخاری اور ابن حبان نے ثقہ ہے جبکہ ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے-

[وَالْبَزَّارُ] بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٤- وَخَرَّجَ الْحَافِظُ أَبُو عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ لِلَّهِ خَشْيَةٌ، وَطَلَبَهُ عِبَادَةٌ وَمُذَاكِرَتَهُ تَسْبِيحٌ، وَالْبَحْثَ عَنْهُ جِهَادٌ، وَتَعْلِيمَهُ لِمَنْ لاَ يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ، وَبَذْلَهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ، لِأَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلاَلِ وَالْحَرَامِ، وَمَنَار سُبُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ الْأَنِيسُ فِي الْوَحْشَةِ، وَالصَّاحِبُ فِي الْغُرْبَةِ، وَالْمُحَدِّثُ فِي الْخَلْوَةِ، وَالدَّلِيْلُ عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، وَالسِّلاَحُ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَالزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخِلاَّءِ، يَرْفَعُ اللهُ بِهِ أَقْوَامًا فَيَجْعَلُهُمْ فِي الْخَيْرِ قَادَةً، وَأَئِمَّةً، تُقْتَصُّ آثَارُهُمْ، وَيُقْتَدَى بِفِعَالِهِمْ، وَيُنْتَهَى إِلَى رَأْيِهِمْ. تَرْغَبُ الْمَلاَئِكَةُ فِي خُلَّتِهِمْ، وَبِأَجْنِحَتِهَا تَمْسَحُهُمْ، يَسْتَغْفِرُ لَهُم كُلُّ رَطْبٍ وَ يَابِسٍ، وَحِيْتَانُ الْبَحْرِ وَهَوَامُّهُ، وَسِبَاعُ الْبَرِّ وَ أَنْعَامُهُ لِأَنَّ الْعِلْمَ حَيَاةُ الْقُلُوْبِ مِنَ الْجَهْلِ، وَمَصَابِيحُ الْأَبْصَارِ مِنَ الظُّلَمِ، يَبْلُغُ الْعَبْدُ بِالْعِلْمِ مَنَازِلَ الْأَخْيَارِ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَلتَّفَكُّرُ فِيهِ يَعْدِلُ الصِّيَامَ، وَمُدَارَسَتُهُ تَعْدِلُ الْقِيَامَ، بِهِ تُوصَلُ الْأَرْحَامُ، وَبِهِ يُعْرَفُ الْحَلاَلُ مِنَ الْحَرَامِ، وَهُوَ إِمَامُ الْعَمَلِ، وَالْعَمَلُ

حسن ہے۔

۴- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "علم حاصل کرو، اسے اللہ کی رضامندی کے لئے حاصل کرنا باعث خشیت ہے اور اس کی جستجو عبادت ہے، اسے دہرانا تسبیح ہے، اس کی تحقیق جہاد ہے، اسے سکھانا صدقہ ہے، اسے مستحقین کے لئے عام کرنا باعث تقرب ہے، کیونکہ یہ حلال و حرام کی نشاندہی کرتا ہے اور اہل جنت کے راستوں کا مینار ہے۔ یہ بے زاری میں باعث الفت اور سفر کا ساتھی ہے۔ تنہائی میں باتیں سنانے والا اور تنگی و آسانی میں راہنما ہے۔ دشمنوں کے خلاف ہتھیار اور دوستوں کے لئے زینت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے کئی لوگوں کو رفعت بخشے گا اور انہیں ایسا بہترین قائد اور پیش رو بنائے گا کہ ان کے قدموں کے نشانات کی پیروی کی جائے گی، ان کی عادات کو اپنایا جائے گا اور ان کی رائے کو صحیح سمجھا جائے گا۔ فرشتے ان سے دوستی کے خواہاں ہوں گے اور اپنے پروں سے ان کی گرد ہٹائیں گے۔ ہر خشک و تر ان کے لئے مغفرت کی دعا کرے گا، یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آبی جانور، جنگل کے درندے اور خشکی کے چوپائے بھی۔ کیوں کہ علم دلوں کو جہالت (کی موت) سے (بچا کر) زندگی بخشتا ہے اور نگاہوں کو اندھیروں سے (نکال کر) روشن چراغ کا کام دیتا ہے۔ علم کے ذریعے آدمی اچھے لوگوں کے مرتبے کو جا پہنچتا ہے اور دنیا و آخرت میں بلندیوں سے ہم کنار ہوتا ہے۔ علمی سوچ بچار روزے کے برابر ہے اور اسے پڑھنا پڑھانا تہجد کے برابر ہے۔ اسی کے ذریعے صلہ رحمی کا سبق ملتا ہے اور اسی کے ذریعے حلال و حرام کا امتیاز ہوتا ہے۔ یہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کا

۴- جامع بیان العلم و فضلہ ۱/۸۔

تابعهُ، يُلْهِمَهُ السُّعَدَاءُ وَيُحْرَمُهُ الْأَشْقِيَاءُ)) قَالَ أَبُو عُمَرَ [رَحِمَهُ اللهُ]: هُوَحَدِيْثٌ حَسَنٌ. قُلْتُ: وَلَعَلَّهُ أَرَادَ الحَسَنَ اللَّفْظِيَّ لاَ الْحَسَنَ الْمُصْطَلَحَ بَيْنَ أَهلِ هذَا الشَّانِ، واللهُ أعلَمْ.

مقتدی ہے- یہ سعادت مندوں کو حاصل ہوتا ہے اور بد بخت اس سے محروم رہتے ہیں-" (کتاب العلم: حافظ ابوعمر ابن عبدالبر) نیز انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے- میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس سے لغوی حسن مراد لیا ہے نہ کہ اہل فن کا اصطلاحی حسن- واللہ اعلم-

٥- وَخَرَّجَ الحَافِظُ أَبُونُعَيْم فِي كِتَابِ رِيَاضَةِ الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ [سَمُرَةَ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّهَدَاءِ)) زَادَ غَيْرُ أَبِي نُعَيْم ((فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلَى دَمِ الشُّهَدَاءِ)) وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنِ الحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مِنْ قَوْلِهِ، وَهُوَ أَشْبَهُ.

۵- حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: "قیامت کے دن علما کی سیاہی اور شہداء کے خون کا موازنہ کیا جائے گا" (ریاضۃ المتعلمین' ابونعیم) دیگر محدثین نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے "کہ علماء کی سیاہی' شہداء کے خون سے بھاری ہو جائے گی-"

یہ الفاظ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے (ان کے قول کے طور پر بھی) مروی ہیں اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے-

٦- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ طَرِيقِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ القَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِهذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ، وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ)). وَجَمَعَ بَيْنَ أصبعيه الوُسطَى وَالَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ: ((اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِي الْخَيْرِ وَ لاَ خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ)) قوله ((وَلاَ خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ)) أَيْ فِيْ بَاقِي النَّاسِ بَعْدَ الْعَالِمِ والمتعلِّم.

۶- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس علم کو اس کے اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کر لو- اس کا اٹھ جانا اس کے اہل کے ختم ہونے کے ذریعے ہوگا-" پھر آپ نے بڑی انگلی اور شہادت کی انگلی کو اکٹھا کرتے ہوئے فرمایا "عالم اور متعلم بھلائی میں (ان دو انگلیوں کی طرح) ساتھی ہیں- باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے-" یعنی عالم اور متعلم کے بعد باقی رہ جانے والے لوگوں میں- (ابن ماجہ)

٧- وَعَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ

۷- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو علم و ہدایت اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس کی مثال بے آباد زمین

۵- یہ کتاب مجھے مطبوع نہیں مل سکی-

۶- سنن ابن ماجہ ۱/۸۳ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی علی بن یزید ہے' اکثر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے-

غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَسَدَتْ، وَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَ كَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ تَعَالَى بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَ سَقَوا وَ زَرَعُوا، وَأَصَابَ طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لاَ تُمْسِكُ مَاءً وَ لاَ تُنْبِتُ كَلأً. فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِي دِيْنِ اللهِ [فَعَلِمَ]، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ وَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأسًا ، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ ((الْكَلأُ)) -بالهمز- هو رَطْبُه وَيَابِسُهُ وَ ((الأَجَادِبُ)) هي الأرض الصُّلْبَةُ الَّتِي تُمْسِكُ الْمَاءَ ولا تنبتُ و ((القيعانُ)) جمع قاعٍ و هِيَ الأَرْضُ الْمُسْتَوِيَةُ.

میں ہونے والی بارش کی ہے' جس کا کچھ حصہ قابل کاشت تھا- اس نے پانی قبول کیا اور گھاس اور نباتات اگائے اور کچھ حصہ نشیبی تھا' جہاں پانی رک گیا اور لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے فائدہ مند بنا دیا کہ وہ اس سے خود بھی پیتے ہیں اور اپنے مویشیوں کو بھی پلاتے ہیں- زمین کے ایک اور حصے پر بھی بارش ہوئی جو صرف چٹیل میدان کی صورت میں تھا- نہ اس نے پانی کو جمع کیا اور نہ نباتات کو اگایا' تو یہ مثال ہے ایسے شخص کی جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور تعلیم و تعلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے لئے مفید بنا دیا اور ایسے شخص کی جس نے اس کی کوئی پروانہ کی اور میرے ذریعے اللہ کی بھیجی ہوئی ہدایت کو قبول نہ کیا- (بخاری' مسلم)

www.KitaboSunnat.com

٨- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لاَحَسَدَ إلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا)) رَوَاهُ البخاريُّ وَمُسْلِمٌ. والمرادُ بِالْحَسَدِ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ هُوَ الغبطةُ وَهُوَ تمنّى [مثلِ] مَا للمغبَطِ.

٨- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حسد صرف دو آدمیوں سے کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے اور وہ راہ حق میں اسے لگا رہا ہے- دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم دے رکھا ہے اور وہ اس کے ذریعے فیصلے سناتا ہے اور اسے لوگوں کو سکھاتا ہے-" (بخاری' مسلم) (ملاحظہ) اس حدیث میں حسد سے مراد رشک کرنا ہے یعنی حسد کیے جانے والے کی مانند ہونے کی خواہش رکھنا-

٩- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

٩- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

٧- صحيح بخارى كتاب العلم باب فضل من علم و علّم- صحيح مسلم كتاب الفضائل باب بيان مثل ما بعث النبى صلى الله عليه وسلم من الهدى والعلم.

٨- صحيح بخارى كتاب العلم باب الاغتباط فى العلم و الحكمة. صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين و تقصرها باب فضل من يقوم بالقرآن و يعلمه.

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الجَنَّةِ ، وَإِنَّ المَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ العِلْمِ رِضًا بِمَايَصْنَعُ، وَإِنَّ العَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ حَتَّى الحِيْتَانُ فِي المَاءِ، وَفَضْلُ العَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ القَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَىٰ سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ العُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ [وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ] لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلاَ دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا العِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ)) رواه أبو داود وابن ماجه وابن حبان.

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم کے اس عمل پر خوش ہوتے ہوئے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں- صاحب علم کے لئے آسمان و زمین کی تمام تر مخلوقات حتیٰ کہ مچھلیاں پانی کی تہہ میں بخشش طلب کرتی ہیں- عالم کو عابد پر اتنی ہی برتری حاصل ہے جتنی چودھویں کے چاند کو ستاروں پر- علماء انبیا کے وارث ہیں- جب کہ انبیاء نے درہم و دینار کا ورثہ نہیں چھوڑا' انہوں نے صرف علم کا ورثہ چھوڑا ہے- لہٰذا جو اسے حاصل کرے وہ بڑے نصیب والا ہے-" (ابوداؤد' ابن ماجہ' ابن حبان)

١٠- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عُلَمَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلَانِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَذَلَهُ لِلنَّاسِ وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طَمَعًا وَلَمْ يَشْتَرِ بِهِ ثَمَنًا فَذَلِكَ تَسْتَغْفِرُ لَهُ حِيْتَانُ الْبَحْرِ وَدَوَابُّ الْبَرِّ وَالطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا وَشَرَى بِهِ ثَمَنًا فَذَلِكَ يُلْجَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ هَذَا الَّذِي آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ

١٠- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس امت کے علماء دو قسم کے ہیں- ایک وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے اور وہ لوگوں کو اس سے سیر کر رہے ہیں' نہ وہ اس سے کوئی لالچ رکھتے ہیں اور نہ اس کا عوض لیتے ہیں- انْ کے لئے سمندر کی مچھلیاں اور خشکی کے جانور اور آسمان کے پرندے مغفرت کی دعا کرتے ہیں- دوسری قسم کے علماء وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم میں اس کے بندوں تک پہنچانے سے بخل کرتے ہیں اور اس کے معاوضے کا لالچ کرتے ہیں اور اسے بیچتے ہیں- انہیں قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی اور آواز دینے والا کہے گا کہ یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا تھا اور اس نے

٩- سنن ابوداؤد كتاب العلم باب الحث على طلب العلم- سنن ابن ماجه باب فضل العلماء و الحث على طلب العلم- صحيح ابن حبان (الاحسان ١٥٢/١).

١٠- مجمع الزوائد ١٢٤/١ میں ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اسکی سند میں ایک راوی عبداللہ بن خراش ہے جسے امام بخاری' امام ابوزرعہ' امام ابوحاتم اور امام ابن عدی نے ضعیف کہا ہے' جب کہ امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے-

اللهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمْعًا وَشَرَى بِهِ ثَمَنًا وَكَذَلِكَ حَتَّى يَفْرُغَ الحِسَابُ)).

اسے اللہ کے بندوں (کو دینے) سے بخل کیا اور لالچ کرتے ہوئے اس کا معاوضہ لیا اور اسے قیمتاً بیچا۔ حساب ہونے تک وہ اسی حالت میں رہے گا۔" (طبرانی)

۱۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلاَّ ذِكْرَ اللهِ وَمَا وَالاَهُ وَعَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا)) رواه ابن ماجه والترمذي وقال حديث حسن.

۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' دنیا اور دنیا والے اللہ کا ذکر اور اس کا دم بھرنے والوں اور عالم و متعلم کو چھوڑ کر سب ملعون ہیں۔ (ابن ماجہ' ترمذی۔ نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۲- وَخَرَّجَ الإِمَامُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُومِ يُهْتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُومُ أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ)).

۱۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "روئے زمین میں علماء ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ ستارے غروب ہو جائیں تو مسافروں کے گم گشتہ راہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔" (احمد)

۱۳- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلاَنِ، أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ))؛ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الحُوتَ فِي الْبَحْرِ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرَ)) رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح. ((الْجُحْرُ)) بضم الجيم وإسكان الحاء المهملة هو الخرق في

۱۳- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں' ایک عابد اور ایک عالم کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا "عالم کو عابد پر اسی طرح برتری حاصل ہے' جس طرح مجھے تم میں سے کم ترین شخص پر۔" مزید فرمایا "اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹیاں بلوں میں اور مچھلیاں سمندر کے اندر لوگوں کو علم سکھانے والوں کے لئے رحمت کی دعا کرتی رہتی ہیں۔" (ترمذی) نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔

۱۱- سنن ابن ماجه كتاب الزهد باب مثل الدنيا۔ جامع ترمذی ٤/٥٦١ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲- مسند احمد ۳/۱۵۷

۱۳- جامع ترمذی (۵/۵۰) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

الأرض وجحر النملة مسكنها.

١٤– وَخَرَّجَ أَبُو الْقَاسِمِ الإِصْبَهَانِيُّ فِي كِتَابِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ((يُبْعَثُ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ فَيُقَالُ لِلْعَابِدِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ وَيُقَالُ لِلْعَالِمِ قِفْ حَتَّى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ)).

۱۴- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عالم اور عابد کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا- عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا ٹھہر جاؤ لوگوں کی سفارش کرو-" (ترغیب وترہیب اصبہانی)

١٥–وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ [لِلْعُلَمَاءِ] يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّهِ لِفَصْلِ عِبَادِهِ: إِنِّي لَمْ أَجْعَلْ عِلْمِيْ وَحِلْمِيَ فِيكُمْ إِلاَّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلَى مَا كَانَ مِنْكُمْ وَلاَ أُبَالِيْ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۵- حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرسی پر بیٹھ کر اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا تو علما سے کہے گا کہ میں نے اپنا علم وحلم تمہیں صرف اس لیے عنایت کیا تھا کہ میں تمہارے عمل جیسے بھی ہوں تمہیں بخش دوں' میں بے پروا ہوں-" (طبرانی-اس کی سند جید ہے)

١٦– وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَبْعَثُ اللهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُولُ: يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ إِنِّيْ لَمْ أَضَعْ عِلْمِي فِيكُمْ لِأُعَذِّبَكُمْ اِذْهَبُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ))

۱۶- حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائے گا' پھر علماء کو علیحدہ کر کے فرمائے گا- اے علماء کی جماعت! میں نے اپنا علم تمہیں اس لئے نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب سے دوچار کروں' جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے-" (طبرانی)

قلت: وهذا الحديث وأشباهه وجميع أحاديث هذا الباب إنما هي في حق العالم العامل المبتغي بعلمه وجه الله تعالى [عزوجل] وأما العالم غير العامل فإنه من أشد الناس عذابا يوم

(ملاحظہ) یہ حدیث اور اس مسئلے کے متعلق آنے والی تمام احادیث اس عالم با عمل کے متعلق ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا متلاشی ہو' جہاں تک بے عمل عالم کا تعلق ہے تو اسے قیامت کے روز سب سے سخت عذاب ہوگا- اسی طرح علم کے ذریعے اللہ کی رضا کے

۱۴- ترغیب و ترہیب ۲/۸۷۱-

۱۵- معجم طبرانی کبیر ۲/۷۸-

القيامة، وكذا العالم الذي لم يبتغ بعلمه وجه الله عزوجل، لا يشم رائحة الجنة. وهو أحد الثلاثة الذين تسعر بهم النار قبل الخلائق كلهم، وقد جاء في ذلك جمل من الأحاديث الصحيحة ليس هذا الكتاب محلها، وقد سأل فرقد السبخي الحسنَ البصري عن شيء فأجابه ، فقال: إن الفقهاء يخالفونك، فقال الحسن: ثكلتك أمك فريقد، وهل رأيت فقيها بعينك؟ إنما الفقيه الزاهد في الدنيا، الراغب في الآخرة، البصير بدينه، المداوم على عبادة ربه، الورع الكاف عن أعراض المسلمين، العفيف عن أموالهم، الناصح لجماعتهم، والله الموفق لا رب غيره.

علاوہ کسی چیز کو چاہنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا' بلکہ وہ ان تین شخصوں میں سے ہو گا جن کے لئے جہنم باقی مخلوقات سے پہلے سلگائی جائے گی- اس ضمن میں بہت سی احادیث آئی ہیں جو اس کتاب کے موضوع سے غیر متعلق ہیں- فرقد سبخیؒ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا- جب انہوں نے جواب دیا تو فرقد سبخی نے کہا فقہاء آپ کے برعکس کہتے ہیں- حضرت حسن بصری نے فرمایا اے فریقد! تیری ماں تم سے محروم ہو جائے' کیا تجھے کبھی کسی فقیہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا؟ فقیہ تو وہ ہے جو دنیا سے کنارہ کش رہتا ہو' آخرت کا طلب گار ہو' دین کا خیال رکھے' ہمیشہ عبادت گزار رہے' متقی ہو' مسلمانوں کی عزتوں سے نہ کھیلے- ان کے مال و دولت سے دامن بچائے رکھے- ان کا خیر خواہ ہو- واللہ الموفق اس کے بغیر کوئی پروردگار نہیں-

١٧- وَخَرَّجَ الإِصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ سَبْعُوْنَ دَرَجَةً بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ حُضْرُ الْفَرَسِ سَبْعِيْنَ عَامًا)) : حضر الفرس: عدوه.

۱۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "عالم کو عابد پر ستر درجے برتری حاصل ہے- ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ گھوڑے کے ستر سال دوڑنے کے بعد طے ہونے والی مسافت کے برابر ہے-" (اصبہانی)

١٨- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه مِنْ حَدِيْثِ رَوْحِ بْنِ جَنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ

۱۸- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "شیطان کے لئے ایک عالم ہزار عابد سے زیادہ

۱۶- معجم طبرانی اوسط ۱/ ۳۵۴ امام طبرانی نے کہا ہے یہ روایت ابو موسیٰ سے صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے' اسے بیان کرنے میں عمرو بن ابی سلمہ منفرد ہے ہیثمی نے کہا ہے اس حدیث میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی راوی نہایت ضعیف ہے- (مجمع الزوائد ۸/۷۶)-

۱۷- ترغیب و ترہیب ' اصبہانی ۲/۸۶۷-

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((فَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ)).

سخت ہے۔" (ترمذی' ابن ماجہ)

۱۹- وَخَرَّجَ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي دِيْنٍ، وَلَفَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ)) قلت: وهذا اللفظ إنما هو محفوظ من قول الزهري والله أعلم.

۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "دین کی سمجھ حاصل کرنے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کوئی بہتر طریقہ اختیار نہیں کیا گیا- ایک عالم شیطان کے لئے ہزار عابد سے زیادہ گراں ہے- ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے' دین اسلام کا ستون اس کی سمجھ ہے-" (دارقطنی' بیہقی) یہ الفاظ امام زہری کے قول کی حیثیت سے محفوظ ہیں-

(فصل) وَعَنْ عَلِي بنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ((الْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْمُجَاهِدِ، وَإِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا إِلَّا خَلَفٌ مِنْهُ)).

(فصل) حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "عالم روزہ دار قیام کرنے والے مجاہد سے افضل ہے- عالم کی موت سے اسلام میں ایک ایسا خلا پیدا ہو جاتا ہے جو اس کے بہتر جانشین کے بغیر پر نہیں ہو سکتا-"

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ((عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَوَدَّنَّ رِجَالٌ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ شُهَدَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُمُ اللهُ عُلَمَاءَ لِمَا يَرَوْنَ مِنْ كَرَامَتِهِمْ، وَإِنَّ أَحَداً لَمْ يُوْلَدْ عَالِمًا وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ)) وَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: لَيْسَ أَعَزُّ مِنَ الْعِلْمِ، الْمُلُوْكُ حُكَّامٌ عَلَى النَّاسِ، وَالْعُلَمَاءُ حُكَّامٌ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَسُئِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: مَنِ النَّاسُ؟ قَالَ: الْعُلَمَاءُ،

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے "علم ضرور حاصل کرو' مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' علماء کی عزت دیکھ کر اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے خواہش کریں گے کہ کاش وہ علماء بن کر اٹھائے جاتے- کوئی شخص پیدائشی عالم نہیں ہوتا' علم سیکھنے سے آتا ہے-

ابوالاسودؒ کا قول ہے کہ علم سے بڑھ کر کوئی چیز باعث عزت نہیں ہے- بادشاہ عوام کے حاکم ہوتے ہیں' علماء بادشاہوں کے حاکم ہوتے ہیں-

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا

۱۸- جامع ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة- امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث "غریب" ہے اور ہمیں صرف ولید بن مسلم کی سند کے ساتھ معلوم ہوئی ہے- سنن ابن ماجه مقدمه باب فضل العلماء و الحث علی طلب العلم-

۱۹- سنن دار قطنی ۷۹/۳ بیہقی کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی-

قِيلَ: فَمَنِ الْمُلُوكُ ؟ قَالَ: الزُّهَّادُ، قِيلَ: فَمَنِ السُّفَهَاءُ ؟ قَالَ: الَّذِي يَأْكُلُ الدُّنْيَا بِدِينِهِ .

(بہتر) لوگ کون ہیں؟ علماء- پھر پوچھا گیا (بہتر) بادشاہ کون ہیں؟ کہا: دنیا کی طلب نہ رکھنے والے زاہد- پھر پوچھا گیا: بے وقوف کون ہیں؟ فرمایا جو دنیا کو دین کے ذریعے کھاتے ہیں-

ثواب طلب العلم وتعليمه لوجه الله عزوجل

اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے تعلیم و تعلم کا ثواب

٢٠- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ - وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - مُتَّكِئٌ عَلَى بُرْدٍ لَهُ أَحْمَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ. فَقَالَ ((مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ، إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ)).

۲۰- حضرت صفوان بن عسال مرادیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ مسجد کے اندر سرخ چادر لیے ٹیک لگائے بیٹھے تھے- میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں- آپ نے فرمایا "طالب علم کو مبارک ہو' طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور طلب علم سے محبت کی بنا پر اوپر تلے قطار بنائے ہوئے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں" (احمد' طبرانی' ابن حبان)

اسے ابن ماجہ نے بھی ذکر کیا ہے' البتہ اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جب کوئی شخص اپنے گھر سے علم حاصل کرنے کے لئے نکلتا ہے تو فرشتے اس کام سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں-"

٢١- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ غَدَا يُرِيدُ الْعِلْمَ يَتَعَلَّمُهُ لِلَّهِ فَتَحَ اللهُ لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَفَرَشَتْ لَهُ

۲۱- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے علم حاصل کرنے کے ارادے سے جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس

۲۰- مسند احمد ٤/ ٢٤٠ ـ معجم طبرانی کبیر ٨/ ٦٤ ـ صحیح ابن حبان (الاحسان ٢/ ٣١٠)۔ سنن ابن ماجه مقدمه باب فضل العلماء و الحث علی طلب العلم. بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں- البتہ عاصم بن ابی النجود آخر میں مختلط ہو گیا تھا-

الْمَلاَئِكَةُ أَكْنَافَهَا، وَصَلَّتْ عَلَيْهِ [الْمَلَائِكَةُ] وَمَلاَئِكَةُ السَّمَاوَاتِ وَ حِيْتَانُ الْبَحْرِ. وَلِلْعَالِمِ مِنَ الْفَضْلِ عَلَى الْعَابِدِ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى أَصْغَرِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ. وَالْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ، أَلاَ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلاَ دِرْهَمًا، وَلَكِنَّهُمْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظِّهِ، وَمَوْتُ الْعَالِمِ مُصِيْبَةٌ لاَ تُجْبَرُ، وَثُلْمَةٌ لاَ تُسَدُّ، وَهُوَ نَجْمٌ طُمِسَ، وَمَوْتُ قَبِيْلَةٍ أَيْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ.

کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیتے ہیں اور فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں' آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتی ہیں- عالم کو عابد پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے چودھویں کے چاند کو آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر- علماء انبیاء کے وارث ہیں البتہ انبیآء نے ورثے میں درہم و دینار نہیں چھوڑے' ان کا ترکہ علم ہے جو اسے حاصل کر لے' اس نے اپنا حصہ لے لیا- عالم کی موت ناقابل تلافی نقصان ہے اور پر نہ ہونے والا خلا ہے- وہ تو ایک ستارہ تھا جو غروب ہو گیا- ایک پورے قبیلے کی موت عالم کی موت سے ہلکی ہے-"
(ابوداؤد' ابن حبان' بیہقی مندرجہ بالا الفاظ بیہقی کے ہیں)

۲۲- وَخَرَّجَ أَبُو نُعَيْمٍ فِي رِيَاضَةِ الْمُتَعَلِّمِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَا مِنْ رَجُلٍ تَعَلَّمَ كَلِمَةً أَوْ كَلِمَتَيْنِ أَو ثَلاَثًا أَو أَرْبَعًا أَو خَمْسًا مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَتَعَلَّمُهُنَّ وَيُعَلِّمُهُنَّ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

۲۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اگر کوئی شخص اللہ عزوجل کے فرائض میں سے ایک دو تین چار یا پانچ الفاظ بھی سیکھ لے اور دوسروں کو سکھائے' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا-" حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ سننے کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا- (ابونعیم نے ریاضۃ المتعلمین میں اسے نقل کیا ہے)

۲۳- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ أَيْضًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((أَفْضَلُ

۲۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "سب سے بہتر صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان خود علم سیکھ کر

۲۱- سنن ابوداؤد کتاب العلم باب الحث علی طلب العلم- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۱۵۲. الآداب' بیہقی باب من غدا وراح فی تعلم الکتاب والسنۃ.

۲۲- میرے علم کے مطابق یہ کتاب غیر مطبوع ہے-

۲۳- سنن ابن ماجہ- مقدمہ باب ثواب معلم الناس الخیر- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے' کیونکہ اسحاق بن ابراہیم اور یعقوب دونوں راوی ضعیف ہیں' اس طرح حسن کا ابوہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے-

الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ)).

دوسرے مسلمان بھائی کو سکھائے-" (ابن ماجہ)

٢٤- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ [اللهِ] خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَلَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. وَقَدْ رُوِيَ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ.

۲۴- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تمہارا صبح کے وقت جا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ایک آیت کی تعلیم دینا سو رکعت نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور علم کا ایک باب سکھانا اس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو ہزار رکعت نماز ادا کرنے سے بہتر ہے" (ابن ماجہ-اس کی سند حسن ہے اور یہ حدیث حضرت ابوذرؓ سے موقوف بھی مروی ہے)

٢٥- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ ((مَجَالِسُ الْعِلْمِ)) رَوَاهُ [الطبراني] وَفِي إِسْنَادِهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ.

۲۵- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو ان میں سے کھایا پیا کرو-" صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ فرمایا "علم کی محفلیں جنت کے باغیچے ہیں-" (طبرانی-اس کی سند میں ایک راوی نامعلوم ہے)

٢٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ. قلت: شبه النبي ﷺ الحكمة بالضالة، وهي الشيء الضائع، ومعناه أن المؤمن لايزال يطلب الحكمة ويسعى في طلبها، كما أن صاحب الضالة لايزال يطلبها وينشدها حتى يجدها. وفيه معنى آخر؛ وهو أن

۲۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دانائی کی بات مومن کی گم شدہ متاع ہے- جہاں سے بھی اسے مل جائے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے" (ترمذی-نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

(ملاحظہ) نبی ﷺ نے دانائی کی بات کو گم شدہ چیز سے تشبیہ دی ہے-اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ دانائی کی بات کی تلاش میں کوشاں رہتا ہے- جیسے گم شدہ چیز کا مالک اس وقت تک اپنی چیز کی تلاش جاری رکھتا ہے اور اس کے لئے اعلان کرتا ہے' جب تک اسے مل نہ

۲۴- سنن ابن ماجہ مقدمہ باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبداللہ بن زیاد اور علی بن زید بن جدعان دونوں راوی ضعیف ہیں-البتہ اس کے دو شاہد جامع ترمذی میں موجود ہیں-

۲۵- معجم طبرانی کبیر ۹۵/۱۱

صاحب الضالة لا يتركها إذا وجدها عند صغير لصغره، و لا عند حقير لحقارته، كذلك طالب العلم لا يأنف من أخذه عمن وجده عنده و فيه معنى آخر وهو أن من كانت الضالة عنده لايجوز له أن يكتمها ولا يحبسها عن صاحبها إذا وجدها، لأنه أحق بها، كذلك لايسع العالم أن يكتم علمه عن طالبه، ولا يحبسه عنه، لأنه قد وجد ضالته عنده، وهو مستحقها، فيجب عليه أن يبذلها له وا لله أعلم.

جائے-اس سے ایک دوسری بات یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ جیسے گمشدہ چیز کا مالک اس کے مل جانے کے بعد اس چیز کو اس وجہ سے نہیں چھوڑتا کہ یہ اسے حقیر یا معمولی آدمی کے پاس سے ملی ہے' ایسے ہی طالب علم جس سے بھی اسے علم حاصل ہو نفرت نہیں کرتا-اس میں ایک تیسرا پہلو یہ بھی ہے کہ جیسے گم شدہ چیز پکڑنے والے کے لئے اسے چھپانا اور مالک کے آنے پر اس کے حوالے نہ کرنا جائز نہیں' ایسے ہی عالم کے لئے علم کو پوچھنے والے سے چھپانا ناجائز ہے کیونکہ یہ تو اس کی گم شدہ متاع ہے اور وہ اس کا مستحق ہے' لہٰذا اسے دینا واجب ہے-واللہ اعلم-

۲۷- وَعَنْ قَبِيصَةَ بنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: ((يَا قَبِيصَةُ مَاجَاءَبِكَ؟)) قُلْتُ: كَبِرَتْ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِيْ، فَأَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِيْ مَا يَنْفَعُنِي. قَالَ: ((يَا قَبِيصَةُ مَا مَرَرْتَ بِحَجَرٍ وَلاَ مَدَرٍ [ولاشجر] إِلاَّ اسْتَغْفَرَ لَكَ)) رَوَاهُ أَحْمدُ وَفِي إِسْنَادِهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ.

۲۷-قبیصہ بن مخارقؓ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا- آپ نے فرمایا: "اے قبیصہ! تم کس مقصد کے لئے آئے ہو؟" میں نے عرض کیا میری عمر کافی ہو گئی ہے اور میں کمزور ہو چکا ہوں' میں آپ ﷺ کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے کوئی مفید بات بتائیں- آپؐ نے ارشاد فرمایا "اے قبیصہ! تو جس کچی پکی عمارت یا درخت کے پاس سے گزرا ہے' اس نے تیرے لئے مغفرت کی دعا کی ہے-" (احمد) اس کی سند میں غیر موسوم راوی ہے-

۲۸- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِي بِإِسْنَادٍ لاَبَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لاَ يُرِيْدُ إِلاَّ أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حِجَّتُهُ)).

۲۸- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص مسجد میں صرف اس لئے گیا کہ وہ اچھی بات سیکھے یا سکھائے' اسے مکمل (یعنی صحیح الارکان) حج ادا کرنے کا ثواب ہے-" (طبرانی-اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۲۶- جامع ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة. ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور ابراہیم بن فضل مدنی مخزومی کو ضعیف الحافظہ قرار دیا ہے-

۲۷- مسند احمد ۵/ ٦٠

۲۸- معجم طبرانی کبیر ۸/ ۱۱۱-ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/ ۱۲۳ میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں-

۲۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى يَرْجِعَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلاَّ لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ)).

۲۹- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص طلب علم کی راہ میں نکلا' وہ واپسی تک اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے" (ترمذی- نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) ابن ماجہ نے یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے بیان کی ہے اور اس کے الفاظ ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں محض اس لیے آیا کہ وہ نیکی کی بات سیکھے یا سکھائے' وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا درجہ رکھتا ہے اور جو اس کے علاوہ کسی مقصد کے لئے آتا ہے' اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص کسی دوسرے کی دولت دیکھ رہا ہو-"

۳۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ، وَلاَ تَخَفَّفَ، وَلاَ لَبِسَ ثَوْبًا فِي طَلَبِ عِلْمٍ إِلاَّ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ حَيْثُ يَخْطُوْ عَتَبَةَ دَارِهِ)): قوله ((تَخَفَّفَ)) معناه: لبس خفه.

۳۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب کوئی شخص جوتے یا موزے اور کپڑے پہن کر حصول علم کے لئے روانہ ہوتا ہے تو گھر کی چوکھٹ سے باہر قدم رکھتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں-" (طبرانی- اس کی سند نا قابل اعتراض ہے)

۳۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ طَلَبَ عِلْمًا [فَأَدْرَكَهُ كَتَبَ اللهُ لَهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ، وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا] فَلَمْ يُدْرِكْهُ كَتَبَ اللهُ لَهُ

۳۱- حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلب علم کے لئے روانہ ہوتا ہے اور اسے حاصل کر لیتا ہے' اسے دوہرا اجر ملتا ہے اور جو طلب علم کے لئے روانہ ہو' لیکن حاصل نہ کر سکے اسے ایک اجر ملتا ہے- (طبرانی)

۲۹- جامع ترمذی' کتاب العلم باب فضل العلم- نیز انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے- سنن ابن ماجہ مقدمہ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے-

۳۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱/۱۳۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن یحیٰی تیمی ہے اور وہ کذاب ہے-

۳۱- معجم طبرانی کبیر ۶۸/۲۲-

كِفلاً مِنَ الْأَجْرِ)) الكفل بكسر الكاف هو النصيب.

٣٢- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ جَاءَهُ أَجَلُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَقِيَ اللهَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ إِلاَّ دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ)).

۳۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کو طلب علم کے دوران موت آگئی، اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اس کے درمیان اور نبیوں کے درمیان صرف ایک درجے کا فرق ہو گا۔" (طبرانی)

٣٣- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالاَ: لَبَابٌ يَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ أَحَبُّ إِلَى [اللهِ] مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ تَطَوُّعًا. وَقَالاَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلَى هَذِهِ الحَالَةِ مَاتَ [وَهُوَ] شَهِيدٌ)).

۳۳- حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں کا قول ہے کہ ایک مسئلہ سیکھنا ہزار رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حصول علم کے دوران آنے والی موت شہادت کی موت ہے۔" (بزار-اس کی سند نا قابل اعتراض ہے)

(فصل) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَذَاكُرُ الْعِلْمِ بَعْضَ لَيْلَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ إِحْيَائِهَا. وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَأَنْ أَتَعَلَّمَ مَسْأَلَةً أَحَبُّ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ. وَعَنْهُ قَالَ: مَنْ رَأَى أَنَّ الغُدُوَّ إِلَى الْعِلْمِ لَيْسَ بِجِهَادٍ، فَقَدْ نَقَصَ فِي رَأْيِهِ وَعَقْلِهِ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ النَّافِلَةِ.

(فصل) حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "ایک مسئلہ سیکھنا مجھے پوری رات کے قیام سے زیادہ پسند ہے۔"
نیز فرمایا "جو شخص تحصیل علم کو جہاد نہیں سمجھتا اس کی عقل و فہم میں نقص ہے۔"
امام شافعی کا قول ہے کہ "علم کا حصول نفلی عبادت سے افضل ہے۔"

۳۲- یہ حدیث مجھے معجم طبرانی کبیر میں نہیں مل سکی۔

۳۳- کشف الاستار ۱/۸۱٤ نیز بزار نے کہا ہے کہ ہمارے علم کے مطابق اسے رسول اللہ ﷺ سے صرف ابوہریرہ اور ابوذرؓ نے ہی روایت کیا ہے۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/۱۲٤ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ہلال بن عبدالرحمٰن حنفی نامی راوی متروک ہے۔

ثواب من ترك المراء والجدال في العلم وغيره

علم اور دیگر امور میں لڑائی جھگڑا نہ کرنے کا ثواب

٣٤- عَن أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُبْطِلٌ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ . وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي وَسَطِهَا. وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي أَعْلاَهَا)) رواه أبو داود وابن ماجه والترمذي وقال: حديث حسن، ربض الجنة- بضاد معجمة وبالتحريك- هو ما حولها.

۳۴- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے حق پر نہ ہوتے ہوئے جھگڑا نہ کیا اس کا گھر جنت کے اردگرد بنایا جائے گا اور جس نے حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا نہ کیا اس کا گھر جنت کے درمیان میں بنایا جائے گا' جس نے حسن اخلاق کا مظاہرہ کیا اس کا گھر بالائی جنت میں بنایا جائے گا۔" (ابوداؤد' ابن ماجہ' ترمذی- ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

٣٥- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ مِن حَدِيْثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ذَرُوا الْمِرَاءَ فَأَنَا زَعِيْمٌ بِثَلاَثَةِ أَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ فِي رِبَاضِهَا ، وَوَسَطِهَا، وَأَعْلاَهَا لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ صَادِقٌ ذَرُوا الْمِرَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ مَا نَهَانِي عَنْهُ رَبِّي بَعْدَ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ الْمِرَاءُ)) الزعيم: الضامن والكفيل .

۳۵- حضرات ابودرداء' ابوامامہ اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جھگڑا کرنا چھوڑ دو' میں ضمانت دیتا ہوں کہ سچ پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کرنے والے شخص کے لئے جنت میں تین جگہوں پر گھر بنایا جائے گا- جنت کے گردونواح میں' اس کے وسط میں اور بالائی جگہ پر- جھگڑا کرنا چھوڑ دو میرے رب نے بتوں کی عبادت سے روکنے کے بعد سب سے پہلے اسی سے روکا ہے- (طبرانی)

ثواب تعليم العلم وتصنيفه ونسخه و روايته

تعلیم دینے اور تصنیف و تالیف کرنے کا ثواب

قد تقدم في البابين قبله جملة من

اس سے قبل بھی دو ابواب میں اس مسئلے سے متعلق کچھ

۳۴- سنن ابوداؤد ۲۵۳/٤ جامع ترمذی کتاب البروالصلة باب ماجاء فی المراء- سنن ابن ماجه مقدمه باب اجتناب البدع والجدل (عن انس رضی الله عنه)

(نوٹ) : حافظ دمیاطیؒ کو یہ حدیث سنن ثلاثہ کی طرف منسوب کرنے میں وہم ہو گیا ہے- جب کہ یہ صرف سنن ابوداؤد میں ابوامامہ کے حوالے سے موجود ہے- سنن ترمذی' سنن ابن ماجہ میں حضرت انسؓ کے حوالے سے مروی ہے-

۳۵- معجم طبرانی کبیر ۱۷۸/۸-

الأحاديث تدل لهذا الباب.

٣٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤمِنَ مِن عَمَلِهِ وَ حَسَنَاتِهِ بَعدَ مَوتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، أَو مُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَو مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَو بَيْتًا لِابْنِ السبِيْلِ بَنَاهُ، أَو نَهرًا أَجرَاهُ، أَوصَدَقَةً أَخرَجَهَا مِن مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ بَعدَ مَوتِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسنَادٍ حَسَنٍ وَابنُ خُزَيْمَةَ.

٣٧- وَعَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انقَطَعَ عَمَلُهُ إِلاَّ مِن ثَلاَثٍ؛ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوعِلْمٍ يُنتَفَعُ بِهِ ، أَو وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ)) رَوَاهُ مُسلِمٌ .

٣٨- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَيرُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِن بَعْدِهِ ثَلاَثٌ: وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ، وَصَدَقَةٌ تَجرِي يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا، وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِن بَعْدِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

٣٩- وَخَرَّجَ ابنُ مَاجَةَ مِن طَرِيقِ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

احادیث بیان ہوئی ہیں-

۳۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "مومن کو موت کے بعد جن اعمال کا ثواب پہنچتا ہے ان میں سے کچھ عمل یہ ہیں: علم کی نشر و اشاعت' نیک اولاد' قرآن مجید کا نسخہ جو ترکے میں چھوڑا گیا ہو' مسجد کی تعمیر' مسافر خانہ' نہر بنوانا اور ایسا مالی صدقہ جو بحالت صحت ادا کیا گیا ہو' موت کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہتا ہے-" (ابن ماجہ' ابن خزیمہ - ابن ماجہ کی سند حسن ہے)

۳۷- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے' البتہ تین چیزوں کا (ثواب جاری رہتا ہے) صدقہ جاریہ' فائدہ مند علم اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے-" (مسلم)

۳۸- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو کچھ آدمی پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے اس میں بہترین چیزیں تین ہیں نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے' صدقہ جاریہ جس کا اجر اسے ملتا رہے اور علم جس پر عمل ہوتا رہے-" (ابن ماجہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے)

۳۹- حضرت سہل بن معاذ بن انس سے روایت ہے- انہوں نے اپنے باپ (معاذ بن انس) سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص علم سکھاتا ہے

۳۶- سنن ابن ماجه- مقدمه باب ثواب معلم الناس الخير- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں مرزوق نامی راوی کے متعلق اختلاف ہے- صحیح ابن خزیمہ میں مجھے یہ روایت نہیں مل سکی- البتہ انہوں نے اسے محمد بن یحییٰ ذہبی کے حوالے سے بیان کیا ہے-

۳۷- صحيح مسلم كتاب الوصية باب وصول ثواب الصدقات الى الميت-

۳۸- سنن ابن ماجه مقدمه باب ثواب معلم الناس الخير بوصیری نے زوائد میں اسے صحیح کے نزدیک قرار دیا ہے-

وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لاَ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ)).

اُسے اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا ثواب ملتا ہے اور اس سے ان کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ)

٤٠- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ بِصَدَقَةٍ مِثْلِ عِلْمٍ يُنْشَرُ)).

۴۰- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علم سکھانے سے بہتر کوئی صدقہ نہیں کر سکے گا۔" (طبرانی)

٤١- وَخَرَّجَ أَبُوْيَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنِ الْأَجْوَدِ الْأَجْوَدِ؟ اللّٰهُ الْأَجْوَدُ الْأَجْوَدُ، وَأَنَا أَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ، وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ، وَ رَجُلٌ جَادَ بِنَفْسِهِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى يُقْتَلَ)).

۴۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں حد درجہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ حد درجہ سخی ہے اور میں بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ سخی ہوں۔ میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو علم حاصل کرتا ہے اور پھر اسے پھیلاتا ہے' وہ قیامت کے دن اکیلا ہی ایک امت کے برابر اٹھایا جائے گا۔ اس کے بعد وہ شخص ہے جس نے اللہ عزوجل کے راستے میں اپنی جان کی بازی لگادی۔ (ابو یعلی' بیہقی شعب الایمان)

٤٢- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَاللّٰهِ لَأَنْ يُهْدَى بِهُدَاكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ.

۴۲- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی قسم اگر تیرے ذریعے ایک آدمی کو ہدایت مل جائے تو وہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔" (ابو داؤد۔ نیز یہ الفاظ صحیحین کی ایک لمبی حدیث میں بھی موجود ہیں)

٤٣- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

۴۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول

۳۹- سنن ابن ماجہ مقدمہ باب ثواب معلم الناس الخیر بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند کے راوی سہل بن معاذ کو ابن معین نے ضعیف اور عجلی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے ثقات اور ضعفاء دونوں میں ذکر کیا ہے' علاوہ ازیں ایک راوی یحییٰ بن ایوب کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس کی سہل بن معاذ سے ملاقات نہیں ہوئی لہٰذا اس میں انقطاع ہے۔

۴۰- معجم طبرانی کبیر (۷/ ۲۸۰)۔

۴۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱/ ۱۶۶) میں کہا ہے کہ ابو یعلی کی سند میں سوید بن عبد العزیز نامی راوی متروک ہے۔ شعب الایمان بیہقی کے مطبوعہ حصے میں مجھے یہ روایت نہیں مل سکی۔

۴۲- سنن ابو داؤد ۳/ ۳۲۲۔

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لاَ يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلاَلَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لاَ يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص بھلائی کی دعوت دیتا ہے' اسے اس کی آواز پر لبیک کہنے والے تمام لوگوں کا ثواب ملتا ہے- یہ چیز ان کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں کرتی اور (ایسے ہی) جو شخص برائی کی طرف بلائے' اسے ان تمام لوگوں کا گناہ ہو گا جو اس کے پیچھے لگیں گے- اس سے ان کے گناہ کم نہیں ہوں گے-" (مسلم)

٤٤- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوعَى مِنْ سَامِعٍ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُد وَالترمَذِي وَصَحَّحَهُ وَابنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ)).

۴۴- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش و خرم رکھے جس نے ہم سے کچھ سنا' پھر اسے اسی طرح آگے پہنچایا جیسے اسے سنا تھا- بہت سے وہ لوگ جن تک بات پہنچائی جاتی ہے (براہ راست) سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہیں-" (ابوداؤد' ترمذی- ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے) ابن حبان نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے' لیکن اس نے کہا ہے "اللہ تعالیٰ رحم فرمائے-"

٤٥- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ غَيرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ، ثَلاَثٌ لاَ يُغِلُّ عَلَيهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلاَصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلاَةِ الْأَمْرِ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ

۴۵- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے "اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے ہماری کوئی حدیث سنی' پھر اسے دوسروں تک پہنچایا- بہت سے علم کے حامل اپنے سے زیادہ سمجھ دار تک اسے پہنچاتے ہیں اور بہت سے علم کے حامل خود اسے سمجھ نہیں سکتے- تین باتوں میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہ کرے- اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عمل کرنا' ارباب حل و عقد کی خیر خواہی کرنا اور ان کی تنظیم سے مربوط رہنا' کیونکہ ان کی دعا پشتوں تک رسائی کرتی

۴۳- صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن سنة حسنة أو سيئة۔

۴۴- سنن ابوداؤد ۳/ ۳۲۲ البتہ اس میں زید بن ثابت کے حوالے سے بیان ہوئی ہے- جامع ترمذی کتاب العلم باب ماجاء في الحث على تبليغ السماع نیز انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے- صحیح ابن حبان (الاحسان) ١/ ١٤٤۔

۴۵- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢/ ٣٥۔

اللهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ)) رواه ابن حبان.

ہے۔ جس کا مطمح نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ منتشر کر دیتا ہے اور جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ منظم کر دیتا ہے اور اسے استغناء قلب سے نوازتا ہے (اور) دنیا اپنی مرضی کے علی الرغم اس کی طرف آتی ہے۔" (ابن حبان)

٤٦- وَعَنْ أَبِي الرُّدَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يَجْتَمِعُونَ عَلَى كِتَابِ اللهِ يَتَعَاطَوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلاَّ كَانُوْا أَضْيَافاً للهِ، وَإِلاَّ حَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ حَتَّى يَقُومُوْا، أَوْ يَخُوضُوْا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ. وَمَا مِنْ عَالِمٍ يَخْرُجُ فِي طَلَبِ عِلْمٍ مَخَافَةَ أَنْ يَمُوتَ أَوْ اِنْتِسَاخِهِ مَخَافَةَ أَنْ يَنْدَرِسَ إِلاَّ [كَانَ] كَالْغَادِيْ الرَّائِحِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَمَنْ يُبْطِئْ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِي إِسْنَادِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ.

۴۶- حضرت ابورَدینؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب لوگ اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک دوسرے کو سکھاتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان بن جاتے ہیں۔ مجلس برخواست کرنے یا کسی دوسری بات میں مشغول ہونے تک فرشتے انہیں اپنی آغوش میں لئے رکھتے ہیں۔ جب کوئی عالم یہ نیت لے کر علم حاصل کرنے کے لئے روانہ ہوتا ہے کہ مبادا وہ ختم ہو جائے یا مٹ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لئے جانے والے کی طرح ہوتا ہے (اور) جس شخص کو اس کا عمل گرا دے' اسے حسب و نسب بڑھا نہیں سکتا۔" (طبرانی) اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ [رحمه الله] قَالَ: قُلْتُ لأَبِي: أَتَهَجَّدُ بِاللَّيْلِ أَوْ أَكْتُبُ الْعِلْمَ؟ فقال: أُكْتُب [العلم] قلت: وانما قال له ذلك لأن كتابة العلم يتعدّى نفعها إلى غيره فله أجره وأجر من انتفع بذلك في حياته وبعد موته أبدًا، وأما التهجد فليس له إلا أجره فقط والله أعلم.

جناب عبداللہ اپنے والد امام احمد بن حنبلؒ کے بارے میں کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا "میں رات کو تہجد ادا کروں یا علم جمع کروں؟" فرمانے لگے "علم جمع کرو۔" (مصنف کہتا ہے) میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بات اس لئے کہی کہ جب تصنیف کا فائدہ دوسروں تک پہنچتا ہے تو اس علم کا بھی ثواب ہوتا ہے اور اس سے فائدہ حاصل کرنے والوں کا بھی ثواب ہوتا ہے جب کہ تہجد کا صرف اپنا ثواب ہوتا ہے۔

۴۶- معجم طبرانی کبیر ١١٢٢٦۔ ہلال بن مقلاص اور ابو بشر دونوں کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ اس طرح انہوں نے اس حدیث کو سخت منکر قرار دیا ہے۔

ثواب العمل على الكتاب والسنّة والتمسك بهما

کتاب وسنت پر عمل کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالىٰ: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ [آل عمران: ۳۱]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو' اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

وَقَالَ تَعَالىٰ: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ﴾ [النساء: ۸۰]

نیز فرمایا: "جو شخص رسول کی فرماں برداری کرے گا بے شک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔"

وَقَالَ تَعَالىٰ: ﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذَا دُعُوْا إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ يَخْشَ اللهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ﴾ [النور: ۹۱-۹۲]

اور فرمایا: "مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلایا جائے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اللہ سے خشیت و تقویٰ اختیار کرتے ہیں' یہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالىٰ: ﴿فَالَّذِيْنَ ءَامَنُوْا بِهِ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوْا النُّوْرَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ [الاعراف: ۱۵۷-۱۵۸] والآياتُ في الباب كثيرةٌ [جدًّا].

اور ارشاد باری تعالیٰ: "جو لوگ اس (نبی) پر ایمان لائے اور اس کی رفاقت کی' اس کی مدد کی اور جو نور اس کے ساتھ نازل ہوا' اس کی پیروی کی وہی مراد پانے والے ہیں۔ اس مسئلے میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

۴۷- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخِدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا، وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ، وَ أَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ

۴۷- حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص حلال کھائے' سنت پر عمل کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں' وہ جنت میں داخل ہو گا۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا "اے اللہ کے (رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! اس

۴۷- کتاب الصمت لابن ابی الدنیا (ص ۱۹۹)- مستدرک حاکم ۱۰۴/۴ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اسے برقرار رکھا ہے جب کہ ابن الجوزی نے العلل المتناهية ۷۴۹/۲ میں کہا ہے کہ امام احمد کہا کرتے تھے کہ میں نے اس سے زیادہ منکر حدیث نہیں سنی- میں ہلال بن مقلاص اور ابو بشر کو نہیں جانتا اور انہوں نے اس کا شدید انکار کیا-

اللهِ إِنَّ هَذَا فِي أُمَّتِكَ كَثِيرٌ قَالَ: ((وَسَيَكُونُ فِي قَوْمٍ بَعْدِي)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

طرح کے لوگ تو آپ کی امت میں بہت ہیں- آپ نے فرمایا "میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے-" (ابن ابی الدنیا کتاب الصمت نیز حاکم نے اور اس نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے)

٤٨- وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ)) قَالُوا: بَلَى. قَالَ: ((إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِهِ. فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَداً)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِنَحْوِهِ مِن حَدِيثِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ.

۴۸- ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا "کیا تم یہ گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟" صحابہ نے عرض کیا "کیوں نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں-" آپ نے فرمایا "اس قرآن کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھ میں، اسے مضبوطی سے پکڑو، اس کے بعد تم کبھی ہلاک ہو گے نہ گمراہ-" (طبرانی- بزار نے اسی قسم کی حدیث حضرت جبیر بن مطعم کے حوالے سے بیان کی ہے)

٤٩- وَعَنِ العِرْبَاضِ بنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَوعِظَةً وَجِلَتْ مِنهَا القُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا العُيُونُ، [فقال]: فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّهَا مَوعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَأَوْصِنَا قَالَ [فقال:] ((أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، وَإِنَّهُ مَن يَعِشْ مِنكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلاَفًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ [مِنْ

۴۹- حضرت عرباض بن ساریہؓ کا بیان ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا وعظ فرمایا کہ دلوں پر خوف طاری ہو گیا اور آنکھیں اشک بار ہو گئیں- ہم نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے لگتا ہے جیسے یہ الوداعی وعظ ہو- آپ ہمیں کوئی خاص نصیحت فرمائیں-" آپ نے فرمایا "میری تمہیں خصوصی نصیحت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کوئی غلام ہی تمہارا امیر بن جائے- جو تم میں سے زندہ رہا وہ میرے بعد بہت سے اختلافات دیکھے گا، تم میری اور میرے ہدایت یافتہ

۴۸- مجھے یہ حدیث معجم طبرانی کبیر میں نہیں مل سکی- شائید یہ مفقود حصے میں موجود ہو- ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں-

۴۹- سنن ابوداؤد کتاب السنة- باب لزوم السنة- جامع الترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدع- سنن ابن ماجه مقدمه باب اتباع سنة الخلفاء الراشدین المهدیین- صحیح ابن حبان (الاحسان ١/ ١٠٤) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے-

بَعْدِيْ] عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ و صَحَّحَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ ((النواجذ)) بالنون والجيم والذال المعجمة هي الأنياب، وقيل الأضراس، ومعناه الزموا السنة واحرصوا عليها، كما يلزم العاض بنواجذه الشيء حرصًا عليه وخوفًا من ذهابه.

خلفاء راشدین کی سنت کو چمٹ جانا' اس پر سختی سے عمل پیرا رہنا' نو پیدا شدہ مسائل سے بچ کر رہنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔" (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' ابن حبان 'ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)
نواجذ نون جیم ذال نقطے والی کے ساتھ ہے۔اس کا معنی ہے ڈاڑھیں۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سنت کو اس طرح مضبوطی سے تھامو جیسے ڈاڑھوں سے کاٹنے والا شخص کسی چیز کو زور سے دباتا ہے کہ کہیں چھوٹ نہ جائے۔

۵۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِسَنَدٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ)).

۵۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص امت کے اختلاف کے وقت میری سنت اختیار کرتا ہے' اسے شہید کا ثواب ملتا ہے۔" (طبرانی۔اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۵۱- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى سُنَّتِي فَقَدِ اهْتَدَى، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ. الشِّرَّةُ: بكسر الشين المعجمة هي النشاط والهمة.

۵۱- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر عمل کی تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کی آہستگی' جس کی آہستگی میری سنت کی طرف ہوئی وہ ہدایت یافتہ ہو گیا اور جس کی آہستگی کسی دوسری چیز کی طرف ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔" (ابن حبان)

۵۲- وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى

۵۲- حضرت کثیر بن عبداللہ ابن عمرو بن عوف نے اپنے باپ سے اور انہوں نے کثیر کے دادا عمرو سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال بن حارث کو

۵۰- یہ حدیث معجم طبرانی کبیر میں نہیں مل سکی۔شائد یہ مفقود حصے میں موجود ہو تاہم اسے ابو نعیم نے حلیة الاولیاء ۸/ ۲۰۰ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالعزیز عطا سے بیان کرنے میں منفرد ہے (محقق کہتا ہے کہ اس میں ایک راوی محمد بن صالح عذری نامعلوم ہے)۔

۵۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/ ۲۸۱. میں یہ حدیث ابوہریرہؓ کے حوالے سے موجود ہے' جب کہ اس میں عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے موجود نہیں ہے۔

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلاَلِ ابْنِ الْحَارِثِ يَوْمًا ((اِعْلَمْ يَا بِلاَلُ)) قَالَ: مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ ((اِعْلَمْ أَنَّ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلاَلَةً لاَ يَرْضَاهَا اللهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لاَ يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمَذِيُّ [وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ]

ایک دن فرمایا "اے بلال! تمہیں معلوم ہونا چاہئے۔" اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کیا معلوم ہونا چاہئے؟ آپ نے فرمایا "تمہیں اس چیز کا علم ہونا چاہئے کہ جس شخص نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد ختم ہو گئی ہو' اسے ان تمام لوگوں کا ثواب ملے گا جو اس پر عمل پیرا ہوں گے۔ اس طرح ان کے ثواب میں کچھ کمی واقع نہیں ہو گی۔ اسی طرح جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ہاں ناپسندیدہ ہے' اسے ان تمام لوگوں کا گناہ ہو گا جو اس پر عمل کریں گے اور لوگوں کے بوجھ میں اس سے ذرا کمی نہیں ہو گی۔" (ابن ماجہ' ترمذی۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)



۵۲۔ سنن ابن ماجه مقدمه باب من احيا سنته قدأميتت۔ جامع ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی الأخذبالسنة واجتناب البدع. ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔



٢– أبوابُ الطهارَةِ

۲-طہارت وپاکیزگی

قال الله تعالى: ﴿إِنَّ الله يُحِبُّ التَّوابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ [البقرة:٢٢٢]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بے شک اللہ انہیں پسند کرتا ہے جو توبہ کرنے والے ہیں اور انہیں پسند کرتا ہے جو پاک صاف رہنے والے ہیں۔"

ثواب الوضوء وإسباغه

وضو کا ثواب اور اسے بہتر طور سے کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعالَى: ﴿ يَاأَيُّها الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَاغْسِلُوا وُجُوْهَكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْجَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَآئِطِ أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءًا فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلَكِنْ يُرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾. [المائدة:٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں (دھو لیا کرو) اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) پاک ہو لیا کرو اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم سے بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح (یعنی تیمم) کر لو اور تم پر اللہ کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا ہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔"

٥٣– وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ

۵۳– حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مسلمان یا مومن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے کے وہ تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں

٥٣– صحيح مسلم كتاب الطهارة باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء.

كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کیے ہیں اور جب اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کا اس نے اپنے ہاتھوں سے ارتکاب کیا ہے۔ اس طرح جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف وہ چل کر گیا ہو' بالآخر وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔" (مسلم)

٥٤- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ، فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ، حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَإِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ، حَتَّى تَخْرُجُ مِنْ أُذُنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَلَا عِلَّةَ لَهُ، وَالصُّنَابِحِيُّ صَحَابِيٌّ مَشْهُورٌ.

۵۴- حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب آدمی وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر جھڑکتا ہے تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ گناہ اس کی آنکھوں کی پلکوں سے نکل جاتے ہیں اور جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ نکلتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں سے نکل جاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ نکلتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کانوں کے راستے باہر چلے جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے راستے نکل جاتے ہیں۔ پھر مسجد کو جانا اور نماز ادا کرنا زائد نیکی بن جاتی ہے۔ (نسائی' ابن ماجہ' حاکم) حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور اس میں کوئی علت (خامی) نہیں۔

(ملاحظہ) صنابحی مشہور صحابی ہیں۔

۵۴- سنن نسائی کتاب الطهارة باب مسح الاذنين مع الراس – سنن ابن ماجه کتاب الطهارة و سننها باب ثواب الطهور – مستدرك حاكم ۱/۱۲۹ کتاب الطهارة – امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیحین کی شرط کے مطابق ہے۔ لیکن انہوں نے اسے ذکر نہیں کیا۔ امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۵۵- قُلْتُ: وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي آخِرِهِ ((فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ أَهْلُهُ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ للهِ تَعَالَى إِلاَّ انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) .

۵۵- مسلم نے ایک لمبی حدیث میں عمرو بن عبسہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں اضافہ کیا ہے کہ پھر اگر وہ کھڑا ہو جائے اور نماز ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بزرگی اس کے شایان شان بیان کرے اور اپنے دل (کی توجہ) اللہ عزوجل کی طرف مرکوز کر دے تو اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا-

۵٦- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وُضُوءٍ يُرِيْدُ الصَّلاَةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ [كُلُّ] خَطِيْئَةٍ مِنْ لِسَانِهِ وَ شَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَلَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وَ خَرَجَ كَهَيْئَتِهِ يَومَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، قَالَ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ رَفَعَ اللهُ دَرَجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا)) وَفِي رِوايَة لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَغَسَلَ يَدَيهِ وَوَجْهَهُ وَمَسَحَ عَلَى رَأسِهِ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلاَةٍ مَفْرُوضَةٍ غُفِرَ لَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوم

۵٦- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص نماز کے ارادے سے وضو کرنا شروع کرتا ہے اور اپنی ہتھیلیوں کو دھوتا ہے' پہلے قطرے کے ساتھ اس کی ہتھیلیوں کے تمام گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور جب کلی کرتا ہے' ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے تمام گناہ پہلے قطرے سے دھل جاتے ہیں اور جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ اس کے کان اور آنکھ سے نکل جاتے ہیں اور جب اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ سے محفوظ ہو چکا ہوتا ہے اور اس حالت میں ہو جاتا ہے جس میں پیدائش کے دن تھا-" نبی ﷺ نے فرمایا "اگر وہ نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اگر بیٹھ جائے تو گناہوں سے پاک صاف ہوتا ہے-" (ابوامامہ) ہی کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جس شخص نے مکمل وضو کیا' اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا' سر اور کانوں کا مسح کیا' پھر نماز فرض ادا کی' اس کے اس دن کے وہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے پاؤں نے چل

۵۵- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب اسلام عمرو بن عبسۃ
۵٦- مسند احمد ۵/۲٦۳

مَا مَشَتْ إِلَيْهِ رِجْلَاهُ وَقَبَضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسَمِعَتْ إِلَيْهِ أُذُنَاهُ وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ وَحَدَّثَتْ بِهِ نَفْسَهُ مِنْ سُوءٍ)) ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِيهِ.

کر' ہاتھوں نے پکڑ کر کانوں نے سن کر یا آنکھوں نے دیکھ کر کیے اور اس کے دل نے برے ارادے کئے- پھر کہا خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا کچھ سنا ہے کہ اسے شمار نہیں کر سکتا- (احمد- اس کی سند حسن ہے)

۵۷- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ عُثْمَانَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ، وَلَفْظُهُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ [ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ] إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا)) وَفِي لَفْظٍ لِلنَّسَائِيِّ ((مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ)).

۵۷- حضرت عثمان بن عفانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اچھی طرح وضو کرے' اس کے گناہ اس کے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں' حتیٰ کہ اس کے ناخنوں تلے سے خارج ہو جاتے ہیں-"

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کہنے لگے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے میری طرح وضو کیا اور فرمایا "جو شخص اس طرح وضو کرتا ہے' اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کا نماز پڑھنا اور مسجد کو جانا اضافی ہوتا ہے-" (مسلم)

اسے نسائی نے بھی ذکر کیا ہے' البتہ اس کے لفظ یہ ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے "جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے اور نماز ادا کرے' اس کے دو نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں-" نسائی کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں "جو شخص مکمل وضو کرتا ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے' اس کی نمازیں درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں-"

۵۸- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ حُمْرَانَ، قَالَ: دَعَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِوَضُوءٍ وَهُوَ يُرِيدُ الْخُرُوجَ

۵۸- حضرت حمران نے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سردی کی ایک رات وضو کے لئے پانی منگوایا- میں نے پانی پیش کیا- انہوں نے

۵۷- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء- سنن نسائی کتاب الطهارة باب ثواب من توضأ كما أمر-

فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ فَقُلْتُ حَسْبُكَ وَاللَّيْلَةُ شَدِيْدَةُ الْبَرْدِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لاَ يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوءَ إلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ)): قوله: ((دَعَا بِوَضُوءٍ)) وهو بفتح الواو المراد به الماء الذي يتوضأ به، والإسباغ هو الزيادة على القدر الواجب أو إتمامه، وإفاضة الماء عليه والله [تعالى] أعلم.

اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا- میں نے کہا اتنا ہی کافی ہے آج رات شدید سردی ہے- فرمانے لگے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص مکمل وضو کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں-'' (بزار- اس کی سند حسن ہے) لفظ اسباغ سے مراد واجب مقدار سے زیادہ دھونا ہے یا وضو مکمل کرنا اور پانی بہانا ہے- واللہ تعالیٰ اعلم-

۵۹- وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي قِصَّةِ جِبرِيْلَ عَلَيهِ السَّلاَمُ وَسُؤَالِهِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْإِسْلاَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الإِسْلاَمُ أَن تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَ تَعْتَمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَأَنْ تُتِمَّ الْوُضُوءَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ)) [قال:] فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) الحديثَ رَوَاهُ ابنُ خُزَيْمَةَ وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ بِنَحْوِهِ .

۵۹- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جبریل امین علیہ السلام کے واقعہ میں نبی ﷺ سے اسلام کے متعلق ان کے سوال کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں- نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' حج و عمرہ کرے' غسل جنابت کرے' مکمل وضو کرے اور رمضان کے روزے رکھے-'' جبریل امین علیہ السلام نے کہا ''اگر میں ایسے کروں تو میں (کامل) مسلمان ہوں گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں'' (ابن خزیمہ) صحیحین میں اس سے ملتی جلتی حدیث موجود ہے-

۶۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: ((اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لاَحِقُوْنَ

۶۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں آئے اور فرمایا ''اے مومنو! تم پر سلام ہو' ہم بھی ان شاء اللہ تمہیں ملنے والے ہیں- میری خواہش ہے کہ ہم نے اپنے

۵۸- مسند بزار (کشف الاستار ۱/۱۳۷) کتاب الطھارۃ باب اسباغ الوضوء-

۵۹- صحیح ابن خزیمہ (یہ حدیث اس کے مفقود حصے میں ہے- صحیح بخاری کتاب الایمان' باب بیان الایمان والاسلام -

وَدِدْتُ أَنْ قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا)) قَالُوا: أَوَ لَسنَا إِخْوَانَكَ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ)) قَالُوا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ ((أَرَأَيْتَ لَو أَنَّ رَجُلاً لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلاَ يَعْرِفُ خَيْلَهُ)) قَالُوابَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ، قلت: الغُرَّةُ بياض في وجه الفرس، والتحجيل بياض في قوائمه، وذلك مما يكسبه حسنا وجمالا، فشبه النبي ﷺ النور الذي يكون يوم القيامة في أعضاء الوضوء بالْغُرَّةِ والتحجيل، ليفهم أن هذا البياض في اعضاء الإنسان مما يزينه لا مما يشينه و قريب من هذا قوله تعالى ﴿وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ﴾ ثم قال ﴿مِنْ غَيْرِ سُوءٍ﴾ [النمل:١٢]

بھائیوں کو دیکھا ہوتا۔" صحابہ نے پوچھا "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟" آپ نے فرمایا "تم میرے رفقاء ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔" صحابہ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اپنے بعد آنے والی امت کو کیسے پہچانیں گے؟" آپ نے فرمایا "اگر کسی آدمی کے سفید پیشانی اور سفید پاؤں والے گھوڑے سیاہ ترین گھوڑوں میں موجود ہوں تو کیا وہ انہیں پہچان نہ لے گا؟" صحابہ نے عرض کیا "کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور پہچانے گا۔ آپ نے فرمایا "وہ لوگ وضو کے باعث قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہو کر آئیں گے اور میں حوض پر ان کا استقبال کروں گا۔" (مسلم)

(ملاحظہ) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قیامت کے دن وضو کی بنا پر ہونے والے نور کو گھوڑے کی سفید پیشانی اور سفید پاؤں سے تشبیہ دی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفیدی انسانی اعضا کے لئے باعث زینت ہو گی نہ کہ باعث عیب' اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی قریباً اسی کے ہم معنی ہے: "اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو وہ سفید نکلے گا" پھر فرمایا (مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ) "بغیر کسی تکلیف کے۔"

٦١- وَعَنْهُ [رضي الله عنه] قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۶۱- انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جب میری امت کو قیامت کے دن بلایا جائے گا' وہ وضو کے آثار کی وجہ سے سفید پیشانی اور سفید اعضاء والی ہو گی' لہٰذا جو شخص تم میں سے اس سفیدی کو بڑھا سکتا ہے ضرور

۶۰- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب استحباب اطالة الغرة والتحجيل فى الوضوء-

۶۱- صحیح بخاری کتاب الوضوء باب فضل الوضوء والغرالمحجلين من آثار الوضوء- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب استحباب اطالة الغرة والتحجيل فى الوضوء-

وَمُسْلِمٌ .

٦٢- وَعَنْهُ [رضي الله عنه] قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيْلِي ﷺ يَقُولُ: ((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَلِابْنِ خُزَيْمَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الطُّهُورِ)): ((الْحِلْيَةُ)) ما يحلّي به أهل الجنة في الجنة من الأساور و نحوها.

بڑھائے۔" (بخاری، مسلم)

۶۲- (انہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے ہی روایت ہے کہ میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "(قیامت کے دن) مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں وضو کا پانی پہنچتا ہے۔" (مسلم) ابن خزیمہ کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "مومن کا زیور وضو کے مقامات تک پہنچے گا۔"

ثواب من أسبغ الوضوءَ في البرد الشديد وهو يشق عليه

سخت سردی کے موسم میں مکمل وضو کرنا

٦٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُوا اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ ا فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ!)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قلت: المراد بالمكاره البرد الشديد أو المرض الذي يكسل صاحبه عن الحركة ونحو ذلك من الحالات التي يشق على الانسان الوضوء فيها، و لما كان

۶۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسے کام نہ بتاؤں جن کے باعث اللہ تعالیٰ گناہ ختم کر دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟" صحابہ نے عرض کیا "کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیں۔" آپ نے فرمایا "تنگی کے وقت مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر (یعنی دور سے) آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی رباط ہے' یہی رباط ہے' یہی رباط ہے۔" (مسلم)

(ملاحظہ) تنگی سے مراد سخت سردی اور جسمانی تکلیف وغیرہ کیفیات ہیں' جن میں انسان وضو کو مشکل سمجھتا ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا کاموں کو باقاعدگی سے کرنے والا اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی مغفرت' نیکیوں میں

۶۲- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء۔ صحیح ابن خزیمه ۱/ ۷ کتاب الوضوء باب استحباب تطويل التحجيل بغسل العضدين في الوضوء۔

۶۳- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب فضل اسباغ الوضوء على المكاره۔

المواظب على هذه الأفعال المذكورة متوقعًا بها غفران ذنوبه وزيادة حسناته ودخوله الجنة شبهه النبي صلي الله عليه وسلم بالمرابط [بالرباط] الذي هو في نحر العدو يتوقع برباطه الشهادة والغفران، وقال بعضهم: إنما سميت هذه الأفعال رباطا، لأنها تربط صاحبها أى تكفه عن المعاصي والمآثم، والله أعلم.

اضافے اور جنت میں داخل ہونے کی امید کر رہا ہوتا ہے' اس لئے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دشمن کے ساتھ جہاد کرنے والوں سے تشبیہ دی ہے' کیونکہ وہ بھی شہادت اور مغفرت کی امید لے کر دشمن کو ختم کرنے کے لئے اپنے آپ کو پابند کرتا ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ ان کاموں کو رباط اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ کام لوگوں کو گناہوں اور نافرمانیوں سے باز رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

٦٤- وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الخَطَايَا وَيُكَفِّرُ بِهِ الذُّنُوبَ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ وَكَثْرَةُ الخُطَا إِلَى المَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ)) رَوَاهُ ابنُ حِبَّانَ.

۶۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ غلطیاں معاف فرماتا ہے اور گناہوں سے کفارہ بنا دیتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا "کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ!" آپ نے فرمایا "تنگی کے اوقات میں مکمل وضو کرنا' مسجد کی طرف زیادہ قدم (یعنی دور سے) چل کر آنا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔" (ابن حبان)

٦٥- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ [قال] إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى المَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلاً)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۶۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مشکل اوقات میں مکمل وضو کرنا' مسجدوں میں زیادہ قدم (یعنی دور سے) چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا' گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔" (بزار۔ اس کی سند صحیح ہے)

٦٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوءَ فِي الْبَرْدِ

۶۶۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو شخص سخت سردی میں پورا وضو کرتا ہے' اسے دوہرا ثواب ملتا

۶۴۔ صحیح ابن حبان (الاحسان ۲/۱۸۸) کتاب الطهارة باب فضل الوضوء۔

۶۵۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲/۳٦) میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلی اور بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

الشَّدِيدِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِفْلَانِ)) قوله ((كِفْلَانِ)) أي نصيبان ويأتي في باب المشي إلى المساجد وفي انتظار الصلاة أحاديث أخر إن شاء الله تعالى.

ہے-" (طبرانی)

ثواب السواك

مسواک کرنے کا ثواب

٦٧- عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)) رَوَاهُ النَّسَائِي وَابنُ خُزَيمَةَ وَابنُ حِبَّانَ، وَ رَوَاهُ البُخَارِيُّ مُعَلَّقًا مجزُومًا، وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ حَدِيثِ ابنِ عُمَرَ وَالطَّبَرَانِي مِنْ حَدِيثِ ابنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ فِيهِ ((وَمَجْلَاةٌ لِلْبَصَرِ)).

٦٧- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسواک منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رضامندی (کا ذریعہ) ہے-" (نسائی' ابن خزیمہ' ابن حبان' بخاری نے اسے معلق بالجزم روایت کیا ہے) احمد نے اسے ابن عمرؓ کے حوالے سے ذکر کیا ہے- طبرانی نے اسے ابن عباس کے حوالے سے ذکر کرنے کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "اور یہ نظر تیز کرنے کا ذریعہ ہے-"

٦٨- وَخَرَّجَ ابنُ مَاجَة مِن طَرِيق عَلِيِّ بنِ يَزِيْدَ عَنِ القَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تَسَوَّكُوْا فَإِنَّ السِّوَاكَ مَطْهَرَةٌ لِلفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ، مَاجَاءَنِي جِبرِيْلُ إِلاَّ وَ أَوصَانِي بِالسِّوَاكِ حَتَّى لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يُفرَضَ عَلَيَّ وَعَلَى

٦٨- حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مسواک کیا کرو' مسواک کرنا منہ کی صفائی اور باری تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے- جب بھی حضرت جبریلؑ میرے پاس آئے' انہوں نے مجھے مسواک کی ضرور نصیحت کی' یہاں تک کہ مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ یہ مجھ پر اور میری امت پر فرض کر دی جائے گی اور اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہو کہ یہ (بات) میری

٦٦- ہیثمی نے مجمع الزوائد (١/٢٣٧) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمر بن حفص العبدی نامی راوی متروک ہے-
(ملاحظہ) یہ طبرانی کی معجم اوسط کے غیر مطبوع حصے میں ہے-

٦٧- سنن نسائی کتاب الطهارة باب الترغیب فی السواك- صحیح ابن خزیمه (١/٧٠) باب فضل السواك و تطهیر الفم به- صحیح ابن حبان (الاحسان) (٢/٢٠١) کتاب الطهارة باب سنن الوضوء- صحیح بخاری کتاب الصیام باب سواك الرطب والیابس للصائم- مسند احمد ١/٣ میں حضرت ابو بکر اور ٦/٤٢٨ میں حضرت عائشہ کی حدیث بیان ہوئی' ابن عمر کے حوالے سے نہیں مل سکی- معجم طبرانی کبیر ١١/٤٢٨

٦٨- سنن ابن ماجه کتاب الطهارة و سننها باب السواك-

أُمَّتِي ، وَلَوْلاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُ عَلَيهِمْ، وَإِنِّي لَأَسْتَاكُ حَتَّى خَشِيْتُ أَنْ أُحْفِيَ مَقَادِمَ فَمِي)).

٦٩- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَقَدْ أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتَّى خَشِيْتُ أَنْ يُوْحَى إِلَيَّ فِيهِ شَيْءٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

٧٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَو لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ ، وَرَوَاه أَحْمَدُ وَابنُ خُزَيمَةَ إِلاَّ أَنَّهُمَا قَالاَ: ((لَأَمَرْتُهُم بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ)) وَابنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَعَ الوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ)).

٧١- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَمَرَ بِالسِّوَاكِ وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْمَلَكُ خَلْفَهُ فَيَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهِ فَيَدْنُو مِنهُ [كُلَّمَا قَرَأَ آيَةً] أَو كَلِمَةً نَحْوَهَا حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ فَمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ

امت کے لئے مشکل کا باعث ہو گی تو میں اسے فرض کر دیتا- میں اس قدر مسواک کرتا ہوں کہ مجھے اگلے دانتوں کے گرنے کا خطرہ ہو تا ہے-" (ابن ماجہ)

٦٩- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے مسواک کرنے کا حکم تسلسل سے ملتا رہا یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہو گیا کہ اس سے متعلق مجھ پر (خصوصی) وحی نازل ہو گی-" (احمد- اس کی سند اچھی ہے)

٧٠- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر مجھے اپنی امت پر گراں گزرنے کا خطرہ نہ ہو تا-" تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا (بخاری' مسلم) احمد اور ابن خزیمہ نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا-" ابن حبان نے بھی یہ روایت بیان کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "ہر نماز کے وقت وضو کے ساتھ (مسواک کا حکم دیتا)-"

٧١- حضرت علیؓ نے مسواک کا حکم دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جب آدمی مسواک کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے اس کی تلاوت سننے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے- جب وہ کوئی آیت پڑھتا ہے یا کوئی لفظ ادا کرتا ہے تو وہ اس قدر اس کے قریب ہو جاتا ہے کہ اپنے منہ کو اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے- اس طرح اس کے منہ سے جس قدر قرآن

٦٩- مسند احمد ١/٢٣٧-

٧٠- صحیح بخاری کتاب الجمعة باب السواك يوم الجمعة- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب السواك مسند أحمد ٢/٢٤٥- صحیح ابن خزیمه ١/٧٢- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢/٢٠٢ کتاب الطهارة باب سنن الوضوء-

٧١- مسند بزار (كشف الاستار) ١/٢٤٢-

الْقُرْآنِ إِلاَّ صَارَ فِي جَوْفِ الْمَلَكِ، فَطَهِّرُوْا أَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْآنِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

مجید نکلتا ہے اس (فرشتے) کے پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ لہٰذا قرآن (خوانی) کے لئے اپنے منہ صاف رکھا کرو۔" (بزار۔اس کی سند اچھی ہے)

۷۲- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَكْعَتَانِ بِالسِّوَاكِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سِوَاكٍ))

۷۲- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسواک کے ساتھ ادا کی جانے والی دو رکعت مسواک کے بغیر ادا کی جانے والی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔" (ابو نعیم کتاب السواک۔اس کی سند حسن ہے)

۷۳- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَأَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بِسِوَاكٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ [أَنْ] أُصَلِّيَ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سِوَاكٍ)) رَوَاهُمَا أَبُوْنُعَيْمٍ فِي كِتَابِ السِّوَاكِ بِإِسْنَادَيْنِ حَسَنَيْنِ.

۷۳- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے نزدیک مسواک کے ساتھ دو رکعت پڑھنا مسواک کے بغیر ستر رکعت پڑھنے سے بدرجہا پسندیدہ ہے۔" (ابو نعیم کتاب السواک۔اس کی سند حسن ہے)

۷٤- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَضْلُ الصَّلاَةِ بِالسِّوَاكِ عَلَى الصَّلاَةِ بِغَيْرِ سِوَاكٍ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

۷۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسواک کے ساتھ پڑھی گئی نماز کو بغیر مسواک کے ادا کی گئی نماز پر ستر گنا برتری حاصل ہے۔" (احمد' ابویعلیٰ' ابن خزیمہ اور حاکم نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ روایت صحیح مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

ثواب من حافظ على الوضوء

وضو کا خیال رکھنے کا ثواب

۷٥- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا، وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلاَةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى

۷۵- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "استقامت اختیار کرو' تم کبھی نیک اعمال کا احاطہ نہیں کر سکتے اور یہ جان لو کہ سب سے افضل عمل نماز ہے" ہمیشہ مومن ہی وضو کا

۷۳،۷۲- مجھے ابو نعیم کی "كتاب السواك" نہیں مل سکی۔

۷۴- مسند احمد ٦/٢٧٢۔ صحيح ابن خزيمه ١/٧١۔ مستدرك حاكم ١/١٤٦۔ امام حاکم کی طرف سے حدیث کی مذکورہ بالا بیان کی گئی حیثیت پر امام ذہبی نے ان کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ مسند ابو یعلی میں یہ روایت نہیں مل سکی۔

الوُضُوءِ إِلاَّ مُؤمِنٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّان وَالحَاكِمَ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ ، قوله ((وَلَنْ تُحْصُوْا)) أي لن تحصوا ما لكم عند الله من الأجر والثواب إن استقمتم . وقيل معناه : لن تحصوا جميع أعمال البر.

خیال رکھتا ہے-(ابن ماجہ' ابن حبان' حاکم نیز حاکم نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے)

(ملاحظہ) لن تحصوا کا معنی یہ ہے کہ اگر تم سیدھے رہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے اجر و ثواب کو کبھی شمار نہیں کر سکو گے' یا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کبھی نیک اعمال کا احاطہ نہیں کر سکتے-

٧٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَبِيْعَةَ الجرشي: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اسْتَقِيْمُوا، وَنِعِمَّا إِن اسْتَقَمْتُمْ، وَحَافِظُوا عَلَى الوُضُوءِ فَإِنَّ خَيرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلاة، وَتَحَفَّظُوا مِنَ الأَرْضِ فَإِنَّهَا أُمُّكُمْ، وَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ عَامِلٌ عَلَيْهَا خَيرًا أَو شَرًّا إِلاَّ وَهِيَ مُخْبِرَةٌ بِهِ)) قلت: ربيعة هذا، قال أبو حاتم وغيره: ليست له صحبة، وقال بعضهم: له صحبة والله أعلم .

٧٦- حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سیدھا رہنے کی کوشش کرو' اگر تم سیدھے رہو تو کیا ہی خوب ہے- وضو کا خیال رکھو- تمہارا سب سے افضل عمل نماز ہے- زمین پر احتیاط سے رہو' یہ تمہاری بنیاد ہے- تم اچھا یا برا جو کام بھی اس پر کرتے ہو یہ اسے بتلائے گی-" (طبرانی)

(ملاحظہ) ربیعہ کے متعلق ابو حاتم اور دیگر محدثین نے کہا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہے' جب کہ کچھ محدثین کے خیال میں یہ صحابی ہے- واللہ اعلم-

٧٧- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ بِوُضُوءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوءٍ بِسِوَاكٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٧٧- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میں اپنی امت کے لئے مشکل نہ سمجھتا تو میں انہیں ہر نماز کے لئے وضو اور ہر وضو کے لئے مسواک کا حکم دیتا-" (احمد' اس کی سند حسن ہے)

٧٥- سنن ابن ماجہ' کتاب الطھارۃ و سننھا باب المحافظة على الوضوء بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں' لیکن سالم اور ثوبان کے درمیان انقطاع ہے' البتہ دارمی اور ابن حبان نے اسے ثوبان سے متصل روایت کیا ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث صحیح ابن حبان میں نہیں ملی' البتہ دارمی نے جیسا کہ بوصیری نے کہا ہے' اسے ابن حبان والی سند کے ساتھ کتاب الصلاة باب فرض الوضوء والصلاة میں ذکر کیا ہے- حاکم نے مستدرک ۱/۱۳۰ میں اسے کئی سندوں کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث شیخین کی سند کے مطابق ہے- مجھے اس کے علاوہ اس میں کوئی خامی معلوم نہیں ہوئی کہ ابو بلال اشعری کے متعلق علی بن ابی معاویہ کو وہم ہو گیا ہے-

٧٦- معجم طبرانی کبیر ٥/٦١-

٧٧- مسند احمد ٢/٢٤٥-

۷۸- وَخَرَّجَ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ بِأَسَانِيدِهِمْ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ)).

۷۸- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "جس نے باوضو ہوتے ہوئے وضو کیا' اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔" (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

۷۹- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَومًا، فَدَعَا بِلالاً فَقَالَ: ((يَا بِلاَلُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ إِلَى الْجَنَّةِ ؟ إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي)) فَقَالَ بِلاَلٌ: يَارَسُولَ اللهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلاَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلاَّ تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا، فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بِهٰذَا)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

۷۹- حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے۔ حضرت بلالؓ کو بلا کر پوچھنے لگے "اے بلال! تم جنت میں مجھ سے پہلے کیسے چلے گئے؟ میں کل رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے سنی۔" حضرت بلالؓ کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جب بھی اذان کہتا ہوں دو رکعت نماز ضرور پڑھتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسی عمل کی بنا پر (تم مجھ سے سبقت لے گئے ہو۔)" (ابن خزیمہ)

ثواب من قال هؤلاء الكلمات بعد الوُضُوءِ

وضو کرنے کے بعد دعا پڑھنے کی فضیلت

۸۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ

۸۰- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص مکمل وضو کرنے کے بعد یہ

۷۸- سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب فرض الوضوء۔ جامع ترمذی کتاب الطهارة باب ماجاء فی الوضوء لکل صلاة۔ سنن ابن ماجه کتاب الطهارة باب الوضوء علی الطهارة۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس حدیث کا دارومدار عبدالرحمان بن زیاد افریقی پر ہے اور وہ ضعیف راوی ہے اور مدلس بھی۔ ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ یہ حدیث صحیح ابن خزیمہ میں نہیں مل سکی۔

۷۹- مسند احمد ۲/۳۳۳۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۹/۱۰۷ میں حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے موجود ہے اور صحیح ابن خزیمہ میں مجھے یہ حدیث نہیں ملی۔

۸۰- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الذکر المستحب عقب الوضوء۔

الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

دعا پڑھے : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' وہ جس میں سے چاہے گا داخل ہو گا-" (مسلم)

۸۱- وَخَرَّجَ أَبُوْ يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلاَثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاَثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّىٰ يَقُولَ أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ)).

۸۱- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص وضو کرتے ہوئے اپنے ہاتھ دھوئے' پھر تین دفعہ کلی کرے' پھر تین دفعہ ناک میں پانی ڈالے اور چہرہ تین دفعہ دھوئے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین دفعہ دھوئے' سر کا مسح کرے' پھر دونوں پاؤں دھوئے' پھر بات کرنے سے پہلے کہے: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اس کے دو وضوؤں کے درمیان کئے گئے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں-(ابویعلی)

۸۲- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مُقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ، وَمَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يَضِرْهُ. وَمَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، كُتِبَ فِي رِقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِي طَابَعٍ، فَلَمْ يُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِي.

۸۲- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص سورت کہف پڑھے' یہ سورت اس کے لئے قیامت کے دن کھڑا ہونے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک روشنی کا کام دے گی اور جو شخص اس کی آخری دس آیات پڑھے' پھر دجال آ جائے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور جو شخص وضو کے بعد یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ اس کا نام رق میں لکھ دیا جاتا ہے' پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور اسے قیامت تک نہیں کھولا جاتا" (طبرانی) اس کی سند اچھی ہے-نسائی

۸۱- مسند ابویعلی کے مطبوعہ نسخے میں مسند عثمانؓ کا حصہ ناپید ہے' لیکن ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/۲۳۹ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں محمد بن عبد الرحمن بن البیلمانی راوی بالاتفاق ضعیف ہے-

۸۲- معجم طبرانی (اوسط) ۲/۲۷۱ عمل اليوم والليلة۔ نسائی ص ۵۲۸۔

بإسنادٍ جيدٍ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ: الصَّوَابُ مَوْقُوفٌ، قلت: وإن كان موقوفا فسبيله سبيل المرفوع، لأن مثل هذا لا يقال من قبل الرأي والاجتهاد. والله أعلم.

نے اسے ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ روایت موقوف ہے- میرے خیال میں موقوف ہونے کے باوجود اس روایت کی حیثیت مرفوع کی ہے' کیونکہ ایسی بات عقل واجتہاد کے ذریعے نہیں کہی جاسکتی ہے- واللہ اعلم-

ثواب من صلى ركعتين بعد الوضوء

وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب

٨٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِبِلاَلٍ: ((يَا بِلاَلُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلاَمِ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ دُفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الجَنَّةِ)) قال: مَاعَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجَى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُور مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. الدُّفّ بضم الدال المهملة وفاءٍ مشددة هو صوت النعل حال المشي.

٨٣- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلال سے کہا "اے بلال! مجھے وہ کام بتا جو اسلام میں آنے کے بعد تم نے سب سے اچھا سمجھ کر کیا ہے؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیرے جوتوں کی چاپ سنی ہے-" وہ کہنے لگے میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو میرے نزدیک سب سے زیادہ باعث رحمت ہو' ماسوا اس کے کہ میں دن یا رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں' اس کے بعد بقدر نصیب نماز ضرور پڑھتا ہوں-" (بخاری' مسلم)

٨٤- وَعَن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا، إِلاَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ مُسلمٌ.

٨٤- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب کوئی اچھے انداز میں وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے' چہرہ اور دل دونوں کی توجہ کے ساتھ پڑھے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے-" (مسلم)

٨٣- صحیح بخاری کتاب التهجد باب فضل الطهور بالليل والنهار- صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل بلال رضی الله عنه-

٨٤- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الذكر المستحب عقب الوضوء-

٨٥- وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

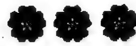
٨٥- ایک دفعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کہنے لگے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میری طرح وضو کیا اور فرمایا "جو شخص اس طریقے کے مطابق وضو کرے' پھر دو رکعت نماز پڑھے' اس نماز کے دوران دل میں گفتگو نہ کرے' اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (بخاری اور مسلم)

٨٦- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لاَيَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

٨٦- حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص بہترین وضو کرے' پھر دو رکعت نماز پڑھے' اس دوران غافل نہ ہو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (ابوداؤد)

٨٧- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا: -شَكَّ سَهْلٌ- يُحْسِنُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ [وَالسُّجُودَ] وَالْخُشُوعَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللهَ غَفَرَ [اللهُ] لَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٨٧- حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سنا۔ آپ فرما رہے تھے "جو شخص بہترین وضو کرے' پھر دو یا چار رکعت نماز پڑھے۔ سہل کو شک ہے رکوع' سجدہ خشوع اہتمام سے کرے' پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔" (احمد' اس کی سند حسن ہے)



٨٥- صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء ثلاثا ثلاثا۔ صحیح مسلم کتاب الطهارة باب فضل الوضوء والصلاة عقبه.

٨٦- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة' باب كراهية الوسوسة و حديث النفس فی الصلاة

٨٧- مسند احمد ٦/ ٤٥٠۔



٣- أبوابُ الصَّلاَةِ

ثواب الْمُؤَذِّن المبتغي بأذانه وجه ا الله تعالى

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَولاً مِّمَّنْ دَعَا إِلَى ا اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [فصلت:٣٣]

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ ا اللهُ عَنْهَا أُرَى هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْمُؤَذِّنِيْنَ.

٨٨- وَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ: أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ ا اللهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَ بَادِيَتِكَ، فَأَذَّنْتَ لِلصَّلاَةِ فَارْفَعْ صَوتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلاَّ شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامِةِ، قَالَ أَبُوسَعِيْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ ا اللهِ ﷺ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فِيْهِ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ ا اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لاَيَسْمَعُ صَوتَهُ شَجَرٌ وَلاَ مَدَرٌ وَلاَ حَجَرٌ وَلاَ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ إِلاَّ شَهِدَ لَهُ)).

٣- نماز

اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر اذان کہنے والے کا ثواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔"

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میری رائے یہ ہے کہ یہ آیت اذان کہنے والوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔

٨٨- عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں بکریوں اور جنگل سے لگاؤ ہے۔ جب تم اپنی بکریوں کے ساتھ جنگل میں ہو تو نماز کے لئے اذان کہو اور آواز بلند کرو' کیونکہ جن وانس اور ہر وہ چیز جسے اذان سنائی دے وہ قیامت کے دن مؤذن کے لئے گواہی دے گی۔ اس کے بعد حضرت ابوسعیدؓ کہنے لگے میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنی ہے۔(بخاری)

اسے ابن خزیمہ نے بھی ذکر کیا ہے' تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو درخت' پتھر' انسان یا جن اس کی آواز سنتا ہے' وہ قیامت کے دن اس کا گواہ ہوگا۔"

٨٨- صحیح بخاری کتاب الاذان باب رفع الصوت بالنداء۔ صحیح ابن خزیمہ ١/٢٠٣۔

٨٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ، وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ((وَلَهُ [مِثْلُ] أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ)).

٨٩- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "موذن کے لئے اس کی آواز پہنچنے تک کی تمام چیزیں بخشش طلب کرتی ہیں اور ہر خشک اور تر شے اس کی گواہ بن جاتی ہے-(اسے ابوداؤد' ابن خزیمہ' نسائی نے روایت کیا ہے) نسائی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اسے اس اذان کی وجہ سے نماز ادا کرنے والے تمام لوگوں کا ثواب ملتا ہے-

٩٠- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهَى أَذَانِهِ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

٩٠- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا موذن کو اس کی اذان کی پہنچ تک بخش دیا جاتا ہے اور ہر خشک اور تر چیز اس کے لئے استغفار کرتی ہے-(احمد' اس کی سند صحیح ہے)

٩١- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَصَدَّقَهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَلَهُ [مِثْلُ] أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. قوله: ((مَدَى صَوْتِهِ)) يعني غايته، والمعنى أنه يستكمل مغفرة الله تعالى إذا استوفى وسعه في رفع الصوت فيبلغ الغاية من المغفرة بقدر ما يبلغ الغاية من الصوت، وقيل معناه: لو كان من مقام المؤذن إلى حيث يبلغ صوته

٩١- حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اگلی صف کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور موذن کو اس کی آواز کی پہنچ تک بخش دیا جاتا ہے اور اسے سننے والی ہر خشک اور تر چیز اس کی تصدیق کرتی ہے اور اسے اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب ملتا ہے (احمد' نسائی-اس کی سند جید ہے)-

(ملاحظہ) آواز کی پہنچ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے وہ اپنی پوری آواز نکالتا ہے' اسی طرح پوری مغفرت جمع کر لیتا ہے' اور مغفرت اسی طرح انتہا کو پہنچ جاتی ہے جیسا کہ اس کی آواز انتہا کو پہنچ جاتی ہے-

بعض کے ہاں اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر موذن کے گناہ قیام کی جگہ سے لے کر آواز کے پہنچنے کی حد تک بھی

٨٩- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب رفع الصوت بالاذان' صحیح ابن خزیمہ ١/٢٠٤ سنن نسائی کتاب الاذان باب رفع الصوت بالاذان۔

٩٠- مسند احمد ٢/١٣٦۔

٩١- مسند احمد ٤/٢٨٤۔ سنن نسائی کتاب الاذان. باب رفع الصوت بالاذان۔

ذنوب وسیئات غفرها الله تعالى له.

ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دیتا ہے۔

٩٢- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَدُ الرَّحْمَنِ فَوقَ رَأْسِ الْمُؤَذِّنِ وَإِنَّهُ لَيُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ أَيْنَ بَلَغَ)).

۹۲- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "موذن کے سر پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے اور اسے اس کی آواز کی پہنچ تک جہاں تک بھی پہنچ جائے' معاف کر دیا جاتا ہے۔" (طبرانی)

٩٣- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلاَّ أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: قوله ((لاَسْتَهَمُوا)) يعنى لاقترعوا، لأن كلا من الناس إذا علم وتحقق ما في الأذان من عظيم الأجر وجزيل الثواب أحب أن يختص بالأذان، وغيره أيضا يحب ذلك، فوجبت القرعة لقطع المنازعة بينهم والاختلاف، ولكنهم لايعلمون ما فيه من الثواب.

۹۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کے ثواب کا پتہ چل جائے' پھر انہیں نزاع ختم کرنے کے لئے قرعہ اندازی کے بغیر کوئی چارہ نظر نہ آئے تو وہ قرعہ اندازی بھی کر لیں گے۔" (بخاری' مسلم)

قرعہ اندازی کرنا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہر شخص کو اذان کہنے پر ثواب عظیم ملنے کا پتہ چل جائے تو ہر ایک کی خواہش ہو گی کہ وہی اذان کہے۔ اس طرح ان کے درمیان پیدا ہونے والے نزاع کو ختم کرنے کے لئے قرعہ اندازی ضروری ہو جائے گی' لیکن انہیں ثواب کا علم نہیں ہے کہ کتنا ہے۔

٩٤- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَو يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّأذِيْنِ لَتَضَارَبُوا عَلَيْهِ بِالسُّيُوفِ)).

۹۴- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر لوگوں کو اذان کے ثواب کا علم ہو جائے تو وہ اس کی خاطر باہم برسرپیکار ہو جائیں۔" (احمد)

٩٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۹۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۹۲- معجم طبرانی (اوسط) ۳/ ۱۰۱۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/ ۳۲۶ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی عمر بن حفص العبدی ہے جو بالاتفاق ضعیف ہے۔

۹۳- صحیح بخاری کتاب الاذان باب الاستهام فی الاذان۔ صحیح مسلم کتاب الصلاة باب تسویة الصفوف واقامتها۔

۹۴- مسند احمد ۳/ ۲۹۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ، وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤَذِّنُونَ أُمَنَاءُ وَالْأَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ وَسَدِّدِ الْأَئِمَّةَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَلِابْنِ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ فَأَرْشَدَ اللّٰهُ الْأَئِمَّةَ وَعَفَا عَنِ الْمُؤَذِّنِينَ)).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے - اے اللہ! اماموں کو رشد وہدایت پر رکھ اور مؤذنوں کو بخش دے -" (ابوداؤد' ابن خزیمہ' ابن حبان)

ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا: "موذن امین ہوتے ہیں اور امام ضامن - اے اللہ! مؤذنوں کی مغفرت فرما اور اماموں کو راہ راست پر رکھ -"

ابن حبان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: امام ضامن ہے' مؤذن امین ہے اور اللہ تعالیٰ اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کو معاف فرمائے -"

٩٦- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ قوله ((أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا)) قيل يعنى أكثر النّاس عملا، يقال: لفُلان عنق من الخير أي قطعه، وقيل: هو من طول الأعناق حقيقة لأن النّاسَ يوم القيامة إذا كانوا في الكرب و الازدحام- منهم من يلجمه العرق، ومنهم من يبلغ شحمة أذنيه، ومنهم من يعلو فوق رأسه - كان المؤذنون يومئذٍ أطول الناس رقابا، وأرفعهم رؤوسا، مشرئبين لأن يؤذن لهم في دخول الجنة، وقيل غير ذلك، قلت:

٩٦- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے دن مؤذن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے -" (مسلم)

(ملاحظہ) بعض علما کا خیال ہے کہ لمبی گردن سے مراد یہ ہے کہ ان کے عمل تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے - جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ وہ واقعتا لمبی گردن والے ہوں گے' کیونکہ لوگ قیامت کے دن شدید تکلیف اور ازدحام میں ہوں گے - بعض لوگوں کا پسینہ منہ میں پڑ رہا ہو گا اور بعض کا پسینہ کانوں کی کونپلوں تک پہنچ جائے گا اور بعض کے سر سے اوپر گزر جائے گا - ایسے حالات میں مؤذنوں کی گردنیں لمبی ہوں گی اور ان کے سر بلند ہوں گے - وہ جنت میں داخلے کی اجازت کے انتظار میں ہوں گے - اس کے علاوہ بھی اس کے مفہوم بیان

٩٥- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب مايجب على المؤذن من تعاهد الوقت۔ صحیح ابن خزیمه ٣/١٦-١٥۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٣/٩٠۔

٩٦- صحیح مسلم کتاب الصلاة باب فضل الاذان و هرب الشيطان عند سماعه۔

ويحتمل أن أعناقهم لا تزيد طولا، وانما هو لعلوّ مكانهم، لأنهم يكونون يوم القيامة على كثيب من مسك، والناس في أرض المحشر كما سيأتي في حديث ابن عمر، فرؤوس الناس مستوية لاستواء موقفهم وطولهم وهم يشرفون على الناس برؤوسهم وأعناقهم لعلو مكانهم، و ارتفاع ما تحت أرجلهم، وهذا ليس ببعيد وا لله أعلم.

ہوئے ہیں۔

میرا خیال یہ ہے کہ ان کی گردنیں لمبی نہیں ہوں گی' ان کا مقام بلند ہو گا۔ وہ کستوری کے ٹیلے پر ہوں گے' جب کہ باقی لوگ ارض محشر میں ہوں گے' جیسا کہ ابن عمر کی حدیث میں آرہا ہے۔ لہٰذا لوگوں کے قد تو برابر ہوں گے' لیکن مؤذن اپنے اعلیٰ مرتبے کے باعث لوگوں کے اوپر سے جھانک رہے ہوں گے' کیونکہ یہ بلند جگہ پر ہوں گے اور یہ مفہوم بعید نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۹۷- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ -أَرَاهُ قَالَ:- يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ((يَغْبِطُهُمُ الأَوَّلُونَ وَالآخِرُونَ؛ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ، وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((ثَلاثَةٌ لاَيَهُولُهُمُ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ وَلاَ يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ هُمْ عَلَى كَثِيبٍ مِنْ مِسْكٍ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الخَلاَئِقِ؛ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى وَأَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَ دَاعٍ يَدْعُوْ

۹۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین قسم کے لوگ (میرا خیال ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن) کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے۔" دوسری روایت میں اضافہ یہ ہے کہ "پہلے اور پچھلے سب ان پر رشک کریں گے۔ وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا اور وہ امام جس پر اس کے مقتدی خوش ہوں اور وہ شخص جو ہر روز پانچ نمازوں کی اذان کہے۔" (احمد' ترمذی۔ نیز اس نے اسے حسن کہا ہے) یہ روایت طبرانی نے بھی ذکر کی ہے لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں: "تین قسم کے لوگوں کو سب سے بڑی تکلیف (یعنی قیامت) بھی پریشان نہیں کرے گی اور نہ حساب انہیں زد میں لے گا۔ مخلوقات کا حساب مکمل ہونے تک وہ کستوری کے ٹیلے پر ہوں گے۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے قرآن مجید پڑھا اور لوگوں کی امامت کرائی اور وہ اس پر خوش رہے۔

۹۷- مسند احمد ۲/۲۶۔ جامع ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی فضل المملوك الصالح معجم طبرانی صغیر ۲/۳۵۲۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ صرف وکیع کی حدیث میں سفیان ثوری عن ابی الیقظان سند کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ طبرانی نے کہا ہے کہ اسے عمرو بن ابی قیس سے صرف بشیر بن عاصم نے روایت کیا ہے۔

إلَى الصَّلَوَاتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَفِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ مَرَّةً وَمَرَّةً وَمَرَّةً -حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ- لَمَا حَدَّثْتُ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((ثَلاَثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَهُولُهُمُ الْفَزَعُ وَلاَ يَفْزَعُونَ حِينَ يَفْزَعُ النَّاسُ، رَجُلٌ عَلِمَ الْقُرْآنَ فَقَامَ بِهِ يَطْلُبُ وَجْهَ اللهِ وَمَا عِنْدَهُ ، وَرَجُلٌ نَادَى فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَمْسَ صَلَوَاتٍ يَطْلُبُ وَجْهَ اللهِ وَمَا عِنْدَهُ ،وَرَجُلٌ لَمْ يَمْنَعْهُ رِقُّ الدُّنْيَا مِنْ طَاعَةِ رَبِّهِ)).

دوسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نمازوں کی اذانیں کہتا رہا- تیسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالکوں کا حق بہتر طور سے ادا کرتا رہا- اسی کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ "اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سات مرتبہ سنا نہ ہوتا تو میں یہ حدیث بیان نہ کرتا-" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے: "تین قسم کے لوگ قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے اور انہیں قیامت خوف زدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی وہ لوگوں کے گھبرانے کے وقت گھبرائیں گے- پہلا شخص وہ ہے جس نے قرآن مجید سیکھا اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اسے قیام میں پڑھا- دوسرا وہ ہے جس نے ہر روز رضائے الٰہی کی خاطر پانچ نمازوں کی اذان کہی- تیسرا وہ ہے جسے دنیا کی غلامی نے اپنے رب کی اطاعت سے نہ روکا-"

۹۸- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ أَقْسَمْتُ لَبَرِرْتُ إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِ اللهِ إِلَى اللهِ لَرُعَاةُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ- يَعْنِي الْمُؤَذِّنِينَ- وَإِنَّهُمْ لَيُعْرَفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِطُولِ أَعْنَاقِهِم)).

۹۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "اگر میں قسم اٹھاؤں تو برحق ہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب وہ لوگ ہیں جو سورج اور چاند کا خیال رکھتے ہیں یعنی مؤذن' وہ قیامت کے دن لمبی گردنوں کے ذریعے پہچانے جائیں گے-" (طبرانی)

۹۹- وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ

۹۹- حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹۸- معجم طبرانی اوسط- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/ ۳۲۶ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی جنادہ بن مروان ہے- ہمیں یہ روایت معجم اوسط میں نہیں ملی- شاید یہ غیر مطبوع حصے میں موجود ہو- ذہبی نے کہا ہے مذکورہ بالا راوی کو ابو حاتم نے متہم قرار دیا ہے-

۹۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/ ۳۲۷ میں کہا ہے کہ طبرانی نے اسے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور بزار نے بھی اسے ذکر کیا ہے- اس کے راوی ثقہ ہیں' لیکن یہ حدیث معلول ہے- (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر میں نہیں ملی- ہو سکتا ہے یہ اس کے غیر مطبوع حصے میں ہو' البتہ اس حدیث کو حاکم نے مستدرک ۱/ ۵۱ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے- ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے-

عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللهِ الَّذِيْنَ يُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ لِذِكْرِ اللهِ تَعَالَى)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے شمس و قمر اور ستاروں کا خیال رکھتے ہیں۔'' (طبرانی۔ بزار۔ حاکم۔ نیز اس نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے)

۱۰۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ((إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْمُلَبِّيْنَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ وَيُلَبِّي الْمُلَبِّي)).

۱۰۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''اذان کہنے والے اور تلبیہ (لبیك اللّٰهم لبیك) کہنے والے جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو وہ اذان اور تلبیہ کہہ رہے ہوں گے۔'' (طبرانی)

۱۰۱- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ)) قَالَ الرَّاوِي: وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِيْنَ مِيْلاً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۱- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''شیطان جب اذان سنتا ہے تو وہ فرار ہو جاتا ہے اور روحاء تک پہنچ جاتا ہے۔'' حدیث کے ایک راوی نے کہا روحاء مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔ (مسلم)

۱۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ)) رَوَاه الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۰۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لئے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور دبر سے آواز نکالتا ہے تاکہ اسے اذان سنائی نہ دے۔'' (بخاری و مسلم)

۱۰۳- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۰۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''ثواب کی نیت سے اذان کہنے والا اس شہید کی مانند ہے

۱۰۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/۳۲۷ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایسے نامعلوم راوی ہیں کہ مجھے کوئی ایسا محدث نہیں ملا جس نے ان کا ذکر کیا ہو مجھے (محقق کو) یہ حدیث نہیں ملی کیونکہ یہ معجم اوسط کے غیر مطبوع حصے میں سے ہے۔

۱۰۱- صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب فضل الاذان و هرب الشیطان عند سماعه۔

۱۰۲- صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل التاذین- صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ باب فضل الاذان و هرب الشیطان عند سماعه۔

((الْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ كَالشَّهِيْدِ الْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ ، يَتَمَنّٰى عَلَى اللهِ مَا يَشْتَهِي بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)).

جو خون میں لت پت ہو' لہٰذا اسے چاہئے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان اللہ تعالیٰ سے اپنی من پسند دعا کرے۔" (طبرانی)

۱۰۴- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أُذِّنَ فِي قَرْيَةٍ أَمَّنَهَا اللهُ [عزوجل] مِنْ عَذَابِهِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ)).

۱۰۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "جب کسی آبادی میں اذان کہہ دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنے عذاب سے محفوظ فرمادیتا ہے۔" (طبرانی)

۱۰۵- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَيُّمَا قَوْمٍ نُوْدِيَ فِيْهِمْ بِالْأَذَانِ صَبَاحًا إِلَّا كَانُوْا فِي أَمَانِ اللهِ حَتّٰى يُمْسُوْا وَأَيُّمَا قَوْمٍ نُوْدِيَ فِيْهِمْ بِالْأَذَانِ مَسَاءً إِلَّا كَانُوْا فِي أَمَانِ اللهِ حَتّٰى يُصْبِحُوْا)).

۱۰۵- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "جب کسی آبادی میں صبح کی اذان کہی جائے تو وہ شام تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتی ہے اور جب شام کی اذان کہی جائے تو وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتی ہے۔" (طبرانی)

۱۰۶- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ فِي مَسِيْرٍ لَهُ يَقُوْلُ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: ((خَرَجَ مِنَ النَّارِ)) فَاسْتَبَقَ الْقَوْمُ إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَاعِي غَنَمٍ حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ فَقَامَ يُؤَذِّنُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۱۰۶- حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو راستے پر جاتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا تو فرمایا: "یہ شخص فطرت پر ہے" پھر اس نے کہا: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ)) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ آگ سے آزاد ہو گیا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ جلدی سے اس آدمی کی طرف گئے اور دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا اور کھڑا ہو کر اذان کہہ رہا تھا۔ (مسلم-ابن خزیمہ)

۱۰۷- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ

۱۰۷- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۱۰۳- معجم طبرانی کبیر ۱۲/۴۲۲۔

۱۰۴- معجم طبرانی کبیر ۱/۲۳۱۔

۱۰۵- معجم طبرانی کبیر ۲۰/۲۱۵۔

۱۰۶- صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب الامساك عن الاغارة على قوم في دارالكفر اذا سمع فيهم الاذان۔ صحیح ابن خزیمة (۱/۲۰۸)۔

اللهُ عَنْهُ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: انْظُرُ إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. ((الشَّظِيَّةُ)) بفتح الشين وكسر الظاء المعجمتين بعدهما ياء مثناة مشددة- هي القطعة من الجبل تنقطع ولا تنفصل عنه.

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: "جب بکریوں کا چرواہا پہاڑ کی اوٹ میں نماز کے لئے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر فرماتے ہیں میرے اس بندے کو دیکھو یہ اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے- یہ مجھ سے ڈرتا ہے- میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور جنت میں داخل کر دیا-" (ابوداؤد-نسائی)

۱۰۸- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَلِّمْنِي أَوْ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الجنة، قَالَ: ((كُنْ مُؤَذِّنًا)) قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ ((كُنْ إِمَامًا)) قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَقَالَ: ((فَقُمْ بِإِزَاءِ الْإِمَامِ)).

۱۰۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: آپ مجھے ایسی تعلیم دیں یا ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے- آپؐ نے فرمایا: "تو موذن بن جا-" اس نے عرض کیا: میں استطاعت نہیں رکھتا- آپ نے فرمایا: "امام بن جا-" اس نے کہا میں اس سے بھی عاجز ہوں- آپ نے فرمایا "پھر امام کے بالکل پیچھے کھڑا ہو-" (طبرانی)

۱۰۹- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ

۱۰۹- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص بارہ سال اذان

۱۰۷- سنن ابو داؤد: کتاب الصلاۃ باب الاذان فی السفر۔ سنن نسائی کتاب الاذان باب الاذان لمن یصلی وحدہ۔

۱۰۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/۳۲۷ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسماعیل ضبی نامی راوی منکر الحدیث ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی معجم اوسط میں نہیں ملی- میرا خیال ہے یہ غیر مطبوع حصے میں ہے-

۱۰۹- سنن ابن ماجہ کتاب الاذان والسنۃ فیہا باب فضل الاذان وثواب الموذنین بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبداللہ بن صالح راوی ضعیف ہے- حاکم نے اسے مستدرک ۱/۲۰۵ میں ذکر کیا ہے- ذہبی نے کہا ہے کہ مسلم نے اسے بطور شاہد ذکر کیا ہے-

اِثْنَتَي عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِيْنِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً، وَبِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

کہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کی اذان کے عوض ہر روز ساٹھ نیکیاں درج کر دی جاتی ہیں اور ہر تکبیر کے عوض تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں-" (ابن ماجہ- حاکم- نیز اس نے کہا ہے کہ یہ بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۱۰- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرمَذِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَذَّنَ مُحْتَسِبًا سَبْعَ سِنِيْنَ كُتِبَ لَه بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ)) قَوْلُهُ ((مُحْتَسِبًا)) أي طالبا بأذانه وجه الله وما عنده، مؤملا من فضل الله [عزوجل وسعة جوده] أن يجعله مما يحاسبه بثوابه يوم القيامة، قد أعده ذخرًا له يوم فاقته وعندحاجته الى الجزاء لم يأخذ عليه أجرًا، ولم يشتر به ثمنًا، ولم يطلب عليه ثناء ولا شكرا، قد أخلص فيه نيته، وصحح عزيمته، وثوقا با لله ورسوله فيما وعد به من حسن الجزاء وعظيم الثواب.

۱۱۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ثواب کی غرض سے سات سال اذان کہے' اس کے لئے (دوزخ کی) آگ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے-" (ابن ماجہ- ترمذی)

(ملاحظہ) ثواب کی غرض سے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی اذان سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جو کچھ اس کے پاس ہے' کی طلب کرتا ہے اور یہ امید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی سخاوت کی وسعت کے موافق قیامت کے دن اس کے حساب میں ثواب لکھے گا-

۱۱۱- وَقَدْ رَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ مِنْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي العَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ مِنْ آخِرِ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنِ اتَّخِذْ

۱۱۱- حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جن باتوں کی طرف مجھے سب سے آخر میں توجہ دلائی ان میں ایک نصیحت یہ تھی کہ "ایسا مؤذن رکھنا جو اذان کی اجرت نہ لے-" (ابوداؤد- ترمذی- نیز اس نے اسے حسن کہا

۱۱۰- سنن ابن ماجه كتاب الاذان والسنة فيها باب فضل الاذان و ثواب المؤذنين- جامع ترمذی كتاب الصلاة باب ماجاء فی فضل الاذان- ترمذی نے کہا ہے کہ ابن عباس کی حدیث غریب ہے-

۱۱۱- سنن ابوداؤد كتاب الصلاة باب اخذالاجر على التاذين- جامع ترمذى كتاب الصلاة باب كراهية ان ياخذ المؤذن على الأذان اجرا نیز اس نے کہا ہے کہ عثمان کی حدیث حسن صحیح ہے-

مُؤَذِّنًا لاَ يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا.)) ہے)

ثواب من أجاب المؤذن بما ذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم

مؤذن کے جواب میں مسنون دعا پڑھنے کا ثواب

۱۱۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ أَحَدُكُمْ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، فَقَالَ: لاَحَوْلَ وَلاَقُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ، قَالَ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ، قَالَ: اللهُ أَكْبَرَ اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ: أَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ مِنْ قَلْبِهِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۲- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب مؤذن اللهُ أَكْبَرُ أَللهُ أَكْبَرُ کہے تو تم میں سے سننے والا جواب میں اللهُ أَكْبَرُ أَللهُ أَكْبَرُ کہے، جب وہ اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلَهَ اِلاَّ اللّٰهُ کہے یہ بھی اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللّٰهُ کہے- جب وہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور یہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے- جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے- جب وہ حَیَّ عَلَى الْفَلاَحِ کہے تو یہ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ کہے- جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے- پھر وہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ کہے اور یہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ دل سے کہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا-" (مسلم)

۱۱۳- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولاً. غَفَرَ اللهُ لَهُ

۱۱۳- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص مؤذن کو سن کر کہے: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلاَمِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلاً اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے-"

۱۱۲- صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه۔

۱۱۳- صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه۔

ذَنْبُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١١٤- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ بَيْنَ صَفِّ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِذَا سَمِعْتُنَّ أَذَانَ هَذَا الْحَبَشِيِّ وَإِقَامَتَهُ فَقُلْنَ كَمَا يَقُولُ، فَإِنَّ لَكُنَّ بِكُلِّ حَرْفٍ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ)) قَالَ عُمَرُ: هَذَا لِلنِّسَاءِ، فَمَا لِلرِّجَالِ؟ قَالَ: ((ضِعْفَانِ يَا عُمَرُ)).

۱۱۴- حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں اور عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: "اے خواتین کی جماعت! جب تم اس حبشی کی اذان اور تکبیر سن کر ویسے کہو جیسے یہ کہہ رہا ہو تو تمہارے لئے ہر حرف کے بدلے دس لاکھ درجے ہوں گے۔" حضرت عمرؓ نے عرض کیا یہ تو ہے عورتوں کا ثواب۔ مردوں کا ثواب کتنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اے عمر! اس سے دوگنا۔" (طبرانی)

١١٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي، فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۱۱۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ حضرت بلالؓ نے اذان کہنا شروع کی۔ جب وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یقین کے ساتھ ایسے کہے جیسے اس نے کہا ہے، وہ جنت میں داخل ہو گا۔" (نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم نیز حاکم نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے)

١١٦- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۱۶- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مؤذن تو ہم سب سے ثواب میں بڑھ جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس طرح کہو جیسے وہ کہہ رہے ہوں، پھر مانگو (جو کچھ مانگنا ہے) تمہیں وہی دیا جائے گا (جو تم مانگو گے)۔" (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان)

۱۱۴- معجم طبرانی کبیر ۲۴/ ۱۶۔

۱۱۵- سنن نسائی کتاب الاذان باب القول مثل مایقول المؤذن و ثواب ذالك۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/۸۹۔ مستدرك حاکم ۱/ ۲۰٤ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اسے شیخین نے ذکر نہیں کیا۔ ذہبی نے بھی کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۶- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب مایقول اذا سمع المؤذن عمل الیوم واللیلۃ۔ نسائی ص ۱۵۷۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/ ۱۰۱۔

ثواب مَن دعا بعد الأذان بهذا الدُّعاء

اذان کے بعد درج ذیل دعا پڑھنے کا ثواب

۱۱۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَومَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۷- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے: ((اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِيْ وَعَدْتَهُ)) وہ قیامت کے دن میری شفاعت کا مستحق ہو گا-" (بخاری)

۱۱۸- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ ((اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ يَومَ الْقِيَامَةِ)) وَكَانَ يُسْمِعُهَا مَنْ حَوْلَهُ، وَيُحِبُّ أَنْ يَقُولُوا مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا سَمِعُوا الْمُؤَذِّنَ، قَالَ: ((وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَومَ الْقِيَامَةِ)) وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ

۱۱۸- حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو سنتے تو یہ دعا پڑھتے: "اے اس کامل پکار اور دائمی نماز کے رب! محمد ﷺ پر رحمت فرما اور قیامت کے دن جو وہ مانگیں' انہیں دے-"

(یہ دعا) اپنے پاس موجود لوگوں کو سناتے اور پسند فرماتے کہ آپ کے امتی بھی مؤذن کو سن کر یہ دعا کریں- نیز فرماتے: "جو شخص مؤذن کو سن کر یہ دعا کرتا ہے اس کے لئے قیامت کے دن (حضرت) محمد ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے گی-"

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اذان سنتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَومَ الْقِيَامَةِ))

۱۱۷- صحیح بخاری کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء۔

۱۱۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/۳۳۳ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں صدقہ بن عبداللہ سمین نامی راوی ہے جسے احمد' بخاری' مسلم اور دیگر محدثین نے ضعیف کہا ہے' جب کہ دحیم' ابو حاتم اور احمد بن صالح مصری نے ثقہ کہا ہے-

يومَ الْقِيامَةِ)) قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ هٰذَا بَعْدَ النِّدَاءِ جَعَلَهُ اللّٰهُ فِي شَفَاعَتِي يومَ الْقِيامَةِ)) خَرَّجَهُ الطَّبَرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّمِينُ، وَفِي تَوْثِيقِهِ خِلَافٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اذان کے بعد یہ دعا پڑھے' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن میری شفاعت کے مستحقین میں شامل کرے گا-“ (طبرانی-اس کی سند میں ایک راوی صدقہ بن عبداللہ کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے)

۱۱۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدُّعَاءُ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ، زَادَ التِّرْمِذِيُّ فِي رِوَايَتِهِ: قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ)).

۱۱۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اذان اور تکبیر کے درمیان دعا مسترد نہیں ہوتی-“ (ابوداؤد-ترمذی-نسائی-ابن خزیمہ-ابن حبان) ترمذی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیا مانگیں؟ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی اور درگزر کا سوال کرو-“

ثواب الدُّعاء عند إقامة الصلاة

نماز کی تکبیر کے وقت دعا کرنے کا ثواب

۱۲۰- عَنْ سَهْلِ بنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((سَاعَتَانِ لَا يُرَدُّ عَلَى دَاعٍ دَعْوَتُهُ حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ وَفِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ، وَهٰذَا أَحَدُ أَلْفَاظِهِ.

۱۲۰- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو وقتوں میں کسی دعا کرنے والے کی دعا کو مسترد نہیں کیا جاتا' جب نماز کے لئے تکبیر ہو رہی ہو اور جب جہاد کے لئے صف بندی ہو رہی ہو-“ (ابوداؤد-ابن خزیمہ-ابن حبان-یہ الفاظ بھی ابن حبان کی ایک روایت کے ہیں)

۱۲۱- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب نماز

۱۱۹- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی الدعاء بین الاذان والاقامۃ۔ جامع ترمذی کتاب ابواب الصلاۃ باب ماجاء فی ان الدعاء لایرد بین الاذان والاقامۃ۔ عمل الیوم واللیلۃ۔ للنسائی ص۱۶۷۔ صحیح ابن خزیمۃ ۱/۲۲۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان)۳/۱۰۱۔

۱۲۰- سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب الدعاء عند اللقاء۔ صحیح ابن خزیمہ۱/۲۱۹۔ صحیح ابن حبان (الاحسان)۳/۱۲۸۔

قَالَ: ((إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ)).

کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔" (احمد)

ثواب الصلاة مطلقًا

نماز کا ثواب

۱۲۲- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الوُضُوءِ إِلاَّ مُؤْمِنٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإسْنَادِ، وَ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا بَلاَغًا.

۱۲۲- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "استقامت اختیار کرو، تم کبھی نیک اعمال کا احاطہ نہیں کر سکتے اور (یہ جان لو) کہ تمہارا سب سے افضل عمل نماز ہے۔ ہمیشہ مومن ہی وضو کا خیال رکھتا ہے۔" (ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اسے مالک نے مؤطا میں بلاغا ذکر کیا ہے)

۱۲۳- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيْمَانِ وَالحَمْدُ للهِ تَمْلأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ للهِ تَمْلآنِ -أَوْ تَمْلأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، والصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۳- حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "طہارت ایمان کا حصہ ہے 'الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ والحمدللہ سے آسمان و زمین کا درمیانی حصہ بھر جاتا ہے' نماز نور ہے' صدقہ برھان ہے' صبر روشنی ہے اور قرآن مجید تیری حمایت میں یا تیرے خلاف وکیل ہے۔" (مسلم)

۱۲۴- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي الشِّتَاءِ وَالوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ شَجَرَةٍ ،

۱۲۴- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر نکلے۔ درختوں کے پتے گر رہے تھے۔

۱۲۱- مسند احمد ۳/۳٤۲۔

۱۲۲- سنن ابن ماجه كتاب الطهارة و سننها باب المحافظة على الوضوء۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن اس میں سالم اور ثوبان کے درمیان انقطاع ہے لیکن اسے ابن حبان اور دارمی نے ثوبان کی سند سے متصل بھی ذکر کیا ہے۔ محقق کو صحیح ابن حبان میں حدیث نہیں ملی۔ مستدرك حاكم ۱/ ۱۳۰ نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور اس میں ابوبلال اشعری کو ابو معاویہ سے بیان کرنے میں وہم ہوا ہو۔ ذہبی نے اس کی تصحیح پر اتفاق کیا ہے۔ موطا مالك ۱/ ۳٤۔

۱۲۳- صحيح مسلم كتاب الطهارة باب فضل الوضوء۔

قَالَ: فَجَعَلَ ذَٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَقَالَ: ((يَا أَبَاذَرٍّ)) قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ، فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَهَافَت هَٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی کو پکڑا تو اس کے پتے گرنا شروع ہو گئے اور فرمایا: "اے ابوذر!" میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں حاضر ہوں- آپ فرمایا: "ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے جب نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے-" (احمد-اس کی سند حسن ہے)

١٢٥- وَخَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((الصَّلَاةُ خَيْرٌ مَوضُوعٌ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يُكْثِرَ فَلْيُكْثِرْ)).

۱۲۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "نماز بھلائی ہے، لہٰذا جس قدر کوئی شخص اسے زیادہ کر سکتا ہے کرے-" (طبرانی)

وَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ: مَنْ مِثْلُكَ يَا بْنَ آدَمَ؟ إِذَا شِئْتَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى مَوْلَاكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ دَخَلْتَ، قِيْلَ لَهُ: وَكَيْفَ ذَٰلِكَ؟ قَالَ: تُسْبِغُ الْوُضُوءَ وَتَدْخُلُ مِحْرَابَكَ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ دَخَلْتَ عَلَى مَوْلَاكَ تُكَلِّمُهُ بِلَا تَرْجُمَانٍ.

بکر بن عبداللہ مزنی کا قول ہے- "اے آدم کے بیٹے! تیری طرح کون ہو سکتا ہے، تو جب بھی اپنے آقا کے پاس بلا اجازت جانا چاہے، جا سکتا ہے-" ان سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمانے لگے: "وضو کر اور مصلے پر کھڑا ہو جا اور ترجمان کے بغیر اپنے آقا سے ہم کلام ہو جا-"

ثواب الرُّكوع والسُّجُودِ في الصلاة

رکوع اور سجدے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [الحج: ٧٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "مومنو! رکوع سجدہ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور نیک کام کرو تاکہ فلاح پاؤ-"

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ

نیز فرمایا: "محمد اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں، آپس میں

۱۲۴- مسنداحمد ٥/ ١٧٩-

۱۲۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/ ٣٤٩ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط (١/ ١٨٣) میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبدالمنعم بن بشیر راوی ضعیف ہے-

بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ﴾ . [الفتح:٢٩]

رحم دل (اے دیکھنے والے!) تو انہیں دیکھتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکے ہوئے سربسجود ہیں اور اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کر رہے ہیں۔" (کثرت سجود) کی وجہ سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔"

١٢٦- وَعَن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْكُمْ مِن مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلاَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۶- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جب تم میں سے کوئی مسلمان وضو کرے اور بہترین وضو کرے' پھر کھڑا ہو جائے اور دو رکعت نماز چہرے اور دل کو متوجہ کر کے پڑھے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔" (مسلم)

١٢٧- وَعَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ، فَقَالَ: ((مَنْ صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ)) فَقَالُوا: فُلانٌ، فَقَالَ: ((رَكْعَتَانِ أَحَبُّ إِلَىٰ هَذَا مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۲۷- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے اور پوچھا: "یہ کس کی قبر ہے؟" صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جواب دیا یہ فلاں آدمی کی قبر ہے۔ آپ نے فرمایا: "اس کے نزدیک دو رکعت نماز' تمہاری ساری دنیا سے زیادہ محبوب تھی۔" (طبرانی)

١٢٨- وَعَن يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بن سَلاَمٍ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي مَا أَعْمَلَكَ إِلَىٰ هَذِهِ الْبَلْدَةِ أَوْ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ قُلْتُ: لاَ. إِلاَّ صِلَةَ مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ وَالِدِي عَبدِ اللهِ بنِ سَلاَمٍ. فَقَالَ: بِئْسَ سَاعَةُ الْكَذِبِ هَذِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ -أَوْ أَرْبَعًا- يَشُكُّ سَهْلٌ -

۱۲۸- یوسف بن عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس مرض الموت کے دوران آیا۔ وہ مجھ سے پوچھنے لگے 'تم اس شہر میں کیسے آئے؟ میں نے عرض کیا: مجھے آپ کا اور میرے باپ عبداللہ بن سلام کا تعلق لے کر آیا ہے۔ فرمانے لگے: اس موقع پر جھوٹ کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص بہترین وضو کر کے دو یا چار رکعت (سہل کو شک ہے) نماز پڑھے 'اس دوران اچھے انداز میں رکوع و سجود کرے اور خشوع سے کام لے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی

۱۲۶- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الذکر المستحب عقب الوضوء۔

۱۲۷- معجم طبرانی اوسط ۵۰۲/۱۔

۱۲۸- مسند احمد ۴۴۳/۶۔

يُحْسِنُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَالْخُشُوعَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللهَ غُفِرَ لَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

مانگے اللہ تعالیٰ اسے ضرور معاف فرما دیتا ہے-" (احمد- اس کی سند حسن ہے)

۱۲۹- وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَولَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِيَ اللهُ بِهِ الجَنَّةَ، أَوْ قَالَ: قُلْتُ بِأَحَبِّ الأَعْمَالِ إِلَى اللهِ [تعالى] فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((عَلَيكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لاتَسْجُدُ للهِ سَجْدَةً إلا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۲۹- معدان بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان سے ملا- میں نے کہا: مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جس کے ذریعے مجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے یا کہا مجھے ایسا کام بتائیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ ہو- وہ خاموش ہو گیا- میں نے پھر اس سے پوچھا اور وہ خاموش رہا- پھر میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: "زیادہ سے زیادہ سجدے کرو' کیونکہ تمہارے ایک سجدے کے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ ختم کر دے گا-" (مسلم)

۱۳۰- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ للهِ سَجْدَةً إلا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً ، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، فَاسْتَكْثِرُوا مِنَ السُّجُودِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۰- حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے- انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں' ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں- لہٰذا زیادہ سے زیادہ سجدے کرو-" (ابن ماجہ- اس کی سند صحیح ہے)

۱۳۱- وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ ، فَقَالَ لِي: ((سَلْنِي)) فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ

۱۳۱- حضرت ربیعہ بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوا کرتا تھا- میں آپ کے لئے وضو کا پانی اور ضروری چیزیں لاتا- آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: "مجھ سے مانگو" میں نے عرض کیا: میں جنت میں آپ کی رفاقت کا خواستگار ہوں- آپ

۱۲۹- صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب فضل السجود والحث علیہ۔

۱۳۰- سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی کثرۃ السجود۔

۱۳۱- صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب فضل السجود والحث علیہ۔ معجم طبرانی کبیر ۵/ ۵۰۔

فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: ((أَوَغَيْرَ ذَٰلِكَ)) قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: ((فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ أَطْوَلَ مِنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَارِي فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَوَيْتُ إِلَى بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِتُّ عِنْدَهُ فَلَا أَزَالُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ رَبِّي)) حَتَّى أَمَلَّ أَو تَغْلِبَنِي عَيْنِي فَأَنَامَ، فَقَالَ يَوْمًا ((يَا رَبِيْعَةُ سَلْنِي؛ فَأُعْطِيَكَ)) فَقُلْتُ: أَنْظِرْنِي حَتَّى أَنْظُرَ وَتَذَكَّرْتُ أَنَّ الدُّنْيَا فَانِيَةٌ مُنْقَطِعَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ أَنْ يُنَجِّيَنِي مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ أَمَرَكَ بِهٰذَا)) قُلْتُ: مَا أَمَرَنِي بِهِ أَحَدٌ، وَلٰكِنِّي عَلِمْتُ أَنَّ الدُّنْيَا فَانِيَةٌ مُنْقَطِعَةٌ وَأَنْتَ مِنَ اللّٰهِ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْتَ مِنْهُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَدْعُوَ اللّٰهَ [لِي] قَالَ: ((إِنِّي فَاعِلٌ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)).

فرمانے لگے: "اس کے علاوہ کوئی چیز؟-" میں نے عرض کیا' وہ بھی یہی ہے- آپ نے فرمایا: "زیادہ سے زیادہ سجدہ ریز ہو کر اس بارے میں میری مدد کر-" (مسلم)

طبرانی نے اس سے لمبی روایت ذکر کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں دن کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب رات آجاتی تو میں آپ کے دروازے پر پہنچ جاتا اور وہیں رات گزارتا- میں رات کو سنتا کہ آپ سبحان اللہ' سبحان اللہ' سبحان ربی کا اس قدر ورد کرتے کہ میں تھک جاتا' یا مجھ پر نیند غالب آجاتی اور میں سو جاتا- ایک دن آپ مجھے فرمانے لگے: "اے ربیعہ! مانگو جو مانگنا ہے- میں تمہیں دوں گا" میں نے عرض کیا مجھے مہلت دیں' میں ذرا سوچ لوں- مجھے خیال آیا کہ دنیا تو فانی ہے اور ختم ہو جانے والی ہے' لہٰذا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے جہنم سے آزاد کر دے اور جنت میں داخل کر دے- رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے- پھر فرمانے لگے: "یہ تجھے کس نے مشورہ دیا ہے"- میں نے عرض کیا مجھے مشورہ تو کسی نے نہیں دیا' لیکن میں جانتا ہوں کہ دنیا فانی ہے' ختم ہونے والی ہے اور آپ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ہے' لہٰذا مجھے اچھا لگا کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں- آپ فرمانے لگے: "میں دعا ضرور کروں گا (لیکن) کثرت سجود کے ذریعے اس معاملے میں میری مدد کر-"

۱۳۲- وَعَن حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ

۱۳۲- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے

حَالَةٍ يَكُونُ الْعَبْدُ عَلَيْهَا أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا يُعَفِّرُ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ))رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ہاں اپنے بندے کی سب سے پسندیدہ حالت یہ ہے کہ وہ سجدہ ریز ہو کر اپنے چہرے کو خاک آلود کر رہا ہو۔" (طبرانی۔اس کی سند حسن ہے)

۱۳۳- وَعَنْ أَبِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَاأَبَا فَاطِمَةَ أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَانِي فَأَكْثِرِ السُّجُوْدَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُ. قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنَّكَ لاَ تَسْجُدُ للهِ سَجْدَةً إِلاَّ رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً)).

۱۳۳- حضرت ابو فاطمہؓ کا بیان ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "اے ابو فاطمہ! اگر تو (آخرت میں) مجھے ملنا چاہتا ہے تو زیادہ سے زیادہ سجدہ ریز ہوا کر۔" (احمد۔ابن ماجہ۔دونوں کی سند صحیح ہے) ابن ماجہ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں پابندی کے ساتھ کرتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: "سجدے کیا کر' کیونکہ اگر تو اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سجدہ کرے گا تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف فرمادے گا۔"

۱۳۴- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ مِنْ طُرُقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَجَدَ لِلّهِ سَجْدَةً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً))

۱۳۴- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی ایک نیکی لکھ دیتا ہے' ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔" (احمد)

۱۳۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ وَ هُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا

۱۳۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے' لہٰذا (اس حالت میں) زیادہ سے زیادہ دعا

۱۳۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/ ۳۰۱ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں عثمان بن القاسم عن ابیہ سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے بیان کرنے میں عثمان متفرد ہے۔ میر العینی محقق کا خیال ہے کہ یہ حدیث معجم اوسط کے غیر مطبوع حصے میں ہے اور عثمان بن القاسم کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور اس کا نسب مکمل ذکر نہیں کیا اور نہ مجھے اس کے متعلق علم ہو سکا ہے۔

۱۳۳- مسند احمد ۳/ ۴۶۸ - سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة منها باب ماجاء في كثرة السجود۔

۱۳۴- مسند احمد ۵/ ۱۴۷۔

۱۳۵- صحيح مسلم كتاب الصلاة باب ما يقال في الركوع والسجود۔

الدُّعَاءَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کیا کرو۔" (مسلم)

ثواب طول القيام في الصّلاة

نماز کے دوران لمبے قیام کا ثواب

١٣٦- عَن جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُولُ الْقُنُوتِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ والمراد بالقنوت في هذا الحديث القيام.

۱۳۶- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "جس میں لمبا قیام کیا جائے۔" (مسلم)

١٣٧- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ حُبْشِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الأَعْمَال أَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((طُولُ الْقِيَامِ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ قُلْتُ: وَتَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قبله أحاديث في فضل كثرة السجود،وقد قال بعض العلماء: إن الأفضل بالنهار كثرة السجود، وباللّيل طول القيام كما جاء في وصف صلاة رسول الله ﷺ بالليل، وجمعا بين الأحاديث والله أعلم.

۱۳۷- حضرت عبداللہ بن حبشیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نماز میں لمبا قیام کرنا۔" (ابوداؤد)

(ملاحظہ) گذشتہ احادیث میں افضل عمل سجدہ کو قرار دیا گیا ہے' اس لئے بعض علما کی رائے یہ ہے کہ دن کے وقت کثرت سجود افضل ہے اور رات کو طول قیام۔ یہی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے قیام سے واضح ہے اور اس کے ذریعے مختلف احادیث میں تطبیق بھی ہو جاتی ہے۔

ثواب الصلوات المفروضاتِ والْمُحَافظَةِ عليها

فرض نمازوں کی پابندی کا ثواب

قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ [وَتَعَالَى] ﴿وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء:١٦٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور (جو) نماز پڑھنے والے ہیں اور زکوۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور روز آخرت کو ماننے والے ہیں' انہیں ہم عنقریب اجر عظیم دیں گے۔"

وَقَالَ سُبْحَانَهُ وَقَالَ اللهُ: ﴿إِنِّي مَعَكُمْ

نیز فرمایا: "اگر تم نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہو گے (تو)

۱۳۶- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها باب أفضل الصلاة طول القنوت۔

۱۳۷- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ' باب أی الأعمال أفضل۔

لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَ ءَاتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَءَامَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَ أَقْرَضْتُمُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ [المائدة: ١٢]

میں تمہارے ساتھ ہوں اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ دور کر دوں گا اور تمہیں ایسی بہشتوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَ رِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ [الانفال: ٢-٤]

نیز فرمایا: "مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو یہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں (اور) وہ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں' یہی سچے مومن ہیں' ان کے لئے پروردگار کے ہاں بڑے بڑے درجے اور عزت کی روزی ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ [هود: ١١٤]

نیز فرمایا: "اور دن کے دونوں سروں یعنی صبح اور شام کے اوقات میں اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو' کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَالَّذِيْنَ صَبَرُوْا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ. جَنَّتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ءَابَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَٰئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد: ٢٢-٢٤]

نیز فرمایا: "اور جو پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (مصائب پر) صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعے برائی کو دور کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے (وہ بھی بہشت میں جائیں گے) اور فرشتے (بہشت کے) ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تم پر رحمت ہو یہ تمہارے

صبر کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر کیا خوب ہے۔

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ [المومنون:۱-۱۱]

نیز فرمایا: "بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں"...... "اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، یہی لوگ وراثت حاصل کرنے والے ہیں، جو بہشت کی وراثت حاصل کریں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَءَاتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [النور:٥٦]

اور فرمایا: "اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر کی فرماں برداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحمت ہو۔"

وَقَالَ تَعَالَىٰ : ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ [العنكبوت:٤٥]

اور فرمایا: "کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَالَّذِينَ هُم عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّتٍ مُكْرَمُونَ﴾ [المعارج:٣٤-٣٥]
وَالآيَاتُ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

اور فرمایا: "اور اپنی نماز کی خبر رکھتے ہیں، یہی لوگ باغ ہائے بہشت میں عزت و کرم سے ہوں گے۔" اس سے متعلق اور بھی بہت سی مشہور و معروف آیات ہیں۔

١٣٨- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: ((تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ)) قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۳۸- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بدوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے آپ ایسا عمل بتلائیں جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز کی پابندی کر، زکوٰۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔" وہ کہنے لگا مجھے اس ہستی کی قسم ہے جو میری جان کی مالک ہے، میں اس سے آگے نہیں بڑھوں گا۔ جب وہ واپس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اسے دیکھ لے۔" (بخاری۔ مسلم)

۱۳۸- صحیح بخاری: کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ۔ صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب بیان الایمان الذی یدخل به الجنة۔

۱۳۹- وَعَن عُبَادَةَ بن الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِندَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَ أَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَن لَمْ يَفْعَل فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)).

۱۳۹- حضرت عبادہ بن صامتؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص انہیں ادا کرے اور حقیر سمجھ کر ان میں سے کسی کو ضائع نہ کرے' اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں ادا نہ کرے' اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ نہیں ہے' چاہے گا تو اسے عذاب سے دو چار کرے گا اور چاہے گا تو اسے جنت میں داخل کر دے گا-" (ابوداؤد- نسائی- ابن حبان) ابوداؤد کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں- جو شخص بہترین وضو کر کے انہیں وقت پر ادا کرتا ہے' ان کے رکوع سجود اور خشوع کو مکمل کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ ہو جاتا ہے کہ وہ اسے معاف فرمائے گا اور جو ایسے نہیں کرتا' اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی وعدہ نہیں' چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا اور چاہے گا تو اسے عذاب دے گا-"

۱٤٠- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلاً أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الصَّلَاةُ)) قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الصَّلَاةُ)) قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: (([ثُمَّ] الصَّلَاةُ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟

۱۴۰- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے افضل کام کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(سب سے افضل عمل) نماز ہے-" اس نے عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: "نماز" اس نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "نماز ہی (افضل) ہے-" تین دفعہ پوچھنے کے بعد اس نے پوچھا'

۱۳۹- سنن ابوداؤد ۱/۱۱۵ کتاب الصلاۃ' باب المحافظة على وقت الصلوات- سنن نسائی ۱/۲۳۰- کتاب الصلاۃ' باب المحافظة على الصلوات الخمس- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳/۱۱۶-

۱۴۰- مسند احمد ۲/۱۷۲- صحیح ابن حبان(الاحسان) ۳/۱۱۱-

14243

قَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔" (احمد۔ابن حبان)

۱۴۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَكَبَّ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا يَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى- وَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ-)) قَالَ: ((مَا مِن عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقِيْلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۴۱- حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ دونوں کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: "اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تین دفعہ کہنے کے بعد منہ کے بل جا گرے" ہم میں سے بھی ہر شخص منہ کے بل گر کر رونے لگا۔ کسی کو پتہ نہیں کہ آپ نے حلف کیوں اٹھایا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا تو آپ کا چہرہ پر رونق تھا اور ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی پسندیدہ لگ رہا تھا۔ آپ فرمانے لگے: "جو شخص پانچ نمازیں پڑھے' رمضان المبارک کے روزے رکھے' زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے' اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا باسلامت داخل ہو جاؤ۔" (نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان)

۱۴۲- وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا عُثْمَانَ أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هٰذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، فَقَالَ:

۱۴۲- حضرت ابو عثمانؓ کا بیان ہے کہ میں حضرت سلمانؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے اس قدر ہلایا کہ اس کے تمام پتے گر گئے۔ پھر کہنے لگے: "اے ابو عثمان! تم نے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟" میں نے کہا آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ کہنے لگے میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے اسی طرح اس کی ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے ہلایا' یہاں تک کہ اس

۱۴۱- سنن النسائی کتاب الزکوۃ باب وجوب الزکوۃ صحیح ابن خزیمہ ۱۶۳/۱ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۲۲/۳ سنن ابن ماجہ میں یہ حدیث نہیں ہے مصنف کو مغالطہ ہو گیا ہے۔ (محقق)

۱۴۲- مسند احمد ۴۳۷/۵ سنن نسائی کبری کتاب المواعظ جیسا کہ تحفتہ الاشراف ۳۲/۴ میں مذکور ہے۔

((يَا سَلْمَانُ أَلاَ تَسْأَلُنِيْ لِمَ أَفْعَلُ هَذَا)) قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، تَحَاتَتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هَذَا الْوَرَقُ)) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

کے تمام پتے گر گئے- پھر فرمایا: "اے سلمان! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟" میں نے عرض کیا' آپ نے ایسے کیوں کیا؟ فرمانے لگے: "ایک مسلمان جب اچھی طرح وضو کرے اور پانچ نمازیں ادا کرے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے تھے-" ارشاد باری تعالی ہے: "اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح و شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو' کچھ شک نہیں کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں' یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں-"

۱۴۳- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمُسْلِمُ يُصَلِّي وَخَطَايَاهُ مَرْفُوعَةٌ عَلَى رَأْسِهِ كُلَّمَا سَجَدَ تَحَاتَتْ عَنْهُ فَيَفْرُغُ مِن صَلاَتِهِ وَقَدْ تَحَاتَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ)).

۱۴۳- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر سے اوپر اٹھ جاتے ہیں اور جیسے سجدہ کرتا جاتا ہے جھڑتے جاتے ہیں' جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو تمام گناہ جھڑ چکے ہوتے ہیں-" (طبرانی)

۱٤٤- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلاَنِ أَخَوَانِ، فَهَلَكَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَذُكِرَتْ فَضِيْلَةُ الْأَوَّلِ مِنْهُمَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَلَمْ يَكُنِ الآخَرُ مُسْلِمًا)) قَالُوا: بَلَى، وَكَانَ لاَ بَأْسَ بِهِ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَمَا يُدْرِيكُمْ مَا بَلَغَتْ بِهِ صَلاَتُهُ؟ إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلاَةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ عَذْبٍ غَمْرٍ بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَقْتَحِمُ فِيْهِ كُلَّ

۱۴۴- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (مدینہ میں) دو بھائی رہتے تھے' ان میں سے ایک دوسرے سے چالیس راتیں پہلے فوت ہوا- صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہلے کی برتری کا تذکرہ کیا تو آپ فرمانے لگے: "کیا دوسرا مسلمان نہیں تھا-" صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں؟ (لیکن) وہ تو ایسے ہی تھا- آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے "تمہیں کیا پتہ کہ اس کی نماز نے اسے کہاں پہنچا دیا ہے- نماز کی مثال تو صاف و شفاف میٹھے پانی سے بھرپور نہر کی مانند ہے' جو کسی کے دروازے کے سامنے بہہ

۱۴۳- معجم طبرانی کبیر ۳۰۷/۶-

۱۴۴- مسند احمد ۱۷۷/۱- سنن النسائی ۲۳۰/۱' کتاب الصلاة باب فضل الصلوات الخمس- صحیح ابن خزیمة ۱۶۰/۱ کتاب الصلاة باب فی فضل الصوات الخمس-

يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا تَرَوْنَ فِي ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟ فَإِنَّكُمْ مَا تَدْرُوْنَ مَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ ((الْغَمْرُ)) بفتح الغين المعجمة واسكان الميم هو الكثير.

رہی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ نہائے - کیا خیال ہے اس کے جسم پر میل رہ جائے گی؟ تمہیں کوئی پتہ نہیں ہے کہ اس کی نماز نے اسے کہاں پہنچا دیا ہے-" (احمد-نسائی-ابن خزیمہ)

۱۴۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلَانِ مِنْ بَلِيٍّ، حَيٍّ مِنْ قُضَاعَةَ، أَسْلَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتُشْهِدَ أَحَدُهُمَا وَأُخِّرَ الآخَرُ سَنَةً، قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ: فَرَأَيْتُ الْمُؤَخَّرَ مِنْهُمَا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الشَّهِيْدِ، فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ!! فَأَصْبَحْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَوْ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَلَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهُ رَمَضَانَ؟ وَصَلَّى سِتَّةَ آلَافِ رَكْعَةٍ؟ وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَةً صَلَاةَ سَنَةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ بِنَحْوِهِ أَطْوَلَ مِنْهُ وَزَادَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)).

۱۴۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قضاعہ قبیلے کی شاخ بلی سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں نے اسلام قبول کیا- ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا- طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بعد میں فوت ہونے والے کو شہید سے پہلے جنت میں داخل کر دیا گیا ہے- مجھے اس بات پر تعجب ہوا- جب صبح ہوئی تو میں* نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا یا آپ کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: "کیا اس نے اس کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے، چھ ہزار رکعت نہیں پڑھیں اور سال بھر اتنی نمازیں نہیں پڑھیں-" (احمد- اس کی سند حسن ہے)
ابن ماجہ اور ابن حبان نے اس کے ہم معنی ذرا لمبی روایت ذکر کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حوالے سے یہ اضافہ کیا ہے کہ "ان دونوں کے درمیان آسمان و زمین کے فاصلے سے بھی زیادہ فرق ہے-"

۱۴۶- وَعَنْهُ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ] قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ

۱۴۶- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے کے سامنے نہر ہو، جس میں وہ ہر روز پانچ دفعہ

۱۴۵- مسند احمد ۱۶۳/۱- عمل الیوم و اللیلة للنسائی ص ۴۸۴-
۱۴۶- صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاة باب الصلوات الخمس کفارة ۱۱/۲- صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاة باب المشی الی الصلاة ۴۶۲/۱-

يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ)) قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ. قَالَ: ((فَكَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.
الدَّرَنُ الوَسَخُ بوزنه ومعناه.

نہائے تو کیا اس کی میل باقی رہ جائے گی؟" صحابہ نے عرض کیا اس کے جسم پر ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا: "پانچ نمازوں کی بھی یہی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔" (بخاری، مسلم)

١٤٧- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الخدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الصَّلَوَاتُ الخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهَا)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَعْتَمِلُ وَكَانَ بَيْنَ مَنْزِلِهِ وَمُعْتَمَلِهِ خَمْسَةُ أَنْهَارٍ فَإِذَا أَتَى مُعْتَمَلَهُ عَمِلَ فِيْهِ مَا شَاءَ اللهُ فَأَصَابَهُ الوَسَخُ أَوِالْعَرَقُ فَكُلَّمَا مَرَّ بِنَهْرٍ اغْتَسَلَ مِنْهُ مَا كَانَ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟ فَكَذَلِكَ الصَّلَاةُ كُلَّمَا عَمِلَ خَطِيْئَةً فَدَعَا وَاسْتَغْفَرَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَهَا)).

۱۴۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "پانچ نمازیں درمیان والے (گناہوں کا) کفارہ ہوتی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر ایک شخص مزدوری کرتا ہو اور اس کے گھر اور کارخانے کے درمیان پانچ نہریں ہوں، جب وہ کارخانے میں آئے اور کام کرے تو اس کے جسم پر میل اور پسینہ لگ جائے اور (واپسی پر) جب بھی نہر سے اس کا گزر ہو اس میں نہائے تو بھلا اس کی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ نماز کی بھی یہی کیفیت ہے، جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے اور اس کے بعد دعا اور استغفار کرتا ہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (بزار-طبرانی)

١٤٨- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے درمیانی وقفہ کے گناہوں کے لئے کفارہ ہوتا ہے، بشرطیکہ کبائر کا ارتکاب نہ کیا جائے۔" (مسلم)

١٤٩- وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ

۱۴۹- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اگر کسی مسلمان پر فرض نماز کا وقت آئے اور

۱۴۷- مسند بزار (کشف الاستار) ۱۷۴/۱ کتاب الصلاۃ باب فضل الصلاۃ معجم اوسط طبرانی ۱۵۹/۱ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۹۸/۱ میں کہا ہے کہا سے طبرانی نے اوسط اور کبیر میں اور بزار نے روایت کیا ہے لیکن مجھے یہ (یعنی محقق کو) معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۴۸- صحیح مسلم ۲۰۹/۱، کتاب الطہارۃ باب الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ۔

مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلاَّ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ، وَكَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ)) [رَوَاهُ مُسْلِمٌ].

وہ اس کے وضو' رکوع اور خشوع کو بہتر انداز میں کرے تو وہ اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہ نہ کیا ہو اور یہی صورت عمر بھر رہتی ہے-" (مسلم)

١٥٠- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ غَسَلَتْهَا، تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَنَامُونَ فَلاَ يُكْتَبُ عَلَيْكُم حَتَّى تَسْتَيْقِظُوا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۵۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم گناہ کرتے رہتے ہو اور جب صبح کی نماز پڑھتے ہو تو وہ انہیں دھو دیتی ہے- پھر گناہ کرتے رہتے ہو اور جب نماز ظہر پڑھتے ہو تو وہ انہیں دھو دیتی ہے- پھر گناہ کرتے ہو اور جب نماز عصر پڑھتے ہو تو وہ انہیں دھو دیتی ہے- پھر گناہ کرتے رہتے ہو اور جب نماز مغرب پڑھتے ہو تو وہ انہیں دھو دیتی ہے- پھر گناہ کرتے رہتے ہو اور جب نماز عشاء پڑھتے ہو تو وہ انہیں دھو ڈالتی ہے- پھر تم سو جاتے ہو اور بیدار ہونے تک تمہارا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا-" (طبرانی-اس کی سند حسن ہے)

١٥١- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْهُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يُبْعَثُ مُنَادٍ عِنْدَ حَضْرَةِ كُلِّ صَلاَةٍ، فَيَقُولُ: يَا بَنِيْ آدَمَ قُوْمُوا فَأَطْفِئُوا مَا أَوْقَدْتُم عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيَقُومُونَ فَيَتَطَهَّرُونَ فَيُغْفَرُلَهُم مَا بَيْنَهُمَا فَإِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَإِذَا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَإِذَا حَضَرَتِ الْعَتَمَةُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَتَنَامُونَ

۱۵۱- انہی (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر نماز کے وقت ایک منادی کو بھیجا جاتا ہے اور وہ اعلان کرتا ہے' اے آدم کے بیٹو! کھڑے ہو جاؤ' جو آگ تم نے اپنے لئے جلائی ہے اسے بجھا دو- وہ کھڑے ہو جاتے ہیں' وضو کر کے پاک ہو جاتے ہیں اور ان کے درمیانی عرصے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں- پھر عصر کے وقت بھی ایسے ہی ہوتا ہے- مغرب کے وقت اور عشاء کے وقت بھی- پھر تم سو جاتے ہو- کچھ تم

۱۴۹- صحیح مسلم ١/٢٠٦' كتاب الطهارة باب فضل الوضوء والصلاة عقبه-

۱۵۰- معجم الصغير طبرانى ١/٩١ ہیثمی نے مجمع الزوائد ١/٢٩٨ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے تینوں معاجم میں ذکر کیا ہے تاہم معجم کبیر میں یہ حدیث موقوف ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں- جب کہ مرفوع حدیث کی سند میں ایک راوی عاصم بن بہدلہ ہے اور اس کی حدیث حسن ہے-

۱۵۱- معجم كبير طبرانى ١٠/١٧٤-

فَمُدْلِجٌ فِي خَيرٍ وَمُدْلِجٌ فِي شَرٍّ)) المدلج هو المسافر في أول الليل.

میں سے راہ خیر کے مسافر ہوتے ہیں اور کچھ راہ شر کے۔" (طبرانی)

١٥٢-وَخَرَّجَ أَيضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَا بَنِيْ آدَمَ قُوْمُوا إِلَى نِيْرَانِكُمْ الَّتِي أَوْقَدْتُمُوهَا فَأَطْفِئُوهَا)).

۱۵۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت اعلان کرتا ہے 'اے لوگو! کھڑے ہو جاؤ' اپنی جلائی ہوئی آگ کو بجھا ڈالو۔" (طبرانی)

١٥٣- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ [ﷺ] أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَقُمْتُهُ، فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ: ((مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۳- حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں لا الہ الا اللہ کی گواہی دوں اور آپ کے رسول ہونے کی گواہی دوں' پانچوں نمازیں ادا کروں' زکوٰۃ دوں' رمضان المبارک کے روزے رکھوں اور قیام کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہو گا؟ آپ نے فرمایا: "صدیقوں اور شہیدوں میں۔" (بزار۔ابن خزیمہ۔ ابن حبان)

١٥٤- وَعَنِ الْحَارِثِ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمًا وَجَلَسْنَا، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ، فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ - أَظُنُّهُ يَكُوْنُ فِيهِ مُدٌّ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وُضُوْئِي هٰذَا

۱۵۴- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حارث سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم بھی ان کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر مؤذن آ گیا۔ انہوں نے برتن میں پانی منگوایا۔ میرا خیال ہے اس میں ایک مد پانی ہو گا اور وضو کیا۔ پھر کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں

۱۵۲- معجم طبرانی صغیر ۲۶۲/۲ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۹۹/۱ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط اور صغیر دونوں میں ذکر کیا ہے اور یحییٰ بن زہیر قرشی اسے بیان کرنے میں منفرد ہے۔ مجھے (محقق) اس کا ذکر کسی کے ہاں نہیں مل سکا' البتہ یہ روایت ازھر بن سعد سمان نے یعقوب بن اسحاق مخرمی سے بیان کی ہے اور اس کے باقی راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ مجھے اوسط میں نہیں مل سکی کیونکہ یہ غیر مطبوع حصے میں ہے۔

۱۵۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۱/ ۲۲ صحیح ابن خزیمہ میں یہ روایت نہیں مل سکی کیونکہ یہ مفقود حصے میں ہے۔صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸٤/٥۔

۱۵۴- مسند احمد ۱/ ۷۱۔

ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي صَلاَةَ الظُّهْرِ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصُّبْحِ، ثُمَّ صَلَّي الْمَغْرِبَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ صَلَّي الْعِشَاءَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ لَعَلَّهُ يَتَمَرَّغُ لَيْلَتَهُ، ثُمَّ إِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الصُّبْحَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ صَلاَةِ الْعِشَاءِ وَ هُنَّ الْحَسَنَاتُ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ)) قَالُوا: هٰذِهِ الْحَسَنَاتُ فَمَا الْبَاقِيَاتُ يَا عُثْمَانُ؟ قَالَ: هِيَ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

نے اسی طرح وضو کیا اور فرمایا: "جو شخص اسی طرح وضو کرے' پھر ظہر کی نماز پڑھے' اس کے صبح سے ظہر تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں- پھر مغرب پڑھے تو عصر سے مغرب تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں- پھر عشاء پڑھے تو اس کے اور مغرب کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں- پھر وہ رات کو لیٹ جاتا ہے- پھر اگر اٹھ کر صبح کی نماز پڑھے تو اس کے اور عشا کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور یہ حسنات (یعنی نیکیاں) ہیں جو برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں- صحابہ نے عرض کیا یہ تو ہیں حسنات (یعنی نیکیاں) اور باقیات (باقی رہنے والی) کیا ہیں؟ انہوں نے کہا وہ ہیں لاَ إِلٰهَ إِلا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ. (احمد- اس کی سند حسن ہے)

١٥٥- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ كُلَّ صَلاَةٍ تَحُطُّ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ خَطِيئَةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۵۵- حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: "ہر نماز پہلے سے کیے ہوئے گناہوں کو گرا دیتی ہے-" (احمد- اس کی سند حسن ہے)

١٥٦- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، قَالَ: ((هَلْ

۱۵۶- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حد کا مستوجب ہو گیا ہوں' آپ مجھ پر حد نافذ کریں- اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی- جب نماز مکمل ہو گئی تو کہنے لگا اے اللہ کے رسولؐ! میں حد کا مستوجب ہو گیا ہوں' آپ اللہ کی کتاب (کا حکم) مجھ پر نافذ کریں- آپ فرمانے لگے "کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی

۱۵۵- مسند احمد ٥/٤١٣-

۱۵۶- صحيح بخاری ١٣٣/١٢ كتاب الحدود باب اذا اقربالحد و لم يبين هل للامام ان يستر عليه- صحيح مسلم٢١١٧/٤ كتاب التوبة باب قوله تعالى ان الحسنات يذهبن السيئات-

حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ)) قَالَ: نَعَم. قَالَ: ((قَدْ غُفِرَ لَكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: قَوْلُهُ ((أَصَبْتُ حَدًّا)) أَي مَعْصِيَةً تُوجِبُ التعزير ، وليس المراد أنه أتى بما يوجب الحد كالزّنا وشرب الخمر ونحوهما. فإن هذه الحدود لاتكفرها الصلاة، ولا يجوز للإمام أن يدعها كذا قال العلماء في هذا الحديث وقد جاء ذلك مبينا في غير هذا الحديث.

ہے؟" اس نے عرض کیا ہاں- تو آپ نے فرمایا "تجھے معاف کر دیا گیا ہے-"

(ملاحظہ) اس حدیث میں "أَصَبْتُ حَدًّا" سے مراد یہ ہے کہ میں نے ایسا گناہ کیا ہے جس کی بنا پر میں سزا کا مستوجب ہوں' اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ اس نے زنا' شراب نوشی جیسا کام کیا تھا جس سے حد لگانا ضروری ہو جاتا ہے' کیونکہ نماز حدود کا کفارہ نہیں بن سکتی اور نہ حاکم وقت حد کو چھوڑ سکتا ہے- اس حدیث سے متعلق علماء کی یہی رائے ہے اور یہ بات دوسری احادیث میں وضاحت کے ساتھ بیان بھی ہوئی ہے-

۱۵۷- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِنَ الَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلِيَ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ: ((لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

۱۵۷- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو بوسہ دیا اور نبی کریم ﷺ کو آ کر بتایا- اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اور ان کے دونوں سروں میں (صبح و شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو- کچھ شک نہیں کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں-" وہ آدمی کہنے لگا "اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ حکم میرے لئے (خاص) ہے؟" آپ نے فرمایا "یہ میری پوری کی پوری امت کے لئے ہے-" (بخاری' مسلم)

۱۵۸- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوئِهِنَّ وَ رُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَ مَوَاقِيتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَأَعْطَى الزَّكَاةَ

۱۵۸- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بحالت ایمان پانچ کام کرے وہ جنت میں داخل ہو گا- وضو' رکوع' سجود اور اوقات کا خیال رکھتے ہوئے پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے' رمضان المبارک کے روزے رکھے' اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے' دل کی خوشی سے زکوٰۃ ادا کرے اور امانت ادا کرے-" عرض

۱۵۷- صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب الصلاۃ کفارۃ صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب قولہ تعالی ان الحسنات یذھبن السیئات

۱۵۸- معجم کبیر طبرانی بحوالہ مجمع الزوائد (۱/۴۷) ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند اچھی ہے

طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ)) قِيْلَ: يَا نَبِيَّ اللهِ وَ مَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ؟ قَالَ: ((الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْمَنِ ابْنَ آدَمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِيْنِهِ غَيْرَهَا)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

کیا گیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: "غسل جنابت کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ انسان کو اپنے دین میں سے کسی چیز کا امین نہیں بنایا۔" (طبرانی۔اس کی سند اچھی ہے)

۱۵۹- وَعَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَعَلِمَ أَنَّهُنَّ حَقٌّ مِنْ عِنْدِ اللهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ -أَوْ قَالَ- وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ -أَوْ قَالَ- حُرِّمَ عَلَى النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۵۹- حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کاتب وحی) کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے جو شخص پانچ نمازوں کے رکوع' سجود اور اوقات کا خیال رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔" یا آپ نے فرمایا "اس کے لئے جنت واجب ہے۔" یا آپ نے فرمایا "وہ آگ کے لئے حرام ہے۔" (احمد۔اس کی سند صحیح ہے)

۱۶۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: - لِمَنْ حَوْلَهُ مِنْ أُمَّتِهِ- ((اكْفُلُوْا لِي بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ)) قُلْتُ: مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْأَمَانَةُ وَالْفَرْجُ وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَابَأْسَ بِهِ.

۱۶۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اردگرد بیٹھے لوگوں کو فرمایا: "مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا۔" میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا نماز' زکوۃ' امانت' شرم گاہ' پیٹ اور زبان (طبرانی۔اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۱۶۱- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ((يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ

۱۶۱- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کئی فرشتے تمہارے پاس رات کو آتے جاتے ہیں اور کئی دن کو۔ فجر اور عصر کی نماز کے وقت وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے اوپر چڑھ

۱۵۹- مسند احمد ۲۶۷/٤

۱۶۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۹۳/۱ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔ نیز ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے جب کہ مجھے یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ : كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَزَادَ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ بِنَحْوِهِ ((فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّينِ)).

جاتے ہیں' جو رات تمہارے ہاں ٹھہرتے ہیں اور ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ تمہیں خوب جانتا ہے' تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں جب ہم ان کے پاس سے روانہ ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس پہنچے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے (بخاری' مسلم) ابن خزیمہ نے ایک روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ "انہیں قیامت کے دن بخش دینا-"

١٦٢- وَعَنْ زُهَيْرِ بْنِ عُمَارَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۶۲- زہیر بن عمارۃ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھتا ہے' وہ کسی صورت دوزخ میں نہیں جائے گا-" اس سے مراد نماز فجر اور نماز عصر ہے-(مسلم)

١٦٣- وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۳- حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو جاتا ہے- کہیں اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمے کے بارے میں پوچھ نہ لے' جس سے اللہ تعالیٰ نے پوچھ لیا اس کی شامت آ جائے گی اور اسے اللہ تعالیٰ منہ کے بل دوزخ میں پھینک دے گا-" (مسلم)

١٦٤- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى

۱۶۴- حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کو دی گئی' لیکن انہوں نے

۱۶۱- صحیح بخاری ٣٠٦/٦ کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ صحیح مسلم ٤٣٩/١- کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل صلاتی الصبح و العصر صحیح ابن خزیمہ ١٦٥/١-

۱۶۲- صحیح مسلم ٤٤٠/١ کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل صلاتی الصبح و العصر-

۱۶۳- صحیح مسلم ٤٥٤/١ کتاب المساجدو مواضع الصلاۃ باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ-

۱۶۴- صحیح مسلم ٥٦٨/١ کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا' باب الاوقات التی نھی عن الصلاۃ فیھا- مسلم نے اسے ابوبصرہ غفاری کے حوالے سے ذکر کیا ہے-

مَن كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا، فَمَن حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) يَعْنِي الْعَصْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اسے ضائع کر دیا۔ جو شخص اس کا خیال رکھے گا اسے دوہرا ثواب ملے گا۔" اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔ (مسلم)

١٦٥- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَ بُرْهَانًا وَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَ لَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۶۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کیا اور فرمایا "جو شخص اس کی حفاظت کرے گا' یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور' برھان اور نجات کا باعث ہو گی اور جس نے اس کا خیال نہ کیا' اس کے لئے نہ کوئی نور ہو گا' نہ برہان اور نہ نجات' بلکہ وہ قارون' فرعون' ھامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔" (احمد۔ اس کی سند صحیح ہے۔ طبرانی' ابن حبان)

ثواب الصلاة في أول وقتها

اول وقت میں نماز ادا کرنے کا ثواب

١٦٦- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۶۶- حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے فرمایا "وقت پر نماز پڑھنا۔" (بخاری مسلم)

١٦٧- وَعَنْ أُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا))

۱۶۷- حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے اور ان کا شمار نبی ﷺ کے ساتھ بیعت کرنے والوں میں ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "وقت پر نماز

۱۶۵- مسند احمد ۱۶۹/۲ معجم اوسط طبرانی ۴۵۶/۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱٤/۳۔

۱۶۶- صحیح بخاری ۵۱۰/۱۳ کتاب التوحید باب وسمی النبی ﷺ الصلاۃ عملا وقال لا صلاۃ لمن یقرء بفاتحۃ الکتاب۔ صحیح مسلم ۸۹/۱ کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال۔

۱۶۷- سنن ابوداؤد ۱۱۵/۱ کتاب الصلاۃ باب المحافظۃ علی الصلوات سنن ترمذی ۳۱۹/۱ کتاب ابواب الصلاۃ باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل۔

رَوَاهُ أَبو دَاوُدَ وَالتِّرمِذِيُّ.

ادا کرنا۔" (ابوداؤد' ترمذی)

۱٦٨- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَن رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ عِيَاضٌ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَلَيْكُمْ بِذِكْرِ رَبِّكُمْ [عزوجل] وَصَلُّوا صَلاَتَكُمْ فِي أَوَّلِ وَقْتِكُمْ فَإِنَّ اللهَ يُضَاعِفُ لَكُمْ)).

۱۶۸- عبدالقیس قبیلے کے عیاض نامی صحابی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "تم اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہو اور اول وقت میں نماز ادا کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کئی گنا ثواب دے گا۔" (طبرانی)

۱٦٩- وَخَرَّجَ الدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَضْلُ أَوَّلِ الْوَقْتِ عَلَى آخِرِهِ كَفَضْلِ الْآخِرَةِ عَلَى الدُّنْيَا)).

۱۶۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز کا پہلا وقت آخری وقت سے اتنا ہی افضل ہے، جتنی آخرت دنیا سے۔" (مسند الفردوس دیلمی)

۱۷۰- وَخَرَّجَ التِّرمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَيْضًا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْوَقْتُ الأَوَّلُ مِنَ الصَّلاَةِ رِضْوَانُ اللهِ وَالْآخِرُ عَفْوُ اللهِ)).

۱۷۰- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز کا اول وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی (کا وقت) ہے اور آخری وقت معافی کا۔" (ترمذی)

۱۷۱- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ [وَصَلاَّهُنَّ] لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ

۱۷۱- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص بہترین وضو کر کے انہیں وقت پر ادا کرے' ان کا رکوع و خشوع مکمل کرے' اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ ہو جاتا ہے کہ وہ

۱۶۸- معجم کبیر طبرانی ۱۷/ ۳٦٩ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/ ۳۰۳ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی نہاس بن قہم ہے جو ضعیف ہے۔

۱۶۹- فردوس الاخبار للدیلمی ۳/ ۱۵٤۔

۱۷۰- سنن ترمذی ۱/ ۳۲۱ کتاب ابواب الصلاۃ باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل۔

۱۷۱- سنن ابوداؤد ۱/ ۱۱۵ کتاب الصلاۃ باب المحافظۃ علی الصلوات۔ سنن نسائی ۱/ ۲۳۰ کتاب الصلاۃ باب المحافظۃ علی الصلوات الخمس۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/ ۱۱٦۔

وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

اسے بخش دے گا اور جو ایسے نہ کرے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے۔ اگر چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے تو عذاب میں مبتلا کرے۔" (ابوداؤد' نسائی' ابن حبان)

١٧٢- وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِنِّي فَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ عَهِدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلاَ عَهْدَ لَهُ عِنْدِي)).

۱۷۲- حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ عزوجل فرماتے ہیں میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے ساتھ عہد کیا ہے کہ جو شخص انہیں وقت پر ادا کرے گا' میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو شخص ان کی حفاظت نہیں کرے گا اس کے ساتھ میرا کوئی عہد نہیں ہے۔" (ابوداؤد)

١٧٣- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أَصْحَابِهِ يَوْمًا فَقَالَ لَهُمْ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا يَقُولُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟)) قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَهَا ثَلاَثًا. قَالَ: ((قَالَ وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي لاَ يُصَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلا أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَلاَّهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا إِنْ شِئْتُ رَحِمْتُهُ وَإِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَحْمَدُ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيْثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ.

۱۷۳- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ کا گزر اپنے صحابہ کے پاس سے ہوا۔ آپ انہیں فرمانے لگے "تمہیں پتہ ہے کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟" انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی اور فرمانے لگے "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' مجھے اپنی عزت اور شان کی قسم جو شخص وقت پر نماز ادا کرے گا' میں اسے جنت میں ضرور داخل کروں گا اور جو اسے وقت پر ادا نہیں کرے گا اگر چاہوں گا تو اس پر مہربانی کروں گا اور چاہوں گا تو اسے عذاب کروں گا" (طبرانی۔ اس کی سند حسن ہے) احمد نے اس کے ہم معنی حدیث کعب بن عجرہ کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

١٧٤- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى

۱۷۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص وقت پر نمازیں ادا کرتا ہے اور ان کے لئے مکمل وضو کرتا

۱۷۲- سنن ابوداؤد ۱۱۷/۱ کتاب الصلاۃ باب المحافظۃ علی الصلوات۔

۱۷۳- معجم کبیر طبرانی ۲۸۱/۱۰۔

الصَّلَوَاتِ لِوَقْتِهَا وَ اَسْبَغَ لَهَا وُضُوءَهَا وَأَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَاء مُسْفِرَةٌ، تَقُولُ حَفِظَكَ اللهُ كَمَا حَفِظْتَنِي وَ مَن صَلاَّهَا لِغَيرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وضوءَهَا وَلَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوعَهَا وَلاَ رُكُوعَهَا وَلاَ سُجُودَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَاء مُظْلِمَةٌ تَقُولُ: ضَيَّعَكَ اللهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي حَتَّى إِذَا كَانَت حَيْثُ شَاءَ اللهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوبُ الخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهُهُ)).

ہے 'نماز کا قیام' خشوع' رکوع اور سجود مکمل طور پر بجالاتا ہے' وہ سفید چمک دار ہو کر نکلتی ہیں اور کہتی ہیں جس طرح تو نے میری حفاظت کی' اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے اور جو شخص اسے بے وقت ادا کرے' نہ اس کا وضو مکمل کرے اور نہ اس کا خشوع' رکوع اور سجود پورا کرے' وہ کالی سیاہ ہو کر نکلتی ہے اور کہتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے اس طرح تباہ و برباد کرے جیسے تو نے مجھے ضائع کیا اور جب اتنے فاصلے پر ہو جاتی ہے جتنا فاصلہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کر رکھا ہے تو پھٹے پرانے کپڑے کی طرح اسے لپیٹ دیا جاتا ہے اور (نمازی) کے منہ پر مار دیا جاتا ہے-" (طبرانی)

ثواب كلمات تفتتح بهن الصلاة

نماز کے افتتاحی کلمات کا ثواب

١٧٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ [نُصَلِّي] مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي القَوْمِ: اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ للهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ)) قَالَ ابْنُ

۱۷۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا ((اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ للهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً)) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس طرح الفاظ کہنے والا کون ہے؟" ایک شخص کہنے لگا میں ہوں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا مجھے یہ بہت پسند آئے ہیں- ان کی خاطر آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے تھے-" حضرت

۱۷۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۳۰۲/۱ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عباد بن کثیر ہے جس کے ضعیف ہونے پر محدثین نے اتفاق کیا ہے- جب کہ مجھے یہ حدیث اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

۱۷۵- صحیح مسلم ۴۲۰/۱ کتاب المساجد و مواضع الصلاة باب استحباب اتیان الصلاة بوقار و سکینة والنهی عن اتیانها سعیا۔

عُمَرَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَهَذَا الذكر يقال بعد تكبيرة الافتتاح.

ابن عمر کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح فرماتے سنا' میں نے انہیں نہیں چھوڑا-(مسلم) یہ دعا تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جانی چاہئے-

ثواب كلمات يقولهن حين يرفع رأسه من الركوع

رکوع کے بعد پڑھی جانے والی دعا کا ثواب

۱۷٦- عَنْ رِفَاعَةَ بنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) قَالَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ: رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ)) قَالَ: أَنَا قَالَ: ((رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷٦- حضرت رفاعہ بن رافعؓ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے- جب رسول اللہ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو یہ دعا پڑھی- ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))- آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک آدمی نے کہا ((رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ))-جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا"بولنے والا کون تھا؟"اس نے عرض کیا: حضور میں تھا- آپؐ نے فرمایا"میں نے تیس اور کچھ فرشتوں کو دوڑتے ہوئے دیکھا کہ کون اسے لکھے-"(بخاری)

۱۷۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الإِمَامُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) بِالْوَاوِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۷۷- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا"جب امام((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))کہے تو تم((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہو- جس شخص کی دعا فرشتوں کی دعا کے مطابق ہو گی اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے-"ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) یعنی واؤ کے اضافے کے ساتھ-(بخاری'مسلم)

۱۷٦- صحیح بخاری۲/۲۸٤ کتاب الآذان' باب فضل اللهم ربنا لك الحمد۔

۱۷۷- صحیح بخاری۲/۲۸۲ کتاب الآذان باب مایقول الامام ومن خلفه اذا رفع راسه من الركوع۔ صحیح مسلم۱/۳۱۰ کتاب الصلاة باب النهی عن مبادرة الامام بالتكبير وغيره۔

ثواب الصلاة في الجماعة

جماعت کے ساتھ نمازادا کرنے کاثواب

۱۷۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۷۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "باجماعت نماز ادا کرنا اکیلا پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔" (بخاری' مسلم)

۱۷۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ - لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ - لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَايَزَالُ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. قُلْتُ: الَّذِيْ يظهر من قوله ((لَايُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ)) أن هذا الثواب العظيم لا يحصل إلا

۱۷۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "آدمی کی باجماعت نماز گھر یا بازار کی نماز سے پچیس درجے بڑھادی جاتی ہے۔ جب آدمی بہترین وضو کر کے مسجد کی طرف محض نماز کے لئے جاتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ جب نماز ادا کر لیتا ہے تو جب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے تاوقتیکہ بے وضو نہ ہو جائے' فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ)) جب تک کوئی شخص نماز کا انتظار کرتا ہے۔ وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔" ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ)) "اے اللہ! اسے بخش دے' اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔" (بخاری' مسلم)

میری رائے یہ ہے کہ "محض نماز کے لئے جارہا ہو" کے الفاظ سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ یہ ثواب عظیم اسی شکل

۱۷۸- صحیح بخاری۲/۲۸۲ کتاب الآذان باب فضل صلاة الجماعة صحیح مسلم۱/۴۵۰ کتاب المساجد و مواضع الصلاة باب فضل صلاة الجماعة و بیان التشدید فی التخلف عنها۔

۱۷۹- صحیح بخاری۲/۱۳۱ کتاب الآذان باب فضل صلاة الجماعة صحیح مسلم۱/۴۵۹ کتاب المساجدو مواضع الصلاة باب فضل صلاة الجماعة و انتظار الصلاة۔

بشرط أن يكون خروجه من بيته بقصد الصلاة لا غير. فلو خرج يريد الصلاة ويريد حاجة أخرى لا يحصل له ثواب الخطا على التمام والذي يظهر أنه يحصل له تضعيف الصلاة لأنَّهُ قد حصل إيقاعها في الهيئة الاجتماعية وا لله أعلم.

میں ملتا ہے جب نماز کے علاوہ کسی دوسرے کام کے لئے گھر سے نہ نکلا ہو' مثلاً اگر نماز کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے کام کے لئے گھر سے نکلا ہو تو قدموں کا پورا ثواب اسے نہیں ملے گا' تاہم بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا ثواب کئی گنا ہو جائے گا' کیونکہ وہ تو مطلوبہ صورت میں ادا ہو جائے گی-واللہ اعلم-

۱۸۰- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ا للهِ صَلَّي ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَضْلُ صَلاَةِ الرَّجُلِ فِيْ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ بِضْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((كُلُّهَا مِثْلُ صَلاَتِهِ فِيْ بَيْتِهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْيَعْلَى وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۱۸۰- حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کی باجماعت نماز کو اکیلے نماز پر بیس اور کچھ درجے برتری حاصل ہے-" اور دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ "ان میں سے ہر ایک کا ثواب گھر میں پڑھی گئی نماز کے برابر ہے-" (احمد' بزار' ابویعلی' ابن خزیمہ)

۱۸۱- [وعنه] قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى ا للهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظ عَلَى هٰؤُلاَءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَي بِهِنَّ، فَإِنَّ ا للهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدَى. وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ. وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلاَّ كَتَبَ ا للهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً ، وَ يَرْفَعُهُ بِهَا

۱۸۱- انہی (عبداللہ بن مسعودؓ) کا قول ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بحالت اسلام ملاقات کرنا پسند ہو اسے نمازوں کا اذان ہوتے ہی خیال کرنا چاہئے- اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لئے ہدایت کے راستے واضح کر دیئے ہیں اور یہ (نمازیں) ہدایت کے راستوں میں سے ہیں- اگر تم نماز سے پیچھے رہنے والے کی طرح اسے گھروں میں پڑھو گے تو اپنے نبی کی سنت کے تارک بن جاؤ گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کے تارک ہو گئے تو گمراہ ہو جاؤ گے-

جو شخص اچھی طرح وضو کرے' پھر کسی مسجد کا رخ کرے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے اس کی ایک نیکی لکھ دیتے ہیں' ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور ایک گناہ

۱۸۰- مسند احمد ۳۷۶/۱ مسند بزار (کشف الاستار) ۲۲۶/۱ مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں مجھے نہیں ملی-صحیح ابن خزیمہ ۳۶۳/۲-

۱۸۱- صحیح مسلم ۴۵۳/۱ کتاب المساجد و مواضع الصلاة باب صلاة الجماعة من سنن الهدى-

دَرَجَةً، وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً. وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلاَّ مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِيْ الصَّفِّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلاَةُ فِيْ الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ :يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يعنى يُرْفَد من جانبيه ويؤخذ بعضديه يمشي به إلى المسجد.

معاف کر دیتے ہیں۔
میں دیکھتا ہوں کہ ہم میں سے پکا منافق ہی اس سے پیچھے رہتا تھا۔ ایک شخص کو دو آدمیوں کا سہارا دے کر لایا جاتا اور اسے صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔
ایک اور روایت میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے راستے بتا دیئے ہیں۔ اذان والی مسجد میں نماز پڑھنا ہدایت کے راستوں میں سے ہے۔(مسلم)

۱۸۲- وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ مَشَى إِلَى صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلاَّهَا مَعَ الإِمَامِ، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

۱۸۲- حضرت عثمانؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو شخص مکمل وضو کرے پھر فرض نماز کے لئے آئے اور امام کے ساتھ اسے ادا کرے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"(ابن خزیمہ)

۱۸۳-وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلاَةِ فِيْ الْجَمْعِ)) رواه أحمد بإسناد حَسَنٍ.

۱۸۳- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تبارک و تعالیٰ نماز با جماعت کو بہت زیادہ پسند فرماتے ہیں۔"(احمد۔ اس کی سند حسن ہے)

۱۸٤- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ

۱۸۴- حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر چالیس دن با جماعت تکبیر تحریمہ کے ساتھ شامل ہو کر نماز ادا کرے اسے دو آزادیاں مل جاتی ہیں

۱۸۲- صحیح ابن خزیمہ ۵/۱۔

۱۸۳- یہ حدیث مسند احمد ۵۰/۲ میں حضرت ابن عمرؓ سے آئی ہے نہ کہ حضرت عمرؓ سے۔

۱۸۴- سنن ترمذی ۷/۲ کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولی امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حضرت انسؓ سے موقوف ثابت ہے۔ میرے علم کے مطابق سلم بن قیتبہ عن طعمہ بن عمرو عن حبیب بن ثابت عن انس کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

الأُوْلَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لاَ أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلاَّ مَا رَوَى مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعمَةَ بْنِ عَمْرٍو. قلت: مسلم وطعمة وبقية رجاله ثقات لا أعلم فيهم مجروحًا.

(ایک) دوزخ سے آزادی اور (دوسری) نفاق سے آزادی۔" (ترمذی۔ نیز انہوں نے کہا کہ میرے علم کے مطابق اسے مسلم بن قتیبہ عن طعمہ بن عمرو کے سوا کسی نے مرفوع ذکر نہیں کیا) میں کہتا ہوں کہ مسلم اور طعمہ اور باقی سب راوی ثقہ ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان میں کوئی راوی مجروح ہو۔

۱۸۵- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَلَّى فِيْ مَسْجِدٍ جَمَاعَةً أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لاَتَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الأُوْلَى مِنْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ)) رواه ابن ماجة عن اسماعيل بن عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بن عزية عن أنس بن مالك عنه. (قلت) عمارة بن غزية لم يدرك أنسا. والله أعلم.

۱۸۵- حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے "جو شخص چالیس دن تک مسجد میں باجماعت نماز ادا کرے اور اس سے نماز عشاء کی پہلی رکعت فوت نہ ہو' اس کو اللہ تعالیٰ آگ سے لازماً آزاد کرتے ہیں (اسے ابن ماجہ نے اسماعیل بن عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بن عزية عن أنس بن مالك عن عمر بن الخطاب سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)
(ملاحظہ) عمار بن غزیہ کی انس بن مالک سے ملاقات نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۶- وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ: ((أَشَاهِدٌ فُلاَنٌ)) قَالُوْا: لاَ قَالَ: ((أَشَاهِدٌ فُلاَنٌ)) قَالُوا لاَ قَالَ: ((إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلاَتَيْنِ أَثْقَلُ [الصَّلَوَاتِ] عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ

۱۸۶- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور فرمانے لگے "کیا فلاں شخص موجود ہے؟" صحابہ نے کہا نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا "کیا فلاں آدمی موجود ہے؟" انہوں نے کہا نہیں۔ آپ فرمانے لگے "یہ دو نمازیں یعنی (فجر اور عشاء) منافقوں کے لئے بہت مشکل ہیں۔ اگر تمہیں ان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تم ان دونوں کے لیے ضرور آؤ اگرچہ

۱۸۵- سنن ابن ماجه ۲۶۱/۱ كتاب المساجد و الجماعات باب صلاة العشاء والفجر فى جماعة
بوصیری نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند مرسل اور ضعیف ہے۔

۱۸۶- مسند احمد ۱۴۰/۵ سنن ابوداؤد ۱۵۲/۱ كتاب الصلاة باب فى فضل صلاة الجماعة۔ سنن نسائی ۱۰۴/۲ كتاب الامامة باب الجماعة اذا كانوا اثنين۔ صحيح ابن خزيمه ۳۷۰/۲ باب ذكر اثقل الصلاة على المنافقين۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۰/۳۔

صَفُّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْه وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَكُلَّمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُد وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

تمہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر تم اس کی فضیلت کو جان لو تو تم ان میں مقابلہ بازی سے کام لو۔ ایک شخص کی دوسرے شخص کے ساتھ نماز اکیلے شخص کی نماز سے افضل ہے اور جتنی تعداد زیادہ ہو' اتنی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتی ہے۔" (احمد' ابوداؤد' نسائی' ابن خزیمہ' ابن حبان)

۱۸۷- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنْ ثَابِت بْنِ أَشْيَمَ اللَّيْثِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ أَزْكَى عِنْدَ اللهِ مِنْ صَلَاةِ أَرْبَعَةٍ تَتْرَى، وَصَلَاةُ أَرْبَعَةٍ أَزْكَى عِنْدَ اللهِ مِنْ صَلَاةِ ثَمَانِيَةٍ تَتْرَى، وَصَلَاةُ ثَمَانِيَةٍ يَؤُمُّ أَحَدُهُمْ أَزْكَى عِنْدَ اللهِ مِنْ صَلَاةِ مِائَةٍ تَتْرَى)).

۱۸۷- حضرت ثابت بن اشیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو آدمیوں کی باجماعت نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے افضل ہے اور چار آدمیوں کی باجماعت نماز آٹھ آدمیوں کی انفرادی نماز سے افضل ہے اور آٹھ آدمیوں کی باجماعت نماز سو آدمیوں کی انفرادی نماز سے افضل ہے۔" (بزار' طبرانی۔ اس کی سند نا قابل اعتراض ہے)

ثواب من صلى العشاء والصبح في جماعة

عشاء اور صبح کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کا ثواب

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَقُرْءَانَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْءَانَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ [بني اسرائيل: ۷۸] قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ الْمُرَادُ صَلَاةُ الصُّبْحِ تَشْهَدُهَا مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "صبح کو قرآن پڑھا کرو' کیونکہ صبح کے وقت قرآن پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔" مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔ اس میں دن کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور رات کے فرشتے بھی۔

۱۸۸- وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

۱۸۸- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا'

۱۸۷- مسند بزار (كشف الاستار) ۲۲۸/۱ كتاب الصلاة باب فضل الصلاة فى الجماعة۔ معجم كبير طبرانى ۳۶/۱۹۔

((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَفْظُهُمَا ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِى جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ)).

جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی پھر صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام کیا-" (مسلم) ابوداؤد اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ "جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے عشاء اور فجر (دونوں) نمازیں باجماعت ادا کیں گویا اس نے پوری رات قیام کیا-"

۱۸۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِن حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "عشاء اور فجر کی نمازیں منافقوں پر سب سے زیادہ گراں ہیں-اگر انہیں ان کے ثواب کا پتہ چل جائے تو وہ اس میں ضرور شامل ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل آنا پڑے-میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں نماز کے لئے تکبیر کہنے کا حکم دوں پھر کسی آدمی کو نماز پڑھانے کے لئے کہوں پھر کچھ آدمیوں کو ایندھن کی گٹھڑیاں لئے اپنے ساتھ ان لوگوں کی طرف لے جاؤں جو نماز کے لئے نہیں آئے تاکہ ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں-" (بخاری، مسلم)

۱۹۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخعِ لَمْ يُسَمِّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۹۰- نخع (قبیلے) کے ایک نامعلوم شخص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے-اگر تو اسے

۱۸۸- صحیح مسلم ۱/۴۵۴ کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل صلاۃ العشاء والصبح جماعۃ سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب فی فضل صلاۃ الجماعۃ۔ سنن ترمذی ۱/۴۳۳ کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل العشاء والفجر جماعۃ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے-

۱۸۹- صحیح بخاری ۲/۱۴۱ کتاب الآذان باب فضل العشاء فی جماعۃ۔ صحیح مسلم ۱/۴۵۱ کتاب المساجدو مواضع الصلاۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ و بیان التشدید فی التخلف عنھا۔

اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أُعْبُدِ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، وَاعْدُدْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتَى، وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوم فَإِنَّهَا تُسْتَجَابُ وَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَشْهَدَ الصَّلاتَيْنِ الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ وَلَوْ حَبْوًا فَلْيَفْعَلْ)).

دیکھ نہیں رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور اپنا شمار مردوں میں کر' مظلوم کی بددعا سے بچ' وہ قبول ہو جاتی ہے۔ تم میں سے جو شخص عشاء اور صبح کی نمازوں میں آ سکتا ہو' وہ ضرور آئے' خواہ اسے گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔" (طبرانی)

۱۹۱- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَقَدْ أَخَذَ بِحَظِّهِ مِن لَيْلَةِ الْقَدْرِ)).

۱۹۱- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' وہ لیلۃ القدر میں سے اپنا حصہ لے لیتا ہے۔" (طبرانی)

۱۹۲- وَخَرَّجَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْفَجْرَ كُتِبَتْ صَلَاتُهُ يَوْمَئِذٍ فِي صَلَاةِ الْأَبْرَارِ وَكُتِبَ فِي وَفْدِ الرَّحْمٰنِ)).

۱۹۲- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص وضو کرے' پھر مسجد میں پہنچ کر نماز فجر سے پہلے دو رکعت پڑھے اور نماز فجر تک بیٹھا رہے' اس کی اس دن کی نماز ابرار (نیک لوگوں) کی نماز شمار ہوتی ہے اور اسے رحمٰن کے وفد میں شمار کیا جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۱۹۳- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۹۳- حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتا ہے (ابن ماجہ۔ اس کی سند صحیح ہے)

۱۹۴- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَةَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۹۴- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

۱۹۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/ ٤١ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور مجھے علم نہیں کہ نخع کے مذکورہ بالا شخص کے بارہ میں کس نے ذکر کیا ہو اور اس کا نام جابر ہے۔

۱۹۱- معجم کبیر طبرانی ۸/ ۲۱۰۔

۱۹۲- معجم کبیر طبرانی ۸/ ۲۱۸۔

۱۹۳- سنن ابن ماجہ ۲/ ۱۳۰۱ کتاب الفتن باب المسلمون فی ذمة الله عزوجل بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند صحیح ہے بشرطیکہ حسن نے سمرہ سے سنا ہو اور اشعث کا نام عبد الملک ہے۔

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ الشَّيْطَانِ)).

"جو شخص صبح کے وقت نماز کے لئے جاتا ہے' وہ ایمان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے اور جو شخص صبح کے وقت بازار کی طرف جاتا ہے' وہ شیطان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے۔" (ابن ماجہ)

وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَأَنَّ عُمَرَ غَدَا إِلَى السُّوقِ، وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوقِ، فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا: لَمْ أَرَ سُلَيْمَانَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ [مِنْ] أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً: رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّإِ.

ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن خطابؓ کو (میرے باپ) سلیمان بن ابی حثمہ صبح کی نماز میں نظر نہ آئے' حضرت عمرؓ بازار کی طرف نکلے۔ سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا۔ ان کا گزر سلیمان کی والدہ شفاء کے پاس سے ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا' صبح کی نماز میں سلیمان نظر نہیں آیا؟ اس نے کہا وہ پوری رات تہجد پڑھتا رہا' صبح ہوئی تو اس پر نیند غالب آ گئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے نزدیک صبح کی نماز کے لئے آنا پوری رات کے قیام سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (مؤطا مالک)

ثواب من خرج يريد الصلاة في الجماعة فوجد هم قد صلوا

اس شخص کا ثواب جو نماز باجماعت کی نیت سے گیا لیکن جماعت ہو چکی ہو

۱۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ أَجْرِ

۱۹۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اچھی طرح وضو کرے' (مسجد کی طرف) جائے اور دیکھے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں' اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں کے

۱۹۴- سنن ابن ماجہ ۷۵۱/۲ كتاب التجارات باب الاسواق ود خولها بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند کے ایک راوی عیسیٰ بن میمون کو ضعیف قرار دینے پر سب متفق ہیں۔

۱۹۵- سنن ابو داؤد ۱۵۵/۱ كتاب الصلاة باب فيمن خرج يريد الصلاة فسبق بها۔ سنن نسائی ۱۱۱/۲ كتاب الامامة باب حدا دراك الجماعة۔ مستدرك حاكم ۲۰۸/۱ میں یہ حدیث عوف بن حارث سے مروی ہے' حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

مَنْ صَلاَّهَا وَحَضَرَهَا لاَ يَنْقُصُ ذَٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

برابر ثواب دیتا ہے' جنہوں نے باجماعت نماز ادا کی- ان کے ثواب میں اس کی وجہ سے کچھ کمی واقع نہیں ہوتی (ابوداؤد' نسائی' حاکم- نیز حاکم نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا)

۱۹۶- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَضَرَ رَجُلاً مِّنَ الأَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا مَا أُحَدِّثُكُمُوهُ إِلاَّاحْتِسَابًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلاَّ كَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلاَّ حَطَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيَقْرُبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيَبْعُدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَه 'فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلُّوا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلَّى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذَٰلِكَ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلُّوا فَأَتَمَّ الصَّلاَةَ كَانَ كَذَٰلِكَ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

۱۹۶- حضرت سعید بن میّب بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عالم نزع میں کہنے لگا' میں تمہیں صرف ثواب کی نیت سے ایک حدیث سناتا ہوں- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جب کوئی وضو کر کے نماز کے لئے جاتا ہے' اللہ تعالیٰ دائیں پاؤں کے اٹھانے پر اس کی ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور جب بایاں پاؤں اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں- کوئی شخص نزدیک رہتا ہو یا دور جب وہ مسجد میں پہنچ کر باجماعت نماز ادا کرے تو اسے بخش دیا جاتا ہے اور اگر کچھ نماز پڑھی جانے کے بعد آئے اور وہ جتنی مل جائے' ان کے ساتھ پڑھے اور باقی ماندہ کو مکمل کرے' تب بھی ایسے ہی (اسے بخش دیا جاتا ہے) اور اگر پوری نماز مکمل ہونے کے بعد آئے اور وہ نماز پڑھے' تب بھی اس کا یہی ثواب ہے-" (ابوداؤد)

ثواب من أم قومًا وهم به راضون وأحسن صلاتَهُ

اس امام کا ثواب جو اچھے انداز میں نماز پڑھائے اور مقتدی اس سے خوش ہوں

۱۹۷- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلاَثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ

۱۹۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین قسم کے لوگ قیامت کے روز کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے- ایسا غلام جو

۱۹۶- سنن ابوداؤد ۱/۱۵٤ كتاب الصلاة باب ماجاء في الهدى في المشي إلى الصلاة-

۱۹۷- سنن ترمذی ٤/۳۵۵ كتاب البر والصلة باب ماجاء في فضل المملوك الصالح ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہمیں یہ حدیث سفیان الثوری عن ابی الیقظان کے علاوہ کسی سند کے ساتھ معلوم نہیں ہوئی- معجم کبیر طبرانی ۱۲/٤۳۳-

الْمِسْكِ - أَرَاهُ قَالَ- يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُوْنَ، وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَالطَّبَرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((ثَلاَثَةٌ لاَ يَهُوْلُهُمُ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ، وَلاَيَنَالُهُمُ الْحِسَابُ ، هُمْ عَلَى كَثِيْبٍ مِنْ مِسْكٍ، حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلاَئِقِ، رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ، وَأَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُوْنَ)) وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ.

اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرتا ہو اور اپنے مالک کا بھی- ایسا امام جس کے مقتدی اس سے خوش ہوں- ایسا مؤذن جو روزانہ پانچ نمازوں کی اذان کہے-" (ترمذی- نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

طبرانی نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے: "تین آدمیوں کو کوئی بڑی پریشانی یعنی (قیامت) بھی گھبراہٹ میں نہیں ڈالے گی اور نہ وہ حساب کی زد میں آئیں گے بلکہ وہ مخلوقات کے حساب کی تکمیل تک کستوری کے ٹیلے پر رہیں گے -ان میں ایک وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قرآن پڑھتا رہا اور مقتدیوں کی خوشی پر ان کی امامت کراتا رہا-" اور اس نے باقی حدیث ذکر کی-

١٩٨- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ ضَامِنٌ مَسْئُوْلٌ وَإِنْ أَحْسَنَ كَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّى خَلْفَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئاً وَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَهُوَ عَلَيْهِ)) فِيْ إِسْنَادِهِ مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَحْدَهُ [فيما أعلم].

١٩٨- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص کسی قوم کی امامت کروائے اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہئے اور اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ ذمہ دار ضامن ہے- اگر ذمہ داری کو اچھی طرح پورا کرے گا تو اسے مقتدیوں کے ثواب میں کمی کئے بغیر ان سب کا ثواب ملے گا اور اگر کوئی خامی ہوئی تو اس کا گناہ اسے ہوگا-" (طبرانی) اس کی سند میں جس حد تک مجھے معلوم ہے کہ معارک بن عباد راوی ہے جسے صرف ابن حبان نے ثقہ بیان کیا ہے-

ثواب التأمين ومن وافق تأمينه تأمين الملائكة

آمین کہنے اور نمازی کی آمین کے فرشتے کی آمین کے مطابق ہونے کا ثواب

١٩٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا

١٩٩- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام

١٩٨- ہیثمی نے مجمع الزوائد ٢/٦٦ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن شیبہ ہے جسے احمد نے ضعیف کہا ہے اور ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے- ابن حبان نے بھی اسے ثقات میں ذکر کیا ہے' البتہ مجھے اوسط کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی-

قَالَ الإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُولُوا آمِيْنَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِين، وَقَالَ الْمَلاَئِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِين، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ ((وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِم وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُولُوا: آمِين، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ كَلاَمُهُ كَلاَمَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لِمَنْ فِي الْمَسْجِدِ)) آمِين مَعْنَاهَا [اللهم] اسْتَجِب، أو كذلك فافعل، أو كذلك فليكن.

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِم وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو‘ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے مطابق ہو گئی‘ اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“
ایک دوسری روایت اس طرح ہے۔
”جب کوئی شخص آمین کہے اور فرشتے آسمانوں میں آمین کہیں اور یہ دونوں آمین ایک دوسرے سے مل جائیں تو اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“
(بخاری ‘مسلم) نسائی کی ایک روایت اس طرح ہے۔
”جب (امام) ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِم وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو (اگر) کسی کا (آمین) کہنا فرشتوں کے کہنے سے مل جائے تو مسجد میں موجود تمام لوگوں کو بخش دیا جائے گا۔“
(ملاحظہ) آمین کا معنی ہے ‘اے اللہ قبول فرما۔

٢٠٠- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُولُوا: آمين يُجِبْكُمُ اللهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي حَدِيْثٍ .

۲۰۰- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی بنایا کردو اور ایک شخص کو امام بن جانا چاہیئے۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو‘ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔“ (مسلم)

٢٠١- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ قَالَ

۲۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ کہے اور پیچھے والے آمین کہیں تو زمین والوں اور آسمانوں والوں کی

۱۹۹- صحيح بخاری٢/٢٦٦ كتاب الآذان باب جهرالماموم بالتأمين. صحيح مسلم١/٣٠٧ كتاب الصلاة باب التسميع والتحميد والتأمين. سنن نسائی٢/١٤٤ كتاب الافتتاح باب الأمر بالتامين خلف الامام.

۲۰۰- صحيح مسلم١/٣٠٣ كتاب الصلاة باب التشهد فی الصلاة .

الَّذِيْنَ خَلْفَهُ آمِين الْتَقَت مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَأَهْلِ الأَرْضِ آمِين غَفَرَ اللهُ لِلْعَبْدِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) قَالَ: ((وَمَثَلُ الَّذِي لاَ يَقُولُ آمِين كَمَثَلِ رَجُلٍ غَزَا مَعَ قَوْمٍ، فَاقْتَرَعُوا فَخَرَجَ سِهَامُهُمْ وَلَمْ يَخْرُجْ سَهْمُهُ، فَقَالَ مَا لِسَهْمِي لَمْ يَخْرُجْ! قَالَ إِنَّكَ لَمْ تَقُلْ آمِين)) فِي إِسْنَادِهِ لَيْثُ بْنُ [أَبِي] سُلَيْمٍ [فيه خلاف] .

آمین مل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں کے کئے ہوئے گناہ معاف فرمادیتے ہیں-" نیز فرمایا: "جو شخص آمین نہیں کہتا اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو جنگ کے لئے لوگوں کے ساتھ شامل ہوا اور قرعہ اندازی کرنے پر سب کے حصے نکل آئے' لیکن اس کا حصہ نہ نکلا- اس نے پوچھا کہ میرا حصہ کیوں نہیں نکلا؟ جواب ملا کہ تم نے آمین نہیں کہی-" (ابو یعلی اس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم مختلف فیہ راوی ہے)

۲۰۲- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى آمِين، فَأَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِهَا)).

۲۰۲- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "یہودیوں کو تمہارے ساتھ کسی چیز پر اتنا حسد نہیں جتنا آمین کہنے پر ہے' لہٰذا اسے زیادہ سے زیادہ کہا کرو-" (ابن ماجہ)

۲۰۳- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ جُلُوسًا فَقَالَ: ((إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَعْطَانِي [خِصَالاً] ثَلاَثَةً أَعْطَانِيْ صَلاَةً فِيْ الصُّفُوفِ، وَأَعْطَانِي التَّحِيَّةَ إِنَّهَا لَتَحِيَّةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَعْطَانِي التَّأْمِينَ، وَلَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّينَ قَبْلِي إِلاَّ أَنْ يَكُونَ اللهُ أَعْطَى هَارُونَ. يَدْعُو مُوسَى وَيُؤَمِّنُ هَارُونُ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَتَرَدَّدَ فِي ثُبُوتِهِ.

۲۰۳- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خاص چیزیں عنایت کی ہیں- صفوں میں نماز ادا کرنا' سلام کا تحفہ - یہ اہل جنت کا تحفہ ہے اور آمین- اور یہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو عنایت نہیں ہوا- ہو سکتا ہے ہارون علیہ السلام کو دیا ہو کیونکہ موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے-" (ابن خزیمہ' نیز اس نے حدیث صحیح ثابت ہونے میں تردد کیا ہے)

۲۰۴- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَتْ

۲۰۴- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودیوں کا تذکرہ ہوا تو آپ

۲۰۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے جو ثقہ ہے لیکن مدلس ہے اور یہاں اس نے عن کے ساتھ بیان کیا ہے-

۲۰۲- سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب الجهر بآمين۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ طلحہ بن عمرو بالاتفاق ضعیف ہے-

۲۰۳- صحيح ابن خزيمه ۳۹/۳۔

عِنْدَهُ الْيَهُوْدُ فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَمْ يَحْسِدُوْنَا عَلَى شَيْءٍ كَمَا حَسَدُوْنَا عَلَى الْجُمُعَةِ، الَّتِي هَدَانَا اللهُ لَهَا، وَضَلُّوا عَنْهَا، وَعَلَى الْقِبْلَةِ الَّتِي هَدَانَا اللهُ لَهَا وَعَلَى قَوْلِنَا خَلْفَ الإِمَامِ آمِينَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ مُخْتَصَرًا وَقَالَ: ((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلَى شَيْءٍ مَاحَسَدَتْكُمْ عَلَى التَّأْمِينِ وَالسَّلَامِ)).

نے فرمایا "انہوں نے جتنا ہم سے جمعہ کے بارے میں حسد کیا ہے اتنا کسی اور چیز میں حسد نہیں کیا- اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور ان کو گم راہ کر دیا- اسی طرح انہوں نے قبلے کے بارے میں حسد کیا جس کی اللہ نے ہمیں ہدایت کی اور امام کے پیچھے آمین کہنے میں بھی-" (احمد' ابن ماجہ) ابن خزیمہ نے اسے مختصراً اس طرح ذکر کیا ہے کہ: "یہودیوں کو تم سے جس قدر سلام اور آمین پر حسد ہے کسی اور چیز پر نہیں-"

ثواب الصّلاة في الصفّ الأوّل

پہلی صف میں نماز پڑھنے کا ثواب

۲۰۵- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي نَاحِيَةَ الصَّفِّ وَيُسَوِّي بَيْنَ صُدُوْرِ الْقَوْمِ وَمَنَاكِبِهِمْ وَيَقُوْلُ: ((لَاتَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الأَوَّلِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

۲۰۵- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کی ایک طرف سے آتے اور لوگوں کے سینے اور کندھے برابر کرتے جاتے اور فرماتے "آگے پیچھے نہ ہوا کرو' تمہارے دلوں میں اختلاف پڑ جائے گا- اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں-" (ابن خزیمہ)

۲۰۶- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوْفِ الأُوَلِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۲۰۶- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف یا (فرمایا) پہلی صفوں کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں-" (ابن ماجہ- اس کی سند صحیح ہے)

۲۰۴- مسند احمد ۱۳۵/۶ـ سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب الجهر بآمين۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں- ان تمام راویوں کو مسلم نے قابل حجت سمجھا ہے (صحیح ابن خزیمہ ۳۸/۳)۔

۲۰۵- صحیح ابن خزیمہ ۲۳/۳۔

۲۰۶- ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں-

۲۰۷- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَعَلَى الثَّانِي [قال]: قَالَ ((إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ)) قَالُوا: وَعَلَى الثَّانِي قَالَ: ((وَعَلَى الثَّانِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

۲۰۷- حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔" صحابہ نے عرض کیا "دوسری صف کے لئے بھی؟" آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔" انہوں نے کہا دوسری صف کے لئے بھی؟ تو آپؐ نے فرمایا "دوسری صف کے لئے بھی۔" (احمد' اس کی سند نا قابل اعتراض ہے)

۲۰۸- وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۲۰۸- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے تین دفعہ مغفرت کی دعا کیا کرتے تھے اور دوسری صف کے لئے ایک دفعہ۔ (ابن ماجہ' نسائی' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم۔ نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۲۰۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي [النِّدَاءِ] وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۰۹- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کے ثواب کا پتہ چل جائے' پھر ان کے لئے قرعہ اندازی کے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہے تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں۔" (بخاری' مسلم)

۲۱۰- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا

۲۱۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مردوں کی پہلی صف سب سے افضل ہے اور آخری صف بدتر ہے اور

۲۰۷- مسند احمد ۲۶۲/۵۔

۲۰۸- سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب فضل الصف المقدم۔ سنن نسائی كتاب القبلة باب فضل الصف الاول على الثانی۔ صحيح ابن خزيمه ۲۷/۳۔ صحيح ابن حبان (الاحسان)۳۹۶/۳۔ مستدرك حاكم ۲۱۷/۱۔

۲۰۹- صحيح بخاری كتاب الاذان باب الاستهام فی الاذان۔ صحيح مسلم كتاب الصلاة باب تسوية الصفوف و اقامتها۔

۲۱۰- صحيح مسلم كتاب الصلاة باب تسوية الصفوف واقامتها۔

وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَاوَشَرُّهَا أَوَّلُهَا)) رَوَاه مسْلِمٌ.

عورتوں کی آخری صف سب سے افضل ہے اور پہلی بدتر ہے۔"(مسلم)

ثواب الصلاة في ميامن الصفوف

صفوں کی دائیں طرف نماز پڑھنے کا ثواب

۲۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۲۱۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں جانب والوں پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔" (ابوداؤد' ابن ماجہ۔ اس کی سند حسن ہے)

ثواب من وصل صفًا أو سدَّ فرجةً

صف ملانے یا خلا ختم کرنے کا ثواب

۲۱۲- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ فَيَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا أَو صدورنا، وَيَقُولُ: ((لاَ تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ)) قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ ((إِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ ((وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً [وَمَا خُطْوَةٌ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا الْعَبْدُ يَصِلُ بِهَا

۲۱۲- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک چلتے۔ ہمارے کندھے یا (کہا) ہمارے سینے سیدھے کرتے اور فرماتے "تم آگے پیچھے نہ ہوا کرو' تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔" حضرت براء کہتے ہیں کہ آپؐ فرماتے: "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔" (احمد) ابن ماجہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔"جو شخص خلا پر کرے' اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدم سے بہتر کوئی قدم نہیں ہے' جسے اٹھا کر آدمی صف کو ملاتا

۲۱۱- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب من يستحب ان يلي الامام في الصف و كراهية التاخر۔ سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب فضل ميمنة الصف۔

۲۱۲- مسند احمد ۲۹۷/٤۔ سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب فضل الصف المقدم۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ سنن ابوداؤد كتاب الصلاة باب تسوية الصفوف۔ صحيح ابن خزيمه ٢٤/٣۔

صَفًّا)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

ہے۔" (ابوداؤد' ابن خزیمہ)

۲۱۳- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ**)) وَ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالحَاكِمُ وقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرطِ مُسلِم.

۲۱۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔" (ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم- حاکم نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۲۱٤- وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِن حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَحْوَهُ: وَزَادَ: ((**وَلَا يَصِلُ عَبْدٌ صَفًّا إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ دَرَجَةً، وَذَرَّتْ عَلَيْهِ المَلَائِكَةُ مِنَ البِرِّ**)) الفرجة: هي الخلوّ بين الاثنين في الصفّ.

۲۱۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے اس کے ہم معنی حدیث بیان کر کے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "جو شخص صف ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور فرشتے اس پر نیکی نچھاور کر دیتے ہیں۔" (طبرانی)

۲۱۵- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ**)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرطِ مُسْلِمٍ.

۲۱۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو صف کو ملائے' اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے اور جو صف توڑے اللہ تعالیٰ اسے توڑ دیتا ہے۔" (نسائی' ابن خزیمہ' حاکم' نیز حاکم نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۲۱٦- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ

۲۱۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص (صف

۲۱۳- صحیح ابن خزیمہ ۲۳/۳۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۹۷/۳۔ مستدرك حاكم ۲۱٤/۱ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

۲۱۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۹۱/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عاصم بن احوص ہے' دارقطنی نے اس کے متعلق کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے' جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ روایت معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۲۱۵- سنن نسائی کتاب الامامة باب من وصل صفاً۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۳/۳۔ مستدرك حاكم ۲۱۳/۱۔ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

۲۱۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۹۱/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی مسلم بن خالد زنجی ہے اور وہ ضعیف ہے۔ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ روایت معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

وَسَلَّمَ ((مَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ.

کا) خلا پر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور جنت میں اس کا گھر بنا دیتے ہیں۔" (طبرانی۔اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۲۱۷- وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِي الصَّفِّ غُفِرَ لَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۲۱۷- حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص صف کا خلا پر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔" (طبرانی۔اس کی سند حسن ہے)

۲۱۸- وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قَالَ:] ((خُطْوَتَانِ ، إِحْدَاهُمَا أَحَبُّ الْخُطَا إِلَى اللهِ، وَالأُخْرَى أَبْغَضُ الْخُطَا إِلَى اللهِ. فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللهُ فَرَجُلٌ نَظَرَ إِلَى خَلَلٍ فِي الصَّفِّ فَسَدَّهُ. وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللهُ فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَقُومَ مَدَّ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَأَثْبَتَ الْيُسْرَى ثُمَّ قَامَ)) رَوَاهُ الحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۲۱۸- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو قدموں میں سے ایک قدم اللہ تعالیٰ کو انتہائی محبوب اور دوسرا انتہائی مبغوض ہے۔ محبوب قدم وہ ہے جس کے ذریعے کوئی شخص صف کے خلا کو پر کرتا ہے اور مبغوض قدم وہ ہے کہ آدمی جب کھڑا ہونا چاہے تو دائیں پاؤں کو پھیلا کر اپنے ہاتھ کو اس کے اوپر رکھ دے اور بائیں پاؤں پر سہارا لے کر کھڑا ہو۔" (حاکم' نیز اس نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے)

ثواب الصلاة في المسجد الحرام ومسجد المدينة الشريفة

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کا ثواب

۲۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

۲۱۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اس

۲۱۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۹۱/۲ میں کہا ہے کہ اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی کسی بھی معجم کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۲۱۸- مستدرك حاكم ۲۷۲/۱ نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ بقیہ نامی راوی کو شواہد میں قابل حجت سمجھا گیا ہے اور اس سے شیخین نے روایت نہیں لی جب کہ مقبول راویوں سے روایت محفوظ اور قابل قبول ہے۔ ذہبی نے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق ہے جب کہ خالد عن معاذ منقطع ہے۔

۲۱۹- صحيح مسلم كتاب الحج باب فضل الصلاة بمسجدى مكة و المدينة۔

((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِي هَذَا خَيرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلا الْمَسْجِدَ الحَرَامِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مسجد کی ایک نماز مسجد حرام کو چھوڑ کر باقی مساجد کی ایک ہزار نماز سے بہتر ہے۔" (مسلم)

۲۲۰–وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الحَرَامِ. وَصَلَاةٌ فِيْ الْمَسْجِدِ الحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي هَذَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيمَةَ.

۲۲۰- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اس مسجد کی ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام کی ایک نماز اس مسجد کی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔" (احمد' ابن خزیمہ)

۲۲۱– وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ)) رَوَاهُ أَحمدُ وَابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۲۲۱- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "میری مسجد کی ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے اور مسجد حرام کی ایک نماز ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔" (احمد' ابن ماجہ۔ اس کی سند صحیح ہے)۔

۲۲۲– وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ أَيْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّلَاةُ فِيْ مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ وَالْجُمُعَةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ جُمُعَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ

۲۲۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری مسجد کی نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور میری مسجد کا جمعہ مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کے ہزار جمعے سے افضل ہے اور میری مسجد کا رمضان مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کے ہزار

۲۲۰- مسند احمد ٥/٤۔ صحیح ابن خزیمہ کے مطبوعہ حصے میں یہ روایت نہیں ہے۔

۲۲۱- مسند احمد ٣٤٣/٣۔ سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اسماعیل بن اسد کو بزار' دار قطنی اور ذہبی نے کاشف میں ثقہ قرار دیا ہے۔

۲۲۲- اس حدیث کو سیوطی نے جمع الجوامع ٥٦٣/١ میں ذکر کیا ہے اور اسے شعب الایمان بیہقی کی طرف منسوب کیا ہے' لیکن مجھے (محقق کو) مطبوعہ حصے میں نہیں ملی' فاکہی نے اسے اخبار مکہ ۹۰/۲ میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ اسی طرح ابن عدی نے الکامل ۲۲٦٧/٧ میں اسے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن ابی حیہ ہے بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے اور دار قطنی نے متروک کہا ہے۔

الْحَرَامَ وَشَهْرُ رَمَضَانَ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)).

رمضان سے افضل ہے۔" (بیہقی)

۲۲۳- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((فَضْلُ الصَّلاَةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَى غَيْرِهِ مِائَةُ أَلْفِ صَلاَةٍ، وَفِي مَسْجِدِي أَلْفُ صَلاَةٍ، وَفِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَمْسُ مِائَةِ صَلاَةٍ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَحَسَّنَ إِسْنَادَهُ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((صَلاَةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلاَةٍ وَصَلاَةٌ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ وَصَلاَةٌ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَفْضَلُ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ بِخَمْسِمِئَةِ صَلاَةٍ)).

۲۲۳- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسجد حرام کی نماز باقی مسجدوں کی نماز سے ایک لاکھ درجہ برتر ہے اور میری مسجد کی نماز ہزار (درجہ) اور بیت المقدس کی مسجد کی نماز پانچ سو (درجہ)۔" (بزار' اس کی سند حسن ہے)

ابن خزیمہ نے بھی اسے ذکر کیا ہے تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں:

"مسجد حرام کی ایک نماز باقی مسجدوں کی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے اور مسجد مدینہ کی ایک نماز باقی مسجدوں کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ بیت المقدس کی مسجد کی نماز باقی مساجد کی پانچ سو نمازوں سے افضل ہے۔"

۲۲٤- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلاَةً لاَ تَفُوتُهُ صَلاَةٌ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ [وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْعَذَابِ] وَبَرِيءَ مِنَ النِّفَاقِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۲۲۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں کسی نماز کے فوت ہوئے بغیر پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ کی آگ کے عذاب اور نفاق سے آزادی واجب کر دیتے ہیں۔" (احمد' اس کے راوی ثقہ ہیں)

ثواب الصلاة في مسجد بيت المقدس

مسجد بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ثواب

تَقَدَّمَ فِي حَدِيْثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَصَلاَةٌ فِي

گزشتہ عنوان کے تحت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ "بیت المقدس کی مسجد

۲۲۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۱۳/۱ ـ صحیح ابن خزیمہ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۲۲۴- مسند احمد ۱۵۵/۳ ـ

مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَفْضَلُ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةٍ)).

میں ایک نماز پڑھنا باقی مساجد کی پانچ سو نمازوں سے افضل ہے۔"

۲۲۵- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا فَرَغَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ بِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ، وَمُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّهُ لَا يَأْتِي هَذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۲۲۵- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ عزوجل سے تین چیزیں مانگیں۔ ایسا فیصلہ جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو' ایسی حکومت جو ان کے بعد کسی کو نہ مل سکے اور اس مسجد (یعنی بیت المقدس) میں نماز کے لئے جو بھی شخص آئے اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جیسے وہ پیدائش کے وقت تھا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "دو چیزیں تو انہیں مل چکی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ تیسری بھی انہیں مل گئی ہو گی۔" (احمد' نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم۔ نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۲۲۶- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ فِيهِ مَنْ لَا يُعْرَفُ حَالُهُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً

۲۲۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی کی اپنے گھر میں ادا کی گئی نماز ایک نماز کے برابر ہے اور محلے کی مسجد میں پڑھی گئی نماز پچیس نماز کے برابر ہے اور جامع مسجد میں پڑھی گئی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور

۲۲۵- مسند احمد ۱۷۶/۲۔ سنن نسائی کتاب المساجد باب فضل المسجد الاقصیٰ و الصلاۃ فیہ۔ سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا باب ماجاء فی الصلا ۃفی مسجد بیت المقدس۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۸۸/۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱/۸' ۱۷۶/۳۔ مستدرک حاکم ۳۰/۱۔ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

۲۲۶- سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا باب ماجاء فی الصلاۃ فی المسجدالجامع۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ ابوالخطاب دمشقی مجہول الحال ہے اور زریق محل نظر ہے۔ ابوزرعہ سے منقول ہے کہ یہ ناقابل اعتراض راوی ہے اور ابن حبان نے اسے ثقات میں بھی ذکر کیا ہے اور ضعفاء میں بھی اور کہا ہے یہ بعض چیزوں میں اکیلا ہے اور اس کی حدیث ثقہ راوی سے میل نہیں کھاتی' لہٰذا باقی راویوں سے اتفاق کے بغیر اسے قابل حجت نہ جانا جائے۔

وَصَلَاةٌ فِيْ الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةٍ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ وَصَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِئَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ)).

مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد کی ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام کی نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔" (ابن ماجہ' اس کی سند میں مجہول الحال راوی ہے)

ثواب الصلاة في مسجد قباء

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب

۲۲۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةً بِالْأَوْسَاطِ فِي دَارِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ. فَأَقْبَلَ مَاشِيًا إِلَى بَنِي عمرو بن عَوفٍ بِفِنَاءِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ،فَقِيْلَ لَهُ: أَيْنَ تَؤُمُّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: أَؤُمُّ هٰذَا الْمَسْجِدَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوفٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَلّٰى فِيْهِ كَانَ كَعِدْلِ عُمْرَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۲۲۷- حضرت ابن عمرؓ دار سعد بن عبادہ میں ایک جنازہ پڑھنے آئے۔ پھر پیدل ابو عمرو بن عوف کی طرف چل دیئے جو کہ حارث بن خزرج کے محلے میں واقع ہے۔ ان سے پوچھا گیا اے ابو عبدالرحمٰن! آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں ابو عمرو بن عوف کی اس مسجد (یعنی مسجد قبا) میں جانا چاہتا ہوں' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو شخص اس (مسجد) میں نماز پڑھتا ہے' وہ عمرے کے برابر (ثواب حاصل کر لیتا) ہے۔" (ابن حبان)

۲۲۸- وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۲۸- حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسجد قبا میں نماز پڑھنا عمرے کے برابر ہے۔" (ابن ماجہ' ترمذی' نیز ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۲۲۹- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حنيفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلّٰى فِيْهِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ

۲۲۹- حضرت سہل بن حنیفؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد قبا میں آ کر نماز ادا کرے اسے عمرے کا ثواب ہو گا۔" (احمد' نسائی' ابن ماجہ' حاکم نیز حاکم نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے)

۲۲۷- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷٤/۳۔

۲۲۸- سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها باب ماجاء فی الصلاة فی مسجد قباء۔ سنن ترمذی ۱٤٥/۲ نیز ترمذی نے کہا ہے کہ اسید کی حدیث حسن غریب ہے۔

وَابْنُ مَاجَه وَالحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَخَرَّجَهُ الطَّبَرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ دَخَلَ مَسْجِدَ قُبَاء فَيَرْكَعُ فِيْهِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ كَانَ ذٰلِكَ عِدْلَ رَقَبَةٍ)).

یہ حدیث طبرانی نے بھی ذکر کی ہے، لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں:
"جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد قبا میں آئے اور چار رکعت نماز ادا کرے، اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا۔"

وَعَن عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ: أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَاهُمَا سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَأَنْ أُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدَسِ رَوَاهُ الحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَهُوَ مَوْقُوفٌ.

عامر بن سعد اور عائشہ بنت سعد دونوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنا میرے نزدیک بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ روایت موقوف ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

ثواب صلاة المرأة في بيتها

عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنے کا ثواب

۲۳۰ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صَلاَةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلاَتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلاَتُهَا فِي حُجْرَتِهَا خَيْرٌ مِن صَلاَتِهَا فِي دَارِهَا وَصَلاَتُهَا فِي دَارِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلاَتِهَا خَارِجَ[1])) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ

۲۳۰۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور حجرے میں نماز پڑھنا محلے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور محلے میں نماز پڑھنا (محلے سے) باہر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔" (طبرانی۔ اس کی سند اچھی ہے)

۲۲۹۔ مسند أحمد ۴۸۷/۳۔ سنن نسائی کتاب الصلاة، باب فضل مسجد قباء والصلاة فيه۔ سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب ماجاء فی الصلاة فی مسجد قباء۔ مستدرك حاكم ۱۲/۳ نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ اس کی سند صحیح ہے شیخین نے اسے ذکر نہیں کیا۔ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ معجم کبیر طبرانی ۹۱/۶۔۹۰۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱/۴) میں کہا ہے کہ اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے۔

۲۳۰۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۳۴/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور زید بن المہاجر کے علاوہ اس کے سب راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ ابن ابی حاتم نے اس کے بیٹے محمد بن زید کے علاوہ اس سے روایت کرنے والا کوئی اور شخص ذکر نہیں کیا۔

(۱) اصل نسخہ میں اسی طرح ہے۔

بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۲۳۱- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَ بُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

۲۳۱- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنی عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو' جب کہ ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں۔" (ابوداؤد)

۲۳۲- وَعَنْهُ [رضي الله عنه] عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَإِنَّهَا لَا تَكُوْنُ أَقْرَبَ إِلَى اللّٰهِ مِنْهَا فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

۲۳۲- انہی حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عورت (کا پورا جسم) قابل پردہ ہے۔ جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے نزدیک اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔" (طبرانی۔ اس کی سند اچھی ہے)

۲۳۳- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوتِهِنَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ ، وَقَالَ :صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۲۳۳- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عورتوں کے لئے سب سے بہتر سجدہ گاہیں ان کے گھر کا اندرونی حصہ ہیں۔" (احمد' ابن خزیمہ' حاکم۔ نیز حاکم نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے)

۲۳٤- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ إِلَى اللّٰهِ فِيْ أَشَدِّ مَكَانٍ فِي بَيْتِهَا ظُلْمَةً)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

۲۳۴- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورت کی سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جسے وہ اپنے گھر کے اندر اندھیرے میں پڑھے۔" (ابن خزیمہ)

۲۳۵- وَعَنه عن النبي ﷺ قال: ((صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَ صَلَاتُهَا فِي مِخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ ((الْمِخْدَعُ))

۲۳۵- انہی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنا حجرے (بیٹھک یا مہمان خانے) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور داخلی کمرے میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر

۲۳۱- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب ماجاء في خروج النساء الى المساجد۔

۲۳۲- معجم اوسط طبرانی ۲۲/۳ ٤ البتہ اس میں یہ حدیث ابن عمر کی بجائے حضرت عمر سے مذکور ہے۔

۲۳۳- مسند احمد ۲۹۷/٦' ابن خزیمه ۹۲/۳' مستدرك حاكم ۲۰۹/۱۔

۲۳۴- صحيح ابن خزيمه ۹٦/۳۔

بكسر الميم وإسكان الخاء هو الخزانة تكون [في] داخل البيت و المراد أن المرأة كلما استترت وبعد منظرها عن أعين الناس كان أفضل لصلاتها فصلاتها في الخزانة داخل البيت أفضل من صلاتها في البيت وصلاتها في البيت أفضل من صلاتها في حُجرة البيت وصلاتها في الحجرة أفضل من صلاتها في الدار خارج الحجرة وصلاتها في الدار أفضل من صلاتها في المسجد. وقد صرح ابن خزيمة وجماعةٌ من العلماء بأن صلاتها في دارها أفضل من صلاتها في المسجد وإن كان مسجد مكة .أو المدينة أو بيت المقدس والإطلاقات في الأحاديث المتقدمة تدُل على ذلك. وقد صرح النبي ﷺ بذلك في حديث أم حميد الآتي فالرجل كلما بَعُدَ مَمْشَاهُ وَكَثُرَتْ خُطَاهُ زَادَ أَجْرُهُ وَعَظُمَتْ حَسَنَاتُهُ والمرأة كلما بعد ممشاها قل أجرها، ونقصت حسناتها ولذلك قال: صلي الله عليه وسلم ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَ شَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا)) [وانما كان الفضل في صفهن الأخير لبعدهن عن مخالطة الرجال ورؤيتهم، فأما إذا صلى النساءَ

ہے-"(ابوداؤد'ابن خزیمہ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت جس قدر لوگوں کی نظروں سے چھپ کر نماز پڑھے گی اسی قدر اس کی نماز افضل ہو گی-لہٰذا پردے میں اس کے لئے نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور گھر کی نماز گھر کے مہمان خانے کی نماز سے بہتر ہے اور گھر کے مہمان خانے کی نماز مہمان خانے سے باہر والی نماز سے بہتر ہے اور باہر کی نماز مسجد کی نماز سے بہتر ہے-

ابن خزیمہ اور علماء کی ایک جماعت نے صراحتہً ذکر کیا ہے کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اگرچہ وہ مسجد مکہ 'مدینہ اور بیت المقدس ہی کیوں نہ ہو-گذشتہ احادیث کے مطلق بیانات بھی اس بات کو عیاں کرتے ہیں- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حمید کی حدیث میں (جو آگے آرہی ہے) اس چیز کو بالوضاحت بیان فرمادیا ہے'لہٰذا مرد جس قدر زیادہ فاصلے سے آئے گا اتنا ہی اس کا اجر وثواب زیادہ ہو گا اور عورت کا جس قدر فاصلہ زیادہ ہو گا اتنا اس کا اجر و ثواب کم ہو گا-اسی چیز کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے"مردوں کی پہلی صف سب سے بہتر ہوتی ہیں اور آخری سب سے بری جب کہ عورتوں کی آخری صف سب سے بہتر ہوتی ہے اور پہلی سب سے بری-"

آخری صف کی فضیلت محض اس بناپر ہے کہ وہ مردوں کے میل جول اور ان کی نظروں سے دور ہوتی ہیں' تاہم اگر عورتیں علیحدہ نماز ادا کر رہی ہوں'مردوں کے ساتھ نہ ہوں تو ان کی بھی بہترین صف مردوں کی طرح پہلی ہی ہو گی-واللہ اعلم-

۲۳۵- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد والتشدید فی ذالک-
صحیح ابن خزیمہ ۳/۹۵-۹۴

وحدهن لا مع رجال فخير صفوفهن أولها كالرجال. وا لله أعلم].

۲۳۶- وَعَنْ أُمِّ حُمَيدٍ امْرَأَةِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ، قَالَ: ((**قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِي وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي**)) قَالَ: فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا أَوْ أَظْلَمِهِ وَكَانَتْ تُصَلِّي فِيْهِ حَتَّى لَقِيَتِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ: قلت كان النساءُ فِي عهد رسول الله ﷺ إذا خرجن من بيوتهن إلى الصلاة يخرجن مُتَبَذِّلَاتٍ مُتَلَفِّعَاتٍ بالأكسية لا يُعْرَفْنَ من الغلس وكان إذا سلم النبي ﷺ يقال للرجال مكانكم حتى ينصرف النِّساءُ. ومع هذا قال: رسول الله ﷺ ((**إِنَّ صَلَاتَهُنَّ فِي بُيُوتِهِنَّ أَفْضَلُ لَهُنَّ**)) فما ظنك بمن تخرج متزينة متبخرة متبهرجةً لابسةً أحسن ثيابها!

۲۳۶- حضرت ام حمید رضی اللہ عنہ حضرت ابو حمید ساعدیؓ کی زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں- آپ فرمانے لگے "مجھے پتہ ہے کہ تو میرے ساتھ نماز کو پسند کرتی ہے (لیکن) تیرے لئے گھر میں نماز پڑھنا حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور حجرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تیرا صحن میں نماز پڑھنا محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تیرا محلے کی مسجد میں نماز میری مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے-" راوی کا بیان ہے کہ پھر اس کے کہنے پر اس کے گھر کے انتہائی اندھیرے والی یا انتہائی مخفی جگہ پر مسجد بنائی گئی اور وہ اس میں مرتے دم تک نماز ادا کرتی رہی- (احمد' ابن خزیمہ' ابن حبان)

(ملاحظہ) عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جب نماز کے لئے جاتیں تو وہ بلا اہتمام اور کپڑوں میں لپٹ کر جاتیں' اندھیرے کی وجہ سے ان کی پہچان نہ ہو پاتی- جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو مردوں سے کہہ دیا جاتا کہ وہ عورتوں کے جانے تک اپنی جگہ پر رہیں- اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے" جب صورت حال یہ ہو کہ عورتیں بن ٹھن کر خوشبو لگا کر اور خوبصورت لباس پہن کر جاتی ہوں تو ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال

۲۳۶- مسند احمد ۳۷۱/۶- صحیح ابن خزیمہ ۳/ ۹۵- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۱۸/۳-

وقد قالت عائشة رضي الله عنها ((لَوْ عَلِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ بَعْدَهُ لَمَنَعَهُنَّ الخُرُوجَ إِلَى الْمَسْجِدِ)) هذا قولها في حق الصحابيات ونساء الصَّدْرِ الأَوَّلِ، فما ظنك لو رأت [نساء] زماننا هذا!

وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُخْرِجُ النِّسَاءَ يَومَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيَقُولُ اخْرُجْنَ إِلَى بُيُوتِكُنَّ خَيْرٌ لَكُنَّ وَاللهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ.

ہے؟ بنابریں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ:

اگر نبی کریم ﷺ کو علم ہو جاتا کہ عورتوں نے ان کے بعد کیا گل کھلائے ہیں تو وہ انہیں مسجد میں جانے سے ضرور منع فرما دیتے۔

یہ تو حضرت عائشہؓ کا تبصرہ صحابیات اور ابتدائی دور کی عورتوں پر ہے۔ اگر وہ ہمارے دور کی عورتوں کو دیکھ لیں تو پھر آپ کا کیا خیال ہے!! طبرانی نے ابو عمرو الشیبانی کے متعلق ذکر کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے روز عورتوں کو مسجد سے نکال رہے تھے اور فرما رہے تھے چلی جاؤ تمہارے لئے گھر بہتر ہیں۔ واللہ اعلم۔

ثواب من بنى مَسْجِدًا للهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بنانے کا ثواب

۲۳۷- عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۳۷- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بنائے' اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔" (بخاری' مسلم)

۲۳۸-وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بِشْرِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: جَاءَ وَاثِلَةُ بْنُ الأَسْقَعِ وَنَحْنُ نَبْنِي مَسْجِدًا، قَالَ: فَوَقَفَ عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُصَلِّي فِيهِ بَنَى اللهُ

۲۳۸- حضرت بشر بن حیان کا بیان ہے کہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم مسجد بنا رہے تھے' وہ ہمارے پاس ٹھہر گئے' سلام کیا اور کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو شخص مسجد بنائے اور اس میں نماز ادا کی جائے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں اس سے بہتر (گھر) بنا

۲۳۷- صحيح بخاری كتاب الصلاة باب من بنى مسجداً' صحيح مسلم كتاب الزهد والرقائق باب فضل بناء المساجد۔

۲۳۸- مسند احمد ۳/۴۹۰۔

عَزَّوَجَلَّ لَهُ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلَ مِنْهُ)).

دیتے ہیں۔" (احمد)

۲۳۹- وَخَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ بَنَى بَيْتًا يُعْبَدُ اللهُ فِيْهِ مِنْ مَالٍ حَلَالٍ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوْتٍ)).

۲۳۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص حلال روزی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت گاہ بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے موتیوں اور یاقوت کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔" (طبرانی)

۲۴۰- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لَا يُرِيْدُ بِهِ رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

۲۴۰- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ریاکاری اور دکھلاوے سے بالاتر رہ کر مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔" (طبرانی)

۲۴۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحاً تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۲۴۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عمل اور نیکیاں موت کے بعد مومن کو پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے (ایک) وہ علم ہے جس کی اس نے تعلیم دی ہو (دوسرا) نیک اولاد یا قرآن مجید وراثت میں چھوڑا ہو یا مسجد بنوائی ہو یا مسافر خانہ تعمیر کرایا ہو یا نہر کھدوائی ہو یا زندگی و صحت کے عالم میں صدقہ کیا ہو۔ یہ اسے موت کے بعد بھی پہنچتے رہتے ہیں۔" (ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

۲۴۲- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ بَنَى

۲۴۲- حضرت ابوذرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص چیل کے گھونسلے کے

۲۳۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۸/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس میں ایک راوی سلیمان بن داؤد یمانی ضعیف ہے، جب کہ مجھے (محقق کو) یہ روایت معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۲۴۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۸/۲ میں کہا ہے کہ اسے بزار نے مسند میں اور طبرانی نے معجم اوسط میں اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس میں ایک راوی کثیر بن عبد الرحمان ہے اسے عقیلی نے ضعیف کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے، جب کہ مجھے (محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط طبرانی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۲۴۱- سنن ابن ماجہ ۸۸/۱ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند غریب ہے۔ مرزوق مختلف فیہ راوی ہے اور ابن خزیمہ نے صحیح میں اسے محمد بن یحیٰ ذہلی سے روایت کیا ہے، جب کہ مجھے (محقق کو) یہ حدیث صحیح ابن خزیمہ کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

للهِ مَسْجِدًا قَدْرَ مَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ ((مَفْحَصُ الْقَطَاةِ)) بفتح الميم والحاء المهملة جميعاً هو مَجْثَمُهَا.

برابر مسجد بناتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔" (بزار' ابن حبان)

۲۴۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ بِئْرَ مَاءٍ لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرَّى مِنْ جِنٍّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا آجَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

۲۴۳- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر کوئی شخص کنواں کھدوائے تو اس میں سے پینے والے پیاسے جنوں' انسانوں اور پرندوں میں سے ہر ایک کا ثواب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عنایت فرمائیں گے اور اگر کوئی مسجد بنائے' اگرچہ چیل کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو یا اس سے چھوٹی ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائیں گے۔" (ابن خزیمہ)

۲۴۴- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

۲۴۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی شخص چھوٹی مسجد بنائے یا بڑی اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔" (ترمذی)

ثواب كنس المسجد وتنظيفه

مسجد میں جھاڑو دینے اور اسے صاف کرنے کا ثواب

۲۴۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ

۲۴۵- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے اجر و ثواب میرے سامنے لائے گئے حتیٰ کہ اس تنکے (کا ثواب بھی لایا گیا) جسے آدمی مسجد سے اٹھا کر باہر پھینکتا ہے اور میرے سامنے

۲۴۲- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۰۴/۱' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۶۹/۳۔

۲۴۳- صحیح ابن خزیمہ ۲۶۹/۲۔

۲۴۴- سنن ترمذی ۱۳۵/۲

۲۴۵- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب فی کنس المساجد سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ۱۹ ترمذی نے کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا ہے کہ مطلب بن عبد اللہ کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں ہے (لہٰذا یہ روایت منقطع ہے ابن ماجہ نے اسے ذکر نہیں کیا۔ مصنف کو غلطی لگ گئی ہے۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۷۱/۲

ذُنُوبُ أُمَّتِيْ فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاودُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

میری امت کے گناہ بھی لائے گئے۔ سب سے بڑا گناہ میں نے دیکھا کہ آدمی کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا کوئی آیت عطا کی جائے اور وہ اسے بھلا دے۔" (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ)

۲۴٦- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَتُوُفِّيَتْ لَيْلاً، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُخْبِرَبِهَا ، فَقَالَ: ((أَلاَ آذَنْتُمُونِي؟)) فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ فَوَقَفَ [رَسُولُ اللهِ] عَلَى قَبْرِهَا ، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ، وَدَعَا لَهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۲۴٦- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ رات کو فوت ہو گئی۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو اس کے متعلق بتایا گیا۔ آپ نے فرمایا "تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی تھی؟" پھر آپ اپنے صحابہ کو لے گئے' اس کی قبر پر کھڑے ہوئے' اللہ اکبر کہا' صحابہ آپ کے پیچھے تھے۔ اس کے لئے دعا کی اور آ گئے۔ (ابن ماجہ' ابن خزیمہ)

۲۴۷- وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ، فَتُوُفِّيَتْ فَلَمْ يُؤْذَنِ النَّبِيُّ ﷺ بِدَفْنِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا مَاتَ لَكُمْ مَيِّتٌ فَآذِنُونِي)) وَصَلَّى عَلَيْهَا. وَقَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُهَا فِي الْجَنَّةِ بِلَقْطِ الْقَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ)).

۲۴۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسجد سے تنکے اٹھایا کرتی تھی' وہ فوت ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دفن کرنے کی اطلاع نہیں دی گئی تھی' آپ ﷺ نے فرمایا "کوئی شخص فوت ہو جائے تو مجھے اطلاع کیا کرو" اور آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا "میں نے اسے جنت میں دیکھا ہے کیونکہ وہ مسجد سے تنکے اٹھایا کرتی تھی۔" (طبرانی)

۲۴۸- وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَرْزُوقٍ مُرْسَلاً، قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَتْ فَلَمْ يَعْلَمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَرَّ

۲۴۸- عبید بن مرزوق سے مرسل روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی۔ وہ فوت ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ نہ چل سکا۔ آپ کا گزر اس کی قبر کے پاس

۲۴٦- سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء في الصلاة على القبر' بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی ابن لھیعہ ہے جو ضعیف ہے۔ صحیح ابن خزیمه ۲/ ۲۷۲۔

۲۴۷- معجم کبیر طبرانی ۱۱/ ۲۳۸' ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/ ۱۰ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبدالعزیز بن فائدہ مجہول راوی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس میں فائد بن عمر ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔

۲۴۸- مجھے (محقق کو) ابوالشیخ ابن حیان کے ہاں سے یہ حدیث نہیں ملی۔

عَلَى قَبْرِهَا فَقَالَ: ((مَا هَذَا الْقَبْرُ؟)) فَقَالُوا أُمُّ مِحْجَنٍ، قَالَ: ((الَّتِي كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ)) قَالُوا: نَعَمْ، فَصَفَّ النَّاسُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّ الْعَمَلِ وَجَدْتِ أَفْضَلَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَتَسْمَعُ؟ قَالَ: ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهَا)) فَذَكَرَ أَنَّهَا أَجَابَتْهُ: قَمُّ الْمَسْجِدِ ((الْقَذَى)) جمع قذاة وهو ما يقع في العين من تراب أو قش أو نحو ذلك صغير القدر وقوله ((تَقُمُّ الْمَسْجِدَ)) بضم القاف وتشديد الميم أي تكنسه والقمامة الكناسة.

سے ہوا تو آپ نے پوچھا "یہ کس کی قبر ہے؟" صحابہ کرام نے کہا یہ ام محجن کی قبر ہے۔ آپ فرمانے لگے "وہی جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی؟" صحابہ کرام نے کہا ہاں وہی۔ پھر انہوں نے صف بنائی اور آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور فرمایا "تمہیں کون سا عمل افضل معلوم ہوا ہے؟" صحابہ نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ سن رہی ہے؟ آپ نے فرمایا "تم اس سے زیادہ نہیں سن رہے۔" عبید بن مرزوق کہتے ہیں کہ اس نے جواب میں کہا "مسجد کی صفائی۔" (ابوالشیخ)

۲۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً [سَوْدَاءَ] كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ -أَوْ شَابًّا- فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهَا - أَوْ عَنْهُ- فَقَالُوا: مَاتَتْ. قَالَ: ((أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي)) قَالَ: وَ كَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا - أَوْ أَمْرَهُ- فَقَالَ ((دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهَا)) فَدَلُّوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ يُنَوِّرُهَا بِصَلَاتِي عَلَيْهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۴۹- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت یا نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی (ایک دفعہ) وہ رسول اللہ ﷺ کو نظر نہ آئی تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا۔ صحابہ نے کہا کہ وہ فوت ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا "تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں کی۔" راوی کا کہنا ہے کہ گویا انہوں نے اسے معمولی سمجھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس کی قبر پر لے جائیں۔" وہ آپ کو اس کی قبر پر لے گئے اور آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا "یہ قبریں اندھیروں سے بھری پڑی ہیں اور اللہ تعالیٰ میری دعا کے ذریعے انہیں منور کر دیتا ہے۔" (بخاری، مسلم)

۲۵۰- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ

۲۵۰- حضرت ابوسعیدؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۲۴۹- صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب کنس المسجد، صحیح مسلم کتاب الجنائز باب الصلاۃ علی القبر۔

۲۵۰- سنن ابن ماجه کتاب المساجد والجماعات باب تطهیر المساجد۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں انقطاع ہے اور ضعف بھی کیونکہ سلیمان بن یسار (ابن ابی مریم) کا ابوسعید سے سماع ثابت نہیں ہے اور محمد بن صالح ضعیف ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَخْرَجَ أَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

نے فرمایا "جو شخص مسجد میں سے تکلیف دہ چیز (کوڑا کرکٹ وغیرہ) کو نکالتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔" (ابن ماجہ)

۲۵۱- وَخَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي قِرْصَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((ابْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاخْرِجُوا الْقُمَامَةَ مِنْهَا، فَمَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ: رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: وَهٰذِهِ الْمَسَاجِدُ الَّتِيْ تُبْنَى فِيْ الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: ((نَعَم وَإِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ مِنْهَا مُهُورُ الْحُوْرِ الْعِينِ)).

۲۵۱- حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "مسجدیں بناؤ اور انہیں صاف رکھو- جو شخص مسجد تعمیر کرتا ہے- اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے-" ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ان مساجد کے بارے میں کیا خیال ہے جو راستے میں بنائی جاتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں ان کا بھی یہی حکم ہے اور ان کی صفائی حور عین کا مہر ہے-" (طبرانی)

۲۵۲- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِيْ الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ ـ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوداوُدَ وَالتِّرمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. قَوْلُهَا ((بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ)) قَالَ سُفْيَان: تعني القبائل.

۲۵۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے' انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا- (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ)

ثواب المشي الى المساجد للصلاة

نماز کے لئے مسجد میں پیدل جانے کا ثواب

قَالَ تَعَالَى: ﴿فَاسْعَوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾. (الجمعة: ۹)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ کی یاد کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو- اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے-"

۲۵۱- ہیثمی نے مجمع زوائد ۹/۲ میں بیان کیا ہے اور طبرانی نے کبیر میں اس کی سند کو مجہول قرار دیا ہے اور میں نے اس حدیث کو طبرانی کبیر کے مطبوعہ حصہ میں نہیں پایا-

۲۵۲- مسند احمد ۱۱۶۸' سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب اتخاذ المساجد في الدور' سنن ابن ماجه کتاب المساجد والجماعات' سنن ترمذی میں (محقق کو) یہ روایت نہیں ملی- صحیح ابن خزیمه ۲۷۰/۲-

۲۵۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّهُ يُكْتَبُ لَهُ بِإِحْدَى خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةٌ وَتُمْحَى عَنْهُ بِالْأُخْرَى سَيِّئَةٌ فَإِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ الْإِقَامَةَ فَلَا يَسْعَ فَإِنَّ أَعْظَمَكُمْ أَجْرًا أَبْعَدُكُمْ دَارًا)) قَالُوا: لِمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ: ((مِنْ أَجْلِ كَثْرَةِ الْخُطَا)) رَوَاهُ مَالِكٌ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَلَفْظُهُ فِي إِحْدَى رِوَايَاتِهِ ((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَتْ خُطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً)).

۲۵۳- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور نماز کی نیت سے چل پڑے' جب تک وہ نماز کی نیت کیے رکھے' وہ نماز ہی میں ہوتا ہے- اس کے لئے ایک قدم کے ذریعے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم کے ذریعے ایک گناہ مٹادیا جاتا ہے اور جب تم تکبیر سن لو تو دوڑنے کی کوشش نہ کرو- تم میں سے زیادہ ثواب کا مستحق وہ شخص ہے جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور ہے-" لوگوں نے عرض کیا ایسے کیوں ہے اے ابوہریرہؓ؟ وہ کہنے لگے "زیادہ قدم اٹھانے کی وجہ سے-" (مالک اور یہ اسی کے الفاظ ہیں)

بخاری اور مسلم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور ان کی ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

"جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے' اللہ تعالیٰ کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے اس کے گھروں سے کسی گھر کی طرف چلے' اس کے دو قدموں میں سے ایک گناہ ختم کرتا ہے اور دوسرا درجہ بلند کرتا ہے-"

۲۵۴- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخُطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً وَخُطْوَةٌ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةً ذَاهِبًا وَرَاجِعًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۲۵۴- حضرت عبداللہ بن عمروؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جامع مسجد میں جاتا ہے' اس کے آنے اور جانے کے دوران ایک قدم ایک گناہ ختم کرتا ہے اور دوسرا ایک نیکی لکھ دیتا ہے-" (احمد' ابن حبان)

۲۵۵- وَفِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ

۲۵۵- صحیحین میں ابوہریرہؓ کی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ "نیک بات صدقہ ہے' نیز نماز کے لئے اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے-"

۲۵۳- موطا مالك ۲۷۹/٦' صحيح بخاری کتاب الوضوء باب فضل الوضوء میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بامعنی بیان ہوئی ہے- صحيح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاة باب المشی الی الصلاة تمحی به الخطايا و ترفع به الدرجات۔ (الاحسان)۔

۲۵۴- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲٤۳/۳' مسند احمد ۱۷۲/۲۔

خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلاةِ صَدَقَةٌ)).

٢٥٦- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ أَوْكَاتِبُهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَالْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلاةَ كَالْقَانِتِ وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ خُزَيْمَةَ قَوْلُهُ وَالْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلاةَ [كَالْقَانِتِ] أَي القاعد ينتظر الصلاة كالقائم المصلي.

۲۵۶- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب آدمی وضو کرتا ہے اور نماز کے خیال سے مسجد میں آتا ہے، اس کے عمل لکھنے والے (فرشتے) اس کے لئے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتے ہیں اور نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا قیام کرنے والے کی طرح ہے- اس طرح وہ گھر سے نکلنے سے لے کر واپس لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے-" (احمد، ابویعلی، ابن خزیمہ)

٢٥٧- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: حَضَرَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا مَا أُحَدِّثُكُمُوهُ إِلاَّ احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلاةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلاَّ كَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَ لَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلاَّ حَطَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيَقْرُبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيَبْعُدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلُّوا بَعْضًا وَ بَقِيَ بَعْضٌ صَلَّى مَا

۲۵۷- حضرت سعید بن میتب کا بیان ہے کہ ایک انصاری صحابی پر موت کا وقت آگیا اور وہ کہنے لگا کہ میں تمہیں محض ثواب کی نیت سے ایک حدیث سناتا ہوں- میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جب تم میں سے کوئی آدمی اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے جاتا ہے تو ہر دائیں قدم کے اٹھنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر بائیں قدم کے رکھنے پر ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں، کوئی آدمی دور رہتا ہو یا نزدیک، اگر وہ مسجد میں آ کر نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں اور اگر وہ بعد میں پہنچ کر دیکھے کہ کچھ نماز پڑھی جا چکی ہے اور کچھ رہ گئی ہے تو جتنا حصہ مل جائے (ساتھ مل کر) پڑھ لے اور باقی کو مکمل کرے-

---

۲۵۵- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب فضل من حمل متاع صاحبه فی السفر، صحیح مسلم کتاب الزکوة باب بیان ان اسم الصدقه یقع علی کل نوع من المعروف۔

۲۵۶- مسند احمد ١٥٧/٤ ۔ مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔ اس طرح ابن خزیمہ کے ہاں یہ حدیث عقبہ بن عامر کے حوالے سے نہیں ہے بلکہ ابو ہریرہ کے حوالے سے ہے دیکھیے صحیح ابن خزیمہ ۶/۱۔

۲۵۷- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب ماجاء فی الهدی فی المشی إلی الصلاة۔

أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذَلِكَ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ كَانَ كَذَلِكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تب بھی اس کا یہی ثواب ہے اور اگر نماز مکمل ہونے کے بعد مسجد میں پہنچے پھر پوری نماز پڑھے' تب بھی یہی ثواب ہے۔" (ابوداؤد)

۲۵۸- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: ((بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: ((بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ)) فَقَالُوا: مَا سَرَّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا زَادَ فِي رِوَايَةٍ ((إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۸- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ مسجد کے ارد گرد کچھ جگہ خالی ہو گئی- بنو سلمہ نے مسجد کے نزدیک منتقل ہونا چاہا- اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا "مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم مسجد کے نزدیک منتقل ہونا چاہتے ہو-" انہوں نے عرض کیا جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا "بنو سلمہ! اپنے محلے ہی میں رہو' تمہارے قدموں کا ثواب لکھا جاتا ہے- اپنے محلے ہی میں رہو' تمہارے قدموں کا ثواب لکھا جاتا ہے-"

بنو سلمہ کہتے ہیں پھر ہمیں اچھا نہیں لگا کہ ہم نقل مکانی کر لیں- ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ "تمہارے ہر قدم کا ثواب ایک درجہ ہے-" (مسلم)

۲۵۹- وَ رَوَى ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ بَعِيدَةً مَنَازِلُهُم مِنَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادُوا أَنْ يَقْتَرِبُوا فَنَزَلَتْ ﴿وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ فَثَبَتُوا.

۲۵۹- حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ انصار کے گھر مسجد سے دور تھے- انہوں نے مسجد کے نزدیک آنے کی کوشش کی تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: "اور ہم ان کا چلنا اور ان کے قدموں کے نشان لکھتے ہیں-" پھر وہ وہیں رہ گئے-

۲۶۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۲۶۰- حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا- ہم نماز کے ارادے سے جا رہے تھے اور آپ ﷺ نزدیک

۲۵۸- صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل کثرۃ الخطا الی الصلاۃ

۲۵۹- سنن ابن ماجه کتاب المساجد والجماعات باب الابعد فا لا بعد من المسجد اعظم اجراً۔
بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے' اس میں ایک راوی سماک بن حرب ہے جسے اگرچہ ابن معین اور ابو حاتم نے ثقہ قرار دیا ہے لیکن احمد نے مضطرب الحدیث کہا ہے اور یعقوب بن شیبہ نے کہا ہے کہ خاص طور پر عکرمہ سے اس کی روایت مضطرب ہے اور باقی راویوں سے قابل حجت ہے-

۲۶۰- معجم طبرانی کبیر ۱۵/ ۱۲۷۔

وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُرِيْدُ الصَّلاَةَ، وَكَانَ يُقَارِبُ الْخُطَا فَقَالَ: ((أَتَدْرُوْنَ لِمَ أُقَارِبُ الْخُطَا؟)) قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلاَةٍ مَادَامَ فِيْ طَلَبِ الصَّلاَةِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((إِنَّمَا فَعَلْتُ هَذَا لِتَكْثُرَ خُطَايَ فِي طَلَبِ الصَّلاَةِ)) قُلْتُ: وَقَدْ رَوَى عَنْ زَيْد موقوفا بإسناد صحيح.

نزدیک قدم رکھ رہے تھے- آپ فرمانے لگے "کیا تم جانتے ہو کہ میں نزدیک نزدیک قدم کیوں رکھ رہا ہوں؟" میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں- آپ نے فرمایا: "آدمی جب تک نماز کی جستجو میں رہتا ہے' وہ نماز ہی میں ہوتا ہے-" ایک دوسری روایت میں ہے- "میں ایسا اس لئے کر رہا ہوں کہ نماز کی طلب میں میرے قدموں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ہو جائے-" (ملاحظہ) یہ روایت حضرت زیدؓ سے صحیح سند کے ساتھ بطور موقوف مروی ہے-

۲۶۱- وَعَنْ أَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلاَةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۶۱- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز کا سب سے زیادہ ثواب اس شخص کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ فاصلے سے آئے اور جو شخص امام کے آنے تک انتظار کرتا رہے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرے' وہ اس شخص سے بہتر ہے جو نماز پڑھ کر سو جاتا ہے-" (بخاری' مسلم)

۲۶۲- وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَتْ لاتُخْطِئُهُ صَلاَةٌ فَقِيْلَ لَهُ: لَواشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ رُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ)) وَفِي

۲۶۲- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک انصاری میرے علم کے مطابق سب سے زیادہ فاصلہ طے کر کے مسجد میں آیا کرتا تھا- اس کی کوئی نماز فوت نہ ہوتی- ایک دفعہ اسے کہا گیا کہ تم ایک گدھا خرید لو اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آ جایا کرو- وہ کہنے لگے مجھے اس بات کی خوشی نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے نزدیک ہو' میری خواہش تو یہ ہے کہ مسجد کی طرف آتے جاتے اٹھنے والے میرے قدموں کا ثواب (میرے نامہ اعمال میں) لکھا جائے- اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے

۲۶۱- صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل کثرۃ الخطا الی المساجد۔

۲۶۲- صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل کثرۃ الخطا الی المساجد۔

روایة ((لَكَ مَا احْتَسَبْتَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ((الرمضاء)) بالمدهى الأرض تشتد حرارتها من الشمس.

تجھے ساراثواب دے دیا-" ایک روایت میں ہے "نیت کے مطابق تمہاراثواب تمہیں مل گیا-" (مسلم)

٢٦٣- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ((النُّزُلُ)) بِضَمِّ النُّوْنِ وَالزَّايِ جميعا [هو] ما يقدم للضَّيْفِ من الطعام والشراب ونحو ذلك إكراما له.

۲۶۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مسجد میں آتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر دفعہ جانے آنے پر اس کے اعزاز میں ایک ضیافت جنت میں تیار کرتے ہیں-" (مسلم)

٢٦٤- وَخَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرِيْقِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) : الْغُدُوُّ وهو الذهاب والرواح هو الرجوع .

۲۶۴- حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسجد میں آنا جانا جہاد فی سبیل اللہ میں سے ہے-" (طبرانی)

٢٦٥- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَاعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلاً)) رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۲۶۵- حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مشکل اوقات میں مکمل وضو کرنا' مساجد میں پیدل آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھودیتا ہے-" (ابویعلیٰ' بزار' اس کی سند صحیح ہے)

٢٦٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلاَ

۲۶۶- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جس

۲۶۳- صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاة باب المشی الی الصلاة تمحی به الخطایا و ترفع به الدرجات۔

۲۶۴- معجم کبیر طبرانی ۲۰۸/۸۔

۲۶۵- مجھے مسند ابویعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں یہ روایت نہیں ملی' مسند بزار (کشف الاستار) ۲۲۳/۱۔

۲۶۶- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب فضل اسباغ الوضوء علی المکاره۔

أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

کے ذریعے اللہ تعالیٰ غلطیاں مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کر دیتا ہے؟" صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا "مشکل اوقات میں مکمل وضو کرنا' مسجد میں زیادہ دور سے آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا- یہی رباط ہے' یہی رباط ہے" (مسلم)

۲٦٧– وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ ((أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيُكَفِّرُ بِهِ الذُّنُوبَ)) قَالُوا : بَلَىٰ ، فَذَكَرَهُ.

۲٦٧- ابن حبان نے یہ حدیث حضرت جابرؓ کے حوالے سے ذکر کی ہے' لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں- "کیا تمہیں ایسے اعمال نہ بتاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ غلطیاں مٹا دیتا ہے اور گناہوں کو ختم کر دیتا ہے-" انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں- پس آپؐ نے پھر ذکر کیا-

۲٦٨–وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيْحِ الضُّحَى لاَ يُنْصِبُهُ إِلاَّ إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلاَةٌ عَلَى أَثَرِ صَلاَةٍ لاَ لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّيْنَ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. قَوْلُهُ: ((تَسْبِيْحُ الضُّحَى)) يريد سنة الضحى و كُلُّ صلاة يُتَنَفَّلُ بها تسمى تسبيحا و سُبْحة.

۲٦٨- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنے گھر سے فرض نماز ادا کرنے کے لئے جاتا ہے' اس کا ثواب محرم حاجی کی طرح ہے اور جو شخص نماز ضحیٰ کے لئے جاتا ہے' اسے اس کے علاوہ کوئی اور کام نہ لے جارہا ہو' اس کا ثواب عمرے کے برابر ہے- ایک نماز کے بعد کوئی کام کئے بغیر دوسری نماز ادا کرنا علیین میں لکھے جانے کا باعث ہے-" (ابوداؤد' اس کی سند حسن ہے)

۲٦٩– وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ أَنْ

۲٦٩- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنے گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے اور میزبان کے لئے مہمان کی

۲٦٧- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۸/۲-

۲٦٨- سنن ابوداؤد ۱۵۳/۱-

۲٦٩- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۳۱/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کی ایک سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں' لیکن مجھے (محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

يُكرِمَ الزَّائِرَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِي بِإِسنَادٍ جَيِّدٍ، وَقَدْ رُوِيَ مَوقُوفًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

خدمت ضروری ہوتی ہے۔" (طبرانی' اس کی سند اچھی ہے اور یہ حدیث کئی صحابہ کرام سے موقوف بھی مروی ہے)

٢٧٠- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاودُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۲۷۰- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی ضمانت دیتا ہے۔ اگر وہ زندہ رہے تو انہیں وافر رزق دے گا اور اگر انہیں موت آگئی تو انہیں جنت میں داخل کرے گا (پہلا) وہ شخص جس نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کیا (دوسرا) وہ جو مسجد کی طرف گیا (تیسرا) وہ جو اللہ کی راہ میں نکلا۔" (ابوداؤد' ابن حبان)

ثواب المشي إلى المساجد في الظُّلَمِ

اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے کا ثواب

قلت فيه الأحاديث في الباب قبله.

گذشتہ باب میں بھی اس سے متعلق احادیث بیان ہوئی ہیں۔

٢٧١- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ لَقِيَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ بِنُورٍ يَومَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَن مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ آتَاهُ اللهُ نُورًا يَومَ الْقِيَامَةِ.))

۲۷۱- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص رات کے اندھیرے میں مسجد کی طرف جاتا ہے' وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ملاقات روشنی کے ساتھ کرے گا۔" (طبرانی۔اس کی سند حسن ہے) ابن حبان نے یہ روایت ان الفاظ میں بیان کی ہے: "جو شخص رات کے اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نور عطا فرمائیں گے۔"

٢٧٢- وَعَن بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۲۷۲- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۲۷۰- سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب فضل الغزو فی البحر' صحیح ابن حبان ۱/ ۳۶۰۔

۲۷۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/ ۳۰ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں' لیکن مجھے (محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/ ۲۴۶۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِيْ الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن نور تام (مکمل روشنی) کی خوش خبری دے دو-" (ابوداؤد' ترمذی- اس کی سند اچھی ہے)

۲۷۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ لَيُضِيءُ لِلَّذِيْنَ يَتَخَلَّلُوْنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِيْ الظَّلَامِ بِنُورٍ سَاطِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۲۷۳- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چڑھتے ہوئے نور سے روشنی کر دیں گے جو اندھیروں میں مساجد کی طرف جاتے ہیں-" (طبرانی-اس کی سند حسن ہے)

۲۷۴- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَيُبَشَّرُ الْمَشَّاءُوْنَ فِيْ الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۲۷۴- حضرت سہل بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور تام (مکمل روشنی) کی خوش خبری ہو-" (ابن ماجہ' ابن خزیمہ' حاکم نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۲۷۵- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ فِيْهِ جَهَالَةٌ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَشِّرِ الْمُدْلِجِيْنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِمَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُوْنَ)).

۲۷۵- حضرت ابوامامہؓ کے حوالے سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبر کی خوش خبری سنا دو- جب تمام لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے' انہیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہو گی-" (طبرانی-اس کی سند میں ایک نا معلوم راوی ہے)

۲۷۶- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

۲۷۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اندھیروں میں مسجدوں کی

۲۷- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی المشی الی الصلاۃ فی الظلم- سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل العشاء و الفجر فی جماعۃ-

۲۷۳- معجم اوسط طبرانی ۱/۴۶۷-

۲۷۴- سنن ابن ماجہ کتاب المساجد و الجماعات باب المشی الی الصلاۃ' صحیح ابن خزیمہ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی- مستدرک حاکم ۱/۲۱۲ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے-

۲۷۵- معجم کبیر طبرانی ۸/۱۶۸-

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ((الْمَشَّاءُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِيْ الظَّلَامِ أُولَئِكَ الْخَوَّاضُونَ فِيْ رَحْمَةِ اللهِ)) وَقَالَ النخعي: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْمَشْيَ فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ موجب للجنةِ.

طرف پیدل جانے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ زن ہوتے ہیں۔" (ابن ماجہ)
امام نخعی بیان کرتے ہیں کہ علما کا یہ نظریہ رہا ہے کہ اندھیری رات میں مسجد کی طرف پیدل جانے سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

ثواب من لزم المسجد وجلس فيهِ لخير

مسجد میں نیکی کی نیت سے بیٹھنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ [التوبة:۱۸]
وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فِيْ بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لاَ تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَ يَزِيْدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾. (النور: ۳۸-۳۶)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔"
نیز فرمایا: "(وہ قندیل) ان گھروں میں (ہے) جن کے بارے اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بلند کی جائیں اور وہاں اس کے نام کا ذکر کیا جائے اور ان میں صبح و شام ایسے لوگ اس کی تسبیح کرتے ہیں جنہیں اللہ کا ذکر کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے اور نہ (خریدو) فروخت۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جب دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر کو چڑھ جائیں گی) تاکہ اللہ ان کو ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ وہ جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

۲۷۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللهِ

۲۷۷- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس دن کوئی سایہ نہیں ہو گا اس دن سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ انصاف پسند حکمران' اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار نوجوان' جس شخص کا دل مسجد کے ساتھ

۲۷۶- سنن ابن ماجه کتاب المساجد و الجماعات باب المشي الى الصلاة۔
۲۷۷- صحیح بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد منتظر الصلاۃ' صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب فضل اخفاء الصدقة۔

عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ اللهَ [عزوجل] وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

چمٹا ہوا ہو' جن دو شخصوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کی' اسی کی خاطر وہ اکٹھے ہوں اور اسی کی خاطر جدا ہوں- وہ شخص جسے کسی خوبصورت اور حسب و نسب والی عورت نے بدکاری پر آمادہ کیا لیکن اس نے کہا کہ مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے' وہ شخص جس نے اس قدر خفیہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کا پتہ نہ چلا اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا اس قدر ذکر کیا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بھر آئے-" (بخاری' مسلم)

۲۷۸- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ وَتَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ كَانَ الْمَسْجِدُ بَيْتَهُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللهِ إِلَى الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۲۷۸- حضرت ابودرداءؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور جو شخص مسجد کو اپنا گھر بنائے' اللہ تعالیٰ اسے رحمت اور مہربانی کے باعث پل صراط سے گزار کر اپنی رضامندی اور پھر جنت تک پہنچنے کی ضمانت دیتے ہیں-" (طبرانی' بزار' نیز بزار نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے)

۲۷۹- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيْمَانِ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ الْآيَةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ

۲۷۹- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم کسی شخص کا مسجد میں آنا جانا دیکھو تو اس کے مومن ہونے کے گواہ بن جاؤ' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لاتے ہیں-" (ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ' ابن حبان' ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے- حاکم نے کہا ہے کہ اس کی سند

۲۷۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/۲۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی صالح المزی ضعیف ہے' جب کہ مجھے (محقق کو) معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی- مسند بزار (کشف الاستار) ۱/۲۱۷-

۲۷۹- سنن ترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فی حرمة الصلاة- ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے- سنن ابن ماجه (۱/۲۶۳) صحیح ابن خزیمہ میں یہ حدیث مجھے نہیں ملی- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/۱۰۰- مستدرك حاكم (۱/۲۱۲) ذہبی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں دراج نامی راوی بہت زیادہ منکر روایات بیان کرتا ہے-

حِبَّانَ وَالحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

صحیح ہے)

۲۸۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَن أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ عُمَّارَ بُيُوتِ اللهِ هُمْ أَهْلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)).

۲۸۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔" (طبرانی)

۲۸۱- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ أَلِفَ المَسْجِدَ أَلِفَهُ اللهُ)).

۲۸۱- حضرت ابو سعیدؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مسجد سے پیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے پیار کرتا ہے۔" (طبرانی)

۲۸۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ المَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللهُ [تعالى] إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ)) رَوَاهُ ابنُ مَاجه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرطِ البُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۲۸۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مساجد میں نماز اور ذکر کے لئے جم کر بیٹھ جاتا ہے' اللہ تعالیٰ کو اس پر اتنی خوشی ہوتی ہے جتنی گھر والوں کو باہر سے آنے والے اپنے کسی فرد کی۔" (ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۲۸۳- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ مِن رِوَايَةِ العَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبٌ كَذِئْبِ الغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ القَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ فَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ

۲۸۳- حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "شیطان بکریوں کے بھیڑیے کی طرح ہے۔ ایک بھیڑیا ہے جو (ریوڑ سے) الگ تھلگ رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے' لہٰذا علیحدہ رہنے سے بچو اور جماعت کے ساتھ عوام الناس اور مسجد میں رہنے کی

۲۸۰- معجم اوسط طبرانی ۲٤٤/۳' ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۳/۲ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں صالح المری راوی ضعیف ہے۔

۲۸۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۱۲ میں کہا ہے کہ طبرانی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے جو قابل اعتراض ہے' جب کہ مجھے (محقق کو) یہ روایت معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۲۸۲- سنن ابن ماجه کتاب المساجد و الجماعات باب لزوم المساجد و انتظار الصلاة' بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ صحیح ابن خزیمہ کے مطبوعہ حصے میں یہ روایت مجھے نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٦٧/۳۔ مستدرك حاكم ۲۱۳/۱۔

۲۸۳- مسند احمد (۲۳۳/۵-۲۳۲)۔

وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسْجِدِ)).

کوشش کرو-"(احمد)

۲۸٤- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ، إِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُونَهُمْ، وَ إِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ، وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۲۸۴- حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کچھ لوگ مساجد کے وتد ہیں۔ ان کے ہم جلیس فرشتے ہیں' وہ غائب ہو جائیں تو وہ ان کا فقدان محسوس کرتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو وہ ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر انھیں کوئی ضرورت ہو تو وہ ان کی مدد کرتے ہیں-" (حاکم: نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۲۸۵- وَخَرَّجَهُ بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَادَ ثُمَّ قَالَ: ((جَلِيسُ الْمَسْجِدِ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ، أَخٍ مُسْتَفَادٍ، أَوكَلِمَةٍ مُحْكَمَةٍ، أَوْ رَحْمَةٍ مُنْتَظَرَةٍ)).

۲۸۵- حاکم نے مذکورہ روایت کو حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی ذکر کیا ہے اور اس میں درج ذیل اضافہ ہے- "مسجد میں بیٹھنے والا تین میں سے ایک چیز سے بہرہ ور ہوتا ہے- قابل استفادہ دوست' حکیمانہ بات یا رحمت مترقبہ-"

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّمَا يُجَالِسُ رَبَّهُ فما حقه أن يقول إلاّ خيرًا.

حضرت سعید بن مسیب کا قول ہے کہ جو شخص مسجد میں بیٹھتا ہے' وہ اپنے پروردگار سے ہم مجلس ہوتا ہے لہٰذا اس کی زبان سے کلمہ خیر ہی سرزد ہونا چاہئے-

ثوابُ مَنْ جَلَسَ فِي المسجد ينتظر الصلاةَ

مسجد میں نماز کے انتظار کے لئے بیٹھنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾. [آل عمران: ۲۰۰]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "مومنو! ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر جمع) رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ کامیاب ہو سکو-"

۲۸٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ: اللَّهُمَّ

۲۸۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز کے لئے ٹھہرے' وہ جب تک نماز کی جگہ سے کھڑا نہ ہو جائے یا بے وضو نہ ہو' فرشتے اس کے لئے گویا

۲۸۴- مستدرك حاكم ۲/ ۳۸۸ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق بطور موقوف صحیح ہے اور انہوں نے اسے ذکر نہیں کیا-ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے-

۲۸۵- مستدرك حاکم میں یہ حدیث مجھے نہیں مل سکی-

اغْفِرْلَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَالَمْ يَقُمْ مِنَ مُصَلَّاهُ أَو يُحْدِثْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((لَايَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ ، وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ : اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰى يَنصَرِفَ أَو يُحْدِثَ)) قِيلَ وَمَا يُحْدِثُ ؟ قَالَ ((يَفْسُو أَو يَضْرِط))

ہوتے ہیں ((اللهم اغفرله اللهم ارحمه)) (اے اللہ! اسے بخش دے' اے اللہ! اس پر مہربانی فرما) (بخاری' مسلم)

مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جب تک آدمی نماز کی جگہ پر بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے' وہ نماز ہی میں ہوتا ہے اور فرشتے اس کے کھڑے ہونے یا بے وضو ہونے تک دعا کرتے رہتے ہیں۔" ((اللهم اغفرله اللهم ارحمه))۔

۲۸۷- وَعَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيُكَفِّرُ بِهِ الذُّنُوبَ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَ انْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ نَحْوَهُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَقَدَّمَ.

۲۸۷- حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ غلطیاں مٹا دیتے ہیں اور گناہ معاف کر دیتے ہیں؟" صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں)۔ آپ نے فرمایا: "تنگی کے اوقات میں مکمل وضو کرنا' مساجد میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (ابن حبان) مسلم نے اس کی ہم معنی حدیث حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے ذکر کی ہے اور وہ پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۲۸۸- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَإِعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالحَاكِمُ وَقَالَ

۲۸۸- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مشکل اوقات میں مکمل وضو کرنا' مساجد میں پیدل چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو ڈالتا ہے۔" (ابویعلی' بزار' حاکم' نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح

۲۸۶- صحیح بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ' صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ و انتظار الصلاۃ۔

۲۸۷- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۸/۲۔

۲۸۸- مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ روایت مجھے نہیں ملی۔مسند بزار (کشف الاستار) ۱۳۸/۱ میں یہ حدیث حضرت انس سے مروی ہے۔مستدرک حاکم ۱۳۲/۱ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۲۸۹- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي - وَفِي رِوَايَةٍ [رَبِّي] - فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ لَا أَعْلَمُ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ - أَوْ قَالَ فِي نَحْرِي- فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ - أَو قَالَ: [ما] بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ - قَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ نَعَمْ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَنَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي السَّبْرَاتِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ ((السَّبْرَاتُ)) [بفتح السين المهملة وإسكان الباء] جمع سبرة وهي شدة البرد وقوله ((فِيمَ يَخْتَصِمُ)) أي يزدحم ويستبق في رفعه إلى الله عزوجل لأن الملائكة تَتَقَرَّبُ إلى الله عزوجل برفع الأعمال الصالحات.

۲۹۰- وَعَن دَاوُد بْنِ أَبِي صَالِحٍ

ہے)

۲۸۹- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آج رات میرے پروردگار کی طرف سے آنے والا نہایت خوب صورت شکل میں آیا اور کہنے لگا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے کہا ”لبیك رب و سعدیك“ اس نے کہا: کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ ملاء اعلیٰ کس چیز پر جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا: میں تو نہیں جانتا- پھر اس نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کرنے لگا اور میں نے آسمان اور زمین یا مشرق و مغرب کے مابین چیزوں کو معلوم کر لیا- پھر اس نے پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا تمہیں پتہ ہے کہ ملاء اعلیٰ کیوں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں' (وہ) بلند درجات' کفارات' مساجد میں پیدل جانے' مشکل اوقات میں مکمل وضو کرنے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے متعلق (جھگڑ رہے ہیں) جو شخص ان کی حفاظت کرے گا وہ خیریت کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیریت کے ساتھ اسے موت آئے گی اور اپنے گناہوں سے ایسے (پاک) ہو جائے گا جیسے پیدائش کے دن تھا-“ (ترمذی- نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

(فائدہ) جھگڑنے سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی طرف عمل کو لے جانے میں ایک دوسرے سے سبقت کرنا کیونکہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف نیک اعمال پہنچا کر اس کا تقرب حاصل کرتے ہیں-

۲۹۰- داوُد بن صالح کا بیان ہے کہ مجھے حضرت

۲۸۹- سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب تفسیر سورۃ ص-

قَالَ: قَالَ لِي أَبُو سَلَمَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] يَا ابْنَ أَخِي أَتَدْرِي فِي أَيِّ شَيْءٍ نَزَلَتْ ﴿اصْبِرُوا وَصَابِرُوا﴾؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِ النَّبِي صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوٌ يُرَابَطُ فِيهِ، وَلَكِنْ انْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ. رَوَاهُ الحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْح الإِسْنَادِ.

ابو سلمہؓ نے کہا اے بھتیجے! کیا تمہیں پتہ ہے کہ آیت کریمہ "اصبروا و صابروا" (صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو) کس کام کے متعلق نازل ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ کہنے لگے: میں نے حضرت ابوہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور میں کسی جنگ کے دوران رباط نہیں کیا جاتا تھا۔ اس سے مراد ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار ہے۔ (حاکم نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے)

٢٩١- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((**الْقَاعِدُ عَلَى الصَّلاَةِ كَالْقَانِتِ، وَ يُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ**)) رَوَاهُ أَحمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، قَوْلُهُ ((الْقَاعِدُ عَلَى الصَّلاَةِ كَالْقَانِتِ)) أَي أَجْرُهُ كَأَجْرِ الْقَانِتِ وَهُوَ الْقَائِمُ فِي الصَّلاَةِ.

۲۹۱- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کا ثواب قیام کرنے والے کی طرح ہوتا ہے اور گھر سے نکلنے سے لے کر واپسی تک اسے نمازیوں میں سے لکھا جاتا ہے۔" (احمد' ابن حبان)

٢٩٢- وَخَرَّجَ احْمَدُ بِإِسْنَادٍ فِيْهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ مِن بَنِي سَلَمَةَ، فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ، ثُمَّ قَرَّبْنَا إِلَيْهِ وَضُوءًا فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصحَابِهِ فَقَالَ: ((**أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمُكَفِّرَاتِ الخَطَايَا**)) قَالُوا: بَلَي، قَالَ: ((**إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ**

۲۹۲- رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ایک صحابیہ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ بنو سلمہ قبیلے کے کچھ صحابہ کرام کے ساتھ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے کھانا پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر ہم وضو کے لئے پانی لائے۔ آپ نے وضو کیا اور صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "کیا میں تمہیں گناہوں کا کفارہ بننے والے اعمال نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: مشکل اوقات میں مکمل وضو کرنا' مسجدوں میں زیادہ سے زیادہ

۲۹۰- مستدرك حاكم ۲/ ۳۰۱ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

۲۹۱- مسند احمد ٤/ ١٥٧' صحيح ابن حبان (الاحسان) ٣/ ٢٤٦۔

۲۹۲- مسند احمد ٥/ ٢٧٠۔

الخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَ انْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ)).

قدم چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔" (احمد' اس کی سند میں ایک نامعلوم راوی ہے)

۲۹۳- وَعَن أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللهُ بِهِ الخَطَايَا وَ يَزِيْدُ بِهِ الحَسَنَاتِ؟)) قَالُوا:بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ:((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ - أَوِ الطُّهُورِ فِيْ الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الخُطَا إِلَى هَذَا المَسْجِدِ، وَالصَّلاَةُ بَعْدَ الصَّلاَةِ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي فِيْهِ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ مَعَ الإِمَامِ ثُمَّ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ الَّتِي بَعْدَهَا إِلاَّ قَالَتِ المَلاَئِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرِ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَهَذَا لَفْظُهُ .

۲۹۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسے کام نہ بتاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہ ختم کر دیتا ہے اور نیکیاں بڑھا دیتا ہے' صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا: "مشکل اوقات میں مکمل وضو کرنا' اس مسجد کی طرف دور سے چل کر آنا' ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا اور جو شخص باوضو ہو کر مسجد میں آئے مسلمانوں کے ساتھ یا (فرمایا) امام کے ساتھ نماز ادا کرے' پھر دوسری نماز کے انتظار میں رہے' فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اسے بخش دے' اے اللہ! اسے معاف فرما دے۔" (ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان۔ یہ الفاظ بھی اس کے ہیں)

۲۹۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ [السجدة:١٦] نَزَلَتْ فِيْ انْتِظَارِ الصَّلاَةِ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۹۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی آیت: "یعنی ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں" عشاء کی نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (ترمذی' اور اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۲۹۵- وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلاَةَ

۲۹۵- انہی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ عشاء کی نماز آدھی

۲۹۳- سنن ابن ماجه کتاب الطهارة و سننها باب ماجاء فی اسباغ الوضوء' بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ ابو سعید کی حدیث کو ابن حبان نے صحیح میں روایت کیا ہے اور صحیح مسلم وغیرہ میں اس کے دو شاہد بھی ہیں۔ صحیح ابن خزیمه (٦/١) میں ابو ہریرہ کے حوالے سے مذکور ہے۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/ ۳۱۰۔

۲۹۴- سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورة السجدة۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۵- صحیح بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاة۔

الْعِشَاء إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ بَعْدَمَا صَلَّى، فَقَالَ ((صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِيْ صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

رات تک مؤخر کر دی- پھر نماز سے فارغ ہو کر متوجہ ہوئے اور فرمایا "لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جب تک اس کا انتظار کرتے رہے نماز کی حالت میں رہے-" (بخاری)

٢٩٦- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَهُوَ الْمَرَاغِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُسْرِعًا قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ قَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ قَالَ: ((أَبْشِرُوا هَذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوا فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى)) قَوْلُهُ وقد حَفَزَهُ- بفتح الحاء المهملة والفاء جميعا بعدهما زاي - معناه [دفعه] وقوله ((حَسَرَ)) بالتحريك أي كشف عن ركبتيه لشدة ما هو فيه من العجلة

٢٩٦- حضرت ابوایوب مراغی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی- کچھ لوگ چلے گئے اور کچھ بیٹھے رہے- آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلدی سے تشریف لائے- آپ کا سانس پھولا ہوا تھا دونوں گھٹنوں سے کپڑا اٹھا ہوا تھا اور فرمانے لگے "تم خوش ہو جاؤ' تمہارے پروردگار نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا ہے' فرشتوں کے سامنے فخریہ انداز میں تمہارا تذکرہ فرما رہا ہے اور کہہ رہا ہے "میرے بندوں کو دیکھو ایک فرض ادا کرنے کے بعد دوسرے کے انتظار میں بیٹھے ہیں-" (ابن ماجہ' اس کی سند اچھی ہے)

٢٩٧- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مُنْتَظِرُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ كَفَارِسٍ اشْتَدَّ بِهِ فَرَسُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَلَى كَشْحِهِ وَهُوَ فِي الرِّبَاطِ الْأَكْبَرِ)).

٢٩٧- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا ٹیک لگانے کے باوجود اس شاہ سوار کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا گھوڑا باندھ رکھا ہو اور یہ رباط اکبر ہے-" (احمد' اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

٢٩٦- سنن ابن ماجه كتاب المساجد والجماعات باب لزوم المساجد و انتظار الصلاة' بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ یہ سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں-

٢٩٧- مسند احمد ٣٥٢/٢-

ثَوَابُ مَنْ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعد صَلَاةِ الصُّبْحِ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے نماز کی جگہ بیٹھے رہنے کا ثواب

۲۹۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ)) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۹۸- حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص باجماعت نماز فجر ادا کرے- پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے' اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے- اسے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ہو گا-" حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا "مکمل مکمل مکمل (حج عمرے کا)" (ترمذی- اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۲۹۹- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدُ مِنْ طَرِيْقِ زَبَّانَ بْنِ فَايِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

۲۹۹- زبان بن فاید سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ سہل بن معاذ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا نماز چاشت ادا کرنے تک تسبیح کرتا رہے' بھلائی کے علاوہ کوئی بات نہ کرے' اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں-" (احمد' ابوداؤد)

۳۰۰- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَعْنِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ أَوْ قَالَ الْغَدَاةَ فَقَعَدَ فِي مَقْعَدِهِ

۳۰۰- حضرت عمرہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کر رہی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص نماز فجر پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے' دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ ہو' نماز چاشت کی چار

۲۹۸- سنن ترمذی کتاب ابواب السفر باب مایستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاۃ الصبح حتی تطلع الشمس' ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے-

۲۹۹- مسند احمد ۴۳۸/۳' ۴۳۸ سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الضحی-

۳۰۰- مسند ابو یعلی کے مطبوعہ اجزاء میں یہ حدیث مجھے (محقق کو) نہیں مل سکی-

فَلَمْ يَلْغُ بِشَيءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الضُّحٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ لاَ ذَنْبَ لَهُ)).

رکعت ادا کرنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے' وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے ایک نومولود بے گناہ۔" (ابویعلی)

۳۰۱- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ ذَكَرَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ - أَوْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَمْ تَمَسَّ جِلْدَهُ النَّارُ)) وَأَخَذَ الحَسَنُ بِجِلْدِهِ فَمَدَّهُ.

۳۰۱- حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ "جو شخص صبح کی نماز پڑھے' پھر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہے' پھر دو یا چار رکعت نماز ادا کرے- اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی-" (بیہقی شعب الایمان)

۳۰۲- وَخَرَّجَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي أُمَامَةَ لَمْ يَذْكُرِ الرَّكَعَاتِ.

۳۰۲- مذکورہ حدیث کو ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں رکعات کا ذکر نہیں ہے-

۳۰۳- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ صَلّٰى صَلاَةَ الْغَدَاةِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ جَلَسَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْقَلَبَ بِأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۳۰۳- حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرے' پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے' اس کے بعد پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے' وہ حج اور عمرے کا ثواب لے کر لوٹے گا-" (طبرانی' اس کی سند اچھی ہے)

۳۰۴- وَرَوَاهُ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَمْ

۳۰۴- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اس وقت تک اپنی جگہ سے کھڑے نہ ہوتے' جب تک (دوسری) نماز ادا نہ

۳۰۱- شعب الایمان کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث مجھے (محقق کو) نہیں ملی البتہ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء ۷/ ۲۳ میں ابن عمر کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی ہے-

۳۰۲- ابن ابی الدنیا کے ہاں مجھے (محقق کو) یہ حدیث نہیں ملی-

۳۰۳- معجم کبیر طبرانی ۱۷۴/۸' ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰۴/۱۰ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند اچھی ہے-

۳۰۴- معجم طبرانی کے مطبوعہ اجزاء میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

يَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ حَتّٰى تُمْكِنَهُ الصَّلَاةُ وَ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ حَتّٰى تُمْكِنَهُ الصَّلَاةُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مُتَقَبَّلَتَيْنِ)).

کر لیتے اور آپ ﷺ نے فرمایا "جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر (دوسری) نماز پڑھنے تک اپنی جگہ بیٹھا رہے' اسے مقبول حج و عمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے۔" (طبرانی۔ اس کی سند حسن ہے)

۳۰۵- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَ لَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً؟ قَوْمٌ شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، أُولٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً)) قُلْتُ: وَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ مِن حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَيَأْتِي فِيْ صَلَاةِ الضُّحٰى.

۳۰۵- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک دستہ روانہ فرمایا۔ وہ لوگ کافی مقدار میں غنیمتیں لے کر بہت جلدی واپس آگئے۔ ہم میں سے ایک شخص جو ان کے ساتھ نہیں گیا تھا' کہنے لگا ہم نے ان سے جلدی اتنی زیادہ غنیمتیں لے کر واپس ہونے والا دستہ نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایسے لوگ بتاؤں جو ان سے زیادہ غنیمتیں لئے ان سے جلدی واپس آئے؟ جو لوگ صبح کی نماز میں آئے' پھر سورج چڑھنے تک اللہ کے ذکر میں مصروف بیٹھے رہے' وہ ان سے جلدی واپس ہوئے جو بہت غنیمت لے کر آئے۔" (ترمذی)

مذکورہ حدیث کو بزار اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ نیز یہ حدیث نماز ضحیٰ کے بیان میں بھی آئے گی۔

۳۰۶- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: كَانَ إِذَا صَلَّى

۳۰۶- حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ لیتے تو اپنی جگہ پر چوکھٹ لگا کر بیٹھے رہتے' یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔ (مسلم) طبرانی کے الفاظ یہ ہیں صبح کی نماز پڑھنے کے بعد سورج چڑھنے تک بیٹھتے اور اللہ کا

۳۰۵- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ۱۰۹' ترمذی نے کہا ہے کہ حدیث غریب ہے۔ ہم صرف اسی سند کے حوالے سے اسے پہچانتے ہیں اور حماد بن ابی حمید یہی ابراہیم الانصاری المزنی ہے اور یہی محمد بن ابی حمید المدنی ہے اور یہ حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہے۔

۳۰۶- صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ معجم صغیر طبرانی ۲۹۳/۲' ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰۷/۱ میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

الصُّبْحَ جَلَسَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَ سَتَأْتِيْ أَحَادِيْثُ الْبَابِ بَعْدَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

ذکر فرماتے- اس باب سے متعلق احادیث بعد میں بھی آئیں گی-

ثواب من صلى العصر ثم قعد يذكر الله حتى تغرب الشمس

نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا ثواب

۳۰۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللهَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۳۰۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے نماز فجر کے بعد لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اولاد اسماعیل میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ اچھا لگتا ہے- اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے-" (ابوداؤد)

۳۰۸- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَأَنْ أَقْعُدَ أَذْكُرُ اللهَ وَأُكَبِّرُهُ وَأَحْمَدُهُ وَأُسَبِّحُهُ وَأُهَلِّلُهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَتَيْنِ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رَقَبَاتٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۳۰۸- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نماز فجر کے بعد بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر، اس کی تکبیر، تحمید، تسبیح اور تہلیل اولاد اسماعیل میں سے دو غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے- (احمد، اس کی سند حسن ہے)

۳۰۷- سنن ابوداؤد کتاب العلم باب فی القصص-

۳۰۸- مسند احمد ۲۵۵/۵-

ثواب أذكار بعْدَ صلاةِ الصُبْحِ والعصر والمغرب

نماز فجر، عصر اور مغرب کے بعد ذکر کرنے کا ثواب

۳۰۹- عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمُهُ ذٰلِكَ كُلُّهُ فِيْ حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلا الشِّرْكَ بِا للهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ: ((بِيَدِهِ الْخَيْرُ)) وَزَادَ ((كَانَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عِتْقُ رَقَبَةٍ)).

۳۰۹- حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص نماز فجر کے بعد پاؤں کے بل بیٹھا ہوا کسی کے ساتھ مخاطب ہونے سے پہلے یہ ذکر دس دفعہ پڑھے:
((لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور وہ پورا دن ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ اور شیطان سے بچا رہتا ہے اور اس دن شرک کے ماسوا کوئی گناہ اسے اپنی لپیٹ میں نہیں لیتا' (ترمذی' نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)
نسائی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور ((بِيَدِهِ الْخَيْرُ)) کا اضافہ کیا ہے- مزید کہا ہے کہ "ہر دفعہ کہنے کے عوض اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے-"

۳۱۰- وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَادَ فِيْهِ ((وَ مَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ أُعْطِيَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ لَيْلَتِهِ)).

۳۱۰- مذکورہ بالا روایت کو نسائی نے حسن سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے بھی ذکر کیا ہے اور اس میں اضافہ ہے کہ "جو شخص یہ دعا نماز عصر کے بعد پڑھتا ہے' اسے رات کو یہ تمام چیزیں حاصل رہتی ہیں-"

۳۱۱- وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَنْ

۳۱۱- حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو شخص

۳۰۹- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ٦٣ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے- عمل الیوم واللیلته نسائی ص ١٩٦-

۳۱۰- عمل الیوم واللیلته نسائی ص ١٩٦-

قَالَ دُبُرَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ [يُحْيِي وَيُمِيتُ] بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ قَبْلَ أَنْ يَثْنِيَ رِجْلَيْهِ كَانَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ أَهْلِ الأَرْضِ عَمَلاً إِلاَّ مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

صبح کی نماز کے بعد رخ پھیرنے سے پہلے سو مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے اس دن اسے اتنا یا اس سے زیادہ ذکر کرنے والے کے سوا سب اہل زمین سے افضل گردانا جاتا ہے۔"
((لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ [يُحْيِي وَيُمِيتُ] بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

۳۱۲- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ أُعْطِيَ سَبْعًا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ نَسَمَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ حَافِظًا مِنَ الشَّيْطَانِ، وَحِرْزًا مِنَ الْمَكْرُوهِ، وَلَمْ يَلْحَقْهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ ذَنْبٌ إِلاَّ الشِّرْكَ بِاللهِ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ أُعْطِيَ مِثْلَ ذَلِكَ لَيْلَتَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۳۱۲- حضرت معاذ بن جبلؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص صبح کی نماز کے بعد ((لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) دس مرتبہ پڑھے اسے سات چیزیں عنایت کی جاتی ہیں۔
(۱) اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔
(۲) اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے۔
(۳) اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔
(۴) یہ الفاظ اس کے لئے دس روح (آزاد کرنے) کے برابر شمار ہوتے ہیں۔
(۵) شیطان سے حفاظت کا باعث ہوتے ہیں۔
(۶) ناپسندیدہ چیز سے نجات کا باعث ہوتے ہیں۔
(۷) وہ شرک کے علاوہ کسی گناہ کی زد میں نہیں آتا۔
جو شخص یہ الفاظ نماز مغرب کے بعد پڑھے اسے اس رات مذکورہ بالا چیزیں عنایت کی جاتی ہیں۔" (طبرانی۔ اس کی سند حسن ہے)

۳۱۳- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ

۳۱۳- حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم

۳۱۱- معجم کبیر طبرانی ۱۳۵/۸۔

۳۱۲- معجم کبیر طبرانی ۲۰/ ۶۵ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰۹/۱۰ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عاصم بن منصور کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ مجھے اس کی توثیق یا تضعیف کرنے والے کسی محدث کا علم نہیں ہو سکا۔ اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

أَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لَاإِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ مَرَّةٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ لَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ مَرَّةٍ عِتْقُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ ثَمَنُ كُلِّ رَقَبَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا وَلَمْ يَلْحَقْهُ يَوْمَئِذٍ ذَنْبٌ إِلاَّ الشِّرْكَ بِاللهِ وَمَنْ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ)).

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص نماز فجر کے بعد دو زانو بیٹھا ہوا بات کرنے سے پہلے دس دفعہ ((لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر دفعہ پڑھنے کے بدلے دس نیکیاں لکھتے ہیں' دس گناہ معاف کر دیتے ہیں اور دس درجے بلند کر دیتے ہیں' یہ دعا اس دن اس شخص کے لئے ہر مکروہ چیز اور شیطان مردود سے حفاظت کا باعث بنتی ہے' اسے ایک غلام کی آزادی کے برابر ثواب ملتا ہے' غلام کی قیمت بارہ ہزار ہے' اس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے اپنی زد میں نہیں لے سکتا- جو شخص نماز مغرب کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے' وہ بھی اس کے برابر عنایات کا مستحق قرار پاتا ہے-"

٣١٤- وَعَنْ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْهِ مُسْلِمِ بنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ [قبل] أَنْ تَتَكَلَّمَ: اللَّهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ، سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ [يومك] كَتَبَ اللهُ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ وَإِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ اللَّهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ

۳۱۴- حارث بن مسلم نے اپنے باپ مسلم بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "جب تم صبح کی نماز پڑھو تو بات کرنے سے پہلے سات دفعہ ((اللَّهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ)) پڑھو اگر تمہیں اس دن موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے تمہارا بچاؤ فرض کر دے گا اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ لو تو بات کرنے سے پہلے سات دفعہ ((اللَّهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ)) پڑھو- اگر تمہیں اس رات موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے دوزخ

۳۱۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۰۸ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن محمد بن عطاء البلقاوی متروک ہے- لیکن مجھے (محقق کو) معجم کبیر اور اوسط کے مطبوعہ اجزاء میں یہ حدیث نہیں ملی-

۳۱۴- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح- عمل الیوم اللیلة للنسائی ص ۱۸۹-

كَتَبَ اللهُ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

سے نجات فرض کر دے گا۔" (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۱۵- وَخَرَّجَ أَبُوبَكْرِ بْنُ السُّنِّيِّ فِي عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَ بَعْدَ الْفَجْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

۳۱۵- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص فجر کے بعد تین دفعہ اور عصر کے بعد تین دفعہ ((أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ)) پڑھے، اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو ختم کر دیئے جاتے ہیں۔"
(ابو بکر بن السنی عمل الیوم واللیلۃ)

۳۱۶- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهِنَّ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا بِهِنَّ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ لَهُ عِدْلُ عَتَاقَةِ أَرْبَعِ رِقَابٍ وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهُنَّ إِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ دُبُرَ صَلَاتِهِ فَمِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۳۱۶- حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص صبح کے وقت ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) دس دفعہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے عوض دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور دس درجات بلند کر دیتا ہے اور یہ کلمات اس کے لئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہوتے ہیں، اس کے لئے شام تک باعث حفاظت ہوتے ہیں اور جو شخص یہ الفاظ نماز مغرب کے بعد پڑھتا ہے، اسے صبح تک اسی قدر ثواب ملتا ہے۔" (احمد، نسائی، ابن حبان)

۳۱۷- وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيبٍ السَّبَئِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

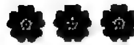
۳۱۷- حضرت عمارہ بن شبیب سبئیؒ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص مغرب کے بعد دس دفعہ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

۳۱۵- عمل اليوم والليلة ابوبكر بن السنى ص ٦٦۔

۳۱۶- مسند احمد ٤١٥/٥، عمل اليوم و الليلة نسائى ص١٤٨، صحيح ابن حبان (الاحسان) ٢٣٦/٣۔

شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى أَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهِنَّ عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلاَ نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ((الْمَسْلَحَةُ)) بفتح الميم واللام هم القوم إذا كانوا ذوي سلاح ومعنى قوله ((موجِبَاتٍ)) أي يوجبن لصاحبهن الجنة. ((وَالْمُوبِقاتِ)) المهلكات.

قَدِيْرٌ)) کہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک حفاظتی دستہ بھیج دیتے ہیں جو صبح تک اسے شیطان سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے لئے جنت واجب کر دینے والی دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس ہلاک کر دینے والے گناہ مٹا دیتے ہیں اور اسے دس مومن غلاموں (کی آزادی) کے برابر ثواب ملتا ہے۔" (نسائی' ترمذی۔ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور ہمیں عمارہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع معلوم نہیں ہے)



۳۱۷- عمل اليوم والليلة نسائی ص۳۸۵' سنن ترمذی٥/٥٤٤ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہمیں لیث بن سعد کے علاوہ کسی اور سے اس کا علم نہیں ہوا اور نہ عمارہ کا نبی کریم ﷺ سے سماع معلوم ہوا ہے۔



٤- أبْوَابُ صَلاةِ التَّطوُّعِ

۴- نمازِ نفل

ثوابُ صلاةِ التّطوّعِ في البيت

گھر میں نفل نماز پڑھنے کا ثواب

٣١٨- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلاَّ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۳۱۸- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، کیونکہ افضل یہ ہے کہ آدمی فرض نمازوں کے علاوہ باقی نمازیں گھر میں ادا کرے۔" (نسائی، ابن خزیمہ)

٣١٩- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۹- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں نماز ادا کر لے تو اسے چاہئے کہ اس میں سے گھر کا حصہ ضرور رکھے۔ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی پیدا کرتا ہے۔" (مسلم)

٣٢٠- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لاَ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۰- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔" (بخاری)

٣٢١- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

۳۲۱- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ میں

۳۱۸- سنن نسائی کتاب قیام اللیل باب الحث علی الصلاۃ فی البیوت، صحیح ابن خزیمہ ٢/٢١١۔

۳۱۹- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی البیت۔

۳۲۰- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل۔

۳۲۱- مسند احمد ٤/٣٤٢، سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا باب ماجاء فی التطوع فی البیت، صحیح ابن خزیمہ ٢/٢١٠۔

اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا أَفْضَلُ: الصَّلَاةُ فِي بَيْتِي أَوِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: ((أَلاَ تَرَى إِلَى بَيْتِي مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَلاَةً مَكْتُوبَةً)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گھر میں ادا کی گئی نماز افضل ہے یا مسجد میں؟ آپ نے فرمایا تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ میرا گھر مسجد کے کتنا نزدیک ہے' اس کے باوجود فرض نماز کے علاوہ گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (احمد' ابن ماجہ' ابن خزیمہ)

ثَوَابُ مَنْ حَافَظَ عَلَى ثنتي عشرة ركعةً في اليوم والليلة

شب و روز میں بارہ رکعتوں کی پابندی کرنے کا ثواب

۳۲۲- عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ تَعَالَى فِي كُلِّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ إِلاَّ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَوْ إِلاَّ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ فِيْهِ ((أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ)).

۳۲۲- حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے: "سنا جو مسلمان ہر روز بارہ رکعت نفل (سنت) ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتے ہیں۔" (مسلم) ترمذی نے اضافہ کیا ہے کہ "چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد۔ دو رکعت صبح سے پہلے۔"

ثواب ركعتي الفجر

فجر کی دو رکعتوں کا ثواب

۳۲۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

۲۱۲- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے افضل

۳۲۲- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و فضلها باب فضل السنن الراتبة- سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فیمن صلی فی یوم و لیلة اثنی عشرة رکعة۔

۳۲۳- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها باب استحباب رکعتی سنة الفجر۔

((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)) وَفِي رِوَايَةٍ ((لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہیں-" ایک روایت میں ہے کہ "یہ دو رکعتیں ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں-" (مسلم)

۳۲۴- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِيْ اللهُ بِهِ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنَّ فِيْهِمَا فَضِيْلَةً)) وَفِي رِوَايَةٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَدَعُوا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّ فِيْهِمَا الرَّغَائِبَ)).

۳۲۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کوئی ایسا کام بتائیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے؟ آپ نے فرمایا: "فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرو' انہی میں بہتری ہے-" ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "نماز فجر سے پہلے کی دو رکعت نہ چھوڑو' کیونکہ اس میں کئی فوائد ہیں-" (طبرانی)

ثوابُ أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها

ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعت پڑھنے کا ثواب

www.KitaboSunnat.com

۳۲۵- عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ يُحَافِظُ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ أَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ ((فَتَمَسَّ وَجْهَهُ النَّارُ أَبَدًا)).

۳۲۵- حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت کی پابندی کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دیتا ہے-" (ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے- نسائی' ابن خزیمہ) نسائی کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: "اس کے چہرے کو کبھی آگ نہیں چھوئے گی-"

۳۲۶- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ

۳۲۶- حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے وقت ظہر سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرتے

۳۲۴- معجم کبیر طبرانی ۱۲/۴۰۸-

۳۲۵- مسند احمد ۶/۳۲۵' سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الاربع رکعات قبل الظهر و بعدها- سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ۳۱۷' سنن کبریٰ نسائی بحوالہ تحفة الاشراف' صحیح ابن خزیمہ ۲/۲۰۶-

۳۲۶- مسند احمد ۳/۴۱۱' سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی الصلاۃ عندالزوال-

قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: ((إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

تھے اور فرماتے: "اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں- میں چاہتا ہوں کہ اس دوران میرا نیک عمل (آسمانوں) میں چڑھ جائے-" (احمد' ترمذی' ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

۳۲۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَأَنَّمَا تَهَجَّدَ بِهِنَّ مِنْ لَيْلَتِهِ وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ الْعِشَاءِ كَمِثْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)).

۳۲۷- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھتا ہے' وہ ایسے ہے جیسے اس نے رات کی تہجد میں یہ رکعات ادا کیں اور جو انہیں عشاء کے بعد پڑھتا ہے' وہ ایسے ہے جیسے اس نے انہیں لیلۃ القدر میں پڑھا-" (طبرانی)

۳۲۸- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِي السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ)).

۳۲۸- حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ظہر سے پہلے اور زوال کے بعد چار رکعتیں پڑھنا ایسے ہے جیسے انہیں سحری کے وقت پڑھا گیا ہو- اس وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے-" پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "ان کے سائے ان کے دائیں اور بائیں پھرتے ہیں اس حال میں کہ وہ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اور وہ اس کے سامنے ذلیل ہیں-" (النحل:۴۸)(ترمذی)

۳۲۹- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَاكَ تَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ هٰذِهِ السَّاعَةَ. قَالَ: ((يُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ

۳۲۹- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے (ایک دفعہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ اس وقت نماز پڑھنا پسند فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "اس وقت آسمان کے دروازے

۳۲۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/۲۲۱'۲۲۰ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ناھض بن سالم باہلی راوی وغیرہ ہیں جن کے متعلق مجھے علم نہیں ہو سکا کہ کسی نے ان کا ذکر کیا ہے' جب کہ مجھے (محقق کو) یہ روایت معجم اوسط کے مطبوعہ اجزاء میں نہیں مل سکی-

۳۲۸- سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی الصلاۃ عند الزوال-

۳۲۹- مسند بزار (کشف الاستار) ۱/۳۳۷ کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ بعد نصف النہار-

السَّمَاءِ وَيَنْظُرُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالرَّحْمَةِ إِلَى خَلْقِهِ وَهِيَ صَلَاةٌ كَانَ يُحَافِظُ عَلَيْهَا آدَمُ وَنُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى)).

کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف بنظر رحمت دیکھتا ہے۔ حضرت آدم' نوح' ابراہیم' موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اس نماز کی پابندی کیا کرتے تھے۔" (بزار)

۳۳۰- وَخَرَّجَ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ)) وَخَرَّجَهُ الطَّبَرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رَأَيْتُهُ يُدِيمُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: ((إِنَّهُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَتْ [أَبْوَابُ] السَّمَاءِ فَلاَ يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتَّى يُصَلَّي الظُّهْرُ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ لِي فِي تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ)).

۳۳۰- حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ظہر سے پہلے' درمیان میں سلام پھیرے بغیر چار رکعت نماز کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔" (ابوداؤد' ابن ماجہ) طبرانی نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت ابوایوبؓ نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بطور مہمان ٹھہرے تو میں نے مشاہدہ کیا کہ آپ چار رکعت ہمیشہ پڑھتے اور فرماتے "جب زوال آفتاب ہو جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور نماز ظہر تک کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا' لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرا نیک عمل اس وقت اوپر لے جایا جائے۔"

۳۳۱- وَعَنْ قَابُوسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَرْسَلَ أَبِي إِلَى عَائِشَةَ أَيُّ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ أَنْ يُوَاظِبَ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ يُطِيلُ فِيهِنَّ الْقِيَامَ وَ يُحْسِنُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَ السُّجُودَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَقَابُوس مختلف فيه.

۳۳۱- حضرت قابوس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے ایک آدمی کو بھیج کر حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کس نماز کو ہمیشہ پڑھنا پسند فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرتے' ان میں لمبا قیام کرتے' بہتر انداز میں رکوع و سجود کرتے۔ (ابن ماجہ)

(ملاحظہ) قابوس کے متعلق اختلاف ہے۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ

۳۳۰- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الاربع قبل الظهر و بعدها' سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب الاربع رکعات قبل الظهر۔

۳۳۱- سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب الاربع رکعات قبل الظهر' بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند قابل اعتراض ہے کیونکہ قابوس مختلف فیہ راوی ہے۔ ابن حبان اور نسائی نے اسے ضعیف کہا ہے اور ابن معین اور احمد نے اسے ثقہ کہا ہے۔ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

عَنْهُ لَيْسَ شَيْءٌ يَعْدِلُ صَلاَةَ اللَّيْلِ مِنْ صَلاَةِ النَّهَارِ إِلاَّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَفَضْلُهُنَّ عَلَى صَلاَةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَةِ الْوَحْدَةِ.

ظہر سے پہلے چار رکعتوں کے علاوہ دن کی کوئی نماز رات کی نماز کے برابر نہیں ہے۔ ان رکعتوں کو دن کی نمازوں پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی نماز باجماعت کو اکیلا نماز پڑھنے پر۔"

ثواب أربع ركعاتٍ قبلَ العصرِ

۳۳۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رَحِمَ اللهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۳۳۳- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ حَرَّمَ اللهُ بَدَنَهُ عَلَى النَّارِ)).

۳۳۴- وَخَرَّجَ أَبُويَعْلَى بِإِسْنَادٍ فِيْهِ مَنْ يَجْهَلُ حَالُهُ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ))

۳۳۵- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے کا ثواب

۳۳۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص پر مہربانی فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتا ہے۔" (ابوداؤد' ترمذی' ابن خزیمہ' ابن حبان)

۳۳۳- حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔" (طبرانی)

۳۳۴- حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت کی پابندی کرتا ہے' اسے آگ نہیں چھوئے گی۔" (ابو یعلی۔ اس میں ایک راوی مجہول ہے)

۳۳۵- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "میری امت

۳۳۲- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ قبل العصر' سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی الاربعۃ قبل العصر' صحیح ابن خزیمہ ۲/۲۰۶' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷۷/٤۔

۳۳۳- معجم کبیر طبرانی ۲۸۰/۲۳۔

۳۳۴- مسند ابویعلی کے مطبوعہ اجزاء میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۳۳۵- مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔ ہیثمی نے اسے معجم اوسط طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں عبدالملک بن هارون بن عنترہ راوی متروک ہے۔ مجمع الزوائد ۲۲۲/۲۔

اللهِ ﷺ ((لاتَزَالُ أُمَّتِي يُصَلُّوْنَ هٰذِهِ الأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَمْشِيَ عَلَى الأَرْضِ مَغْفُورًا لَهَا مَغْفِرَةً حَتْماً)).

عصر سے پہلے چار رکعت نماز کی پابندی کرتے حتمی مغفرت کی مستحق ہو کر زمین پر چلے گی۔" (ابو یعلی)

ثوابُ ست ركعاتٍ بعد المغرب وإحياء ما بَين العِشائَين

مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھنے اور مغرب وعشاء کے درمیان عبادت کرنے کا ثواب

۳۳۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عَدَلْنَ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ غَرِيْبٌ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۳۳۶- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور اس دوران کوئی برا لفظ زبان سے نہ نکالے' اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔" (ابن ماجہ' ترمذی' ابن خزیمہ' ترمذی نے اسے غریب کہا ہے)

۳۳۷- وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ حَبِيْبِي رَسُولَ اللهِ ﷺيُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكْعَاتٍ وَقَالَ:((مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ:تَفَرَّدَ بِهِ صَالِحُ بْنُ قَطْنٍ قلت: لم أقف فيه على جرح ولاتعديل.

۳۳۷- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتا ہے' اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔" (طبرانی)

۳۳۸- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ

۳۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ

۳۳۶- سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا باب ماجاء فی الصلاۃ بین المغرب و العشاء' سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل التطوع وست رکعات بعد المغرب- صحیح ابن خزیمہ ۲۰۷/۲۔

۳۳۷- معجم صغیر طبرانی ۱۲۷/۲ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۳۰/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے تینوں معاجم میں ذکر کیا ہے اور اسے بیان کرنے میں صالح بن قطن راوی متفرد ہے اور مجھے اس کا ترجمہ نہیں مل سکا۔ مجھے (یعنی محقق کو) صرف معجم صغیر میں یہ حدیث ملی ہے۔

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِيْ الْجَنَّةِ)).

وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ "جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھیں' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔" (ابن ماجہ)

۳۳۹- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى إِلَى الْعِشَاءِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۳۳۹- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی- آپ عشاء تک پڑھتے رہے- (نسائی)

۳۴۰- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ قَالَ: كَانُوا يَتَنَفَّلُونَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۰- حضرت انسؓ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے: صحابہ کرام مغرب اور عشاء کے درمیان نفل پڑھا کرتے تھے-" (ابوداؤد)

ثواب من صلى بعد العشاء أربعا

عشا کے بعد چار رکعات پڑھنے کا ثواب

تَقَدَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الظُّهْرِ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَأَنَّمَا تَهَجَّدَ بِهِنَّ مِنْ لَيْلَتِهِ وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ الْعِشَاءِ كَمِثْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)).

ظہر سے پہلے نفل نماز کے متعلق حضرت براءؓ کی حدیث بیان ہو چکی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتا ہے' اس کو اس رات کی تہجد کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص عشاء کے بعد چار رکعت پڑھتا ہے اسے لیلۃ القدر میں پڑھی گئی چار رکعات کا ثواب ملتا ہے-"

۳۴۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ كَأَرْبَعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَأَرْبَعٌ بَعْدَ

۳۴۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ظہر سے پہلے چار رکعتوں کا ثواب عشاء کے بعد چار رکعتوں کے برابر ہے اور عشاء کے بعد چار رکعتوں کا ثواب لیلۃ القدر کی چار رکعتوں کے برابر

۳۳۸- سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب ماجاء في الصلاة بين المغرب والعشاء

۳۳۹- سنن نسائی میں یہ حدیث نہیں ملی-

۳۴۰- سنن ابوداؤد كتاب الصلاة باب وقت قيام النبي ﷺ-

۳۴۱- معجم اوسط طبرانی ۳۵٤/۳' ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۳۰/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں یحییٰ بن عقبہ بن ابی العیزار سخت ضعیف راوی ہے-

الْعِشَاءِ كَعِدْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)).

۳۴۲- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ كَعِدْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)).

ہے-" (طبرانی)

۳۴۲- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے اور مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرتا ہے' اسے لیلۃ القدر میں پڑھی گئی اتنی ہی نماز کا ثواب ملتا ہے-" (طبرانی)

ثَوَابُ صلاة الوتر

نمازوتر کا ثواب

۳۴۳- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوْا فَإِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اے قرآن پر عمل کرنے والو! نماز وتر پڑھو' اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے-" (ابوداؤد)

۳۴۴- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَةْ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۳۴۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے' وتر کو پسند کرتا ہے- اے اہل قرآن! تم وتر پڑھو-" (ابوداؤد' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ترمذی- نیز ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)

۳۴۵- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَافَ [على] أَنْ لَا يَقُومَ [من] آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ

۳۴۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کو رات کے آخری حصے میں قیام نہ کر سکنے کا اندیشہ ہو' وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے اور جو شخص رات کے آخری

۳۴۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۴۰/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک ضعیف راوی ہے- البتہ متہم بالکذب نہیں ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) اوسط کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی-

۳۴۳- یہ حدیث مجھے سنن ابوداؤد کے لؤلؤی کے نسخے میں نہیں ملی- ہو سکتا ہے ابن داسہ کے نسخے میں موجود ہو- اسی طرح تحفۃ الاشراف میں بھی احادیث جابر میں نہیں ہے-

۳۴۴- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب استحباب الوتر سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء ان الوتر لیس بحتم' سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی الوتر صحیح ابن خزیمۃ ۱۳۷/۲-

۳۴۵- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر اولہ-

طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلاَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ، وَذَلِكَ أَفْضَلُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حصے میں قیام کرنے کے متعلق پر امید ہو' وہ رات کے آخر میں وتر ادا کرے' کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں یہ افضل ہے-" (مسلم)

٣٤٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى الضُّحَى وَصَامَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَلَمْ يَتْرُكِ الْوِتْرَ فِيْ حَضَرٍ وَلاَ سَفَرٍ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ)).

۳۴۶- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص نماز چاشت پڑھے اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھے اور سفر و حضر میں وتر نہ چھوڑے' اسے شہید کا ثواب ملتا ہے-" (طبرانی)

٣٤٧- وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا يَوْمًا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((قَدْ أَمَدَّكُمُ اللّٰهُ بِصَلاَةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ الآخِرِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: لاَيُعْرَفُ لإِسْنَادِهِ سَمَاعُ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ: ((الْحُمْرُ)) بِإِسْكَانِ الميم جمع أحمر .

۳۴۷- حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نماز کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ نماز "وتر" ہے اور اس کا وقت عشاء سے طلوع فجر کے درمیان مقرر کیا ہے-" (ابوداؤد' ابن ماجہ' ترمذی- ترمذی نے اسے غریب کہا ہے- امام بخاری نے کہا ہے کہ اس کی سند کے راویوں کا ایک دوسرے سے سماع نامعلوم ہے)

ثواب من بات طاهراً

باوضو حالت میں سونے کا ثواب

٣٤٨- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۴۸- حضرت ابو امامہؓ کا بیان ہے کہ میں نے

۳۴۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۴۱/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ایوب بن نھیک ہے' ابو حاتم اور دیگر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن حبان نے کہا ہے کہ یہ ثقہ ہے اور غلطی کرتا ہے-

۳۴۷- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب استحباب الوتر- سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی الوتر- سنن الترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الوتر -

۳۴۸- سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ۹۳-

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص باوضو ہو کر بستر پر لیٹے اور اونگھ آنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے' وہ رات کے جس حصے میں بھی اٹھ کر دنیا و آخرت کی کسی بھلائی کا سوال کرے گا' اللہ تعالیٰ وہی اسے عنایت فرما دیں گے۔" (ترمذی۔ نیز اس نے اسے حسن قرار دیا ہے)

۳۴۹- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ فَلَا يَسْتَيْقِظُ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ: ((الشِّعَارُ)) بكسر الشين هو ما يلي جسد الانسان من قميص ونحوه.

۳۴۹- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص باوضو ہو کر سوتا ہے' اس کے جسم کے ساتھ والے کپڑے میں فرشتہ رات بسر کرتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے لئے دعا کرتا ہے: اے اللہ تعالیٰ! اپنے اس بندے کو بخش دے (کیونکہ) وہ رات کو باوضو ہو کر سویا تھا۔" (ابن حبان)

۳۵۰- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ: ((تَعَارَّ)) بِتَشْدِيْدِ الرَّاءِ إِذَا اسْتَيْقَظَ.

۳۵۰- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مسلمان باوضو ہو کر سوئے اور رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بہتری کی کوئی بھی چیز مانگے' اللہ تعالیٰ وہی اسے عنایت فرماتے ہیں۔" (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

۳۵۱- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((طَهِّرُوا أَجْسَادَكُمْ طَهَّرَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبِيْتُ

۳۵۱- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے جسم کو پاک رکھا کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا۔ جو شخص رات کو باوضو سوتا ہے' اس کے جسم کے ساتھ لگنے والے کپڑے میں

۳۴۹- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/۱۹۴۔

۳۵۰- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی النوم علی طهارة۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی ص ۴۷۰' سنن ابن ماجه کتاب الدعوات باب مایدعوبه اذا انتبه من اللیل۔

۳۵۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۲۸ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔

طَاهِرًا إِلاَّ بَاتَ مَعَهُ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ لاَ يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ إِلاَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

ایک فرشتہ رات بسر کرتا ہے۔ رات کو جب بھی وہ شخص کروٹ لیتا ہے' فرشتہ اس کے لئے دعا کرتا ہے۔ اے اللہ! اپنے اس بندے کو بخش دے' یہ رات کو باوضو ہو کر سویا تھا۔" (طبرانی۔ اس کی سند اچھی ہے)

ثواب التهجد وقيام الليل

تہجد اور قیام اللیل کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُوْنَ ءَايَاتِ اللهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوْهُ وَاللهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ﴾[آل عمران:۱۱۳-۱۱۵]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اہل کتاب میں سے کچھ لوگ (حکم الٰہی) پر قائم ہیں جو رات کے وقت اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں' اللہ پر اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں' اچھا کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نیکیوں پر لپکتے ہیں اور یہی لوگ نیک ہیں اور جو لوگ نیکی کریں گے اس کی ناقدری نہیں ہو گی اور اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى﴿وَمِنَ اللَّيْلَ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ [بني اسرايل:۷۹]

اور فرمایا: "رات کا کچھ حصہ بیدار ہوا کرو اور نماز تہجد پڑھا کرو' یہ تمہارے لئے باعث زیادت (ثواب) ہے۔ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر پہنچائے۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوا سَلاَمًا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَسَلاَمًا خَالِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا﴾ [الفرقان:۶۷-۷۳]

اور فرمایا: "رحمان کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جاہل لوگ ان سے جاہلانہ گفتگو کرتے ہیں تو یہ سلام کہتے ہیں اور وہ (ہیں) جو اپنے پروردگار کے سامنے سجدے اور قیام کی حالت میں راتیں بسر کرتے ہیں۔"...... "ان لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے اونچے محل ملیں گے اور وہاں (فرشتوں کی طرف سے) انہیں دعا و سلام ملے گا۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ

اور فرمایا: "ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں' جو (مال) ہم نے انہیں دیا ہے' اس میں سے خرچ

مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة:١٧-١٦]

کرتے ہیں' کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے- یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے-"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِيْنَ لاَ يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوْا الْبَابِ﴾ [الزمر:٩]

اور فرمایا: "(بھلا مشرک اچھا ہے) یا وہ شخص جو رات کے وقتوں میں زمین پر پیشانی رکھ کر اور کھڑے ہو کر عبادت کرتا اور آخرت سے ڈرتا ہے اور وہ اپنے پروردگار کی رحمت کی امید رکھتا ہے- کہو جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے' دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ (اور) نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقل مند ہیں-"

وَقَالَ تَعَالَى﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ءَاخِذِيْنَ مَا ءَاتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِيْنَ كَانُوا قَلِيْلاً مِنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ [الذاريات: ١٩-١٥]

اور فرمایا: بے شک پرہیز گار بہشتوں اور چشموں میں (عیش کر رہے) ہوں گے اور جو جو (نعمتیں) ان کا پروردگار انہیں دیتا ہو گا' انہیں لے رہے ہوں گے- بے شک وہ اس سے پہلے نیکیاں کرتے تھے- رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے اور اوقات سحر میں وہ بخشش مانگا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے دونوں کا حق ہوتا تھا-"

وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ.

اس باب میں اور بھی بہت سی آیات ہیں-

٣٥٢- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلاَةُ اللَّيْلِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے-" (مسلم)

٣٥٣- وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ

۳۵۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگا

٣٥٢- صحيح مسلم كتاب الصيام باب فضل صوم المحرم

٣٥٣- صحيح بخارى كتاب التهجد باب عقد الشيطان على قافية الرأس اذا لم يصل بالليل- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين باب ماروى فيمن نام الليل اجمع حتى اصبح- سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب ماجاء فى قيام الليل- صحيح ابن خزيمة ١٧٤/٢ ـ

ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ ابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَيُصْبِحُ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَقَدْ أَصَابَ خَيْرًا وَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ أَصْبَحَ كَسِلًا خَبِيثَ النَّفْسِ لَمْ يُصِبْ خَيْرًا)) وَ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فَزَادَ فِي آخِرِهِ ((فَحُلُّوا عُقَدَ الشَّيْطَانِ وَلَوْ بِرَكْعَتَيْنِ)): ((قَافِيَةُ الرَّأْسِ)) مُؤَخَّرُهُ.

دیتا ہے اور ہر گرہ کو ان لفظوں سے بند کرتا ہے- "بہت لمبی رات ہے سویا رہ-" اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے- پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے- پھر اگر نماز پڑھے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ ہوشیار اور پاکیزہ نفس ہو جاتا ہے' ورنہ اس کی صبح اس عالم میں ہوتی ہے کہ وہ ناپاک دل اور سست ہوتا ہے-(بخاری' مسلم)

ابن ماجہ نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ وہ ہوشیار اور پاکیزہ دل ہو کر بھلائی حاصل کر لیتا ہے-اگر ایسے نہ کرے تو سست اور ناپاک دل رہ کر بھلائی سے محروم رہتا ہے جب کہ ابن خزیمہ کے ہاں یہ روایت اس اضافے کے ساتھ ہے- "شیطان کی گرہیں کھولو خواہ دو رکعت کے ذریعے-"

۳۵۴- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِي يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهُ إِلَى الطُّهُورِ وَعَلَيْهِ عُقَدٌ فَإِذَا وَضَّأَ يَدَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا وَضَّأَ وَجْهَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا وَضَّأَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِلَّذِينَ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ يَسْأَلُنِي ؛ مَا سَأَلَنِي عَبْدِي هَذَا فَهُوَ لَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۳۵۴- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "ایک شخص جو رات کے وقت تزکیہ نفس کے لئے وضو کرنے جاتا ہے' اس پر کئی گرہیں ہوتی ہیں-جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو (آخری) گرہ کھل جاتی ہے اور اللہ عزوجل درپردہ فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں' میرے اس بندے کو دیکھو تزکیہ نفس کر رہا ہے' مجھ سے دعا کرتا ہے' میرے اس بندے نے جو کچھ مجھ سے مانگا میں نے اسے وہی دیا-" (احمد' ابن حبان)

۳۵۵- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

۳۵۵- حضرت جابرؓ کا بیان ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "رات کو ایک ایسی گھڑی

۳۵۴- مسند احمد ٤/٢٠١' صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢/١٩٤۔

۳۵۵- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها' باب فی اللیل ساعة مستجاب فیها الدعاء۔

((إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

آتی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کی کوئی بھی اچھی چیز مانگے' اللہ تعالیٰ اسے وہی عنایت فرما دیتے ہیں اور یہ گھڑی ہر رات آتی ہے۔" (مسلم)

۳۵۶- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلَ مَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَكُنْتُ فِيمَنْ جَاءَهُ، فَلَمَّا تَأَمَّلْتُ وَجْهَهُ وَاسْتَثْبَتُّهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلاَمِهِ أَنْ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلاَمَ وَاطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، قَوْلُهُ ((انْجَفَلَ النَّاسُ)) بالجيم أي ذهبوا اليه باجمعهم مسرعين وقوله ((وَاسْتَثْبَتُّهُ)) أي تحققته و تبينته.

۳۵۶- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلے پہل مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو بہت سے لوگ آپؐ کی طرف کشاں کشاں پہنچے۔ان میں میں بھی ایک تھا۔ جب میں نے آپ کے چہرۂ اقدس کو غور سے دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔(عبداللہ بن سلام) کہتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سب سے پہلے سنی وہ آپ کا یہ فرمان ہے: "اے لوگو السلام علیکم عام کہو' کھانا کھلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم نماز پڑھو' اپنے رب کی جنت میں بحفاظت داخل ہو جاؤ گے۔" (ترمذی' ابن ماجہ' حاکم' ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے اور حاکم نے اسے صحیحین کی شرط کے مطابق قرار دیا ہے)

۳۵۷- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَ بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلاَمَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۳۵۷- حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتے ہیں' سلام عام کہتے ہیں' رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو وہ نماز پڑھتے ہیں۔" (ابن حبان)

۳۵۶- سنن ترمذی کتاب صفة القيامة باب ۴۲' ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔مستدرك حاكم ۱۳/۳' ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

۳۵۷- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۶۳/۱۔

۳۵۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي إِذَا رَأَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِي وَقَرَّتْ عَيْنِي أَنْبِئْنِي عَنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ: ((**كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ**)) فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ((**اطْعِمِ الطَّعَامَ وَافْشِ السَّلَامَ وَصِلِ الْأَرْحَامَ وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ**)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَ إِسْنَادَهُ.

۳۵۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میں آپ کو دیکھتا ہوں' میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچتی ہے- آپ مجھے ہر چیز کے متعلق بتائیں؟ آپ نے فرمایا: "ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے-" میں نے عرض کیا: تو آپ مجھے ایسا کام بتائیں جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: "کھانا کھلاؤ' سلام عام کہو' صلہ رحمی کرو اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو نماز پڑھو' تم بحفاظت جنت میں داخل ہو جاؤ گے-" (احمد' ابن حبان' حاکم- حاکم نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے)

۳۵۹-وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ [فِي الشُّعَبِ] بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُولُ أَيْنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ**)).

۳۵۹- حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگ قیامت کے دن ایک ہی میدان میں اکٹھے کیے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا' جن لوگوں کی کروٹیں بستروں پر نہ لگتی تھیں' وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے' ان کی تعداد بہت کم ہو گی اور جنت میں حساب کے بغیر داخل ہو جائیں گے- پھر باقی لوگوں کے حساب و کتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا-" (بیہقی شعب الایمان)

۳۶۰- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ التَّهَجُّدِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((**إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَخْرُجُ مِنْ أَعْلَاهَا حُلَلٌ وَمِنْ أَسْفَلِهَا خَيْلٌ مِنْ**

۳۶۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے اوپر سے خوبصورت لباس نکلے گا اور نیچے سے سنہری گھوڑے' جن کی کاٹھیاں اور باگیں موتی اور یاقوت سے بنی ہوں

۳۵۸- مسند احمد ۲/۲۹۵' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴/۱۱۵' مستدرك حاكم ۴/۱۶۰' ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے-

۳۵۹- شعب الایمان بیہقی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی-

۳۶۰- ابن ابی الدنیا کی کتاب التهجد نہیں مل سکی-

ذَهَبٍ مُسْرَجَةٌ مُلْجَمَةٌ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوتٍ لاَ تَرُوثُ وَلاَ تَبُولُ لَهَا أَجْنِحَةٌ خَطْوُهَا مَدُّ الْبَصَرِ فَيَرْكَبُهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَتَطِيْرُ بِهِمْ حَيْثُ شَاؤُوْا فَيَقُولُ الَّذِيْنَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ دَرَجَةً يَا رَبِّ بِمَ بَلَغَ عِبَادُكَ هٰذِهِ الْكَرَامَةَ كُلَّهَا؟ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوا يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ وَكُنْتُمْ تَنَامُوْنَ. وَكَانُوا يَصُومُوْنَ وَكُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ وَكَانُوا يُقَاتِلُوْنَ وَكُنْتُمْ تَجْبُنُوْنَ)).

گی جو نہ پیشاب کریں گے اور نہ لید- ان کے پر ہوں گے- حد نگاہ تک ان کا قدم پہنچے گا- جنتی اس پر سوار ہو جائیں گے اور وہ انہیں لے کر ان کی خواہش کے مطابق اڑیں گے- ان سے نچلے درجے والے پوچھیں گے اے پروردگار! تیرے یہ بندے اس مقام تک کیسے پہنچے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' یہ رات کو نماز پڑھتے تھے اور تم سوئے رہتے تھے' یہ روزے رکھتے تھے اور تم کھایا کرتے تھے' یہ جنگ کیا کرتے تھے اور تم بزدلی کیا کرتے تھے- (کتاب التہجد لابن ابی الدنیا)

۳۶۱- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَضْلُ صَلاَةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلاَةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلاَنِيَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۳۶۱- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رات کی نماز دن کی نماز سے اتنی ہی افضل ہے جتنا در پردہ صدقہ کرنا سر عام صدقہ کرنے سے افضل ہے-" (طبرانی- اس کی سند نا قابل اعتراض ہے)

۳۶۲- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَيَّانَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِيْ تَعْدِلُ بِعَشْرَةِ آلاَفِ صَلاَةٍ وَصَلاَةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلاَةٍ وَالصَّلاَةُ بِأَرْضِ الرِّبَاطِ تَعْدِلُ بِأَلْفَيْ أَلْفِ صَلاَةٍ وَأَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ الرَّكْعَتَانِ يُصَلِّيْهِمَا الْعَبْدُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ لاَيُرِيْدُ بِهِمَا إِلاَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

۳۶۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری مسجد کی نماز دس ہزار نماز کے برابر ہے اور مسجد حرام کی نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور ارض رباط کی نماز بیس لاکھ نماز کے برابر ہے- ان سب سے بڑھ کر رات کی وہ دو رکعت ہیں جنہیں کوئی شخص خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے حصول کے لئے ادا کرے-" (ابوالشیخ ابن حیان)

۳۶۳- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِيْ كِتَابِ التَّهَجُّدِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۳۶۳- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۳۶۱- معجم کبیر طبرانی ۹/۲۳۲ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/۲۵۱ میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں-
۳۶۲- یہ حدیث مجھے نہیں مل سکی-
۳۶۳- مجھے یہ کتاب نہیں مل سکی-

عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ)).

"قرآن کے حفاظ اور شب زندہ دار میری امت کے اشراف (یعنی سردار) ہیں۔" (کتاب التہجد لابن ابی الدنیا)

٣٦٤- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ وَاعْمَلْ مَاشِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ. وَأَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ. وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۳۶۴- حضرت سہل بن سعدؓ کا بیان ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: "اے محمدؐ! بالآخر تمہیں مرنا ہے- جو چاہو عمل کرو اس کا تمہیں حساب دینا ہے' جس سے چاہو محبت کرو بالآخر تمہیں اس سے جدا ہونا ہے- یہ بات معلوم رہے کہ مومن کا شرف قیام اللیل ہے اور اس کی عزت لوگوں سے استغناء ہے-"

٣٦٥- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَقُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ ((الإِثْمِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

۳۶۵- حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "رات کو قیام کرو' یہ تمہارے سلف صالحین کی عادت ہے' اللہ تعالیٰ سے قربت کا سبب ہے' گناہوں کا کفارہ اور غلطی سے بچنے کا ذریعہ ہے-(ترمذی' ابن ماجہ' حاکم- نیز حاکم نے اسے بخاری کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

٣٦٦-٣٦٧- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بِلَالٍ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَلْمَانَ كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَمَقْرَبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ

۳۶۶-۳۶۷- حضرت بلال اور سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیام اللیل کیا کرو' یہ سلف صالحین کی سنت ہے' اللہ تعالیٰ کے تقرب کا باعث ہے- برائیوں کا کفارہ اور جسم سے بیماریوں کو دور رکھنے کا سبب-" (ترمذی-

---

۳۶۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۵۳/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں زافر بن سلیمان راوی کو احمد' ابن معین اور ابوداؤد نے ثقہ قرار دیا ہے اور ابن عدی اور ابن حبان نے اس پر اعتراض کیا ہے جو نقصان دہ نہیں ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی-

۳۶۵- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ' صحیح ابن خزیمه(۱۷۷/۲)' مستدرك حاكم(۳۰۸/۱) ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے-

۳۶۶- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ۱۰۲-

۳۶۷- معجم کبیر طبرانی ۳۱۷/۶-

وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ)).

طبرانی)

۳٦٨- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [وَأَبِي سَعِيْدٍ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالاَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۳٦٨- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ دونوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو بیدار کرے' پھر دونوں دو رکعت نماز مل کر ادا کریں' ان کا شمار الذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات میں ہو گا۔" (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' ابن حبان' حاکم نیز اس نے اسے بخاری کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۳٦٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((رَحِمَ اللهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ. رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۳٦٩- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جو رات کو بیدار ہو کر خود بھی نماز پڑھتا ہے اور اپنی اہلیہ کو بیدار کر کے نماز کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالتا ہے۔ (اس طرح) اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحمت فرمائے جو رات کو بیدار ہو کر خود نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بیدار کرے' اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالے۔" (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم نیز حاکم نے اسے مسلم کی شرط کی مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۳۷۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۳۷۰- حضرت ابو مالک اشعریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص رات کو بیدار ہو کر اپنی

۳٦٨- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب قیام اللیل۔ سنن کبریٰ نسائی بحوالہ تحفہ الاشراف ۳۳۱/۳۔ سنن ابن ماجہ کتاب إقامة الصلاة والسنة فیها باب ماجاء فیمن ایقظ اهله من اللیل۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱۹/٤-۱۱۸۔ مستدرك حاکم ۳۱٦/۱۔

۳٦٩- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب قیام اللیل۔ سنن نسائی کتاب قیام اللیل باب الترغیب فی قیام اللیل۔ سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها باب فیمن ایقظ اهله من اللیل۔ صحیح ابن خزیمه ۱۸۳/۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱۸/٤۔ مستدرك حاکم ۳۰۹/۱ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

۳۷۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲٦۳/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث تینوں معاجم میں سے کسی میں بھی نہیں ملی۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْتَيْقِظُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُوقِظُ امْرَأَتَهُ فَإِنْ غَلَبَهَا النَّوْمُ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ فَيَقُومَانِ فِي بَيْتِهِمَا فَيَذْكُرَانِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا)).

عورت کو بیدار کرے اور اگر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالے' پھر دونوں اپنے گھر میں قیام کریں اور رات کو ایک گھڑی اللہ عزوجل کا ذکر کریں تو اللہ تعالیٰ دونوں کو ضرور بخش دیتے ہیں۔" (طبرانی)

۳۷۱- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ [جَلَّ جَلاَلُه] مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۷۱- حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ جل جلالہ اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تو اس دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں سے ہو سکتا ہے تو ضرور ہو۔" (ابن خزیمہ' ترمذی۔ نیز ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

۳۷۲- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا خَيَّبَ اللهُ امْرَأً قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ)).

۳۷۲- حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو کبھی ناکام نہیں کرتا جو رات کے وقت قیام کرتے ہوئے سورۂ بقرہ اور آل عمران سے آغاز کرتا ہے۔" (طبرانی)

۳۷۳- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ بَاتَ لَيْلَةً فِي خِفَّةٍ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ [يُصَلِّي] تَدَارَكَتْ حَوْلَهُ الْحُورُ الْعِينُ حَتَّى يُصْبِحَ)).

۳۷۳- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ہلکا پھلکا کھانا کھا کر رات کو نماز پڑھتے ہوئے گزارے' صبح تک حور عین اس کے ارد گرد رہتی ہیں۔" (طبرانی)

۳۷۴- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلاَثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللهُ وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ

۳۷۴- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور دوسروں کو ان

۳۷۱- صحیح ابن خزیمہ ۱۸۲/۲۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ۱۱۹۔

۳۷۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/ ۲۵۴ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم قابل اعتراض راوی ہے۔ وہ ثقہ ہے لیکن مدلس ہے۔

۳۷۳- معجم کبیر طبرانی ۳۲۶/۱۱۔

وَيَسْتَبْشِرُبِهِمْ، اَلَّذِيْ إِذَا انْكَشَفَتْ فِئَةٌ قَاتَلَ وَرَاءَهَا بِنَفْسِهِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ، وَإِمَّا أَنْ يَنْصُرَهُ اللّٰهُ وَيَكْفِيَهُ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِيْ هَذَا كَيْفَ صَبَرَ لِيْ بِنَفْسِهِ. وَالَّذِيْ لَهُ امْرَأَةٌ حَسَنَةٌ وَفِرَاشٌ لَيِّنٌ حَسَنٌ فَيَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ يَذَرُ شَهْوَتَهُ وَيَذْكُرُنِيْ، وَلَوْشَاءَ رَقَدَ. وَالَّذِيْ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ رَكْبٌ فَسَهِرُوْا ثُمَّ هَجَعُوا فَقَامَ مِنَ السَّحَرِ فِي ضَرَّاءِ وَسَرَّاءِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

کی بشارت سناتا ہے-ایک وہ شخص جو دشمن کا لشکر معلوم ہونے پر میدان جنگ میں آجاتا ہے' وہ یا تو شہید ہو جاتا ہے یا غازی اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کو دیکھو' اس نے کیسے میرے لئے صبر کیا-دوسرا وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی ہے اور بہترین بستر ہے لیکن وہ رات کو قیام کرے-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اپنی خواہش کو خیرباد کہہ کر میری یاد میں مصروف ہے اگر چاہتا تو سو سکتا تھا- تیسرا شخص وہ ہے جو سفر میں اپنے ہم سفر ساتھیوں کے ساتھ بیدار رہا' پھر وہ سو گئے اور اس نے سحری کے وقت تنگی و آسانی ہر حال میں قیام کیا-" (طبرانی-اس کی سند حسن ہے)

۳۷۵- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ، رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحِبِّهِ إِلَى صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: انْظُرُوْ إِلَى عَبْدِيْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَ أَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ. وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ انْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الِانْهِزَامِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتَّى يُهَرِيْقَ دَمَهُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِيْ رَجَعَ رَجَاءً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ حَتَّى يُهَرِيْقَ

۳۷۵- حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ہمارا پروردگار دو آدمیوں پر بڑا خوش ہے-ایک وہ شخص جو نرم و گرم بستر اور محبوب بیوی کو چھوڑ کر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو نرم و گرم بستر اور محبوب بیوی کو چھوڑ کر میری رحمت کی تلاش اور خوف عذاب کے باعث نماز کے لئے کھڑا ہو گیا ہے-دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کی اور اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو گئے اور وہ پسپائی کی ذلت اور ثابت قدمی کے ثواب کو مدنظر رکھ کر تادم زیست لڑتا رہا-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو' میری رحمت کی امید سے' میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے خون کا آخری قطرہ بہنے تک لڑتا

۳۷۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/ ۲۵۵ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث نہیں ملی-

۳۷۵- مسند احمد ۱/ ۴۱۶ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/ ۲۵۵ میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلی نے مسند میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴/ ۱۱۴-

دَمْعُهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُويَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ.

۳۷۶- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لاَحَسَدَ إلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ، وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يُنفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: قُلْتُ: الْحَسَدُ يُطْلَقُ عَلَى تَمَنِّي زوال النعمة عن المحسود وهذا حرام. ويطلق على الغبطة وهي تمنى مثل ما للمغبط فإن كان المغبط على حالة محمودة كما في هذا الحديث فهو تمن محمود يثاب عليه و يؤجر وإن كان على حالة سيئة فهو تمن مذمومٌ يؤاخذُ به.

۳۷۷- وَخَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَتَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ لَهُ اقْرَأْ وَارْقَ لِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى آخِرِ آيَةٍ مَعَهُ يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ اقْبِضْ فَيَقُولُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ يَا رَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ بِهٰذِهِ الْخُلْدُ وَبِهٰذِهِ النَّعِيمُ)).

رہا۔" (احمد' ابویعلی' ابن حبان)

۳۷۶- انہی (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حسد (رشک) صرف دو آدمیوں سے کیا جاسکتا ہے- ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا ہو اور وہ رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں اسے نماز میں پڑھے- دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا ہو اور وہ اسے رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں خرچ کرتا رہے-" (مسلم) حسد کا مطلب ہے کسی شخص سے نعمت چھن جانے کی خواہش کرنا اور یہ حرام ہے اور کبھی کبھی حسد بمعنی رشک استعمال ہوتا ہے- رشک کا مطلب ہے کسی شخص پر کیے گئے انعامات کی اپنے لئے خواہش کرنا جیسا کہ اس حدیث میں ہے' یہ پسندیدہ خواہش ہے' اس کا اجر و ثواب ملتا ہے- اگر ایسا شخص مذموم حالت میں ہو تو یہ خواہش ناجائز اور قابل مواخذہ ہے-

۳۷۷- حضرت فضالہ بن عبید اور تمیم داریؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات کو دس آیات تلاوت کرتا ہے' اسے ایک قنطار ثواب ملتا ہے اور قنطار دنیا کے تمام مال و متاع سے بہتر ہے- جب قیامت کا دن ہو گا' رب ذوالجلال ایسے شخص سے فرمائیں گے: "پڑھتا جا اور چڑھتا جا' ہر آیت کا ایک درجہ ہے-" جب وہ آخری آیت پر پہنچے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے قبضہ جمالے بندہ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے عرض کرے گا اے میرے پروردگار! تو بہتر جانتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' اس جنت اور گلزار اور جنت النعیم پر (قبضہ کر لے)-" (طبرانی اس کی سند حسن ہے)

۳۷۶- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا باب فضل من یقوم بالقرآن و یعلمه۔

۳۷۷- معجم کبیر طبرانی ۲/۳۸۔

۳۷۸- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ. وَمَنْ صَلّٰى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَتَي آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۳۷۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص رات کی نماز میں سو آیات تلاوت کرتا ہے' وہ غافلین میں شمار نہیں ہوگا- جو شخص دو سو آیات نماز میں تلاوت کرے وہ قانتین مخلصین میں شمار کیا جاتا ہے-" (ابن خزیمہ' حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۳۷۹- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ أَرْبَعَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْحَافِظِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ سِتَّمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ ثَمَانَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُخْبِتِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ أَصْبَحَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ أَلْفٌ وَ مِائَتَا أُوْقِيَةٍ وَالْأُوْقِيَةُ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ قَالَ: خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، وَمَنْ قَرَأَ أَلْفَيْ آيَةٍ كَانَ مِنَ الْمُوْجِبِيْنَ)) الموجب هنا هو الذي أتى بفعل يوجب له الْجَنَّة.

۳۷۹- حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص رات کو دس آیتیں تلاوت کرتا ہے' وہ غافلین میں شمار نہیں ہوتا اور جو چار سو آیات تلاوت کرتا ہے' وہ عابدین میں شمار ہوتا ہے اور جو پانچ سو آیتیں تلاوت کرتا ہے' وہ حافظین میں شمار ہوتا ہے اور جو چھ سو آیتیں تلاوت کرتا ہے وہ خاشعین میں شمار ہوتا ہے اور جو آٹھ سو آیتیں تلاوت کرتا ہے وہ مخبتین میں شمار ہوتا ہے اور جو ایک ہزار آیت تلاوت کرتا ہے' وہ قنطار کا مستحق ہوتا ہے اور قنطار میں بارہ سو اوقیہ ہوتے ہیں- ایک اوقیہ آسمان و زمین کے مابین تمام چیزوں سے بہتر ہے-" یا فرمایا: "اوقیہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج کی کرن پڑی ہے اور جو شخص دو ہزار آیات تلاوت کرتا ہے وہ (جنت کے) حق داروں سے ہو جاتا ہے-" (طبرانی)

۳۸۰- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۸۰- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص

۳۷۸- صحیح ابن خزیمہ ۱۸۱/۲- مستدرك حاكم ۳۰۹/۱ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے-

۳۷۹- معجم کبیر طبرانی ۲۱۱/۸-

۳۸۰- سنن ابوداؤد كتاب الصلاة باب تحزيب القرآن - صحيح ابن خزيمة ۱۸۱/۲- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۲۰/٤-

((مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطَرِيْنَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. قَوْلُهُ ((مِنَ الْمُقَنْطَرِيْنَ)) أي ممن كتب لهم قنطار من الاجر.

دس آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ غافلین میں شمار نہیں ہوتا اور جو شخص سو آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے' وہ قانتین میں سے شمار ہوتا ہے اور جو شخص ہزار آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے' وہ قنطار لینے والوں میں سے ہوتا ہے-" (ابوداؤد' ابن خزیمہ' ابن حبان)

۳۸۱- وَقَدْ رَوَى ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أُوْقِيَةٍ وَالْأُوْقِيَةُ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) وَتَقَدَّمَ [فِي الْحَدِيْثِ قَبْلَه] مثله.

۳۸۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قنطار دو ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے' ایک اوقیہ زمین و آسمان کے درمیان پائی جانے والی تمام چیزوں سے بہتر ہے-" (ابن حبان)

۳۸۲- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَنْفَطِرَ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: ((أَفَلَا [أُحِبُّ أَنْ] أَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۳۸۲- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں قدم پھٹ جاتے- میں نے عرض کیا: آپ ایسے کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو چکے ہیں؟- فرمانے لگے: "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں-" (بخاری مسلم)

۳۸۳- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَاتَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۳۸۳- حضرت عبداللہ بن ابی قیس کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے نصیحت کی کہ قیام اللیل نہ چھوڑنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسے نہیں چھوڑا کرتے تھے- جب آپ بیمار ہو جاتے یا کمزور ہو جاتے تو بیٹھ کر پڑھ لیتے- (ابوداؤد' ابن خزیمہ)

۳۸۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۲۰/٤۔

۳۸۲- صحیح بخاری کتاب التهجد باب قیام النبی ﷺ اللیل- صحیح مسلم کتاب صفات المنافقین و احکامهم باب اکثار الاعمال الاجتهاد فی العبادة۔

۳۸۳- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب قیام اللیل۔ صحیح ابن خزیمة ۱۷۸/۲۔۱۷۷۔

۳۸٤- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ: يَا بُنَيَّ لاَ تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۳۸۴- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "حضرت سلیمان بن داوٗد علیہ السلام کی ماں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سونا' کیونکہ رات کو زیادہ سونے والا شخص قیامت کے دن فقیر بن کر آئے گا-" (ابن ماجہ)

۳۸٥- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَ يُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ، قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلاَةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ)) ثُمَّ تَلاَ ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ، وَيَأْتِيْ بِتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

۳۸۵- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے بچالے- آپؐ نے فرمایا: "تم نے بہت بڑے کام کے بارے میں پوچھا ہے' لیکن یہ کام اس شخص کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان بنادے- اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا' نماز کی پابندی کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان المبارک کے روزے رکھنا' اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا-" پھر فرمایا "کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہ کو ایسے بجھادیتا ہے جیسے پانی آگ کو' رات کو نماز ادا کرنا- پھر آپؐ نے یہ آیت آخر تک تلاوت فرمائی: "ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں-" (السجدۃ:١٦) (احمد' نسائی' ابن ماجہ' ترمذی- نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ تورات میں لکھا

۳۸۴- سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا باب ماجاء فی قیام اللیل- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں سعید بن داوٗد اور اس کا استاد یوسف بن محمد دونوں ضعیف ہیں-

۳۸۵- مسند احمد ۲۳۱/۵- سنن نسائی کبری بحوالہ تحفۃ الاحوذی ۳۹۹/۸- سنن ابن ماجہ ۱۳۱٤/۲ کتاب الفتن باب کف اللسان فی الفتنۃ- سنن ترمذی ۱۲/۵ اورانہوں نے کہا کہ حسن صحیح ہے-

عَنْهُ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ لَقَدْ أَعَدَّ اللهُ لِلَّذِيْنَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَالَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَلاَ يَعْلَمُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلاَ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. قَالَ وَ نَحْنُ نَقْرَؤُهَا ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاأُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا، نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل- ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن حکیم میں اس کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: "پس کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کے واسطے آنکھوں کی ٹھنڈک کتنی چھپائی گئی ہے یہ جو وہ عمل کرتے تھے اس کا بدلہ ہے-" (حاکم نیز اس نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے)

(فصل) قَالَ: يُوسُف بن مَهْرَان: بَلَغَنِيْ أَنَّ تَحْتَ الْعَرْشِ مَلَكًا فِي صُوْرَةِ دِيْكٍ بَرَاثِنُهُ مِنْ لُؤْلُوٍ، وَصِيْصِيَتُهُ مِنْ زَبَرْجَدٍ أَخْضَرَ فَإِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الأَوَّلُ، ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ وَزَقَا. وَقَالَ: لِيَقُمِ الْقَائِمُونَ، فَإِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ وَقَالَ وَ زَقَا وَ قَالَ لِيَقُمِ الْمُتَهَجِّدُوْنَ فَإِذَا مَضَى ثُلُثَا اللَّيْلِ ضَرَبَ وَقَالَ: لِيَقُمِ الْمُصَلُّوْنَ، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ ضَرَبَ وَقَالَ: لِيَقُمِ الْغَافِلُونَ وَعَلَيْهِمْ أَوْزَارُهُمْ (قلت) وقد روى هذا مرفوعًا.

فصل: یوسف بن مہران کا قول ہے- میں نے سنا ہے کہ عرش کے نیچے مرغ کی شکل کا ایک فرشتہ ہے، اس کے پاؤں موتیوں کے ہیں، اس کی قلغی سبز زمرد کی ہے- جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو وہ اپنے پر پھڑ پھڑاتا ہے اور کہتا ہے قیام کرنے والو! اٹھو، جب نصف رات گزر جاتی ہے تو اپنا پر پھڑ پھڑا کر آواز دیتا ہے اور کہتا ہے تہجد گزارو، اٹھو! اور جب دو تہائی رات گزر جاتی تو اپنا پر پھڑ پھڑا کر آواز دیتا ہے اور کہتا ہے نمازیو! اٹھو اور جب طلوع فجر ہوتی ہے تو کہتا ہے غافلو! اپنے گناہوں کو لے کر اٹھو- (اسے مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے)-

وَرَأَى بَعْضُهُمْ رَبَّ الْعِزَّةِ [جل جلاله] فِي الْمَنَامِ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَعِزَّتِيْ وَجَلاَلِيْ لأُكْرِمَنَّ مَثْوَى سُلَيْمَانَ التَّيْمِي فَإِنَّهُ صَلَّى لِيَ الْغَدَاةَ بِوُضُوءِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. وَيُقَالُ كَانَ مَذْهَبُهُ أَنَّ النَّوْمَ إِذَا خَامَرَ الْقَلْبَ بَطَلَ الْوُضُوءُ.

کسی نیک آدمی نے خواب میں رب العزت جل جلالہ کو دیکھا اور فرماتے ہوئے سنا: مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں سلیمان تیمی کو باعزت مقام دوں گا، کیونکہ اس نے چالیس سال تک عشاء کے وضو کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی- کہتے ہیں سلیمان تیمی کا خیال تھا کہ نیند اگر دل پر پردہ ڈالے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے-

وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا معمول تھا کہ جب لوگ سو

هَدَأَتِ الْعُيُونُ قَامَ فَيَسْمَعُ لَهُ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ حَتَّى يُصْبِحَ.

جاتے تو وہ قیام شروع کر دیتے اور صبح ہونے تک ان کی گڑگڑاہٹ کی آواز مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح سنائی دیتی رہتی۔

وَكَانَ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا دَخَلَ فِرَاشَهُ يَتَقَلَّى مِثْلَ الْحَبِّ فِي الْمِقْلَى. وَكَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنَّ ذِكْرَ النَّارِ قَدْ مَنَعَنِي النَّوْمَ، ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ.

حضرت شداد بن اوسؓ اپنے بستر پر اس طرح کروٹیں لیتے رہتے جیسے دانہ کڑاہی میں متحرک رہتا ہے اور کہتے کہ اے اللہ! جہنم کی یاد مجھے نیند سے روک رہی ہے اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

وَكَانَ طَاوُسٌ يَفْرِشُ فِرَاشَهُ فَيَضْطَجِعُ عَلَيْهِ فَيَتَقَلَّى كَمَا تَتَقَلَّى الْحَبَّةُ فِي الْمِقْلَى، ثُمَّ يَثِبُ فَيُدْرِجُهُ وَيُصَلِّي إِلَى الصُّبْحِ. ثُمَّ يَقُولُ: طَرَدَ ذِكْرُ جَهَنَّمَ نَوْمَ الْعَابِدِيْنَ.

حضرت طاؤسؒ اپنا بستر بچھاتے، پھر اس پر لیٹتے اور ایسے کروٹیں لیتے جیسے دانہ کڑاہی میں لٹ پلٹ ہوتا ہے۔ پھر کود کر اٹھتے اور بستر لپیٹ دیتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔ پھر فرماتے جہنم کی یاد سے عابدوں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔

وَكَانَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ إِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَيُمِرُّ يَدَهُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ: إِنَّكَ لَلَيِّنٌ وَاللّٰهِ لَفِي الْجَنَّةِ أَلْيَنُ مِنْكَ. فَلَا يَزَالُ يُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهُ.

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد رات کا اندھیرا ہوتے ہی بستر کے قریب آتے، اس پر اپنا ہاتھ پھیر کر فرماتے: تو بڑا نرم و نازک ہے، لیکن اللہ کی قسم جنت میں تجھ سے کہیں نرم (بستر) موجود ہیں۔ پھر پوری رات نماز پڑھتے رہتے۔

وَكَانَ صِلَةُ بْنُ أَشْيَمٍ يُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهُ، فَإِذَا كَانَ فِي السَّحَرِ كَانَ يَقُولُ: إِلٰهِي لَيْسَ مِثْلِيْ يَطْلُبُ الْجَنَّةَ. وَلٰكِنْ أَجِرْنِيْ بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ.

حضرت صلہ بن اشیم پوری پوری رات نماز پڑھتے رہتے اور جب سحری کا وقت ہوتا تو فرماتے: الٰہی! مجھ جیسا جنت کی کیا درخواست کرے گا، مجھے تو اپنی رحمت کے سہارے دوزخ سے بچا دے۔

وَقَالَتِ امْرَأَةُ مَسْرُوْقٍ: مَا كَانَ يُوجَدُ مَسْرُوْقٌ إِلَّا وَسَاقَاهُ مُنْتَفِخَتَانِ مِنْ طُولِ الصَّلَاةِ. وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَجْلِسُ خَلْفَهُ فَأَبْكِيْ رَحْمَةً لَهُ.

حضرت مسروق کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ لمبی لمبی نمازیں پڑھتے رہنے کی بنا پر مسروق کی پنڈلیوں پر سوزش رہا کرتی تھی۔ کہتی ہیں کہ میں اس پر ترس کھاتے ہوئے اس کے پیچھے بیٹھی روتی رہتی۔

وَقَالَ الْجُنَيْدُ: مَا رَأَيْتُ أَعْبَدَ مِنَ السَّرِيِّ أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانٌ وَتِسْعُونَ سَنَةً مَا رُئِيَ مُضْطَجِعًا إِلَّا فِي عِلَّةِ الْمَوْتِ.

حضرت جنید فرماتے ہیں میں نے حضرت سری سے بڑھ کر عبادت گزار کوئی شخص نہیں دیکھا۔ ان کی عمر اٹھانوے سال ہو چکی تھی، لیکن انہیں بستر مرگ کے

علاوہ لیٹے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْمُغَازِلِي، قَالَ: جَاوَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرِيْرِيُّ بِمَكَّةَ سَنَةً فَلَمْ يَنَمْ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَلَمْ يَسْتَنِدْ إِلَى عَمُودٍ وَلاَ إِلَى حَائِطٍ وَلَمْ يَمُدَّ رِجْلَيْهِ.

حضرت ابو محمد مغازلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو محمد الجریری مکۂ مکرمہ میں ایک سال ٹھہرے رہے۔ اس دوران نہ وہ سوئے اور نہ انہوں نے بات کی اور نہ کسی ستون یا دیوار سے ٹیک لگائی اور نہ پاؤں پھیلائے۔

وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ: رَمَقْتُ مَالِكَ بْنَ دِيْنَارٍ فَتَوَضَّأَ بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَ إِلَى مُصَلاَّهُ فَقَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَخَنَقَتْهُ الْعِبْرَةُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَيْبَةَ مَالِكٍ عَلَى النَّارِ، إِلٰهِي قَدْ عَلِمْتَ سَاكِنَ الْجَنَّةِ مِنْ سَاكِنِ النَّارِ، فَأَيُّ الرَّجُلَيْنِ مَالِكٌ؟ وَأَيُّ الدَّارَيْنِ دَارُ مَالِكٍ؟ فَلَمْ يَزَلْ [ذٰلِكَ] قَوْلُهُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ.

حضرت مغیرہ بن حبیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو دیکھا انہوں نے عشاء کے بعد وضو کیا۔ پھر مصلے پر کھڑے ہو کر اپنی ڈاڑھی کو پکڑا اور رونے کے قریب ہو گئے اور کہنے لگے اے اللہ! مالک کے بڑھاپے کو آگ پر حرام کر دے۔ میرے مولیٰ! تجھے پتہ ہے جنتی کون ہے اور دوزخی کون۔ مالک دونوں میں سے کون سا ہو گا؟ دو گھروں میں سے مالک کا گھر کون سا ہو گا؟ طلوعِ فجر تک یہی کہتے رہے۔

وَكَانَ عَمْرُو بْنُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ يَخْرُجُ كُلَّ لَيْلَةٍ فَيَقِفُ عَلَى الْقُبُورِ وَيَقُولُ: يَا أَهْلَ الْقُبُورِ لَقَدْ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَلَقَدْ رُفِعَتِ الأَعْمَالُ، ثُمَّ يَصُفُّ قَدَمَيْهِ وَ يُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَشْهَدُ صَلاَةَ الصُّبْحِ.

حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد ہر رات قبرستان کی طرف چلے جاتے اور کہتے: اے قبرستان والو! نامۂ اعمال لپیٹ دیئے گئے ہیں اور اعمال اوپر اٹھا لئے گئے ہیں پھر کھڑے ہو کر پوری رات نماز پڑھتے۔ پھر واپس آتے اور صبح کی نماز میں شامل ہو جاتے۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ شَبِعَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ لَيْلَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ، فَنَامَ عَنْ حِزْبِهِ حَتّٰى أَصْبَحَ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: يَا يَحْيَى وَجَدْتَ دَارًا لَكَ خَيْرًا مِنْ دَارِيْ؟ أَمْ هَلْ وَجَدْتَ جِوَارًا خَيْرًا مِنْ جِوَارِيْ؟ وَعِزَّتِيْ وَجَلاَلِيْ لَوِ اطَّلَعْتَ إِلَى الْفِرْدَوْسِ اطِّلاَعَةً لَذَابَ جِسْمُكَ، وَذَهَبَتْ نَفْسُكَ اشْتِيَاقًا. وَلَوِاطَّلَعْتَ

حضرت علی بن ابی الحسنؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یحیٰ بن زکریا علیہما السلام نے ایک رات جو کی روٹی سیر ہو کر کھالی۔ پھر رات بھر سوئے رہے اور قیام اللیل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی فرمایا "اے یحیٰ! کیا تجھے میرے گھر سے کوئی اچھا گھر مل گیا ہے؟ یا تجھے میرے پڑوس سے اچھا پڑوس مل گیا ہے؟ مجھے میری عزت و جلال کی قسم اگر تیری ایک نظر جنت الفردوس پر پڑ جائے تو فرطِ شوق سے تیرا جسم پگھل جائے اور جان نکل جائے اور اگر تو جہنم کو ایک نظر دیکھ لے تو (خوف کے

إِلَى جَهَنَّمَ اطِّلَاعَةً لَذَابَ جِسْمُكَ، وَلَبَكَيْتَ الصَّدِيْدَ بَعْدَ الدُّمُوعِ، وَلَبِسْتَ الْحَدِيْدَ مَعَ الْمُسُوحِ.

مارے) تیرا جسم پگھل جائے اور تو پیپ کے آنسو روتا رہے اور ٹاٹ کے ساتھ ساتھ لوہا پہننا شروع کر دے-"

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ: سَهَوْتُ لَيْلَةً عَنْ وِرْدِيْ وَنِمْتُ. فَإِذًا أَنَا فِي الْمَنَامِ بِجَارِيَةٍ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ، فِي يَدِهَا رُقْعَةٌ. فَقَالَتْ لِيْ: أَتُحْسِنُ أَنْ تَقْرَأَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَدَفَعَتْ إِلَيَّ الرُّقْعَةَ وَإِذَا فِيهَا.

أألهتك اللذائذ والأماني
عن البيض الأوانس في الجنان
تعيش مخلَّدًا لا موت فِيْهَا
وَتَلْهُو فِي الْجِنَانِ مَعَ الْحِسَانِ
تَنَبَّهْ مِنْ مَنَامِكَ إِنَّ خَيْرًا
مِنَ النَّوْمِ التَّهَجُّدُ بِالْقُرْآنِ

حضرت مالک بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات ذکر سے غافل ہو کر سو گیا- خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک انتہائی خوب رو لڑکی' اس کے ہاتھ میں ایک خط ہے اور وہ مجھ سے پوچھتی ہے 'کیا تم اسے پڑھ سکتے ہو؟ میں نے کہا ہاں! اس نے مجھے وہ خط دے دیا- اس پر یہ شعر تھے:

"کیا تجھے خواہشات اور دنیا کی لذتوں نے جنت کی گوری دوشیزاؤں سے غافل کر دیا ہے- جہاں تجھے دائمی زندگی نصیب ہو گی' موت کا نام تک نہیں ہو گا' تو باغیچوں میں خوبصورت لڑکیوں کے ساتھ کھیلے گا' نیند سے بیدار ہو جا' قرآن مجید کو تہجد میں پڑھنا نیند سے بدرجہا بہتر ہے-"

وَعَنْ أَزْهَرَ بْنِ مُغِيْثٍ - وَكَانَ مِنَ الْقَوَّامِيْنَ- قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ امْرَأَةً لَا تُشْبِهُ نِسَاءَ أَهْلِ الدُّنْيَا، فَقُلْتُ لَهَا: مَنْ أَنْتِ! فَقَالَتْ: حَوْرَاءُ، فَقُلْتُ: زَوِّجِيْنِيْ مِنْ نَفْسِكِ. فَقَالَتْ: اخْطُبْنِيْ إِلَى سَيِّدِيْ، وَ امْهُرْنِيْ. فَقُلْتُ وَمَا مَهْرُكِ ؟ فَقَالَتْ: طُوْلُ التَّهَجُّدِ .

حضرت ازہر بن مغیث (بہت بڑے تہجد گزار) بیان کرتے ہیں کہ میں نے نیند میں ایک عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں سے بالکل مختلف تھی- میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگی میں حور ہوں- میں نے کہا مجھ سے نکاح کر لے- کہنے لگی میرے مالک کے نام منگنی کا پیغام بھیج اور حق مہر دے- میں نے کہا تمہارا حق مہر کیا ہے؟ کہنے لگی میرا حق مہر تہجد کی نماز ہے-

وَرُوِيَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ: أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ كُلَّ لَيْلَةٍ خَتْمَةً. فَقَالَ: لِامْرَأَتِهِ فِي بَعْضِ اللَّيَالِيْ: إِنِّي أَجِدُ اللَّيْلَةَ فَتْرَةً فَإِذَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ قَدْرٌ -سَمَّاهُ لَهَا- فَأَيْقِظِيْنِيْ، قَالَ: فَلَمَّا أَيْقَظَتْهُ لِلْوَقْتِ وَجَدَ ثِقْلاً. فَقَالَ لَهَا: دَعِيْنِيْ سَاعَةً،

حضرت علاء بن زیاد ہر رات پورا قرآن مجید تہجد میں پڑھا کرتے تھے- ایک رات اپنی بیوی سے کہنے لگے مجھے آج رات تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے' رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو مجھے جگا دینا- جب اس نے وقت مقرر پر جگایا تو بوجھ محسوس کرتے ہوئے کہنے لگے تھوڑی دیر رہنے دے اور پھر سو گئے- خواب میں ان کے پاس ایک

ثُمَّ نَامَ. فَأَتَاهُ آتٍ فِي مَنَامِهِ، فَأَخَذَ بِمُقَدَّمِ شَعْرِ رَأْسِهِ، وَقَالَ: قُمْ يَا ابْنَ زِيَادٍ، فَاذْكُرْ رَبَّكَ يَذْكُرْكَ، قَالَ: فَقَامَ فَزِعًا وَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ الشَّعَرَاتُ مِنْ مُقَدَّمِ رَأْسِهِ قِيَامًا إِلَى أَنْ مَاتَ وَإِنَّهُنَّ لَقِيَامٌ

آدمی آیا اور ان کی پیشانی کے بال پکڑ کر کہنے لگا' اے ابن زیاد! کھڑا ہو جا' اپنے رب کو یاد کر' وہ تجھے یاد کرے گا- وہ گھبراہٹ کے عالم میں کھڑے ہو گئے اور ان کے پیشانی کے وہ بال تا زندگی ابھرے رہے- موت کے بعد بھی وہ بال ابھرے رہے-

وَرُوِيَ عَنِ الإِمَامِ أَبِيْ بَكْرٍ الطَّرْطُوشِيِّ قَالَ: كُنْتُ لَيْلَةً نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ الأَقْصَى فَلَمْ يَرُعْنِيْ إِلاَّ صَوْتٌ يَكَادُ يَصْدَعُ الْقَلْبَ وَهُوَ يَقُولُ:

حضرت ابو بکر طرطوشی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات مسجد اقصی میں سویا ہوا تھا کہ ایک اندوہناک آواز آئی:

أخوفٌ وأمنٌ إِنَّ ذَا لَعَجِيْبُ
ثَكِلْتُكَ مِنْ قَلْبٍ فَأَنْتَ كَذُوْبُ
أَمَا وَجَلاَلِ اللهِ لَوْ كُنْتَ صَادِقًا
لَمَا كَانَ لِلإِغْمَاضِ مِنْكَ نَصِيْبُ

فَوَاللهِ لَقَدْ أَبْكَى الْعُيُونَ، وَأَشْجَى الْقُلُوبَ.

"بڑا تعجب ہے کہ خوف بھی ہے اور بے خوفی بھی- ایسا دل نہ رہے تو تو جھوٹا ہے' اللہ کے جلال کی قسم! اگر تو سچا ہوتا تو تجھے کبھی نیند نہ آتی (یہ سن کر) آنکھیں غمناک ہو گئیں اور دل غم زدہ ہو گیا-"

وَكَانَتِ ابْنَةُ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ تَقُولُ: يَا أَبَتِ مَالِيَ أَرَى النَّاسَ يَنَامُونَ وَأَرَاكَ لاَ تَنَامُ؟ فَيَقُولُ: يَا ابْنَتَاهُ إِنَّ أَبَاكَ يَخَافُ النَّارَ.

حضرت ربیع بن خثیم کو ان کی بیٹی کہنے لگی اے پیارے باپ! کیا وجہ ہے کہ لوگ میٹھی نیند سوتے ہیں اور تم نہیں سوتے ہو؟ فرمانے لگے: پیاری بیٹی! تیرے باپ کو دوزخ سے ڈر لگتا ہے-

وَقَالَ الرَّبِيْعُ أَتَيْتُ أُوَيْسًا، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا قَدْ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقُلْتُ: لا أَشْغَلُهُ عَنِ التَّسْبِيْحِ، فَمَكَثَ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ جَلَسَ مَوْضِعَهُ حَتَّى صَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ ثَبَتَ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ ثَبَتَ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى الْفَجْرَ. ثُمَّ جَلَسَ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ

حضرت ربیع بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت اویس قرنی کے پاس آیا- میں نے دیکھا کہ وہ نماز فجر پڑھ کر بیٹھے ہوئے ہیں- میں نے سوچا کہ انہیں ذکر الٰہی سے ہٹانا نہیں چاہئے- وہ نماز ظہر تک اپنی جگہ بیٹھے رہے- پھر کھڑے ہو کر عصر تک نماز پڑھتے رہے- پھر نماز مغرب تک اپنی جگہ بیٹھے رہے- پھر نماز عشاء تک اپنی جگہ بیٹھے رہے- پھر نماز فجر تک اپنی جگہ بیٹھے رہے- نماز کے بعد پھر بیٹھ گئے اور نیند غالب آ گئی تو فرمانے لگے اے اللہ! میں بہت زیادہ سونے والی آنکھ اور سیر نہ

مِنْ عَيْنٍ نَوَّامَةٍ، وَمِنْ بَطْنٍ لَا تَشْبَعُ، فَقُلْتُ: حَسْبِي هَذَا مِنْهُ. ثُمَّ رَجَعْتُ.

ہونے والے پیٹ سے تیری پناہ چاہتا ہوں- میں نے سوچا کہ ان کی طرف سے مجھے یہی کافی ہے اور میں واپس آگیا-

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ: يَا عَجَبًا لِمَنْ يَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ تُزَيَّنُ فَوْقَهُ وَأَنَّ النَّارَ تُسَعَّرُ تَحْتَهُ كَيْفَ يَنَامُ بَيْنَهُمَا ؟

امام احمد بن حرب کا قول ہے کہ اس شخص پر تعجب ہے جسے یہ علم ہے کہ جنت اس کے اوپر سجائی جا رہی ہے اور آگ اس کے نیچے سلگائی جا رہی ہے' پھر بھی وہ ان دونوں کے درمیان سو رہا ہے-

وَكَانَ صِلَةُ بْنُ أَشْيَمَ قَدْ تَعَقَّدَتْ سَاقُهُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ، وَبَلَغَ مِنَ الْاِجْتِهَادِ مَا لَوْ قِيلَ الْقِيَامَةُ غَدًا مَا وَجَدَ مَزِيْدًا. وَكَانَ إِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ اضْطَجَعَ عَلَى السُّطُوحِ لِيَضْرِبَهُ الْبَرْدُ، وَإِذَا كَانَ فِي الصَّيْفِ اضْطَجَعَ دَاخِلَ الْبَيْتِ لِيَجِدَ الْحَرَّ وَالْغَمَّ. فَلَا يَنَامُ، وَمَاتَ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَكَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّ لِقَاءَكَ فَأَحِبَّ لِقَائِي.

حضرت صلہ بن اشیمؒ کی پنڈلی طویل قیام کی وجہ سے گرہ دار ہو گئی تھی- وہ اس قدر محنت کرتے تھے کہ اگر ان سے کہا جائے کہ کل قیامت آنے والی ہے تو بھی انہیں مزید عمل کی گنجائش نہیں مل سکتی تھی اور جب سردی کا موسم آ جاتا تو چھت پر سوتے تاکہ سردی انہیں ستائے اور جب گرمی کا موسم ہوتا تو گھر کے اندر سو جاتے تاکہ گرمی اور تپش محسوس ہو اور سو نہ سکیں- انہیں سجدے کی حالت میں موت آئی- وہ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری ملاقات کا خواہش مند ہوں' تو میری ملاقات کو پسند فرما-

وَقَالَ الْخَوَّاصُ دَخَلْنَا [عَلَى] رحلة الْعَابِدَةِ وَكَانَتْ قَدْ صَامَتْ حَتَّى اسْوَدَّتْ، وَبَكَتْ حَتَّى عَمِيَتْ، وَصَلَّتْ حَتَّى أُقْعِدَتْ، وَكَانَتْ تُصَلِّي قَاعِدَةً. فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا، ثُمَّ ذَكَّرْنَاهَا شَيْئًا مِنَ الْعَفْوِ ، لِيَهُوْنَ عَلَيْهَا الْأَمْرَ. فَشَهِقَتْ، ثُمَّ قَالَتْ: عِلْمِي بِنَفْسِي قَرَّحَ فُؤَادِي، وَكَلَمَ كَبِدِي، وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ اللهَ لَمْ يَخْلُقْنِي وَلَمْ أَكُ شَيْئًا مَذْكُورًا. ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَى صَلَاتِهَا.

حضرت خواصؒ کا بیان ہے کہ ہم ایک دفعہ حضرت رحلہ عابدہؒ کے پاس گئے' وہ روزے رکھتے رکھتے سیاہ رنگ ہو چکی تھیں' روتے روتے اندھی ہو چکی تھیں' نماز پڑھتے پڑھتے بوڑھی ہو گئی تھیں اور بیٹھ کر نماز پڑھا کرتی تھیں- ہم نے سلام عرض کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی معافی کا معمولی سا تذکرہ کیا تاکہ ان کا بوجھ ہلکا ہو جائے- انہوں نے آہ بھری اور کہنے لگیں: مجھے اپنی حالت سے واقفیت نے میرے دل کو پیپ دار کر دیا ہے اور میرے جگر کو زخمی- اللہ کی قسم میں چاہتی ہوں کہ اللہ مجھے پیدا ہی نہ کرتا اور میں قابل ذکر ہی نہ ہوتی' یہ کہہ کر نماز پڑھنے لگ گئیں-

وَمَرْوِيٌّ عَنْ حَبِيبَةِ الْعَدَوِيَّةِ: أَنَّهَا

حضرت حبیبہ عدویہ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ

كَانَتْ إِذَا صَلَّتِ الْعَتَمَةَ قَامَتْ عَلَى سَطْحٍ لَهَا وَشَدَّتْ عَلَيْهَا دِرْعَهَا وَخِمَارَهَا، ثُمَّ قَالَتْ: إِلٰهِي قَدْ غَارَتِ النُّجُومُ وَنَامَتِ الْعُيُونُ وَغَلَّقَتِ الْمُلُوكُ أَبْوَابَهَا وَخَلَا كُلُّ حَبِيْبٍ بِحَبِيْبِهِ، وَهٰذَا مَقَامِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ. ثُمَّ تُقْبِلُ عَلَى صَلَاتِهَا فَإِذَا كَانَ السَّحَرُ، وَطَلَعَ الْفَجْرُ ،قَالَتْ:إِلٰهِي هٰذَا اللَّيْلُ قَدْ أَدْبَرَ، وَهٰذَا النَّهَارُ قَدْ أَسْفَرَ، فَلَيْتَ شِعْرِيْ أَقَبِلْتَ مِنِّي لَيْلَتِيْ فَأُهَنَّأَ؟ أَمْ رَدَدْتَهَا عَلَيَّ فَأُعَزَّى؟ وَعِزَّتِكَ لَهٰذَا دَأْبِيْ وَدَأْبُكَ مَا أَبْقَيْتَنِي وَعِزَّتِكَ لَوْ انْتَهَرْتَنِيْ مِنْ بَابِكَ لَمَا بَرِحْتُ لِمَا وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ جُوْدِكَ وَكَرَمِكَ.

جب عشاء کی نماز پڑھ لیتیں تو اپنی قمیص اور اوڑھنی چھت سے باندھ لیتیں اور کہتیں اے میرے معبود! ستارے ڈوب چکے ہیں' لوگ سو گئے ہیں' بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لئے ہیں' محبّ اپنے محبوب کے پاس جاچکا ہے' میں تیرے سامنے کھڑی ہوں- پھر نماز پڑھتی رہتیں- جب سحری کا وقت ہو جاتا اور فجر طلوع ہو جاتی تو کہتیں:اے میرے معبود! آ یہ رات گزر چکی ہے' دن آ چکا ہے' نا معلوم تو نے میری رات کی عبادت قبول کر لی ہے کہ میں اس پر مبارک کی مستحق ہوں یا تو نے اسے مسترد کر دیا ہے کہ مجھ سے اظہار افسوس کیا جائے- مجھے تیری عزت کی قسم!جب تک تو مجھے باقی رکھے گا میری یہی عادت رہے گی اور تیرا یہی انداز- تیری عزت کی قسم اگر تو مجھے اپنے دروازے سے جھڑک دے تو میں اس سے ہٹوں گی نہیں کیونکہ تیری جود و سخا میرے دل میں جاگزیں ہو چکی ہے-

وَكَانَتْ مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ إِذَا جَاءَ النَّهَارُ تَقُوْلُ: هٰذَا يَوْمِيَ الَّذِيْ أَمُوْتُ فِيْهِ، فَمَا تَطْعَمُ حَتّٰى تُمْسِيَ، فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ، تَقُوْلُ: هٰذِهِ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ أَمُوْتُ فِيْهَا،فَتُصَلِّي حَتّٰى تُصْبِحَ.

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہ دن ہو جاتا تو کہتیں: آج مجھے موت آجائے گی اور شام تک کھانا نہ کھاتیں- اسی طرح جب رات آ جاتی تو کہتیں آج رات مجھے موت آجائے گی اور صبح تک نماز پڑھتی رہتیں-

وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ رَاشِدٍ الشَّيْبَانِيُّ كَانَ زَمْعَةُ نَازِلاً عِنْدَنَا بِالْمُحَصَّبِ، وَكَانَ لَهُ أَهْلٌ وَ بَنَاتٌ. وَكَانَ يَقُوْمُ يُصَلِّي لَيْلاً طَوِيْلاً ، فَإِذَا كَانَ السَّحَرُ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: أَيُّهَا الرَّكْبُ الْمُعَرِّسُوْنَ أَكُلَّ هٰذَا اللَّيْلِ تَرْقُدُوْنَ؟ أَفَلَا تَقُوْمُوْنَ فَتَرْحَلُوْنَ؟ فَيَتَوَاثَبُوْنَ فَتَسْمَعُ مِنْ هَاهُنَا بَاكِيًا. وَمِنْ هَاهُنَا

حضرت قاسم بن راشد شیبانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت زمعہ نے ہمارے پاس محصب میں قیام کیا- ان کے اہل و عیال بھی ان کے ساتھ تھے- وہ رات کو بہت لمبا قیام کرتے اور جب سحری کا وقت ہو جاتا تو بلند آواز سے پکارتے' اے رات کے آخری حصے میں آرام کرنے والے مسافرو! کیا تم ساری رات سوئے رہو گے؟ کیا تم اٹھ کر سفر کی تیاری نہیں کرو گے؟ (یہ سن کر) ان کے اہل و عیال فوراً اُٹھتے کوئی روتے ہوئے سنائی

قَارِئًا. وَمِنْ هَاهُنَا مُتَوَضِّئًا. فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: عِنْدَ الصَّبَاحِ يَحْمَدُ الْقَوْمُ السُّرَى.

دیتا' کوئی دعا کرتے ہوئے' کوئی پڑھتے ہوئے اور کوئی وضو کرتے ہوئے اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو بلند آواز سے کہتے' صبح ہوتی ہے تو مسافر رات کے طے شدہ سفر کو سراہتے ہیں۔

وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ : حَلَفَ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ لاَ يَضَعُ جَنْبَهُ بِالأَرْضِ حَتَّى يَلْقَى اللهَ ،فَمَكَثَ عَلَى ذَلِكَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثِيْنَ سَنَةً. فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَاشْتَدَّ بِهِ النَّزْعُ وَالْعِلَّةُ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ ابْنُهُ : يَا أَبَتِ لَوْ وَضَعْتَ جَنْبَكَ ، فَقَالَ: إِذَا مَا وَفَيْتُ لِلّهِ بِالنَّذْرِ وَالْحَلْفِ فَمَاتَ وَإِنَّهُ لَجَالِسٌ.

حضرت سفیان بن عینیہ کا بیان ہے کہ حضرت صفوان بن سلیم نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے پہلے زمین پر کمر نہیں لگائیں گے اور اپنی قسم پر تیس سال قائم رہے' حتیٰ کہ موت کی گھڑی آ گئی۔ بیماری سخت ہو گئی اور نزع کا وقت ہو گیا اور وہ بیٹھے رہے۔ (یہ دیکھ کر) ان کے بیٹے نے کہا اے پیارے باپ! بہتر ہے آپ لیٹ جائیں' فرمانے لگے: پھر تو میں اللہ تعالیٰ سے کی گئی نذر اور قسم پوری نہ کر سکوں گا۔ پس وہ اسی حالت میں بیٹھے ہوئے فوت ہو گئے۔

وَأَخْبَرَنِي الْحَفَّارُ قَالَ: حَفَرْتُ قَبْرَ رَجُلٍ، فَإِذَا أَنَا قَدْ وَقَعْتُ عَلَى قَبْرٍ، فَوَافَيْتُ جُمْجُمَةً، فَإِذَا السُّجُودُ قَدْ أَثَّرَ فِي الْعَظْمِ، فَقُلْتُ لِإِنْسَانٍ: قَبْرُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَوَ مَا تَدْرِي؟ هَذَا قَبْرُ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى. قُلْتُ: وَأَخْبَارُ الْمُتَهَجِّدِيْنَ وَالْمُجْتَهِدِيْنَ وَالْمُتَعَبِّدِيْنَ كَثِيْرَةٌ جِدًّا لاَ يُمْكِنُ اسْتِيْفَاؤُهَا، وَإِنَّمَا ذَكَرْتُ هَذِهِ النُّبْذَةَ وَإِنْ كَانَتْ لَيْسَتْ مِنْ شَرْطِ هَذَا الْكِتَابِ تَبَرُّكًا وَ تَرْغِيْبًا وَاللهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ لاَ رَبَّ غَيْرُهُ.

مجھے ایک گورکن نے بتایا کہ میں نے ایک آدمی کی قبر کھودی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ نیچے ایک قبر ہے۔ اس میں سر کی کھوپڑی ہے۔ ہڈیوں میں سجدے کے نشانات ہیں۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ وہ کہنے لگا تمہیں پتہ نہیں ہے' یہ تو صفوان بن سلیم کی قبر ہے۔ تہجد گزاروں' کوشش کرنے والوں اور عبادت گزاروں کے واقعات بے شمار ہیں۔ مذکورہ بالا واقعات اگرچہ اس کتاب کی شرط کے مطابق نہیں ہیں' لیکن بطور تبرک و ترغیب بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے اور اس کے سوا کوئی پروردگار نہیں۔

ثواب من نوى أن يصلي بالليل فغلبته عيناه

رات کو تہجد کی نیت سے سونے اور اٹھ نہ سکنے کا ثواب

۳۸۶- عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، أَوْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

۳۸۶- حضرت ابوذر یا حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے

-شَكٌّ شُعْبَةُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ عَبْدٍ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ [بِقِيَامٍ] سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنَامُ عَنْهَا إِلاَّ كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْهِ، وَكَتَبَ لَهُ أَجْرَ مَا نَوَى)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَابْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ [أَبِي] الدَّرْدَاءِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَلَفْظُهُ: قَالَ: ((مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ)).

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص پل بھر کے لئے رات کے قیام کا ارادہ کر لیتا ہے- پھر اس پر نیند غالب رہتی ہے- اس کا سونا بھی صدقہ بن جاتا ہے- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر صدقہ ہوتا ہے- اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں نیت کا ثواب لکھ دیتا ہے-" (ابن حبان' نسائی' ابن ماجہ)

ابن خزیمہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ان الفاظ میں ذکر کی ہے کہ "جو شخص یہ نیت کر کے بستر پر لیٹے کہ وہ رات کو نماز پڑھے گا' پھر صبح تک سویا رہے' اس کے لئے نیت کے مطابق ثواب لکھ دیا جائے گا اور اس کی نیند اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر صدقہ شمار ہو گی-"

۳۸۷- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلاَةٌ بِلَيْلٍ فَيَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلاَّ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلاَتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۷- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات کی نماز پڑھتا ہو' اس پر (اگر کسی رات) نیند غالب آ جائے تو اس کے لئے نماز کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوتی ہے-" (ابوداؤد' نسائی)

ثَوَابُ مَنْ نَامَ عَنْ وِرْدِهِ فَقَضَاهُ

نیند کی وجہ سے رات کی نماز ادا نہ کر سکنے پر اس کی قضا دینے کا ثواب

۳۸۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ

۳۸۸- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص نیند کی وجہ سے پورا وظیفہ یا کچھ وظیفے نہ کر

۳۸۶- صحیح ابن حبان ۱۲۵/۴۔ سنن نسائی کتاب قیام اللیل و تطوع النہار باب من اتی فراشه و هوینوی القیام فنام۔ سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها باب ماجاء فیمن نام عن حزبه۔ صحیح ابن خزیمه ۱۹۶/۲۔

۳۸۷- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب من نوی القیام فنام- سنن نسائی کتاب قیام اللیل باب کم یصلی من نام عن صلاة۔

۳۸۸- صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرین وقصرها باب جامع صلاة اللیل و من نام عنه اومرض۔

عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَصَلاَةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

سکے اور اسے نماز فجر اور ظہر کے درمیان پڑھے' اس کے لئے اتنا ثواب لکھا جاتا ہے گویا اس نے اسے رات کو پڑھا ہو۔" (مسلم)

ثواب من صلى الضحى وداوم عليها

نماز ضحیٰ پڑھنے اور اس کی باقاعدگی کرنے کا ثواب

۳۸۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلاَمَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَتُجْزِئ عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ [يركعهما] مِنَ الضُّحَى)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ((السُّلاَمَى)) بضم السين المهملة وتخفيف اللام واحد السُّلاميات وهي مفاصل الأعضاء والأصابع.

۳۸۹- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبح ہوتے ہی تم میں سے ہر شخص کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہو جاتا ہے- ہر تسبیح صدقہ' ہر تحمید صدقہ ہے' ہر تہلیل یعنی (لا الہ الا اللہ) کہنا صدقہ ہے- ہر تکبیر صدقہ ہے- ہر امر بالمعروف صدقہ ہے اور ہر نہی عن المنکر صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے ضحیٰ کی دو رکعت کافی ہیں-" (مسلم)

۳۹۰- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((فِي الإِنْسَانِ سِتُّونَ وَ ثَلاَثُمِائَةِ مَفْصَلٍ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهَا صَدَقَةً)) قَالُوا: مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ ، فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى

۳۹۰- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' اسے اپنے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا چاہئے-" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "مسجد میں پڑے ہوئے کھنگار کو دبا دینا (تکلیف دہ) چیز کو راستے سے دور کر دینا (ہی تمہارا صدقہ ہے) اگر تم نہیں کر سکے تو ضحیٰ کی دو رکعت تمہیں

۳۸۹- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين و قصرها باب استحباب صلاة الضحى۔

۳۹۰- مسند احمد ۳۵٤/٥۔ سنن ابوداؤد كتاب الصلاة باب صلاة الضحى۔ صحيح ابن خزيمه ۲۲۷/۲۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۷۹/۳۔

تُجْزِيءُ عَنْكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ .

کافی ہیں۔" (احمد' ابوداؤد' ابن خزیمہ' ابن حبان)

۳۹۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِيْ ﷺ بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ: أَلاَّ أَنَامَ إِلاَّ عَلَى وِتْرٍ، أَلاَّ أَدَعَ رَكْعَتَي الضُّحَى فَإِنَّهَا صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَهَذَا لَفْظُهُ .

۳۹۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین کاموں کی خصوصی طور پر نصیحت کی ہے جنہیں میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ (پہلا) یہ کہ میں وتر کے بغیر نہ سوؤں (دوسرا) یہ کہ میں ضحیٰ کی دو رکعت نہ چھوڑوں کیونکہ یہ اوابین کی نماز ہے (تیسرا) ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا۔ (بخاری' مسلم' ابن خزیمہ اور یہ لفظ اسی کے ہیں)

۳۹۲- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ مِنْ طَرِيْقِ زَبَّانَ بْنِ فَايِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَي الضُّحَى لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

۳۹۲- سہل بن معاذ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص صبح کی نماز سے سلام پھیرنے سے لے کر ضحیٰ کی دو رکعت پڑھنے تک اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے' نیکی کے علاوہ کوئی بات نہ کہے' اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔" (احمد' ابوداؤد)

۳۹۳- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ - أَوْ قَالَ الْغَدَاةَ فَقَعَدَ فِي مَقْعَدِهِ فَلَمْ يَلْغُ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، وَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتَّى يُصَلِّيَ الضُّحَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

۳۹۳- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص صبح کی نماز پڑھے' پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے' دنیا کی کوئی فضول بات نہ کرے' چار رکعت نماز ضحیٰ پڑھنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے' وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔" (ابویعلی)

۳۹۴- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ [بْنِ] عَمْرِو بْنِ

۳۹۴- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ

۳۹۱- صحیح بخاری کتاب التھجد باب صلاۃ الضحیٰ فی الحضر - صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا باب استحباب صلاۃ الضحیٰ - صحیح ابن خزیمہ ۲۲۷/۲۔

۳۹۲- مسند احمد ۴۳۹/۳ ـ ۴۳۸ - سنن ابوداؤد ۲۷/۲۔

۳۹۳- مسند ابویعلی میں روایت نہیں مل سکی۔

الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فَغَنَمُوا وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ، فَتَحَدَّثَ النَّاسُ بِقُرْبِ مَغْزَاهُمْ وَكَثْرَةِ غَنِيْمَتِهِمْ، وَسُرْعَةِ رَجْعَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَقْرَبَ مِنْهُمْ مَغْزًى وَ أَكْثَرَ غَنِيْمَةً وَأَوْشَكَ رَجْعَةً؟ مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لِسُبْحَةِ الضُّحَى فَهُوَ أَقْرَبُ مِنْهُمْ مَغْزًى وَأَكْثَرُ غَنِيْمَةً وَأَوْشَكُ رَجْعَةً)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ نَحْوَهُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيَأْتِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى. قَوْلُهُ ((أَوْشَكُ)) أَيْ أَسْرَعَ بِوَزْنِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَوْلُهُ ((لِسُبْحَةِ الضُّحَى)) أَيْ لِصَلاَةِ الضُّحَى وَكُل صلاةِ تطوع تسمى سُبْحَةً وَتَسْبِيْحًا.

عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا' انہوں نے مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلدی واپس آ گئے- لوگوں نے ان کے جنگی مقام کی نزدیکی' کثرت غنیمت اور جلد واپسی کے متعلق باتیں کیں- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے- کیا میں تمہیں ان سے زیادہ نزدیک جنگی مقام' اس سے زیادہ مال غنیمت اور جلد واپسی کے متعلق نہ بتاؤں؟ جو شخص وضو کرے' پھر نماز ضحیٰ کے لئے مسجد کی طرف روانہ ہو' اس کا جنگی مقام ان سے نزدیک' اس کا مال غنیمت ان سے زیادہ اور اس کی واپسی ان سے بہت جلدی ہو-" (احمد' طبرانی اسکی سند اچھی ہے- اسے احمد اور ابن حبان نے ابو ہریرہؓ کے حوالے سے بیان کیا ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے)

۳۹۵- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيْحِ الضُّحَى لاَ يُنْصِبُهُ إِلاَّ إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلاَةٌ عَلَى أَثَرِ صَلاَةٍ لاَ لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۳۹۵- حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص پاک صاف ہو کر فرض نماز (ادا کرنے) کے لئے جاتا ہے' اس کا ثواب محرم حاجی کے برابر ہے اور جو شخص نماز ضحیٰ کے لئے نکلتا ہے' اس کے علاوہ کوئی اور چیز اسے نہیں تھکاتی' اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے برابر ہے- ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا (جب کہ) ان دونوں کے درمیان کوئی بے ہودگی نہ ہو علیین میں لکھا جاتا ہے-" (ابوداؤد اس کی سند حسن ہے)

۳۹۶- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه

۳۹۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۳۹۴- مسند احمد ۱۷۵/۲ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۳۵/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے' اس کی سند میں ابن لهيعه متكلم فيه راوی ہے جب کہ مجھے یہ مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

۳۹۵- سنن ابوداؤد كتاب الصلاة باب صلاة الضحی-

بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) ((شُفْعَةِ الضُّحَى)) بِضَمِّ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ يَعْنِي رَكْعَتَي الضُّحَى .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دو رکعت نماز ضحیٰ کی پابندی کرتا ہے' اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (ترمذی' ابن ماجہ)

۳۹۷- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ: ((مَنْ قَامَ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الشَّمْسُ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَكَانَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

۳۹۷- حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحابؓ کو حدیثیں بیان فرمائیں تو فرمایا: "جو شخص سورج نکلنے کے وقت کھڑا ہو جائے' اچھے انداز میں وضو کرے' پھر دو رکعت نماز ادا کرے' اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور وہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے (اسی دن) اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہو۔" (ابو یعلی)

۳۹۸- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَطْلَعِهَا كَهَيْئَتِهَا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ مِنْ مَغْرِبِهَا فَصَلَّى رَجُلٌ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ـ وَحَسِبْتُهُ قَالَ ((وَكُفِّرَ عَنْهُ خَطِيئَتُهُ [وَإِثْمُهُ])) -وَأَحْسِبُهُ قَالَ- ((وَإِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۳۹۸- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب سورج مشرق سے طلوع ہوتے وقت ایسے ہو جیسا کہ وہ نماز عصر کے بعد غروب ہونے کے وقت ہوتا ہے اور کوئی شخص چار سجدوں کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرے' اسے اس دن کا ثواب ملتا ہے۔" میرے خیال میں آپ نے فرمایا: "اور اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے" اور میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "اگر وہ اس دن فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (طبرانی۔ اس کی سند میں کوئی خرابی نہیں)

۳۹۶- سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی صلاۃ الضحی۔ سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب ماجاء فی صلاۃ الضحیٰ۔

۳۹۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/۲۳۶ میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس میں غیر معروف راوی ہے جب کہ مجھے مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۳۹۸- معجم کبیر طبرانی ۸/۲۲۶۔

۳۹۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لاَ يُحَافِظُ عَلَى صَلاَةِ الضُّحَى إِلاَّ أَوَّابٌ قَالَ وَهِيَ صَلاَةُ الأَوَّابِينَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ : وَلَمْ يُتَابِعْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ زُرَارَةَ عَلَى اتِّصَالِ هٰذَا الْخَبَرِ.

۳۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "نماز ضحیٰ کی حفاظت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہی کرتا ہے۔" نیز فرمایا کہ "یہی نماز اوابین ہے۔" (طبرانی' ابن خزیمہ) ابن خزیمہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن زرارہ سے اس روایت کے متصل ہونے میں موافقت نہیں کی گئی۔

۴۰۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ عَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الضُّحَى، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُدِيمُونَ صَلاَةَ الضُّحَى؟ هٰذَا بَابُكُمْ فَادْخُلُوهُ)).

۴۰۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ضحیٰ ہے۔ جب قیامت کا دن ہو گا' ایک آواز دینے والا آواز دے گا نماز ضحیٰ کی پابندی کرنے والو کہاں ہو؟ یہ تمہارا دروازہ ہے' اس میں داخل ہو جاؤ۔" (طبرانی)

۴۰۱- وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لاَتَعْجِزْ مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

۴۰۱- نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ عزوجل فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے دن کے شروع میں چار رکعت نماز ادا کرنے میں سستی نہ کر' میں آخر دن تک تجھے کافی رہوں گا۔" (ابوداؤد)

۴۰۲- وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۰۲- ترمذی نے اسے حضرت ابو درداءؓ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۰۳- وَعَنْ أَبِي مُرَّةَ الطَّائِفِيِّ رَضِيَ

۴۰۳- حضرت ابو مرہ طائفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۳۹۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۳۹/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس میں محمد بن عمرو متکلم فیہ راوی ہے اور ایک غیر معروف راوی بھی ہے۔ جب کہ مجھے معجم اوسط طبرانی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۲۸/۲۔

۴۰۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۳۹/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد الیمامی ابو احمد راوی متروک ہے۔ جب کہ مجھے یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۴۰۱- سنن ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الضحی۔

۴۰۲- سنن ترمذی کتاب ابواب الصلاۃ باب ماجاء فی صلاۃ الضحی۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ عزوجل فرماتے ہیں' اے ابن آدم تو شروع دن میں میرے لئے چار رکعت نماز ادا کر' میں اس دن آخر تک تیرے لئے کافی رہوں گا-" (احمد' اس کی سند کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں)

٤٠٤- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَمَنْ صَلَّى سِتًّا كُفِيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَمَنْ صَلَّى ثَمَانِيًا كَتَبَهُ اللهُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ [تَعَالَى] لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ مَا مِنْ يَوْمٍ وَلاَ لَيْلَةٍ إِلاَّ لِلّٰهِ [تَعَالَى] مَنٌّ يَمُنُّ بِهِ عَلَى عِبَادِهِ وَصَدَقَةٌ . وَمَا مَنَّ اللهُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ سِوَى مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيِّ فَفِيْهِ خِلاَفٌ

۴۰۴- حضرت ابو درداءؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص دو رکعت نماز ضحیٰ پڑھتا ہے' وہ غافلوں میں شمار نہیں ہوتا اور جو شخص چار رکعت پڑھتا ہے' اس کا شمار عابدوں میں ہوتا ہے اور جو شخص چھ رکعت پڑھتا ہے اسے اس دن (ہر شر سے) بچالیا جاتا ہے اور جو آٹھ رکعت پڑھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ خشوع کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے اور جو شخص بارہ رکعت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے- ہر دن اور ہر رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر صدقہ اور احسان ہوتا ہے' کسی بندے پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے ذکر کی توفیق دے-" (طبرانی- اس کے تمام راوی ثقہ ہیں البتہ موسیٰ بن عقبہ میں اختلاف ہے)

٤٠٥- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [يَقُولُ] ((مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى

۴۰۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص ضحیٰ کی بارہ رکعتیں پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنا دیتا ہے- (ترمذی' ابن ماجہ)

۴۰۳- مسند احمد ۲۸۷/۵-

۴۰۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۳۷/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن یعقوب زمعی ہے جسے ابن معین اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے اور ابن المدینی نے ضعیف- جب کہ مجھے یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

۴۰۵- سنن ترمذی کتاب ابواب الصلاۃ باب ماجاء فی صلاۃ الضحی-

اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ)).

ثوابُ صلاةِ التَّسْبِيحِ

٤٠٦-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ((يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلاَ أُعْطِيْكَ؟ أَلاَ أَمْنَحُكَ؟ أَلاَ أَحْبُوكَ؟ أَلاَ أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ؟ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ كُلَّهُ، أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ وَقَدِيْمَهُ وَجَدِيْدَهُ وَخَطَأَهُ وَعَمَدَهُ وَصَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ وَسِرَّهُ وَعَلاَنِيَتَهُ. عَشْرُ خِصَالٍ؛ أَنْ تُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ فَقُلْ وَأَنْتَ قَائِمٌ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُ وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُولُ وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ. تَفْعَلُ ذَلِكَ فِيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ

نماز تسبیح کا ثواب

۴۰۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا اے میرے چچا عباس! کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک انعام نہ دوں؟ کیا میں تمہیں دس ایسے کام نہ بتاؤں جنہیں کرنے پر اللہ تعالیٰ تیرے سب گناہ معاف کر دے گا' اگلے ہوں یا پچھلے' پرانے ہوں یا نئے' غلطی سے ہوئے ہوں یا ارادے سے' چھوٹے ہوں یا بڑے' چھپ کر کئے ہوں یا علانیہ طور پر- وہ دس یہ ہیں- تو چار رکعت نماز پڑھ' ہر رکعت میں فاتحہ الکتاب اور ایک سورت پڑھ- جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائے تو قیام کی حالت میں پندرہ دفعہ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الاّ اللّٰہ و اللّٰہ اکبر پڑھ' پھر رکوع کر اور رکوع کی حالت میں یہ دعا دس دفعہ پڑھ' پھر رکوع سے سر اٹھا اور اسے دس دفعہ پڑھ- پھر سجدہ کر اور سجدے کی حالت میں اسے دس دفعہ پڑھ' پھر سجدے سے سر اٹھا اور اسے دس دفعہ پڑھ' پھر سجدہ کر اور اسے دس دفعہ پڑھ' پھر سجدے سے سر اٹھا اور اسے دس دفعہ پڑھ- یہ ہر رکعت میں پچھتر دفعہ ہوئی اسی طرح چاروں رکعات میں کر' اگر تو ہر روز یہ نماز پڑھ سکتا ہے تو پڑھ' وگرنہ ہر جمعہ (یعنی سات روز) میں ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہیں تو ہر مہینے ایک دفعہ- یہ بھی نہیں تو ہر سال ایک دفعہ- اگر

۴۰۶- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب صلاۃ التسبیح۔ سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فی صلاة التسبیح صحیح ابن خزیمه ۲۲۳/۲ معجم کبیر طبرانی ۲۴۳/۱۱۔

مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمْرِكَ مَرَّةً)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَة وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ فِيْ آخِرِهِ ((فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ رَمْلِ عَالِجٍ غَفَرَ اللهُ لَكَ)).

(سال) میں اسے نہ کر سکے تو عمر میں ایک دفعہ-" (ابوداؤد' ابن ماجہ' ابن خزیمہ) طبرانی نے آخر میں کہا ہے کہ "اگر تیرے گناہ سمندر کے جھاگ یا تہہ در تہہ ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوئے تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا-"

٤٠٧- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَغَيْرُهَا بِأَسَانِيْدِهِمْ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ يَا عَمِّ أَلاَ أَحْبُوكَ أَلاَ أَنْفَعُكَ أَلاَ أَصِلُكَ؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تُصَلِّي أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ [تَقُوْمَ]. فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثُلُثُ مِئَةٍ فِيْ أَرْبَعِ

۴۰۷- حضرت ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس سے فرمایا: "اے میرے چچا! کیا تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا میں تم سے صلہ رحمی نہ کروں؟" انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں؟ تو آپ نے فرمایا "تو چار رکعت نماز پڑھ' ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور ایک سورت پڑھ' قرأت پوری ہو جائے تو رکوع سے پہلے پندرہ دفعہ پڑھ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَر

(اللہ پاک ہے' سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں' اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' اللہ سب سے بڑا ہے- پھر رکوع کر اور اسے دس دفعہ پڑھ' پھر سر اٹھا اور اسے دس دفعہ پڑھ' پھر سجدہ کر اور اسے دس دفعہ پڑھ' پھر سر اٹھا اور اسے دس دفعہ پڑھ' پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے پہلے اسے دس دفعہ پڑھ- یہ ہر رکعت میں پچھتر دفعہ ہو گی اور چار رکعات میں تین سو دفعہ ہو گی- تمہارے گناہ تہہ در تہہ ریت کے (ذرات) کے برابر بھی ہوئے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا-" انہوں نے

(۴۰۷) سنن ترمذی كتاب ابواب الصلاة باب ماجاء في صلاة التسبيح- ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابو رافع کے حوالے سے غریب ہے- سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب ماجاء في صلاة التسبيح- شعب الایمان بیہقی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث مجھے نہیں ملی-

رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ غَفَرَهَا اللهُ لَكَ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَقُولُهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ ؟ قَالَ: ((قُلْهَا فِي جُمْعَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ)) قَالَ الْبَيْهَقِيُّ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ يَفْعَلُهَا وَتَدَاوَلَهَا الصَّالِحُونَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَفِيْ ذٰلِكَ تَقْوِيَةٌ لِلْحَدِيْثِ الْمَرْفُوعِ (قلت) قَدْ رُوِيَ فِيْ صفتها غير ما ذكر وهو أن يسبح الخمس عشرة قبل القراءة ويسبح بعد القراءة عشرا ولا يسبح في جلسة الاستراحة وليس لشَيْءٍ من ذلك إسناد صحيح ولا حسن وأكثر الرواة على الصفة الْمُتَقَدِّمَةِ وا لله أعلمُ.

عرض کیا "یارسول اللہ اگر کوئی شخص ہر روز نہ پڑھ سکے؟ تو آپ نے فرمایا "اسے جمعہ (یعنی سات دن) میں ایک دفعہ پڑھ لے۔اگر نہ کر سکے تو مہینے میں ایک دفعہ "حتیٰ کہ فرمایا "سال میں ایک دفعہ پڑھ۔" بیہقی نے کہا ہے کہ عبداللہ بن مبارک ایسے کیا کرتے تھے اور نیک لوگوں نے اسے ایک دوسرے سے حاصل کیا ہے۔ لہٰذا اس سے مرفوع حدیث کو تقویت ملتی ہے۔(ترمذی' ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

میں (مصنف) کہتا ہوں کہ اس نماز کو مذکورہ بالا طریقے کے علاوہ بھی روایت کیا گیا ہے اور وہ اس طرح کی قرات سے پہلے پندرہ تسبیحات کہی جائیں اور قرات کے بعد دس تسبیحات جب کہ جلسہ استراحت میں تسبیح نہ کہی جائے' لیکن اس کی کوئی سند صحیح یا حسن نہیں ہے۔اکثر راوی پہلے طریقے کے مطابق بیان کرتے ہیں۔واللہ اعلم۔

ثواب من كانت له حاجة فصلّى هذه الصلاة و دعا بهذا الدعاء

نماز حاجت کا ثواب

٤٠٨- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْمَى أَتَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ، قَالَ: ((أَوَ أَدَعُكَ)) قَالَ:

۴۰۸- حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میری نظر کھل جائے۔" آپ نے فرمایا "کیا میں تجھے (اس حالت

۴۰۸- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ۱۱۹ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو جعفر خطمی سے اس سند کے علاوہ ہمیں اس کا علم نہیں ہے اور عثمان بن حنیف سہل بن حنیف کا بھائی ہے عمل الیوم واللیلتہ نسائی ص۴۱۷ سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلا باب ماجاء فی صلاۃ الحاجة صحیح ابن خزیمه ۲۲۶/۲-۲۲۵ مستدرك حاکم ۳۱۳/۱ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ قَدْ شَقَّ عَلَيَّ ذِهَابُ بَصَرِيْ قَالَ ((فَانْطَلِقْ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ أَتَوَجَّهُ إِلَى رَبِّي بِكَ أَنْ يَكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ اللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ)) فَرَجَعَ وَقَدْ كَشَفَ اللهُ عَنْ بَصَرِهِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

پر نہ) چھوڑ دوں؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری نظر نہ ہونا میرے لئے بڑا تکلیف دہ ہے- آپ نے فرمایا جاکر وضو کر' پھر دو رکعت نماز پڑھ' پھر دعا کر: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّيْ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلٰی رَبِّیْ بِكَ اَنْ يَكْشِفَ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ جب وہ (نماز سے) واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نظر سے پردہ ہٹا دیا تھا- (اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے- نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

٤٠٩- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ بِأَسَانِيْدِهِمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلاَمَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لاَتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلاَّغَفَرْتَهُ وَلاَ هَمًّا

۴۰۹- حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ عزوجل یا کسی آدمی سے کوئی کام ہو' اسے چاہئے کہ وہ اچھے طریقے سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے' پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے' پھر کہے: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلاَمَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لاَتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلاَّغَفَرْتَهُ وَلاَ هَمًّا إِلاَّ فَرَّجْتَهُ وَلاَ حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلاَّ قَضَيْتَهَا يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ترمذی' حاکم) ابن ماجہ نے اضافہ کیا ہے' پھر دنیا اور آخرت کی کوئی چیز مانگے تو وہ اس کے لئے مقدر میں کر

۴۰۹- سنن ترمذی کتاب ابواب الصلاۃ باب ماجاء في صلاة الحاجة۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قابل اعتراض ہے- سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فی صلاة الحاجة۔ مستدرك حاكم ۱/ ۳۲۰ (ملاحظہ) اس کی سند میں زائد بن عبدالرحمان راوی ہے- حاکم نے کہا ہے کہ یہ راوی تابعین میں شمار ہوتا ہے اور ثقہ ہے ذھبی نے کہا ہے کہ یہ متروک ہے-

إلاَّ فَرَّجْتَهُ وَلاَ حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إلاَّ قَضَيْتَهَا يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)) زَادَ ابْنُ مَاجَه ((ثُمَّ يَسْأَلُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ مَا يَشَاءُ فَإِنَّهُ يُقْدَرُ)).

دی جائے گی-

٤١٠- وَخَرَّجَ الْحَاكِمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اثْنَتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً تُصَلِّيْهِنَّ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ وَتَتَشَهَّدُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا تَشَهَّدْتَ فِيْ آخِرِ صَلاَتِكَ فَأَثْنِ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ [وَصَلِّ] عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [ثُمَّ اسْجُدْ] وَاقْرَأْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [عَشْرَمَرَّاتٍ] ثُمَّ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الأَعْظَمِ وَجَدِّكَ الأَعْلَى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ ثُمَّ سَلِّمْ يَمِيْنًا وَشِمَالاً. وَلاَ تُعَلِّمُوْهَا السُّفَهَاءَ فَإِنَّهُمْ يَدْعُوْنَ بِهَا فَيُسْتَجَابُوْنَ)) قَالَ الْحَاكِمُ: قَالَ حُمَيْدُ ابْنُ حَرْبٍ: قَدْ جَرَّبْتُهُ فَوَجَدْتُهُ حَقًّا. وَقَالَ أَيْهَمُ بْنُ عَلِيٍّ الدُّبَيْلِيِّ: قَدْ جَرَّبْتُهُ فَوَجَدْتُهُ حَقًّا. وَ قَالَ الْحَاكِمُ: قَالَ لَنَا أَبُو زَكَرِيَّا: قَدْ جَرَّبْتُهُ

۴۱۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دن میں یا رات میں بارہ رکعت نماز پڑھ ' ہر دو رکعت کے بعد تشہد کر اور جب نماز کا آخری تشہد کرے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج ' پھر سجدہ کر اور سجدے میں سات دفعہ سورت فاتحہ پڑھ اور دس دفعہ کہہ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر کہہ اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الأَعْظَمِ وَجَدِّكَ الأَعْلَى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، - پھر اپنی ضرورت کا سوال کر پھر ' سر اٹھا اور دائیں بائیں سلام پھیر اور یہ بے وقوفوں کو (منافقوں) نہ سکھاؤ ' کیونکہ وہ اس کے ذریعے دعا کریں گے اور ان کی دعا قبول ہو جائے گی- (حاکم ' نیز اس نے کہا ہے کہ حمید بن حرب کا بیان ہے کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور اسے برحق پایا)

ایہم بن علی دبیلی کا بیان ہے کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور اسے برحق پایا- حاکم نے کہا ہے کہ ہمیں ابوزکریا نے کہا ہے کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور اسے برحق پایا- حاکم کا بیان ہے کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا اور اس کو برحق پایا- اسے روایت کرنے میں عامر بن خداش منفرد ہے اور وہ ثقہ و مامون ہے-

---

۴۱۰- یہ حدیث متوقع مقامات پر مجھے نہیں مل سکی-

[فَوَجَدْتُهُ] حَقًّا. قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ جَرَّبْتُهُ فَوَجَدْتُهُ حَقًّا تَفَرَّدَ بِهِ عَامِرُ ابْنُ خِدَاشٍ وَهُوَ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ (قلت): وأما حديث صلاة الاستخاره فَإِنَّهُ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مَشْهُورٌ لَكِنَّهُ لَمْ يُذْكَر فيه ثواب فلم أَذْكُرْهُ وا للّٰهُ أَعْلَمُ .

(ملاحظہ) نمازِ استخارہ کی حدیث صحیح ہے اور مشہور بھی لیکن اس کا ثواب منقول نہ ہونے کی وجہ سے میں نے اسے ذکر نہیں کیا۔واللہ اعلم۔





٥– أبوابُ الجُمعَـــةِ

جمعہ کا بیان

ثوابُ مَنِ اغْتَسَلَ يَومَ الجُمُعَةِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کا ثواب

٤١١– عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبِيْ وَأَنَا أَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: غُسْلُكَ هٰذَا مِنْ جَنَابَةٍ أَو لِلْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ: مِنْ جَنَابَةٍ، قَالَ: أَعِدْ غُسْلاً آخَرَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَومَ الْجُمُعَةِ كَانَ فِي طَهَارَةٍ إِلَى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۴۱۱– حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ کا بیان ہے کہ میرے پاس میرا باپ آیا اور میں جمعہ کے دن نہا رہا تھا- وہ مجھ سے کہنے لگا جمعہ کے لئے غسل کر رہے ہو یا جنابت کی وجہ سے؟ میں نے کہا جنابت کی وجہ سے- اس نے کہا ایک اور غسل کر- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' وہ دوسرے جمعہ تک طہارت میں رہتا ہے-(طبرانی' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم- حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق ہے)

٤١٢– وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَسُلُّ

۴۱۲– حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن نہانا گناہوں کو بالوں کی جڑوں سے کھینچ لیتا ہے-(طبرانی-

۴۱۱– ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/۱۷۴ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ہارون بن مسلم ہے' ابو حاتم نے کہا ہے کہ اس میں کمزوری ہے اور حاکم اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے- باقی تمام راوی ثقہ ہیں لیکن مجھے (یعنی محقق کو) معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی- صحیح ابن خزیمہ ۳/۱۲۹-۱۳۰ صحیح ابن حبان (الاحسان ۲/۲۶۳)' مستدرک حاکم ۱/۲۸۲ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے- جب کہ انہوں نے اسے ذکر نہیں کیا- اور ہارون بن مسلم الحجل ثقہ راوی ہے- اس سے احمد بن حنبل اور عبداللہ بن عمر القواریری نے روایت کیا ہے- ذھبی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیحین کی شرط کے مطابق ہے اور ہارون بن مسلمہ راوی ہے- شریح بن یونس سے صرف اسی نے اسے بیان کیا ہے

۴۱۲– معجم کبیر طبرانی ۸/۳۰۶-

الْخَطَايَا مِنْ أُصُولِ الشَّعْرِ اسْتِلاَلاً)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.
قلت: وسيأتي ذكر ثوابِ الغسلِ مع غيره في غير ما حديث يأتي في الأبواب الآتية إن شاءَ الله تعالى.

اس کے راوی ثقہ ہیں)
(ملاحظہ) غسل کا ثواب کئی ایک احادیث میں آئندہ ابواب میں دوسری چیزوں کے ساتھ متصل بھی بیان ہوگا-ان شاءاللہ تعالیٰ-

٤١٣- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَومَ الْجُمُعَةِ كُفِرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ)) الحديث.

۴۱۳- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور غلطیاں مٹا دی جاتی ہیں- (طبرانی)

ثوابُ صلاة الجمعة وفضل يَوْمِهَا وَسَاعَتِهَا

نماز جمعہ کا ثواب اور جمعہ کے دن اور گھڑی کا ثواب

٤١٤-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے وقفے کا کفارہ ہوتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے-(مسلم)

٤١٥- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا.

۴۱۵- انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھے انداز میں وضو کرے' پھر جمعہ کے لئے آئے اور کان لگا کر خطبہ سنے اور خاموش بیٹھا رہے' اس کے جمعہ سے جمعہ تک اور تین دن زائد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں-(مسلم)

٤١٦- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

۴۱۶- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ

۴۱۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۷۴/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عباد بن عبدالصمد راوی ہے' جسے بخاری اور ابن حبان نے ضعیف کہا ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کے مطبوعہ حصے معجم اوسط میں نہیں ملی-

۴۱۴- صحیح مسلم کتاب الطهارة باب فضل الوضوء والصلاة عقبه-

۴۱۵- صحیح مسلم کتاب الجمعته باب فضل من استمع وانصت فی الخطبة-

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَأَعْتَقَ رَقَبَةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' جو شخص ایک دن میں پانچ کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنتیوں میں لکھ دیتا ہے۔ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے' کسی جنازے میں حاضر ہو' دن کا روزہ رکھے' جمعہ کے لئے جائے اور ایک گردن (یعنی غلام یا لونڈی) آزاد کرے۔ (ابن حبان)

٤١٧- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: فَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو فَذَلِكَ حَظُّهُ مِنْهَا. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللهَ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيْهَا وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَ ذَلِكَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۴۱۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ میں تین قسم کے آدمی آتے ہیں۔ ایک وہ شخص جو آ کر لغو حرکتیں کرتا ہے' اسے اس کا حصہ ملے گا۔ (دوسرا) وہ جو دعا کرتا رہتا ہے' اس نے اللہ تعالیٰ سے مانگا ہے' اگر وہ چاہے تو اسے دے دے اور اگر چاہے تو نہ دے (تیسرا) وہ شخص ہے جو آ کر مکمل خاموشی سے بیٹھا رہتا ہے' کسی مسلمان بھائی کے کندھے کے اوپر سے نہیں گزرتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے' اس کا جمعہ آئندہ جمعہ اور تین دن مزید تک کے لئے کفارہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (ابوداؤد' ابن خزیمہ)

٤١٨- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تُحْشَرُ الْأَيَّامُ عَلَى هَيْئَتِهَا وَتُحْشَرُ الْجُمُعَةُ زَهْرَاءَ مُنِيْرَةً أَهْلُهَا يَحُفُّونَ بِهَا كَالْعَرُوسِ تُهْدَى إِلَى خِدْرِهَا تُضِيءُ لَهُمْ يَمْشُونَ فِي ضَوْئِهَا أَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ بَيَاضًا وَرِيْحُهُمْ كَالْمِسْكِ يَخُوضُونَ فِي

۴۱۸- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام دنوں کو (قیامت کے روز) لایا جائے گا' جب کہ جمعہ سنہری چمک دار شکل میں لایا جائے گا' جمعہ والے اس کے ساتھ ایسے لپٹے ہوں گے' جیسے دلہن کو اس کی پالکی کی طرف لایا جاتا ہے (جمعہ) ان کے لئے روشنی کرے گا جس میں وہ چلیں گے۔ ان کے رنگ برف کی طرح سفید اور بو کستوری جیسی ہو گی۔ وہ کافور کے پہاڑ میں داخل ہو جائیں گے' جن و

۴۱۶- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۹۱/٤

۴۱۷- سنن ابوداؤد كتاب الصلاة باب الكلام والامام يخطب صحيح ابن خزيمه ۱۵۷/۳

۴۱۸- صحيح ابن خزيمه ۱۱۷/۳

جِبَالِ الْكَافُورِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ الثَّقَلاَنِ لاَ يَطْرِفُونَ تَعَجُّبًا حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ لاَيُخَالِطُهُمْ أَحَدٌ إِلاَّ الْمُؤَذِّنُونَ الْمُحْتَسِبُونَ)) حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

انس ان کی طرف دیکھتے رہ جائیں گے' پلکیں بھی نہیں جھپکیں گے اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے' ان کے ساتھ ثواب کی خاطر اذان کہنے والوں کے علاوہ کوئی شخص شامل نہیں ہو گا- یہ غریب حدیث ہے- اسے ابن خزیمہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے-

٤١٩- وَخَرَّجَ أَبُويَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ سَاعَةً لَيْسَ فِيْهَا سَاعَةٌ إِلاَّ وَلِلّهِ فِيْهَا سِتُّمِئَةِ أَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ)) زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ ((كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ)).

۴۱۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن اور رات چوبیس گھڑیاں ہوتی ہیں' ہر گھڑی میں اللہ تعالیٰ چھ سو افراد جہنم سے آزاد کرتا ہے- بعض راویوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے وہ سب جہنم کے مستوجب ہو چکے ہوتے ہیں-(ابویعلیٰ)

٤٢٠- وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَاللهِ مِنْ يَوْمِ الأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَفِيْهِ خَمْسُ خِلاَلٍ خَلَقَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الأَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لاَيَسْأَلُ اللهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ مَالَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُومُ السَّاعَةُ. مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلاَ سَمَاءٍ وَلاَ أَرْضٍ وَلاَ رِيَاحٍ وَلاَ جِبَالٍ وَلاَ بَحْرٍ إِلاَّ وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ

۴۲۰- حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے- یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی اور عیدالفطر کے دن سے بھی عظیم ہے- اس کی پانچ خوبیاں ہیں- اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا- اسی میں آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا' اسی میں آدم علیہ السلام کو فوت کیا' اس میں ایک ایسا وقت ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی چیز مانگے' اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتا ہے' بشرطیکہ وہ حرام نہ ہو اور اسی میں قیامت برپا ہو گی' ہر مقرب فرشتہ آسمان و زمین' ہوا' پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن خطرہ محسوس کرتے ہیں-(احمد' ابن ماجہ' اس کی سند حسن ہے)

۴۱۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱٦٥/۲ میں کہا ہے کہ اسے ابویعلی عبدالصمد بن ابی خداش عن ام عوام البصری سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور مجھے اس کا ترجمہ نہیں ملا- جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

۴۲۰- مسند احمد ٤٣٠/٣ سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب فى فضل الجمعة۔

وَابْنُ مَاجَة بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٤٢١- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَومُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۱- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا ہے' جمعہ کا دن ہے' اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی روز وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی میں جنت سے نکالے گئے-(مسلم)

٤٢٢- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَاتَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَاتَغْرُبُ عَلَى أَفْضَلَ مِنْ يَومِ الْجُمُعَةِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلاَّ وَهِيَ تَفْزَعُ يَومَ الْجُمُعَة إِلاَّ هَذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ الإِنْسَ وَالْجِنَّ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ

۴۲۲- انہی (ابوہریرہؓ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورج جمعہ کے دن سے زیادہ افضل دن پر طلوع وغروب نہیں ہوتا-انس وجن کے علاوہ ہر زمین پر چلنے والا جمعہ کے دن گھبراہٹ محسوس کرتا ہے-
(ابن خزیمہ' ابن حبان)

٤٢٣- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَومَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: ((فِيهَا سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: قلت: اختلف الأئمة في وقت هذه الساعة فذهب بعضهم إلى أنها من [بعد] طلوع الفجر إلى طلوع الشمس، ولا أعلم لهؤلاء دليلا يثبت. وقال الآخرون: هي ما بين أن يجلس الإمام على المنبر إلى أن تقضي الصلاة. واستدل هؤلاء بما ثبت في صحيح مسلم عن أبي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

۴۲۳- انہی (ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مسلمان بندے کو نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کی کوئی چیز مانگنے کا اتفاق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا فرما دیتے ہیں-انہوں نے ہاتھ کے ساتھ اس طرف اشارہ بھی کیا کہ وہ وقت کم ہوتا ہے-(بخاری' مسلم)
(ملاحظہ) علماء نے اس وقت کے تعین میں مختلف آرا کا اظہار کیا ہے-بعض کہتے ہیں کہ یہ طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے-ان کی کوئی دلیل میرے علم میں نہیں ہے-بعض کا خیال ہے یہ کہ وہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے پورا ہونے تک ہے-انہوں نے صحیح مسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

۴۲۱- صحیح مسلم کتاب ۵۸۵/۲ الجمعة باب فضل یوم الجمعة

۴۲۲- صحیح ابن حبان (الاحسان)۸)۳ صحیح ابن خزیمه ۱۱۵/۳

۴۲۳- صحیح بخاری ۴۱۵/۲ کتاب الجمعة باب اساعته اسی فی یوم الجمعة

ﷺ [يقول] ((هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلاَةُ)).

وَقَالَ الآخَرُونَ هِيَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ واستدلوا بما رواه ابن ماجه بإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ سَلاَمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ وَ رَسُولُ اللهِ [ﷺ] جَالِسٌ: إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى فِي يَومِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا شَيْئًا إِلاَّ قَضَى لَهُ حَاجَتَهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَأَشَارَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَوْبَعْضَ سَاعَةٍ)) فَقُلْتُ: صَدَقْتَ أَو بَعْضَ سَاعَةٍ. قُلْتُ: أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ ((آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ)) قُلْتُ: إِنَّهَالَيْسَتْ سَاعَةَ صَلاَةٍ، قَالَ: ((بَلَى إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى ثُمَّ جَلَسَ لاَيَجْلِسُهُ إِلاَّ الصَّلاَةُ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ)). وَبِمَا رواه أبوداود والنسائي والحاكم عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لاَ يُوجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلاَّ آتَاهُ إِيَّاهُ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ)).

کو فرماتے ہوئے سنا' یہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز کے پورا ہونے تک ہے- بعض دیگر علما کی رائے یہ ہے کہ یہ عصر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے- انہوں نے ابن ماجہ کی صحیح حدیث سے استدلال کیا ہے- حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں عرض کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ملتا ہے- کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مومن شخص نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی مانگے' اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں حضرت عبداللہ کہتے ہیں- کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایایا گھڑی کا کچھ حصہ- میں نے عرض کیا' آپ نے سچ فرمایا یہ ان کی آخری گھڑی ہے- میں نے عرض کیا یہ تو نماز کا وقت نہیں ہے- آپ نے فرمایا کیوں نہیں' بندہ جب نماز پڑھ کر بیٹھ جائے- نماز کے علاوہ کوئی چیز اسے نہ بٹھائے ہوئے ہو تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے-

نیز انہوں نے ابوداوٗد' نسائی' حاکم کی اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں- کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن بارہ اوقات ہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی مسلمان بندہ کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کرتے ہیں- لہٰذا اسے عصر کے بعد آخری وقت میں تلاش کرو-

ثواب السَّعْي إلى الجمعة والطِّيب وغير ذلك مما يذكرُ

جمعہ کے لئے کوشش کر کے جانے' خوشبو لگانے اور دیگر کاموں کا ثواب

قَالَ تَعَالَى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ مِنْ يَومِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد کے لئے جلدی کرو

إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُو الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾.

اور (خرید و فروخت) چھوڑ دو' اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے-"

٤٢٤- وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: لَحِقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ وَأَنَا أَمْشِي إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ: أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَعِنْدَ الْبُخَارِي قال عَبَايَةُ: أدركني أبو عُبَيْسٍ وأنا ذاهب إلى الْجُمُعَة، فقال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولُ: ((مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ)).

۴۲۴- یزید بن ابی مریم کا بیان ہے کہ میں جمعہ کے لئے جا رہا تھا کہ عبایہ بن رفاعہ مجھے آملے اور کہنے لگے تمہیں خوشی ہونا چاہئے' تمہارے یہ قدم اللہ کے راستے میں ہیں- میں نے ابو عبیس کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جاتے ہیں' وہ جہنم کی آگ کے لئے حرام ہو جاتے ہیں- (نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)(صحیح) بخاری میں ہے کہ عبایہ کا بیان ہے مجھے ابو عبیس آملے' جب کہ میں جمعہ کے لئے جا رہا تھا اور کہنے لگے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے' جس شخص کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے' اللہ تعالیٰ اسے آگ کے لئے حرام کر دے گا- دوسری روایت میں ہے جس بندے کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں' انھیں آگ کیسے چھو سکتی ہے-

٤٢٥- وَخَرَّجَ [أَحْمَدُ] وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ فِيْهِ انْقِطَاعٌ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ اغْتَسَلَ يَومَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ طِيْبًا إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ مَشَى إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ

۴۲۵- حضرت ابو درداءؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے- پھر اپنے خوب صورت کپڑے پہنے اور اگر ہو سکے تو خوشبو لگائے' پھر جمعہ کے لئے باوقار ہو کر آئے' کسی کا کندھا نہ پھلانگے اور نہ کسی کو تکلیف دے' پھر جس قدر اس کی قسمت میں ہو نماز پڑھے' پھر امام کے سلام پھیرنے

۴۲۴- سنن ترمذی ۱۷۰/٤ كتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فى فضل من اغبرت قدماه فى سبيل الله- ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے- صحیح بخاری ۳۹۰/۲ كتاب الجمعة باب المشى الى الجمعة۔

۴۲۵- مسند احمد ۱۹۸/۵ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۷۱/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں حرب بن قیس عن ابی الدرداء کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور حرب کا ابو درداء سے سماع ثابت نہیں جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

السَّكِيْنَةُ وَلَمْ يَتخطَّ أَحَدًا وَلَمْ يُؤْذِهِ ثُمَّ رَكَعَ مَاقُضِيَ لَهُ ثُمَّ انْتظَرَ حَتّٰى يَنْصَرِفَ الإِمَامُ غُفِرَ لَهُ مَابَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ)).

تک انتظار کرتے رہے' اس کے دو جمعہ کے درمیان والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (احمد' طبرانی' اس کی سند میں انقطاع ہے)

٤٢٦- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ مَا بَدَالَهُ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا ثُمَّ انْصَتَ حَتّٰى يُصَلِّي كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرٰى)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۴۲۶- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر ہو سکے تو خوشبو لگائے اور خوب صورت کپڑے پہنے' پھر مسجد میں پہنچ کر جس قدر ہو سکے نماز پڑھے اور کسی کو تکلیف نہ پہنچائے' پھر نماز (جمعہ) پڑھنے تک خاموش بیٹھا رہے' (اس کا یہ عمل) اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کا کفارہ ہو گا۔ (احمد' ابن خزیمہ)

٤٢٧- وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لاَيَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ وَيَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرٰى)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۲۷- حضرت سلمانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حتیٰ المقدور طہارت حاصل کرے اور تیل لگائے اور گھریلو خوشبو استعمال کرے' پھر (جمعہ کے لئے) چل نکلے (بیٹھے ہوئے) دو آدمیوں کو علیحدہ نہ کرے۔ پھر جتنا مقدر میں ہو نماز پڑھے' جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان والے گناہ معاف فرمادے گا۔ (بخاری)

٤٢٨- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَدَنَا وَابْتَكَرَ وَاقْتَرَبَ وَاسْتَمَعَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا قِيَامُ سَنَةٍ وَصِيَامُهَا))

۴۲۸- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح غسل کرے اور جلدی جائے اور (امام کے) نزدیک بیٹھے اور توجہ سے سنے' اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے قیام اور روزوں کا ثواب

۴۲۶- مسند احمد ۵/۴۲۰ صحیح ابن خزیمہ ۳/۱۳۱

۴۲۷- صحیح بخاری کتاب الجمعتہ باب الدھن للجمعتہ

۴۲۸- مسند احمد ۲/۲۰۹۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

٤٢٩- وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَنْ غَسَّلَ يَومَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا**)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ: قلت قوله ((**غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ**)) قال بعضهم هو من باب التوكيد وكلاهما بمعنى واحد بدليل قوله ((**وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَب**)) وقال بعضهم معنى ((**غَسَّلَ**)) أى أوجب على أهله الغسل قبل خروجه واغتسل هو و قال آخرون إنما هو ((**غَسَلَ**)) بالتخفيف ومعناه غسل رأسه ثم اغتسل جميعه وهذا من باب التأكيد في غسل الرأس لأن العرب لهم شعور فربما تغيرت رائحتها من الحر والعرق فيحتاج إلى زيادة تنظيف فلا يكفي إفاضة الماء عليها كما يكفي في بقية الجسد.

وَقَد روى ابن خزيمة في صحيح عن

ملے گا-(احمد-اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۴۲۹- حضرت اوس بن اوسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرے اور جلدی آئے' پیدل چلے 'سوار نہ ہو' امام کے نزدیک بیٹھے اور توجہ سے سنے 'کوئی فضول کام نہ کرے' اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے قیام و صیام کا ثواب ملے گا-(احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم' ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے)

ابن خزیمہ نے حضرت طاؤس کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جمعہ کے دن نہاؤ اور اپنے سر دھوؤ اگرچہ جنبی نہ بھی ہو اور خوشبو لگاؤ- ابن عباس فرمانے لگے خوشبو کے بارے میں تو مجھے علم نہیں' لیکن جہاں تک نہانے کا تعلق ہے تو ایسے ہی ہے-

---

۴۲۹- مسند احمد ١٠/٤ سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب الغسل يوم الجمعة- سنن ترمذى كتاب ابواب الصلاة باب ماجاء فى فضل الغسل يوم الجمعة- سنن نسائى كتاب الجمعته باب فضل غسل يوم الجمعة- سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فى الغسل يوم الجمعة- صحيح ابن خزيمه ١٢٩/٣- صحيح ابن حبان (الاحسان ١٩٦/٤ مستدرك حاكم ٢٨٢/١-

طاوس قال: قلت: لابن عباس: زعموا أن رسول الله ﷺ قال: ((اغْتَسِلُوْا يومَ الْجُمُعَةِ واغسِلُوا رُؤُوسَكُمْ وإنْ لَمْ تكُونُوا جُنُبًا وَمَسُّوا مِنَ الطِّيبِ)) قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ أَمَّا الطِّيْبُ فَلاَ أَدْرِيْ وَ أَمَّا الْغُسْلُ فنَعَمْ.

٤٣٠- وَ رَوَى ابْنُ خُزَيْمَةَ أَيْضًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إذَا كَانَ يومَ الْجُمُعَةِ فَاغْتَسَلَ الرَّجُلُ وَغَسَل رَأْسَهُ ثُمَّ تَطَيَّبَ مِنْ أَطْيَبِ طِيْبِهِ وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ اسْتَمَعَ الإِمَامَ غُفِرَ لَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ)) وهذان الحديثان يدلان لهذا القول الثاني، والله سبحانه أعلم بمراد نَبِيِّهِ ﷺ.

۴۳۰- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور اپنا سر دھوئے' پھر بہترین خوشبو لگائے اور اچھے کپڑے پہنے' پھر نماز کے لئے جائے دو (بیٹھنے والوں) کو جدا نہ کرے پھر امام کی بات غور سے سنے' اس کی دو جمعہ کے درمیانی اور تین دن کے زائد گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابن خزیمہ)

ثواب التبكير إلى الجمعة

جمعہ کے لئے جلدی جانے کا ثواب

تَقَدَّمَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَدَنَا وَابْتَكَرَ وَاقْتَرَبَ وَاسْتَمَعَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا قِيَامُ سَنَةٍ وَصِيَامُهَا)) وَحَدِيْثُ أَوسٍ بِمَعْنَاهُ.

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے حوالے سے حدیث بیان ہو چکی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح نہائے' جلدی آئے' نزدیک ہو کر بیٹھے اور غور سے سنے' اسے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی تہجد اور روزوں کا ثواب ملے گا (اسی طرح) حضرت اوسؓ کی اسی کے ہم معنی حدیث بھی بیان ہو چکی ہے۔

٤٣١- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ

۴۳۱- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل

۴۳۰- صحیح ابن خزیمہ ۱۵۲/۳

وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولَى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا فِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ [المساجد] يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ الْأَوَّلَ، فَالْأَوَّلُ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَيْرًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً فَإِذَا قَعَدَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ)) (الْمُهَجِّرُ) هُوَ الْمُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ وَقْتٍ.

جنابت (کی طرح) غسل کیا' پھر پہلی گھڑی میں (مسجد کی طرف) گیا' گویا اس نے اللہ کی راہ میں اونٹ کا نذرانہ دیا اور جو شخص دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے گائے کی قربانی کا نذرانہ دیا اور جو شخص تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے سینگوں والے مینڈھے کا نذرانہ دیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا گویا اس نے مرغی کا نذرانہ دیا اور جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے انڈے کا نذرانہ دیا۔ پھر امام کے آجانے کے بعد فرشتے حاضر ہو کر خطبہ سننا شروع کر دیتے ہیں۔ ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر آنے والوں کا نام بالترتیب لکھتے جاتے ہیں۔ اول وقت میں آنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے اونٹ کا صدقہ کرنے والا ہو' پھر گائے کا صدقہ کرنے والے کی طرح' پھر مینڈھے کا صدقہ کرنے والے کی طرح' پھر مرغی کا' پھر انڈے کا۔ پھر جب امام آجاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر کے خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔ (بخاری' مسلم وغیرہ)

ابن خزیمہ کی ایک روایت اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو (آنے والوں کو) بالترتیب لکھتے جاتے ہیں' جیسے کوئی شخص اونٹ پیش کرے اور جیسے گائے پیش کرے اور جیسے بکری پیش کرے اور جیسے پرندہ پیش کرے اور جیسے انڈہ پیش کرے۔ پھر جب امام بیٹھ جاتا ہے تو رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں)

۴۳۱۔ صحیح بخاری کتاب الجمعة باب الاستماع الی الخطبة۔ صحیح مسلم کتاب الجمعة باب الطیب و السواک یوم الجمعة۔ صحیح ابن خزیمه ۱۳۳/۳۔

۴۳۲- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَقعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ فَيَكْتُبُونَ الأَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ حَتَّى إِذَا خَرَجَ الإِمَامُ رُفِعَتِ الصُّحُفُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا أُمَامَةَ لَيْسَ لِمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ جُمُعَةً؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مِمَّنْ يُكْتَبُ فِي الصُّحُفِ.

۴۳۲- حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں- پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کو بالترتیب لکھتے جاتے ہیں' حتیٰ کہ جب امام آجاتا ہے تو رجسٹر اٹھا لئے جاتے ہیں-(احمد' طبرانی' احمد کی سند اچھی ہے) دونوں کی ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ ایک راوی نے کہا میں نے پوچھا اے ابو امامہ کیا امام کے بعد آنے والے کا جمعہ نہیں ہوتا؟ کہنے لگے کیوں نہیں-(ہو جاتا ہے لیکن وہ رجسٹر میں لکھے جانے والوں میں نہیں ہوتا)

۴۳۳- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ خَرَجَتِ الشَّيَاطِينُ يُرَيِّثُونَ النَّاسَ إِلَى أَسْوَاقِهِمْ وَتَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمُ السَّابِقُ الْمُصَلِّي وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ الإِمَامُ فَمَنْ دَنَا مِنَ الإِمَامِ فَأَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الأَجْرِ وَمَنْ نَأَى فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغَ وَكَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الأَجْرِ وَمَنْ دَنَا مِنَ الإِمَامِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ قَالَ: صَهٍ فَقَدْ تَكَلَّمَ وَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا جُمُعَةَ لَهُ)) ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُودَاوُد نَحْوَهُ وَفِي إِسْنَادِهِمَا

۴۳۳- حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان لوگوں کو آہستہ آہستہ بازاروں کی طرف لے جانا شروع ہو جاتے ہیں' اور فرشتے مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں- آنے والے لوگوں کو حسب مراتب لکھتے جاتے ہیں- پہلے آنے والا' بعد میں آنے والا' حتیٰ کہ امام آجاتا ہے- جو شخص امام کے نزدیک ہو کر بیٹھے خاموش رہے غور سے سنے اور فضول کام نہ کرے' اسے دوگنا ثواب ہوتا ہے اور جو شخص امام کے نزدیک ہو اور فضول کام کرے' خاموش نہ رہے اور نہ غور سے سنے اسے دوگنا گناہ ہوتا ہے اور جو شخص (کسی سے کہتا ہے) انصت (خاموش ہو جا) اس نے بھی بات کی' جو بات کرے اس کا جمعہ نہیں ہوتا-

پھر فرمانے لگے' میں نے اسی طرح تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے-(احمد' ابوداؤد) دونوں کی سند میں ایک نا معلوم راوی ہے-

۴۳۲- مسند احمد ۲۶۰/۵ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۷۷/۲ میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے (معجم کبیر میں ذکر کیا ہے- احمد کے نزدیک راوی ثقہ ہیں جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر میں نہیں مل سکی-

۴۳۳- مسند احمد ۹۳/۱ سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب فضل الجمعۃ۔

رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ، قوله ((يُوبِقُوْنَ النَّاسَ)) أي يقعِّدُونهم [ويعوقونهم] بما يشغلهم عن السَّعْي في الوقت الفاضل ((وَالْكِفْلُ)) بكسر الكاف هو النصيب من الوزر أو الأجر، وقوله ((صَهْ)) بسكون الهاء وقد تكسر و تنون وهي كلمه زجر للمتكلم معناها اُسكت، والكلام كله حال الخطبة إلا لضرورة تبيحه، وإنما مَثَّلَ النبيﷺ بهذه الكلمة لأن الكلام المفيد لايكون أقل من حرفين وإذا حَرُمَ النطق بحرفين معناهما الأمر بالسكوت والانصات وهو أمر بخير، ولايكاد يفوت به سماع شيء من الخطبة فماظنك بما طال من الكلام المباح وشغل عن الاستماع، بل ما ظَنُّكَ بِالْكَلَامِ فيما لايعنى؟ اللهم سامحنا بكرمك يا أرحم الراحمين.

خطبہ کے دوران انتہائی مجبوری کے علاوہ کسی قسم کی بات حرام ہے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا لفظ کی مثال اس لئے دی ہے کہ (عربی زبان میں) فقرے کے کم از کم دو حرف ہوتے ہیں- جب ایسے دو حرف زبان پر لانے حرام ہیں' جن کا مقصد خاموش کرانا ہے وہ نیکی کا کام ہے اور جن کی ادائیگی سے خطبے کا کوئی حصہ سننے سے رہ جانے کا اندیشہ نہیں ہے' تو لمبی بات کرنے والا' خطبہ سننے سے اعراض کرنے' فضول بات کرنے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے- اے اللہ اے ارحم الراحمین ہم پر درگزر فرما-

٤٣٤- وَعَنْ عَمرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((تُبْعَثُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَومَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ مَجِيءَ النَّاسِ فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَرُفِعَتِ الأَقْلَامُ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا حَبَسَ فُلَانًا

۴۳۴- حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن فرشتوں کو مساجد کے دروازوں پر بھیج دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں کی آمد نوٹ کرتے رہتے ہیں- جب امام آ جاتا ہے قلم روک لیے جاتے ہیں اور رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں اور فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں فلاں آدمی کو (جمعہ میں آنے سے) کس چیز

(۴۳۴) صحيح ابن خزيمه ١٣٤/٣۔ سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب ماجاء في التهجير الى الجمعة بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند قابل اعتراض ہے عبدالحمید بن عبدالعزیز کی روایت اگرچہ مسلم نے صحیح میں ذکر کی ہے لیکن وہ دوسرے راوی کے ساتھ متصل بیان ہیں- یہ متعصب رجی تھا اور ارجاء کی دعوت دیتا تھا جمہور محدثین احمد' ابن معین' ابوداؤد اور نسائی نے اسے ثقہ کہا ہے جب کہ ابوحاتم نے کمزور قرار دیا ہے اور باقی سب راوی ثقہ ہیں' لہٰذا اس کی سند حسن ہے-

فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالاً فَاهْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَرِيضًا فَاشْفِهِ وَإِنْ كَانَ عَائِلاً فَاغْنِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ: الْعَائِلِ الفقير، وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَوَجَدَ ثَلاثَةً قَدْ سَبَقُوهُ فَقَالَ: رَابِعُ أَرْبَعَةٍ، وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ مِنَ اللهِ بِبَعِيْدٍ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ الأَوَّلُ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ ثُمَّ الرَّابِعُ)) وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ بِبَعِيْدٍ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۴۳۵- وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِيْقِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ ((سَارِعُوا إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِنَّ اللهَ يَبْرُزُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فِي كَثِيبِ كَافُورٍ [فَيَكُونُونَ] مِنْهُ فِي الْقُرْبِ عَلَى قَدْرِ تَسَارُعِهِمْ فَيُحْدِثُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ شَيْئًا لَمْ يَكُونُوا رَأَوْهُ قَبْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ، فَيُحَدِّثُونَهُم بِمَا أَحْدَثَ اللهُ لَهُمْ)) قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ عَبْدُ اللهِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا

نے روکا ہے- پھر کہتے ہیں اے اللہ اگر وہ گمراہ ہے تو اسے ہدایت دے' اگر وہ بیمار ہے تو اسے شفا دے اور اگر وہ تنگ دست ہے تو اسے دولت مند بنا-(ابن خزیمہ)

حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ گیا- وہ تین آدمیوں کو پہلے سے موجود دیکھ کر فرمانے لگے چار میں سے چوتھا ہوں' چوتھا آدمی بھی اللہ سے دور نہیں ہے- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جمعہ کے لئے جانے کی ترتیب کے مطابق بیٹھیں گے- (سب سے آگے) پہلا' پھر دوسرا' پھر تیسرا' پھر چوتھا اور چوتھا اللہ تعالیٰ سے دور نہیں ہے-(ابن ماجہ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے)

۴۳۵- عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جمعہ کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جاؤ' اللہ تعالیٰ ہر جمعہ کو اہل جنت کے سامنے کافور کے ٹیلے پر آ جاتے ہیں اور وہ اس کی سرعت کے مطابق ان کے قریب ہو جاتے ہیں- پھر ایسی بزرگی کا اظہار فرماتے ہیں جو انہوں نے اس سے قبل نہیں دیکھی ہوتی- پھر وہ گھر واپس آ کر اس کا تذکرہ کرتے ہیں- راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مسجد میں داخل ہو گئے اور دیکھا کہ دو آدمی ان سے سبقت لے گئے ہیں تو فرمانے لگے' دو آدمی ہیں اور میں تیسرا ہوں- ان شاء اللہ- تیسرے میں (بھی) برکت ہو گی-(طبرانی)

هُوَ بِرَجُلَيْنِ يَومَ الْجُمُعَةِ قَدْ سَبَقَاهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ رَجُلَانِ وَأَنَا الثَّالِثُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يُبَارِكَ فِي الثَّالِثِ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو طَالِبٍ الْمَكِّيُّ رحمه الله: كان يرى فِي الْقَرْنِ الأَوَّلِ فِي السُّحُرِ وبعد الفجر الطُّرقاتُ مملوءةٌ مِنَ النَّاسِ يمشون في السرج ويزدحمون بها إلى الجامع كأيام العيد، حتى اندرس ذلك، وقيل:أول بدعة حدثت في الإسلام ترك البكور إلى الجامع يوم الجمعة، قال الغزالي -رحمه الله- وكيف لا يستحي المسلمون من اليهود والنصارى وهم يبكرون إلى البيع والكنائس يوم السبت و الأحد؟ وطلاب الدنيا كيف يبكرون إلى رحاب الأسواق للبيع والربح؟ فلماذا لا يسابقهم طالب الآخرة؟

شیخ ابو طالب مکی بیان کرتے ہیں کہ پہلی صدی ہجری میں سحری کے وقت اور فجر کے بعد راستے لوگوں سے بھرپور دکھائی دیتے تھے- لوگ روشنیوں میں جارہے ہوتے تھے اور جامع مسجد میں عید کے دنوں کا سا رش ہوتا تھا- آہستہ آہستہ یہ طریق کار ختم ہو گیا- کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلی بدعت جمعہ کے لئے جلدی نہ جانے کی صورت میں آئی-

امام غزالی کہتے ہیں مسلمان' نصاریٰ اور یہودیوں سے کیوں نہ شرمائیں' وہ تو ہفتے اور اتوار کو اپنی عبادت گاہوں اور گرجوں میں علی الصبح چلے جاتے ہیں- دنیا دار' تجارت اور نفع اندوزی کے لئے علی الصبح بازاروں کا رخ کیسے اختیار کر لیتے ہیں؟ آخرت کے طلب گار ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے؟-

ثوابُ من قرأ سُوْرَةَ آلِ عمران يوم الجمعة

جمعہ کے دن سورت آل عمران پڑھنے کا ثواب

٤٣٦- خَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَرَأَ السُّورَةَ الَّتِي يُذكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ يَومَ الْجُمُعَةِ صَلَّى عَلَيْهِ اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ)).

۴۳۶- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن اس سورت کی تلاوت کرتا ہے جس میں آل عمران کا تذکرہ ہے' اللہ تعالیٰ سورج غروب ہونے تک اس پر رحمت کرتے ہیں اور فرشتے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں- (طبرانی)

۴۳۵- معجم کبیر طبرانی ۲۷۳/۹-

۴۳۶- معجم کبیر طبرانی ۴۸/۱۱-

ثوابُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٤٣٧- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِي يَومِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَرَوَاهُ أَبُوسَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ فِي مُسْنَدِهِ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ)): قلت نَصَّ الشَّافِعِيُّ على استحباب قراءةِ سورة الكهف ليلة الجمعة ويوم الجمعة.

جمعہ کے دن سورت کہف پڑھنے کا ثواب

۴۳۷- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورت کہف پڑھتا ہے' اس کے لئے دو جمعہ کے درمیان روشنی کر دی جاتی ہے (نسائی' حاکم- نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

یہ روایت ابو سعید دارمی نے اپنی مسند میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے موقوف بیان کی ہے- البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص جمعہ کی رات سورت کہف پڑھتا ہے اس کے لئے بیت اللہ تک روشنی ہو جاتی ہے-
امام شافعی نے کہا ہے کہ سورت کہف کی تلاوت جمعہ کی رات اور دن (دونوں) میں مستحب ہے-

ثواب من قرأ يس ليلة الجمعة

٤٣٨- خَرَّجَ الأَصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ سُورَةَ يس فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ)).

جمعہ کی رات سورت یٰسین پڑھنے کا ثواب

۴۳۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات سورت یٰسین تلاوت کرتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے- (اصبہانی حلیۃ الاولیاء)

۴۳۷- عمل اليوم والليلته نسائی ص ٥٢٨- مستدرك حاكم ٥٦٤/١ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے ذکر نہیں کی- مذکورہ بالا فیصلے میں ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے لیکن حدیث میں جمعہ کے دن کا تذکرہ نہیں کیا-

۴۳۸- حليته الاولياء ابو نعيم اصبهانی ١٥٩/٢

ثوابُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الدُّخَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی رات سورت دخان پڑھنے کا ثواب

٤٣٩- خَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ حم الدُّخَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ)).

۴۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات حم الدخان پڑھتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے-(ترمذی)

٤٤٠- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ حم الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَو يَومِ الْجُمُعَةِ بَنَى اللهُ لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

۴۴۰- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات یا دن کو حم الدخان پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتے ہیں-(طبرانی)



۴۳۹- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل حم الدخان- ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ہمیں صرف اسی سند کے ساتھ معلوم ہے اور ہشام ابوالمقدام کو ضعیف سمجھا جاتا ہے' نیز حسن کا ابوہریرہ سے سماع نہیں ہے-ایوب یونس بن عبید اور علی بن یزید نے بھی اسی طرح کہا ہے-

۴۴۰- معجم کبیر طبرانی نے ۳۱۶/۸-



٦- أبواب الْجَنَـــائِزِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَومَ الْقِيامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾.

٦-جنازہ اور اس کے متعلقات

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تمہیں قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے-''

ثَوَابُ مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ

٤٤١- خَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلَى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ)).

وصیت کر لینے کے بعد موت کا ثواب

۴۴۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وصیت کر کے فوت ہوا اس کی موت راہ راست اور سنت پر ہوئی' وہ تقویٰ و شہادت پر فوت ہوا اور مغفور لہ ہو کر فوت ہوا-(ابن ماجہ)

ثَوَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ تَعَالَى

٤٤٢- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ

اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرنے والے کا ثواب

۴۴۲- حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا ناپسندیدہ سمجھتا ہے' اللہ

۴۴۱- سنن ابن ماجہ کتاب الوصایا باب الحث علی الوصیة بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں بقیہ راوی مدلس ہے جب کہ استاذ یزید بن عوف پر کسی نے اعتراض نہیں کیا

۴۴۲- صحیح بخاری کتاب الرقائق باب من احب لقاء الله احب الله لقاء ہ۔ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبة باب من احب لقاء الله و احب لقاء ہ۔

لِقَاءَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسندیدہ سمجھتا ہے-(بخاری' مسلم)

٤٤٣- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)) فَقُلْتُ [يا نبي] اللّٰهِ أَكَرَاهِيَةُ الْمَوتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوتَ، قَالَ: ((لَيْسَ ذَلِكَ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۴۴۳- حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسندیدہ سمجھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسندیدہ سمجھتا ہے- میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ کیا آپ موت کی ناپسندیدگی مراد لے رہے ہیں؟ ہم میں سے ہر شخص موت کو ناپسند سمجھتا ہے- آپ نے فرمایا یہ بات نہیں- بات یہ ہے کہ مومن کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت' خوشنودی اور جنت کی خوش خبری سنائی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب' اس کی ناراضی سنائی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسندیدہ سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسندیدہ سمجھتا ہے-(بخاری' مسلم)

٤٤٤- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِيْ لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَ إِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۴۴۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں- (بخاری' مسلم)

٤٤٥- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا

۴۴۵- حضرت معاذ بن جبلؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن مومنوں سے سب سے پہلے کیا بات کرے گا اور مومن اسے سب سے پہلے کیا کہیں

۴۴۳- ایضاً

۴۴۴- صحیح بخاری کتاب التوحید باب قولہ تعالی یریدون ان یبدلوا کلام اللہ- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبہ باب من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ-

يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَومَ الْقِيَامَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ)) قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا. فَيَقُولُ لِمَ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي)).

گے؟ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ بتائیں- آپ نے فرمایا اللہ عزوجل مومنوں سے کہے گا کیا تم مجھ سے ملنا چاہتے تھے؟ وہ کہیں گے ہاں اے ہمارے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں؟ وہ کہیں گے ہم تیری معافی اور مغفرت کی امید رکھتے تھے- اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری مغفرت تمہارے لئے ضروری ہو گئی- (احمد)

ثوابُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلاَمِهِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ

آخری کلام لا الہ الا اللہ ہونے کا ثواب

٤٤٦- عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلاَمِهِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبو دَاود وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۴۴۶- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا- (ابوداؤد' حاکم' نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

ثوابُ مَنْ شَهِدَ مَيِّتًا حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ أَوْ يُدْفَنَ

کسی شخص کی وفات کے موقع پر آنے اور جنازہ یا دفن کیے جانے تک موجود رہنے کا ثواب

٤٤٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ أَصْبَحَ مِنكُمُ الْيومَ صَائِمًا)) قَالَ أَبوبكر [رضي الله عنه] أَنَا قَالَ ((مَنْ أَطْعَمَ مِنكُمُ الْيومَ مِسْكِيْنًا)) قَالَ

۴۴۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے- آپ ﷺ نے پوچھا آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا میں نے- آپ ﷺ نے پوچھا آج تم میں

۴۴۵- مسند احمد ۲۳۸/۵

۴۴۶- سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب التلقین- مستدرک حاکم ۳۵۱/۱ نیز حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن اس کو بیان نہیں کیا گیا ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۴۴۷- صحیح ابن حبان میں متوقع مقامات میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

أَبُوبَكْرٍ أَنَا قَالَ ((مَنْ عَادَ مِنْكُمْ [الْيَوْمَ] مَرِيضًا)) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ أَنَا فَقَالَ: ((مَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً)) قَالَ أَبُوبَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا اجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

سے مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں۔ رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے جس شخص میں یہ چار خوبیاں جمع ہو جائیں گی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔
(ابن حبان)

٤٤٨- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّي عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ هَا حَتَّى تُدْفَنَ لَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((أَصْغَرُهَا مِثْلُ أُحُدٍ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ))

۴۴۸- حضرت ابو ہریرہؓ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میت کے پاس جنازہ پڑھا جانے تک موجود رہے' اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص دفن کئے جانے تک رہتا ہے' اسے دو قیراط عرض کیا گیا۔ دو قیراط کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا دو بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر۔ (بخاری' مسلم)
مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کم از کم قیراط احد کے برابر ہے۔
بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ بحالت ایمان ثواب کی نیت سے جائے' نماز جنازہ پڑھے جانے اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے' وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس آتا ہے۔ ایک قیراط احد کے برابر ہے اور جو شخص نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیے جانے سے پہلے واپس آ جائے وہ ایک قیراط ثواب لے کر آتا ہے۔

٤٤٩- وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ أَلاَ تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ؟ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ

۴۴۹- حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب مقصورہ والے تشریف لائے اور کہنے لگے اے عبداللہ بن عمر کیا تم نے حضرت ابو ہریرہؓ کی بات نہیں سنی ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو

۴۴۸- صحیح بخاری کتاب الجنائز باب من انتظر حتی تدفن۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فضل الصلاۃ علی الجنازۃ واتباعها۔

ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا وَاتَّبَعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرٍ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلَ أُحُدٍ)) فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَّابًا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ بِمَا قَالَتْ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصَى الْمَسْجِدِ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى رَجَعَ، فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

شخص اپنے گھر سے کسی جنازے کے ساتھ جائے نماز جنازہ پڑھ کر دفن کئے جانے تک اس کے ساتھ رہے' اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے اور ہر قیراط احد کے برابر ہے اور جب شخص نماز جنازہ پڑھ کر واپس آ جائے' اسے احد کے برابر ثواب ملتا ہے- یہ سن کر حضرت ابن عمرؓ نے حضرت خبابؓ کو بھیجا کہ وہ حضرت عائشہؓ سے حضرت ابوہریرہؓ کی (مذکورہ بالا) حدیث کے متعلق پوچھے اور واپس آ کر بتائے کہ وہ کیا کہتی ہیں- حضرت ابن عمرؓ مٹھی بھر مسجد کی کنکریاں لے کر انہیں پلٹتے رہے' یہاں تک کہ وہ (حضرت خبابؓ) واپس آ گئے اور کہنے لگے حضرت عائشہ نے کہا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کنکریوں کو زمین پر مارا اور فرمایا یقیناً ہم نے بہت سے قیراط ضائع کر دیئے ہیں- (مسلم)

٤٥٠- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَإِنَّ لَهُ قِيرَاطًا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مِثْلُ قَرَارِيطِنَا هَذِهِ، قَالَ ((لاَ بَلْ مِثْلُ أُحُدٍ أَوْ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۴۵۰- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز جنازہ ادا کئے جانے تک میت کے ساتھ رہتا ہے' اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے- صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (کیا وہ قیراط) ہمارے ان قیراطوں کی طرح ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں' وہ تو احد کے برابر ہے' (فرمایا) احد سے بھی بڑا ہے- (احمد' اس کی سند عمدہ ہے)

٤٥١- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُجَازَى بِهِ الْعَبْدُ بَعْدَ مَوْتِهِ أَنْ يُغْفَرَ لِجَمِيعِ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَتَهُ)).

۴۵۱- حضرت (عبداللہ) بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وفات کے بعد میت کو سب سے پہلا صلہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کے جنازے میں شامل ہونے والے تمام لوگوں کو بخش دیا جاتا ہے- (بزار)

۴۴۹- صحيح مسلم كتاب الجنائز باب فضل الصلاة على الجنازة و اتباعها-

۴۵۰- مسند احمد ۱۶/۲-

۴۵۱- مسند بزار (كشف الاستار ۳۸۸/۱)

ثوابُ مَنْ صلّی علیہِ مِائَۃ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ أَوْ أَرْبَعُوْنَ أَوْ ثَلاثَۃُ صفوف

نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد چالیس یا سو یا تین صفیں ہو جانے کا ثواب

www.KitaboSunnat.com

۴۵۲- عَنْ عَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَا مِنْ مَیِّتٍ یُصَلِّي عَلَیْہِ أُمَّۃٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِائَۃً کُلُّہُمْ یَشْفَعُوْنَ لَہُ إِلاَّ شُفِّعُوْا فِیْہِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۴۵۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت کا جنازہ ایک سو مسلمان ادا کریں اور وہ سب اس کی سفارش کریں تو ان کی سفارش کو قبول کر لیا جاتا ہے۔(مسلم)

۴۵۳- وَ رَوَاہُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَلِّي عَلَیْہِ مِائَۃٌ إِلاَّ غَفَرَ اللّٰہُ لَہُ)).

۴۵۳- مذکورہ بالا حدیث طبرانی نے حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کی نماز جنازہ ایک سو مسلمان ادا کریں اسے ضرور بخش دیا جاتا ہے۔

۴۵۴- وَعَنِ الْحَکَمِ بْنِ فَرُّوْخٍ، قَالَ: صَلَّی بِنَا أَبُو الْمَلِیْحِ عَلَی جَنَازَۃٍ، فَظَنَنَّا أَنَّہُ قَدْ کَبَّرَ، فَأَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہِ، فَقَالَ: أَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُکُمْ. قَالَ أَبُوالْمَلِیْحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰہِ عَنْ إِحْدَی أُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَھِيَ مَیْمُوْنَۃُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَیِّتٍ یُصَلِّي عَلَیْہِ أُمَّۃٌ مِنَ النَّاسِ إِلاَّ شُفِّعُوْا فِیْہِ)) فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِیْحِ عَنِ الْأُمَّۃِ؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ ، رَوَاہُ النَّسَائِيُّ.

۴۵۴- حکم بن فروج بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابوالملیح نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ہم نے سمجھا کہ انہوں نے اللہ اکبر کہہ دیا ہے لیکن وہ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے صفیں سیدھی کرو اور اچھے انداز میں سفارش کرو۔ پھر کہنے لگے کہ مجھے ام المومنین حضرت میمونہؓ نے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت کی نماز جنازہ لوگوں کا ایک گروہ ادا کرے ان کی سفارش ضرور قبول کی جاتی ہے۔ تو میں نے ابوالملیح سے گروہ کے متعلق پوچھا تو وہ کہنے لگے چالیس (آدمی)۔(نسائی)

۴۵۵- وَعَنْ کُرَیْبٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ

۴۵۵- حضرت کریب کا بیان ہے کہ حضرت (عبداللہ)

۴۵۲- صحیح مسلم کتاب الجنائز باب من صلی علیہ مائۃ شفعوا فیہ۔

۴۵۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۳۶/۳ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں مبشر بن ابی الملیح نامی راوی ہے مجھے اس کے حالات معلوم نہیں ہیں جب کہ مجھے یعنی محقق کو یہ حدیث معجم کبیر میں نہیں ملی۔

۴۵۴- سنن نسائی کتاب الجنائز باب فضل من صلی علیہ مائۃ۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَاتَ لَهُ ابْنٌ فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ . فَقَالَ: تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: أَخْرِجُوهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلاً لاَ يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلاَّ شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیٹا فوت ہو گیا تو انہوں نے کہا کریب دیکھو کتنے لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں؟ میں باہر گیا تو کافی لوگ جمع تھے- میں نے آ کر بتایا تو کہنے لگے تمہارے خیال میں چالیس ہوں گے؟ میں نے کہا ہاں- تو کہنے لگے اسے (یعنی میت کو) باہر نکالو- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس مسلمان کی فوت ہونے پر چالیس آدمی نماز جنازہ پڑھیں' وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوں' اللہ تعالیٰ ان کی سفارش اس کے متعلق ضرور قبول کرتا ہے- (مسلم)

٤٥٦- وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلاَثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ أَوْجَبَ)) وَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلاَثَةَ صُفُوفٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ رَوَاهُ أَبُودَاود وَابْنُ مَاجه وَالتِّرمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ: قَوْلُه ((إِلاَّ أَوْجَبَ)) أَيْ إِلاَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

۴۵۶- حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور تین صفوں (کے برابر) مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں تو وہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے- حضرت مالکؓ اس حدیث کے پیش نظر لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے (ابوداؤد' ابن ماجہ' ترمذی) ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے-

ثوابُ مَنْ اُثْنِیَ علیه الناسُ بعد موتِهٖ خیرًا

مرنے کے بعد لوگوں کی طرف سے تعریفی کلمات کا ثواب

٤٥٧- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ)) وَمُرَّ

۴۵۷- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک جنازہ گزرا- لوگوں نے اس کے متعلق تعریفی کلمات کہے- نبی کریم ﷺ فرمانے لگے واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی- (پھر) ایک دوسرا جنازہ گزرا اس کے

۴۵۵- صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فضل من صلی علیہ مائۃ شفعوا فیہ-

۴۵۶- سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی الصفوف علی الجنائز- سنن ترمذی کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ- سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فیمن صلی علیہ جماعۃ من المسلمین-

بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَى عَلَيْهَا شَرٌّ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ)) فَقَالَ عُمَرُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

متعلق برے الفاظ کہے گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی۔ حضرت عمر کہنے لگے آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں' ایک جنازہ گزرا اور اس کی تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' ایک اور جنازہ گزرا اس کے متعلق برے الفاظ کہے گئے تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے متعلق تم نے تعریفی کلمات کہے تھے' اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس کے متعلق تم نے برے الفاظ کہے تھے اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ (بخاری' مسلم)

٤٥٨- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَشْهَدُ لَهُ أَرْبَعَةُ أَبْيَاتٍ مِنْ جِيرَانِهِ الْأَدْنَيْنَ أَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ إِلَّا خَيْرًا إِلَّا قَالَ: اللهُ قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَكُمْ فِيهِ وَغَفَرْتُ لَهُ مَا لَا تَعْلَمُونَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ.

۴۵۸- انہی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے حق میں اس کے چار قریبی ہمسائے گواہی دیں کہ ہمارے علم کے مطابق وہ نیک ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تمہاری گواہی قبول کر لی اور جو تم اس کے متعلق نہیں جانتے' وہ اسے معاف کر دیا۔ (ابن حبان)

٤٥٩- وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةُ أَبْيَاتٍ مِنْ جِيرَانِهِ الْأَدْنَيْنَ بِخَيْرٍ إِلَّا قَالَ

۴۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل سے بیان کرتے ہیں کہ اگر مسلمان آدمی فوت ہو جائے اور اس کے تین قریبی ہمسائے اس کے نیک ہونے کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے بندوں کے علم کے مطابق ان کی گواہی کو قبول کر لیا اور جو کچھ

۴۵۷- صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ثناء الناس علی المیت- صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فیمن یثنی علیہ خیراوشر من الموتی۔

۴۵۸- صحیح ابن حبان الاحسان ۱۲/۵۔

۴۵۹- مسند احمد ۴۰۸/۲۔

اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِي عَلَى مَا عَلِمُوا وَغَفَرْتُ لَهُ مَا أَعْلَمُ)).

میں جانتا ہوں وہ میں نے بخش دیا-(احمد)

٤٦٠- وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ)) قَالَ:فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ ؟ قَالَ: ((وَثَلَاثَةٌ)) فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)) ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْ عَنِ الْوَاحِدِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۴۶۰- حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے متعلق چار آدمی نیک ہونے کی گواہی دیں' اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے- حضرت عمر کہتے ہیں ہم نے عرض کیا اور اگر تین آدمی گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا اور تین بھی- پھر ہم نے عرض کیا اور اگر دو آدمی ہوں؟ آپ نے فرمایا دو بھی- پھر ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا-(بخاری)

٤٦١- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ وَاللهُ يَعْلَمُ مِنْهُ شَرًّا وَيَقُولُ النَّاسُ خَيْرًا قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِيْ عَلَى عَبْدِي وَغَفَرْتُ لَهُ عِلْمِيَ فِيْهِ)).

۴۶۱- حضرت عامر بن ربیعہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ برا ہو لیکن لوگ اس کی اچھائی کی گواہی دیں تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں میں نے اپنے بندوں کی گواہی اس آدمی کے حق میں قبول کر لی ہے- اس کے بارے میں جو مجھے معلوم تھا' وہ میں نے اسے بخش دیا ہے-(بزار)

ثَوَابُ مَنْ عَزَّى مُصَابًا

مصیبت زدہ کے ساتھ اظہار افسوس کا ثواب

٤٦٢- خَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)).

۴۶۲- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی سے تعزیت کرتا ہے اسے اس کے برابر ثواب ملتا ہے- (ترمذی)

٤٦٣- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۴۶۳- حضرت عمرو بن حزمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی مومن اپنے (مومن) بھائی

۴۶۰- صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ثناء الناس علی المیت۔

۴۶۱- مسند بزار (کشف الاستار ۱/۴۰۹)۔

۴۶۲- سنن ترمذی کتاب الجنائز باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے- علی بن عاصم کے علاوہ کسی اور سے مرفوع بیان نہیں ہوئی-

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ [عبد] مُؤْمِنٍ يُعَزِّي أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلاَّ كَسَاهُ اللهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَومَ الْقِيَامَةِ)).

سے تعزیت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت کالباس پہنائے گا-(ابن ماجہ)

٤٦٤- وَخَرَّجَ التِّرمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ عَزَّى ثَكْلَىٰ كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ)).

۴۶۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص بچہ گم ہونے پر کسی عورت سے افسوس کا اظہار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں خوبصورت چادر عنایت فرمائے گا-(ترمذی)

٤٦٥- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَزَّى حَزِيْنًا أَلْبَسَهُ اللهُ التَّقْوَى وَصَلَّى عَلَى رُوحِهِ فِي الأَرْوَاحِ وَمَنْ عَزَّى مُصَابًا كَسَاهُ اللهُ حُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ لاَ تَقُومُ لَهُمَا الدُّنْيَا)) الْحَدِيْثَ.

۴۶۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کا شریک غم ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے لباس تقویٰ پہنا دیتا ہے اور اس کی روح پر رحمت نچھاور کرتا ہے اور جو شخص کسی سے تعزیت کرتا ہے-اللہ تعالیٰ اسے جنت کے لباسوں میں سے دو لباس پہناتا ہے' جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہو سکتی-(طبرانی)

ثَوَابُ مَايقولُ من مات له ميّتٌ

پس ماندگان میت کی زبان پر آمدہ الفاظ کا ثواب

قَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ [البقرة: ١٥٦-١٥٧]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں-یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے راستے پر ہیں-"

٤٦٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ

۴۶۶- حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے

۴۶۳- سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء فی ثواب من عزى مصابا ابوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں قیس ابو عمارہ نامی راوی کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ذہبی نے الکاشف میں ثقہ کہا ہے-بخاری نے کہا ہے کہ اس میں نظر ہے اور باقی راوی مسلم کی شرط کے مطابق ہے-

۴۶۴- سنن ترمذی كتاب الجنائز باب آخر فی فضل التعزية ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند کوئی نہیں ہے-

۴۶۵- طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصوں میں یہ حدیث نہیں ملی-

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ قَالَ: أَخْبَرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا سَلَّمَ لِأَمْرِ اللهِ وَرُجِّعَ فَاسْتَرْجَعَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ كَتَبَ اللهُ لَهُ ثَلَاثَ خِصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ الصَّلَاةَ مِنَ اللهِ وَالرَّحْمَةَ وَتَحْقِيقَ سَبِيلِ الْهُدَى، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَرْجَعَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ جَبَرَ اللهُ مُصِيبَتَهُ وَأَحْسَنَ عُقْبَاهُ وَجَعَلَ لَهُ خَلَفًا يَرْضَاهُ)).

فرمان: ﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا جب مومن اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو تسلیم کرے اور مصیبت کے وقت إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے تین انعامات لکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی' صراط مستقیم کی راہنمائی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی مصیبت کے وقت إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرماتا ہے۔ اس کا انجام بہتر بنا دیتا ہے اور اس کی پسند کے مطابق اسے نعم البدل عنایت کرتا ہے۔ (طبرانی)

٤٦٧- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُعْطِيَتْ أُمَّتِي شَيْئًا لَمْ تُعْطَهُ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)).

۴۶۷- انہی (حضرت ابن عباسؓ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کو ایک ایسا انعام دیا گیا جو اس سے پہلے کسی امت کو نہیں ملا اور وہ ہے مصیبت کے وقت إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھنا۔ (طبرانی)

٤٦٨- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَذَكَرَ مُصِيبَتَهُ فَأَحْدَثَ

۴۶۸- حضرت فاطمہ بنت حسینؓ اپنے باپ کے حوالے سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو کوئی دکھ پہنچا ہو اور وہ اس کے یاد آنے پر إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھے اگرچہ اسے کافی عرصہ گزر چکا ہو' اللہ تعالیٰ اس کے لئے

۴۶۶- معجم کبیر طبرانی نے ۲۵۵/۱۲ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۳۳۱/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں علی بن ابی طلحہ راوی ضعیف ہے۔

۴۶۷- معجم کبیر طبرانی ۴۰/۱۲

۴۶۸- سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصبر علی المصیبته۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے کیوں کہ ہشام بن زیاد ضعیف ہے۔ نیز شیخ کو علم نہیں ہو سکا کہ انہوں نے اس کے باپ سے روایت کی ہے یا اس کی ماں سے۔ دونوں کی حالت نامعلوم ہے۔ کہتے ہیں کہ امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اس کے متعلق کہا ہے کہ اس نے ثقہ راویوں سے موضوع روایات بیان کی ہیں۔

اسْتِرْجَاعًا وَإِنْ تَقَادَمَ عَهْدُهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلَهُ يَوْمَ أُصِيبَ)).

اتنا ثواب لکھتے ہیں جتنا کہ تکلیف کے دن اسے ملا تھا۔ (ابن ماجہ)

٤٦٩- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ فَمَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۴۶۹- حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی آدمی کا کوئی بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتے ہیں تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم نے میرے بندے کا جگر گوشہ چھین لیا ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں اس نے تیری تعریف کی ہے اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کا جنت میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام بَيْتَ الْحَمْدِ رکھو۔ (ترمذی' ابن حبان۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

٤٧٠- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ اؤْجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ [لِي] خَيْرًا مِنْهَا إِلاَّ آجَرَهُ اللهُ تَعَالَى فِي مُصِيْبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)) قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلَ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللهُ

۴۷۰- نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اگر کوئی آدمی کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ کہے: وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ اؤْجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ خَيْرًا مِنْهَا ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت کا ثواب دے اور مجھے اس کا نعم البدل عنایت فرما۔ اللہ تعالیٰ اسے مصیبت کا ثواب دیتے ہیں اور نعم البدل نصیب فرماتے ہیں۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ ابو سلمہؓ فوت ہوگئے تو میں نے کہا ابو سلمہ سے بہتر کون سا انسان ہو سکتا ہے؟ یہ پہلا گھرانا تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی (لیکن) پھر بھی میں یہ الفاظ کہے تو اللہ

۴۶۹- سنن ترمذی کتاب الجنائز باب فضل المصيبته اذا احسبت۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے صحیح ابن حبان (الاحسان ٤/٢٦٢)۔

۴۷۰- صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مايقال عندالمصيبته سنن ترمذی کتاب الجنائز باب فضل المصيبته اذا احتسبت

خَيْرًا مِنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرمِذِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: إِنَّا للهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِيْ فَأْجُرْنِي بِهَا وَ أَبْدِلْنِي خَيْرًا مِنْهَا)) الْحَدِيثَ

تعالیٰ نے مجھے اس کا نعم البدل رسول اللہ ﷺ کی صورت میں عنایت فرمایا۔ (مسلم) اسے ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے' البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کہے: إِنَّا للهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِيْ فَأْجُرْنِي بِهَا وَ أَبْدِلْنِي خَيْرًا مِنْهَا ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ تجھ ہی سے اپنی مصیبت کا اجر چاہتا ہوں۔ مجھے اس کا ثواب دے اور اس سے بہتر نصیب فرما۔

ثوابُ تَغْسِيْلِ الْمَوْتَى وَتكفينهم وحفر القبور لوجه الله تعالىٰ

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے میت کو نہلانے' اسے کفن پہنانے اور اس کے لئے قبر کھودنے کا ثواب

٤٧١- خَرَّجَ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَكَفَّنَهُ وَحَنَّطَهُ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَارَأَى خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ مَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

۴۷۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میت کو نہلائے' اسے کفن پہنائے' اسے خوشبو لگائے' اس کا جنازہ اٹھائے' اس کی نماز جنازہ پڑھے اور اس کا راز افشانہ کرے' وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے پیدائش کے دن تھا۔ (ابن ماجہ)

٤٧٢- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَأَدَّى فِيهِ الأَمَانَةَ وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَا يَكُونُ مِنْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ

۴۷۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی میت کو غسل دیتے ہوئے امانت کا حق ادا کرے' اس کا راز افشانہ کرے' وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے پیدائش کے دن تھا۔ (احمد)

۴۷۱- سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء فى غسل الميتة بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ عمر بن خالد کو احمد اور ابن معین نے کاذب قرار دیا ہے۔

۴۷۲- مسند احمد ۱۱۹/٦۔

خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

٤٧٣- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ طَهَّرَهُ اللهُ مِنْ ذُنُوبِهِ فَإِنْ كَفَّنَهُ كَسَاهُ اللهُ مِنَ السُّنْدُسِ)) : قوله ((فَكَتَمَ عَلَيْهِ)) أي كتم عليه ما قد يُرَى في بعض الأمواتِ من سوَادِ الوَجْهِ وتغيُّرِ الْخِلْقَةِ ونحو ذلك. وأما إذا رأى ما يسر كنور ووَضَاءَةٍ وتبسُّم ونحو ذلك استُحِبَّ ذكرَهُ سيَّما إن كان الميت مِمَّنْ يُنْسب إلى صلاحٍ وخيرٍ والله أعلم.

۴۷۳- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی میت کو نہلائے اور اس کا راز چھپالے' اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک کر دیتا ہے- پھر اگر اسے کفن پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے موٹے ریشم کا لباس پہنائے گا- (طبرانی)

یعنی اگر اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے یا اس کی خلقت بدل جائے یا کوئی اور خامی پیدا ہو جائے تو اسے چھپائے لیکن اگر خوش کن چیز مثلاً روشنی' خوبصورتی اور تبسم وغیرہ دیکھے تو اسے بیان کرنا مستحب ہے' بالخصوص جب میت نیکی اور تقویٰ میں مشہور ہو- واللہ اعلم-

٤٧٤- وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ أسلم مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ [الله] لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللهُ مِنْ سُنْدُسٍ وَاسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَأَجَنَّهُ فِيهِ أَجْرَى اللهُ لَهُ مِنَ الأَجْرِ كَأَجْرِ مَسْكَنٍ أَسْكَنَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَالْحَاكِمُ وَهَذَا لَفْظُهُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، قولُه ((أَجَنَّهُ فِيهِ))

۴۷۴- حضرت ابورافع اسلم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی میت کو نہلائے اور اس کا (عیب) چھپائے' اللہ تعالیٰ اسے چالیس دفعہ معاف فرماتے ہیں اور جو شخص کسی میت کو کفن پہنائے' اللہ تعالیٰ اسے جنت کے موٹے اور باریک ریشم کا لباس پہنائیں گے اور جو شخص کسی میت کے لئے قبر کھودے اور اس میں اسے دفن کرے' اللہ تعالیٰ اسے اتنا ثواب دیتا ہے گویا اس نے اسے زندگی بھر کے لئے مکان دے دیا- (طبرانی)

اس حدیث کی سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں- حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور مسلم کی شرط کے

۴۷۳- معجم کبیر طبرانی ۳۳۷/۸-

۴۷۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۱/۳ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں لیکن مجھے (یعنی محقق کو) معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی- مستدرک حاکم ۳۶۲/۱ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے-

أي ستره.

٤٧٥- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((زُرِ الْقُبُورَ تَذَكَّرْ بِهَا الآخِرَةَ وَاغْسِلِ الْمَوْتَى فَإِنَّ مُعَالَجَةَ جَسَدٍ خَاوٍ مَوْعِظَةٌ بَلِيغَةٌ وَصَلِّ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذَلِكَ أَنْ يُحْزِنَكَ فَإِنَّ الْحَزِينَ فِي ظِلِّ اللهِ يَتَعَرَّضُ كُلَّ خَيْرٍ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

مطابق صحیح قرار دیا ہے-

۴۷۵- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبرستان میں جا' تجھے آخرت یاد آئے گی' مردوں کو نہلانا' لاش کو ہاتھ لگانا' بہت بڑی نصیحت کا باعث ہے- نماز جنازہ پڑھ' شاید تو غم زدہ ہو جائے - غم زدہ اللہ کے سائے تلے ہوتا ہے' اور ہر قسم کی نیکی کا متلاشی رہتا ہے-(حاکم) نیز اس نے کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں-

٤٧٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَفَرَ قَبْرًا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللهُ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ عَزَّى حَزِينًا أَلْبَسَهُ اللهُ التَّقْوَى وَصَلَّي عَلَى رُوحِهِ فِي الأَرْوَاحِ وَمَنْ عَزَّى مُصَابًا كَسَاهُ اللهُ [حُلَّتَيْنِ] مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ لاَتَقُومُ لَهُمَا الدُّنْيَا وَمَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً حَتَّى يُقْضَى دَفْنُهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ ثَلاثَةَ قَرَارِيطَ الْقِيرَاطُ مِنْهَا أَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ أُحُدٍ وَمَنْ كَفَلَ يَتِيمًا أَوْ أَرْمَلَةً أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)).

۴۷۶- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قبر کھودتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں اور جو شخص کسی میت کو نہلاتا ہے' وہ اپنے گناہوں سے پیدائش کے دن کی طرح نکل جاتا ہے اور جو شخص کسی میت کو کفن پہناتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جنت کے لباسوں میں سے لباس پہنائے گا اور جو شخص غم زدہ سے تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تقوے کا لباس پہنا دیتا ہے' اور اس کی روح پر رحمت نازل فرماتا ہے اور جو شخص میت کے پس ماندگان سے تعزیت کرے- اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ایسے لباس عنایت کرے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہو سکتی اور جو شخص کسی جنازے کے ساتھ جائے اور دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہے' اللہ تعالیٰ اسے تین قیراط ثواب عنایت کرتا ہے- ایک قیراط احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے اور جو شخص کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کرے' اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا اور جنت میں

۴۷۵- مستدرك حاكم ۳۷۷/۱ حاکم نے کہا ہے کہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں ذہبی نے کہا ہے کہ اس کے راوی تو ثقہ ہیں لیکن یہ حدیث منکر ہے یحیٰی کی ابو مسلم سے ملاقات نہیں ہے اور ابو مسلم مجہول ہے-

۴۷۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۰/۳-۲۱ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں خلیل بن مرہ متکلم فیہ ہے' جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

داخل فرمائے گا۔(طبرانی)

ثواب مَنْ مَاتَ غَرِيبًا

سفر کی حالت میں فوت ہونے کا ثواب

٤٧٧- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ [ثُمَّ] قَالَ: ((يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ)) قَالُوا: وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ بَيْنَ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۴۷۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ کا رہنے والا ایک آدمی مدینہ ہی میں فوت ہو گیا۔رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کاش یہ غریب الدیار ہو کر فوت ہوتا۔صحابہ نے عرض کیا یارسول ﷺ یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی غریب الدیار ہو کر فوت ہو جائے تو اسے اپنے وطن سے لے کر فوت ہونے کی جگہ تک پیمائش کر کے جنت میں جگہ دی جاتی ہے۔(نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ)

٤٧٨- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ)).

۴۷۸- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر کی موت شہادت ہے۔(ابن ماجہ)

٤٧٩- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ((مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ، قَالَ: ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَالْمُتَرَدِّيْ شَهِيدٌ وَالنُّفَسَاءُ

۴۷۹- ھارون بن عنترہ نے اپنے باپ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا تم شہید کسے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو میری امت کے شہید کم ہو گئے۔جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے' بلند جگہ سے گر کر مرے وہ بھی شہید ہے' غرق آب ہونے والا بھی شہید ہے' آگ میں جل مرنے والا بھی

۴۷۷- سنن نسائی کتاب الجنائز باب الموت بغیر مولده -سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فیمن مات غریبا۔

۴۷۸- سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فیمن مات غریبا-بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ہذیل بن حکم راوی ہے' بخاری نے کہا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے اور ابن عدی نے کہا ہے کہ اس کی احادیث درست نہیں ہیں۔ابن حبان نے کہا ہے کہ یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ابن معین نے بھی کہا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے۔

شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَالسُّلُ شَهِيْدٌ وَالْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَالْغرِيْبُ شَهِيْدٌ))
قُلْتُ: هَذَا الْحَدِيْثُ مُرسَلٌ، وعنترة هذا هو ابن عبد الرحمن الشيباني ذكره ابن حبان في الثقات [والله أعلم] ((السلُّ)) بضم السين وكسرها و بتشديد اللام هو داءٌ في الرئة يَؤُوْلُ إِلَى ذاتِ الْجنب وقيل زُكام أو سعال طويل مع حُمَّى هادئة والله أعلم.

شہید ہے- سفر کی حالت میں (مرنے والا) بھی شہید ہے-(طبرانی)
یہ حدیث مرسل ہے- ہارون کے باپ کا نام عنترہ بن عبدالرحمٰن الشیبانی ہے- اسے ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے-

ثواب من مات بالطّاعُون

طاعون کی بیماری سے مرنے والے کا ثواب

٤٨٠- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۴۸۰- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے-(بخاری، مسلم)

٤٨١- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ: ((كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ فِي بَلَدٍ فَيَكُوْنُ فِيْهِ فَيَمْكُثُ لاَيَخْرُجُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُصِيْبُهُ إِلاَّ مَا كُتِبَ لَهُ إِلاَّ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۸۱- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک عذاب تھا، جسے اللہ تعالیٰ تم سے پہلے لوگوں پر مسلط کر دیتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کے لئے باعث رحمت بنا دیا- اگر کوئی شخص کسی طاعون والے شہر میں رہتا ہو اور وہاں طاعون آجائے- صبر و ثواب کی نیت سے ٹھہرا رہے، وہاں سے نہ نکلے، یہ یقین رکھے کہ اس کے ساتھ وہی ہوگا جو لکھا جاچکا ہے تو اسے شہید کا ثواب ملے گا-(بخاری)

۴۷۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۳۱/۵ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس میں عبدالملک راوی متروک ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معاجم میں نہیں ملی-

۴۸۰- صحیح بخاری کتاب الطب باب مایذکر فی الطاعون- صحیح مسلم کتاب الإمارة باب بیان الشهداء-

۴۸۱- صحیح بخاری کتاب الطب باب اجر الصابر علی الطاعون-

٤٨٢- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَنَاءُ أُمَّتِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ)) فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُونُ؟ قَالَ: ((وَخْزُ أَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِي كُلٍّ شَهَادَةٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ: ((الْوَخْزُ)) بِفَتْحِ الْوَاوِ وَإِسْكَانِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالزَّايِ هو الطعن.

۴۸۲- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا خاتمہ نیزے اور طاعون کے ذریعے ہو گا- عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نیزہ تو ہم جانتے ہیں' طاعون کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جنوں میں سے تمہارے دشمنوں کی نیزہ بازی ہے اور ہر ایک موت شہادت (کے قائم مقام) ہے- (احمد' اس کی سند صحیح ہے)

٤٨٣- وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: ذُكِرَ الطَّاعُونُ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: سَأَلْنَا عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((وَخْزُ أَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ، وَهُوَ لَكُمْ شَهَادَةٌ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۴۸۳- حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ ابو موسیٰؓ کے سامنے طاعون کا ذکر ہوا تو وہ کہنے لگے' ہم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا- آپ نے فرمایا تھا- یہ جنوں میں سے تمہارے دشمنوں کی نیزہ بازی ہے اور یہ تمہارے لئے شہادت ہے- (حاکم- نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

٤٨٤- وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ فِي الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا انْظُرُوا إِلَى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ شَابَهَتْ جِرَاحَهُمْ))

۴۸۴- حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید اور طبعی موت مرنے والے ہمارے رب عزوجل کے سامنے طاعون کی وجہ سے مرنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے- شہداء کہیں گے' یہ ہماری طرح قتل کئے گئے تھے اور طبعی موت مرنے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں- یہ ہماری طرح طبعی موت مرے تھے- ہمارا رب عزوجل فرمائے گا' ان کے زخموں کو دیکھو' اگر شہداء کے زخموں کے ساتھ ملتے ہیں تو یہ ان میں سے ہیں اور یہ ان کے ساتھ رہیں گے جب دیکھا جائے گا تو ان کے زخم ان شہداء کے زخموں کے مشابہ ہوں گے- (نسائی)

۴۸۲- مسند احمد ٤/٣٩٥-

۴۸۳- مستدرك حاكم ١/٥٠ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے ذکر نہیں کی- ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((يَأْتِي الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفُّوْنَ بِالطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ أَصْحَابُ الطَّاعُوْنِ نَحْنُ شُهَدَاءُ فَيُقَالُ انْظُرُوا فَإِنْ كَانَتْ جِرَاحُهُمْ كَجِرَاحِ الشُّهَدَاءِ تَسِيْلُ دَمًا كَرِيْحِ الْمِسْكِ فَهُمْ شُهَدَاءُ، فَيَجِدُوْنَهُمْ كَذٰلِكَ)) وَتَأْتِي أَحَادِيْثُ أُخَرُ فِي الْبَابَيْنِ بَعْدَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ حضرت عتبہ بن عبد سے مرفوع ذکر کیا ہے۔ تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں شہداء اور طاعون سے مرنے والے آئیں گے' طاعون والے کہیں گے 'ہم شہداء ہیں۔ انہیں کہا جائے گا دیکھ لو' اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں کی طرح خون بہا رہے ہوں' کستوری کی طرح ان کی خوشبو ہو تو وہ شہداء ہیں (جب انہیں دیکھا جائے گا) تو وہ انہیں ایسے ہی پائیں گے۔

(ملاحظہ) اس سے متعلق دیگر احادیث آئندہ دو بابوں میں بھی آ رہی ہیں۔

ثَوَابُ الْمَبْطُوْنِ وَ الْغَرِيْقِ وَمَنْ مَاتَ تَحْتَ الْهَدْمِ

پیٹ کی بیماری سے مرنے والے' غرق ہونے والے اور عمارت سے گر کر مرنے والے کا ثواب

٤٨٥- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ أَوْ خَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ: أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ)) فَقَالَ: أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ نَعَمْ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ خَالِدَ بْنَ سُلَيْمَانَ.

۴۸۵- ابو اسحاق سبیعی کا بیان ہے کہ سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے کہا یا خالد نے سلیمان سے کہا' کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے فوت ہو گیا' اسے عذاب قبر نہیں ہو گا؟ ایک نے دوسرے سے کہا ہاں۔ (سنا ہے) (ترمذی' ابن حبان۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

٤٨٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ

۴۸۶- حضرت ابو ہریرۃؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم شہداء کن کو سمجھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا یا

۴۸۴- سنن نسائی کتاب الجهاد باب مسألة الشهادة معجم كبير طبرانی ۱۱۸/۱۷ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۳۱۴/۲ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش قابل اعتراض راوی ہے تاہم ان کی اہل شام سے بیان کی گئی روایت نا قابل قبول ہوتی ہیں اور یہ انہی میں سے ہے۔

۴۸۵- سنن ترمذی کتاب الجنائز باب ماجاء فی الشهداء من هم۔ ترمذی نے اسے حسن غریب کہا ہے۔ صحیح ابن حبان ۲۵۷/۴۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا تَعُدُّونَ الشُّهَدَاءَ فِيكُمْ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ. قَالَ: ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ)) قَالُوا: فَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ مِنَ الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ يَعْنِي أَبَا صَالِحٍ أَنَّهُ قَالَ ((وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. وَتَأْتِي أَحَادِيثُ أُخَرُ فِي الْبَابِ بَعْدَهُ.

رسول اللہ ﷺ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے- آپ نے فرمایا پھر تو میری امت کے شہید کم ہوئے- صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے جو اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے' جو طاعون کی وجہ سے فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے' اور جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے-

ابن مقسم (راوی) نے کہا میں تیرے باپ (یعنی ابو صالح) کے متعلق گواہی دیتا ہوں اس نے کہا ہے کہ اور غرق آب ہونے والا بھی شہید ہے-

ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ شہداء پانچ ہیں' طاعون کی وجہ سے فوت ہونے والا' پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا' غرق آب ہونے والا اور عمارت کے نیچے آکر مرنے والا- (بخاری' مسلم) (ملاحظہ) آئندہ باب میں کچھ اور احادیث بھی آرہی ہیں-

ثوابُ الْحَرِيقِ وَصَاحِبِ ذَاتِ الْجَنْبِ وَالنُّفَسَاءِ تموت وولدُهَا فِي بَطْنِهَا

آگ میں جل کر مرنے والے اور اس عورت کا ثواب جس کا بچہ پیٹ میں مر جائے

٤٨٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ

۴۸۷- حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کی عیادت کے لئے آئے تو دیکھا کہ وہ ہواس کھوئے بیٹھا ہے- اونچی آواز سے اسے بلایا لیکن وہ نہ

۴۸۶- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب الشهادة سبع سوى القتل۔ صحيح مسلم كتاب الامارة باب بيان الشهداء۔

۴۸۷- سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی فضل من مات فی الطاعون۔ سنن نسائی كتاب الجنائز باب النهي عن البكاء على الميت۔ سنن ابن ماجه كتاب الجهادة باب ما يرجى فيه الشهادة صحيح ابن حبان الاحسان ۷٦/٥۔

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ))، فَصَاحَتِ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ وَجَعَلَ ابْنَ عَتِيْكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَتْ فَلاَ تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ)) قَالُوا: وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ)) قَالَتْ ابْنَتُهُ: وَاللّٰهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيْدًا فَإِنَّكَ كُنْتَ [قَدْ] قَضَيْتَ جِهَازَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ)) قَالُوا: الْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. ((الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمَبْطُونُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ قَوْلُهُ: ((بِجُمْعٍ)) هُوَ بِضَم الجيم وفتحها وكسرها أيضا وبإسكان الميم ومعناه أنها ماتت وولدها في بطنها.

بولا- پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا اور فرمایا اے ابو ربیع ہم تمہارے متعلق بے بس ہو گئے- عورتوں نے چیخنا چلانا اور رونا شروع کر دیا اور ابن عتیک انہیں خاموش کرانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں چھوڑ دو- جب کام تمام ہو گیا تو کوئی رونے والی نہیں روئے گی- انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کام تمام ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا جب موت آ گئی- اس کی بیٹی کہنے لگی' مجھے امید ہے کہ تم شہید ہو گے' کیوں کہ تم اپنی تیاری مکمل کر چکے تھے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کی نیت کے مطابق اسے ثواب دے دیا ہے' تم شہادت کا کیا مطلب لیتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ کی راہ میں قتل کیا جانا (شہادت ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیے جانے کے علاوہ شہادت سات قسم کی ہے- پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا شہید ہے' غرق آب ہونے والا شہید ہے' عمارت تلے آ کر مرنے والا شہید ہے' حمل کی حالت میں مرنے والی عورت شہید ہے- (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' ابن حبان)

٤٨٨- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ مَنْ مَضَى فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيْدٌ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُونُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُونُ فِي

۴۸۸- حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ (ذریعوں) میں مرنے والا شہید ہے- اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے' اللہ تعالیٰ کی راہ میں غرق آب ہونے والا شہید ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' اللہ تعالیٰ کی راہ میں طاعون سے

۴۸۸- سنن نسائی کتاب الجهاد باب مسألة الشهادة۔

سَبِيْلِ اللهِ شَهِيْدٌ وَالنُّفَسَاءُ فِي سَبِيْلِ اللهِ شَهِيْدٌ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

فوت ہونے والا شہید ہے' اللہ تعالیٰ کی راہ میں زچگی کے دوران مرنے والی عورت شہید ہے۔(نسائی)

٤٨٩- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ نَعُودُهُ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا: رَحِمَكَ اللهُ إِنْ كُنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَمُوتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا وَإِنْ كُنَّا لَنَرْجُو لَكَ الشَّهَادَةَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَذْكُرُ هَذَا فَقَالَ: ((فِيْمَ تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ؟)) فَأَرَمَّ الْقَوْمُ وَتَحَرَّكَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ: أَلاَ تُجِيْبُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَجَابَهُ هُوَ فَقَالَ: نَعُدُّ الشَّهَادَةَ فِي الْقَتْلِ، فَقَالَ: ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيْلٌ إِنَّ فِي الْقَتْلِ شَهَادَةً وَفِي الطَّاعُونِ شَهَادَةً وَفِي الْبَطْنِ شَهَادَةً وَفِي الْغَرَقِ شَهَادَةً وَفِي النُّفَسَاءِ يَقْتُلُهَا وَلَدُهَا جَمْعًا شَهَادَةً)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ: قوله ((أَرَمَّ الْقَوْمُ)) أي سكتوا وهو بفتح الراء وتشديد الميم.

۴۸۹- حضرت عبادہ بن صامتؓ کا بیان ہے کہ ہم عبداللہ بن رواحہؓ کی عیادت کے لئے گئے۔ان پر غشی طاری ہوگئی اور ہم نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ ہماری خواہش ہے کہ تمہیں اس کے علاوہ بہتر حالت میں موت آئے۔ ہم تمہارے لئے شہادت کی امید رکھتے ہیں۔ ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ ہمیں یہ کہتے ہوئے (سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا تم شہادت کسے سمجھتے ہو؟ سب خاموش ہوگئے۔ عبداللہ ابن رواحہ کروٹ لے کر کہنے لگے 'تم رسول اللہ ﷺ کو جواب کیوں نہیں دیتے۔ پھر انہوں نے خود جواب دیتے ہوئے کہا' ہم سمجھتے ہیں کہ شہادت قتل کئے جانے کے ذریعے ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو میری امت میں بہت کم شہید ہوئے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) قتل ہونا بھی شہادت ہے' طاعون میں (مرنا) بھی شہادت ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنا بھی شہادت ہے' غرق آب ہونا بھی شہادت ہے' عورت کا عالم زچگی میں فوت ہونا بھی شہادت ہے۔ (احمد' طبرانی۔اس کی سند جید ہے)

٤٩٠- وَعَنْ رَبِيْعِ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَادَ ابْنَ أَخِي جَبْرِ الأَنْصَارِيِّ فَجَعَلَ أَهْلُهُ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ جَبْرٌ: لاَ تُؤْذُوا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

۴۹۰- حضرت ربیع انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے بھائی جبر انصاری کے بیٹے کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اس کے گھر والوں نے رونا شروع کر دیا۔ جبر نے ان سے کہا تم اپنی آوازوں کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ پہنچاؤ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک یہ زندہ ہے انہیں رو

۴۸۹- مسند احمد ٢٠١/٤ ہیثمی نے مجمع الزوائد ٣٠٠/٥ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی' احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں ملی۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ مَا دَامَ حَيًّا فَإِذَا وَجَبَ فَلْيَسْكُتْنَ)) فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا كُنَّا نَرَى أَنْ يَكُونَ مَوْتُكَ عَلَى فِرَاشِكَ حَتَّى تُقْتَلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ [مع رسول الله صلي الله عليه وسلم] فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَوَ مَا الْقَتْلُ إِلاَّ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيْلٌ إِنَّ الطَّعْنَ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنَ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ وَالنُّفَسَاءَ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ وَالْحَرْقَ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقَ شَهَادَةٌ وَذَاتَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

لینے دو-جب موت آجائے گی تو انہیں خاموش ہو جانا چاہئے-ان میں سے کسی نے کہا ہم نہیں خیال کرتے تھے کہ تمہیں بستر پر موت آئے گی' بلکہ (ہمارا خیال تھا کہ) تمہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں شہادت نصیب ہو گی-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا شہادت صرف اللہ کے راستے میں (مرنے) ہی کو کہتے ہیں؟ پھر تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے-نیزے سے مرنا شہادت ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے' طاعون سے مرنا شہادت ہے' زچگی میں مرنا شہادت ہے' جل کر مرنا شہادت ہے' پانی میں ڈوب کر مرنا شہادت ہے اور بیماری سے مرنا بھی شہادت ہے-(طبرانی)

اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں-

ثواب من قتل دون ماله أو دمه أو دينه أو أهله

جان ومال' دین اور اہل خانہ کی حفاظت کی خاطر مرنے کا ثواب

٤٩١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ مَالِي؟ قَالَ: ((فَلاَ تُعْطِهِ مَالَكَ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: ((قَاتِلْهُ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: فَأَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: ((هُوَ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۹۱- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا-یارسول اللہ! اگر کوئی آدمی میری دولت لوٹنے کے لئے آئے تو اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا اسے اپنا مال و دولت نہ دے' اس نے کہا اگر وہ مجھے مارنے کی کوشش کرے؟ آپ نے فرمایا تو بھی اسے مار-اس نے کہا اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ آپ نے فرمایا تو شہید ہو گا-اس نے کہا اگر میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جائے گا-(مسلم)

۴۹۰- معجم کبیر طبرانی ٦٥/٥ ہیثمی نے مجمع الزوائد ١٦/٣ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں-

۴۹۱- صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من قصد اخذ مال غیرہ بغیر حق کان القاصد مهدر الدم فی حقه۔

٤٩٢- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

۴۹۲- حضرت عمرو بن العاصؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے-(بخاری' ترمذی)
ترمذی کی ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس کا مال و دولت ناحق چھیننے کی کوشش کی جائے اور وہ مزاحمت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے-

٤٩٣- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۹۳- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اپنے مال و دولت کی خاطر مارا گیا وہ شہید ہے' جو شخص اپنے دین کی خاطر مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال کی خاطر مار دیا گیا وہ بھی شہید ہے-
(ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے)

ثَوَابُ مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوْلَادِ لَمْ يَبْلُغُوا

تین نابالغ بچے فوت ہو جانے کا ثواب

٤٩٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ

۴۹۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اسے دوزخ کی آگ صرف قسم کو پورا کرنے کے لئے چھوڑے

۴۹۲- صحیح بخاری کتاب المظالم باب من قاتل دون مالہ- سنن ترمذی کتاب الدیا باب ماجاء فیمن قتل دون مالہ فھو شھید-

۴۹۳- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب قتال اللصوص- سنن نسائی کتاب تحریم الدم باب من قتل دون مالہ- سنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب من قتل دون مالہ فھو شھید- سنن ترمذی کتاب الدیات باب ماجاء فیمن قتل دون مالہ فھو شھید-

۴۹۴- صحیح بخاری کتاب الجنائز باب فضل من مات لہ ولد فاحتسب- صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل من یموت لہ و لد فیحتسبہ-

الْقَسَمِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

گی-(بخاری،مسلم)

٤٩٥- وَعَنْهُ قَالَ: أَتَتْ امْرَأَةٌ بِصَبِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ ادْعُ اللهَ لِي فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلاَثَةً فَقَالَ: ((دَفَنْتِ ثَلاَثَةً)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((لَقَدْ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((الْحِظَارِ)) بكسر الحاء [المهملة] وبالظاء المعجمة هو الحائط يجعل كالصور على الشيء ومعنى الحديث لقد احتميت من النار و تَحَصَّنْتِ منها بحصن حصين وحِمًى منيع.

۴۹۵- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) کا بیان ہے کہ ایک عورت اپنا بچہ لے کر آئی اور عرض کیا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تین بچے دفن کر چکی ہوں- آپ میرے لئے دعا کریں (میری گود بھری رہے) آپ نے فرمایا تم تین بچے دفن کر چکی ہو؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا تو نے آگ سے بچاؤ کے لئے مضبوط رکاوٹ تیار کر لی ہے-(مسلم)

٤٩٦- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلاَثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَلَفْظُهُ فِي إِحْدَى رِوَايَاتِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ احْتَسَبَ ثَلاَثَةً مِنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۴۹۶- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین معصوم بچے فوت ہو جائیں' اسے اللہ تعالیٰ اپنی وسیع رحمت کے باعث جنت میں ضرور داخل فرمائے گا-(بخاری)

ابن حبان نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے کہ ایک روایت میں اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ثواب کی نیت سے تین حقیقی بچے فوت ہو جانے پر (صبر کیا) وہ جنت میں داخل ہو گا-

٤٩٧- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلاَّ أَدْخَلَهُمَا اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ ((الْحِنْثُ))

۴۹۷- حضرت ابوذرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے جس مسلمان والدین کے تین معصوم بچے فوت ہو جائیں' اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں رحمت کے باعث اسے جنت میں ضرور داخل کرے گا-(ابن حبان)

۴۹۵- صحیح مسلم ایضاً۔

۴۹۶- صحیح بخاری کتاب الجنائز باب فضل من مات له ولد فاحتسب۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢٦١/٤۔

۴۹۷- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢٦٠/٤۔

بكسر الحاء المهملة هو الإثم والذنب والمعنى أنهم لم يبلغوا من العمر سِنًّا تُكْتَبُ عَلَيْهِمْ فِيْهِ الذنوب.

٤٩٨- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أَثْكِلَ ثَلاَثَةً مِنْ صُلْبِهِ فَاحْتَسَبَهُمْ عَلَى اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۴۹۸- حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے تین حقیقی بیٹے مفقود ہو گئے اور اس نے فی سبیل اللہ ثواب کی نیت کر لی اس کے لئے جنت ضروری ہو گئی۔ (احمد، طبرانی۔ اس کی سند جید ہے)

٤٩٩- وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلاَّ تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۴۹۹- حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اگر کسی مسلمان کے تین معصوم بچے فوت ہو جائیں تو وہ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں سے وصول کریں گے۔ وہ جس میں سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔ (ابن ماجہ۔ اس کی سند حسن ہے)

٥٠٠- وَعَنْ حَبِيبَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلاَّ جِيءَ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُوقَفُوا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُونَ حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا،

۵۰۰- حضرت حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کے پاس تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اگر کسی مسلمان والدین کے تین معصوم بچے فوت ہو جائیں تو انہیں قیامت کے دن لا کر جنت کے دروازے پر کھڑا کر دیا جائے گا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ وہ کہیں گے (ہم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک ہمارے والدین داخل نہ ہو جائیں پھر انہیں کہا جائے گا کہ تم

۴۹۸- مسند احمد ١٤٤/٤ ـ معجم كبير طبرانی ٢٦٠/٤

۴۹۹- سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فی ثواب من اصیب بولده۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند کے راوی شرحبیل بن شفعہ کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ابوداؤد نے کہا ہے۔ کہ شرحبیل اور جریر سب ثقہ ہیں۔ جب کہ باقی تمام راوی بخاری کی شرط کے مطابق ہیں۔

۵۰۰- طبرانی معجم کبیر ٢٢٥/٢٤۔

فَيُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

بھی داخل ہو جاؤ اور تمہارے والدین بھی۔ (طبرانی اس کی سند عمدہ ہے)

ثواب من مات له ولدان

دو بچے فوت ہو جانے کا ثواب

۵۰۱- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا [مما] عَلَّمَكَ اللهُ قَالَ: ((اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ((وَاثْنَيْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۵۰۱- حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی حدیثیں تو مرد لے گئے آپ ہمارے لئے ایک دن مقرر فرمائیں جس میں ہم آپ کے پاس حاضر ہوں تاکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے آپ اس کی ہمیں تعلیم دیا کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ اکھٹی ہو جایا کرو وہ اکھٹی ہو گئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں اللہ کے علم میں سے تعلیم دی پھر فرمایا تم میں سے جو عورت تین بچے آگے بھیجے گی وہ اس کے لئے آگ سے روکاٹ بن جائیں گے ایک عورت کہنے لگی اور دو (کا کیا حکم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دو بھی۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۲- وَعَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِحَدِيْثٍ يُطَيِّبُ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ. ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ - أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ - فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ، أَوْ قَالَ: بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا،

۵۰۲- ابو حسان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میرے دو بیٹے فوت ہو گئے ہیں کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایسی حدیث سنائیں گے جو ہمارے مرنے والے بیٹوں کے بارے میں ہمارے دل کو تسلی دے۔ وہ کہنے لگے ہاں۔ ان میں سے چھوٹا اپنے والد یا والدین کو اس کپڑے یا ہاتھ کے ذریعے ایسے پکڑے گا جیسے میں تمہارے کپڑے کے دامن کو پکڑ ہوئے ہوں اور اس

۵۰۱- صحیح بخاری کتاب الجنائز باب فضل من مات له ولد فاحتسبه۔

۵۰۲- صحیح مسلم ایضا۔

فَلَايَتَنَاهَى - أَوْ قَالَ - يَنْتَهِي حَتَّى يُدْخِلَهُ اللهُ وَ أَبَاهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ :
((الدَّعَامِيْصُ)) بفتح الدال وبالصاد مهملتين جمع دُعْمُوْصٌ بضم الدال وهي دُوَيْبَةٌ صغيرة تكون فيالغدران إذا نشفت يضرب لونها الى السواد وشبه الطفل بها لصغره وسرعة حركته في الجنة. وقيل الدُّعْمُوْصُ هو الرجل الكثير الدخول على الملوك من غير إذن منهم لايخاف حيث دخل من ديارهم لمكانته عندهم شبّه الطفل به لذهابه في الجنة حيث شاء لا يمنع من قصر منها ولا مكان: ((صَنَفَةُ الثَّوبِ)) بفتح الصاد المهملة والنون معا بعدهما فاء هي حاشيته وطرفه الذي لا هدب له. وقيل: بل هي الناحية ذات الهدب وا لله أعلم.[1]

وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک اسے اور اس کے باپ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں کر دے گا- (مسلم)

۵۰۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَاحْتَسَبَهُمْ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَاثْنَان، قَالَ: ((وَاثْنَان)) قَالَ مَحْمُوْدٌ يَعْنِي ابْنَ [لَبِيْدٍ] فَقُلْتُ لِجَابِرٍ :أَرَاكُمْ لَوْ قُلْتُمْ وَاحِدًا لَقَالَ وَاحِدًا قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۵۰۳- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص کے تین بیٹے فوت ہو گئے اور اس نے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے صبر کیا' وہ جنت ہی میں داخل ہو گا- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اور دو کا بھی یہی حکم ہے- محمود بن لبید کہتے ہیں کہ میں نے جابر سے کہا میرا خیال ہے اگر تم ایک کے بارے میں پوچھتے تو ایک کے بارے میں بھی فرما دیتے-(احمد' ابن حبان)

---

[1] هدب الثوب : طرفه ممايلى طرته۔

۵۰۳- مسند احمد ۳۰۶/۳ 'صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲۶۲/۴۔

٥٠٤- وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَاتَ لِي وَلَدَانِ فِي الإِسْلَامِ، فَقَالَ: ((مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدَانِ فِي الإِسْلَامِ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا)) قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَقِيَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ لِي: أَنْتَ الَّذِي قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْوَلَدَيْنِ مَا قَالَ، قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ : لِأَنْ يَكُونَ قَالَهُ لِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا غَلِقَتْ عَلَيْهِ حِمصُ وَفِلَسْطِينُ، رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَسَيَأْتِي فِي الْبَابِ بَعْدَهُ ذِكْرُ الاِثْنَيْنِ أَيْضًا.

۵۰۴- حضرت ابو ثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام میں آنے کے بعد میرے دو بچے فوت ہوگئے ہیں- آپ نے فرمایا جس مسلمان کے دو بچے فوت ہو جائیں اللہ تعالیٰ ان پر اپنی اضافی مہربانی فرماتے ہوئے اسے جنت میں داخل کرے گا- ابو ثعلبہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے ابو ہریرہؓ ملے اور کہنے لگے تم ہی وہ شخص ہو جنہیں رسول اللہ ﷺ نے دو بچوں کے متعلق فرمایا تھا- میں نے کہا ہاں- وہ کہنے لگے اگر آپ نے یہ بات مجھے فرمائی ہوتی تو مجھے حمص (شہر) اور فلسطین کے خزانوں سے بھی زیادہ اچھی لگتی- (احمد' اس کی سند صحیح ہے) (ملاحظہ) اس کے بعد دو بچوں کے بارے میں اور حدیثیں بھی آئیں گی-

ثواب من مات له ولد واحد

ایک بچہ فوت ہو جانے کا ثواب

٥٠٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ، قَالَ ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ)) قَالَتْ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مُوَفَّقَةُ قَالَتْ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ

۵۰۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میری امت میں سے جس شخص کے دو پیش رو (یعنی بچے) فوت ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے بدلے اسے جنت میں داخل فرمائے گا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا جس کا ایک پیش رو (یعنی فوت شدہ بچہ) ہو آپ نے فرمایا اے نیک بی بی جس کا ایک پیش رو ہو گا اسے بھی اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا- انہوں نے کہا جس کا کوئی بھی پیش رو نہ ہو؟ آپ نے فرمایا میں اپنی پوری امت کا پیش رو ہوں' مجھ

۵۰۴- مسند احمد ٣٩٦/٦

۵۰۵- سنن ترمذی کتاب الجنائز باب ماجاء فی ثواب من قدم ولدًا- ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے- ہم اسے صرف عبدربہ بن بارق کے حوالے سے پہچانتے ہیں- آئمہ میں سے ایک کے علاوہ کسی اور نے اس سے حدیث بیان نہیں کی-

((الْفَرَطُ)) بالتحريك هو الذي يتقدم القوم ليرتاد لهم الماء ويهيئ لهم الدلاء والرشاء والمراد به هنا الولد دون البلوغ يقدمه المرء بين يديه ذكرا كان أو أنثى وجمعه أفراط: وقوله ﷺ ((فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي)) أي أتقدمهم الى الحوض قبل [ورودهم] أهيء مصالحهم في دار القرار والله أعلم.

جیسی مصیبت انہیں کبھی نہیں آئے گی-(ترمذی' نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیہ وسلم حوض پر جانے اور جنت کی تیاری کے لئے پیش رو ہوں گے-واللہ اعلم

٥٠٦- وَعَنْ أَبِي سُلْمَى رَاعِي رَسُولِ اللهِ ﷺ[رضي الله عنه] قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَخٍ بَخٍ وَأَشَارَ بِيَدِهِ لِخَمْسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ)).

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ ، وَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ حَدِيثِ ثَوْبَانَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۵۰۶- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے حضرت ابوسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ ہاتھ سے پانچ کا اشارہ دے کر فرما رہے تھے خوب خوب یہ (چیزیں ترازو میں کتنی وزنی ہوں گی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور مسلمان کا نیک فوت شدہ بچہ جس کی وفات پر اس نے ثواب کی نیت کی ہو-(نسائی' ابن حبان' حاکم-حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے بزار نے اسے حسن سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

٥٠٧- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ قَدَّمَ ثَلاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَ أَبُوذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)) قَالَ أُبَيُّ بْنُ

۵۰۷- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے تین معصوم بچے آگے بھیجے وہ اس کے لئے دوزخ کے سامنے مضبوط قلعہ بن جائیں گے-" حضرت ابوذرؓ کہنے لگے میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں- آپ ﷺ نے فرمایا "اور دو بھی" سید القراء حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے- آپؐ نے فرمایا "اور ایک

۵۰۶- عمل اليوم والليلته نسائی ص ۲۱۵- ابن حبان ۱۰۰/۲- حاکم ۵۱۱/۱- حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن اس کو بیان نہیں کیا گیا اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے ہیثمی نے مجمع الزوائد ۸۸/۱۰ میں بیان کیا ہے- بزار نے اس کو حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے لیکن اس کے شیخ عباس بن عبدالعظیم باسانی کو میں یعنی (محقق) نہیں جانتا-

كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّا: قَدَّمْتُ وَاحِدًا، قَالَ: ((وَوَاحِداً)) وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللهُ لِمَلاَئِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِيْ الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)).

بھی-" (ابن ماجہ) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ کے بندے کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتے ہیں تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کرلی ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں- پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم نے اس کا جگر گوشہ چھین لیا ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ کہتے ہیں اس نے تیری حمد بیان کی ہے اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا ہے- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو-

۵۰۸- وَعَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ((أَتُحِبُّهُ)) قَالَ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَبَّكَ اللهُ كَمَا أُحِبُّهُ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ((مَا فَعَلَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَاتَ ،فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِيْهِ ((أَلاَ تُحِبُّ أَنْ لاَّ تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلاَّوَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِكُلِّنَا؟ قَالَ: ((بَلْ لِكُلِّكُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ

۵۰۸- حضرت قرہ بن ایاسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے ایک بیٹے کے ساتھ آیا کرتا تھا- نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا "کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟" اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے محبوب بنائے جیسے میں اس سے محبت کرتا ہوں- ایک دفعہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کو نظر نہ آیا تو فرمانے لگے "فلاں بن فلاں کو کیا ہو گیا ہے؟" صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ فوت ہو گیا ہے- نبی کریم ﷺ نے اس کے باپ سے پوچھا "کیا تمہیں یہ چیز پسند نہیں ہے کہ تم جنت کے جس دروازے سے بھی آؤ وہ تمہارا انتظار کر رہا ہو؟" ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ بات اس کے ساتھ مخصوص ہے یا ہم سب کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا "بلکہ تم سب کے لئے ہے-"
(احمد- اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں' نسائی ابن حبان)
نسائی کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ

۵۰۷- أخرجه ابن ماجه في سننه ۵۱۲/۱' كتاب الجنائز' باب ماجاء في ثواب من أصيب بولده-

۵۰۸- مسند احمد ۴۳۶/۳' سنن نسائی كتاب الجنائز باب الامر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة' ابن حبان کے ہاں مجھے یہ حدیث نہیں ملی-

قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ جَلَسَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ،فِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ يَأْتِيهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَيُقْعِدُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَهَلَكَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ أَنْ يَحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهِ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَالِي لاَ أَرَى فُلاَنًا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ بُنَيُّهُ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلَكَ ، فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ بُنَيِّهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((يَا فُلاَنُ أَيُّهُمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ؟ أَنْ تُمَتَّعَ بِهِ عُمُرَكَ أَوْ لاَ تَأْتِيَ إِلَى بَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلاَّ وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ)) قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ بَلْ يَسْبِقُنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ: ((فَذَاكَ لَكَ)).

جب تشریف فرما ہوتے تو آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت بھی بیٹھ جاتی- ان میں سے ایک آدمی کا چھوٹا سا بیٹا اس کے پیچھے سے آتا اور وہ اسے اپنے آگے بٹھا لیتا- جب وہ فوت ہو گیا تو وہ آدمی اپنے بیٹے کے غم کی وجہ سے محفل میں نہ آسکا- جب وہ نبی کریم ﷺ کو نظر نہ آیا تو فرمانے لگے "کیا وجہ ہے فلاں آدمی نظر نہیں آ رہا؟" صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! اس کا ننھا سا بیٹا جسے آپ دیکھا کرتے تھے وہ فوت ہو گیا ہے- نبی کریم ﷺ نے اس سے ملاقات کی اور اس کے ننھے ننھے بیٹے کے بارے میں پوچھا- اس نے بتایا کہ وہ فوت ہو گیا ہے- آپ نے اس کے ساتھ تعزیت کی اور فرمایا "اے آدمی! تجھے دو باتوں میں سے کون سی زیادہ اچھی لگتی ہے' اپنے بیٹے سے تاحیات محظوظ ہونا یا یہ کہ جنت کے جس دروازے سے بھی تو آئے وہ تجھ سے پہلے پہنچ کر اسے تیرے لئے کھول رہا ہو؟" وہ کہنے لگا یا نبی اللہ ﷺ! جنت کے دروازے میں مجھ سے پہلے جا کر کھولنا مجھے یقیناً کہیں زیادہ اچھا لگتا ہے- آپ ﷺ نے فرمایا "تو پھر یہ چیز تمہیں حاصل ہو جائے گی-"

٥٠٩- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ لاَ بَأْسَ بِهِ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفَّى لَهُمَا ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ إِلاَّ أَدْخَلَهُمَا اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ : أَوِ اثْنَانِ ، قَالَ : ((أَوِ اثْنَانِ)) قَالُوا: أَوْ وَاحِدٌ ؟ قَالَ: ((أَوْ وَاحِدٌ)) ثُمَّ قَالَ : ((وَالَّذِي

۵۰۹- حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر مسلمان والدین کے تین بیٹے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر فراوانی رحمت کے باعث ان دونوں کو جنت میں ضرور داخل کرے گا-" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر دو بچے فوت ہوں؟ آپ نے فرمایا "یا دو ہوں تب بھی-" صحابہ نے عرض کیا اگر ایک فوت ہو؟ آپ نے فرمایا "یا ایک بھی-" پھر فرمایا "مجھے اپنی جان کے مالک کی قسم ہے قبل از ولادت فوت ہونے والا بچہ اپنی والدہ کو اپنی نانول کے ذریعے جنت کی

٥٠٩- مسند احمد ٢٤١/٥-

نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ)).

طرف کھینچ کر لے جائے گا بشرطیکہ اس نے ثواب کی نیت کی ہو۔" (احمد اس کی سند حسن ہے)

ثوابُ السِّقْطِ

حمل گر جانے کا ثواب

۵۱۰- خَرَّجَ ابْنُ مَاجَهَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ ، فَيُقَالُ أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ)).

۵۱۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حمل کی حالت میں مرنے والا بچہ اپنے والدین کے دوزخ میں جانے کے وقت اللہ تعالیٰ سے جھگڑا و تکرار کرے گا۔ اسے کہا جائے گا اے حالت حمل میں مرنے والے! اپنے رب سے جھگڑنے والے! اپنے والدین کو جنت میں داخل کر دے۔ وہ اپنی نانول کے ذریعے کھینچ کر انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔" (ابن ماجہ)

۵۱۱- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ)) وَتَقَدَّمَ هَذَا اللَّفْظُ فِي حَدِيْثٍ لِأَحْمَدَ.

۵۱۱- حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس ہستی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ حمل کی حالت میں مرنے والا بچہ یقیناً اپنی ماں کو نانول کے ساتھ کھینچ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس (کی ماں) نے ثواب کی نیت کی ہو۔" (ایضاً۔ احمد کی حدیث بھی ان الفاظ کے ساتھ بیان ہوئی ہے)

ثوابُ مَنْ مَاتَ صَدِيْقُهُ أَوْ قَرِيْبُهُ فَاحْتَسَبَهُ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

دوست یا رشتہ دار کی وفات پر صبر کرنے کا اجر و ثواب

۵۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۵۱۲- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں جب اپنے

۵۱۰- سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فیمن اصیب بسقط۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند ضعیف ہے۔ مندل بن علی کے ضعیف ہونے پر سب متفق ہیں۔

۵۱۱- سنن ابن ماجه ایضاً بوصیری نے کہا ہے اس کی سند کے راوی یحییٰ بن عبیداللہ بن وھب کے ضعیف ہونے پر سب محدثین متفق ہیں۔

وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَقُولُ اللهُ تَعَالَى : مَا لِعَبْدِيْ الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلاَّ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

مومن بندے کا کوئی محبوب دنیا سے اٹھا لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کا اجر و ثواب میرے ہاں صرف اور صرف جنت کی صورت میں ہوتا ہے۔" (بخاری)



۵۱۲- صحیح بخاری کتاب الرقائق باب العمل الذی یبتغی به وجه الله۔



۷- أَبْوَابُ الصَّدَقَاتِ

۷- صدقات وخیرات

ثَوَابُ أَدَاءِ الزَّكَاةِ

زکاۃ ادا کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتوا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [بقره : ۱۷۷]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے' نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہے' ان کو ان (کے کاموں) کا صلہ رب تعالیٰ کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔''

وَقَالَ تَعَالَى ﴿ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [نساء :۱۶۲]

اور فرمایا: ''اور (جو لوگ نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کو مانتے ہیں' انہیں ہم عنقریب اجر عظیم دیں گے۔''

وَقَالَ تَعَالَى ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾ [توبه:۱۰۳]

اور فرمایا: ''ان کے مال میں سے زکوۃ لے لو کہ اس سے تم انہیں (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو۔''

وَقَالَ تَعَالَى ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُوْنَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ﴾ [المومنون :۱]

اور فرمایا: ''بے شک ایمان والے کامیاب ہوں گے' جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ فرمایا ''یہی لوگ وراثت حاصل کرنے والے ہیں جو خلد بریں کی وراثت حاصل کریں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُوْنَ﴾

نیز فرمایا: ''اور میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے۔ میں اسے ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گاری کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان رکھتے

[الاعراف : ١٥٦]

ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ﴾ [الروم : ٣٩]

اور فرمایا: "اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اور اس سے اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہو تو (وہ موجب برکت ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دو چند سے سہ چند کرنے والے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿ وَالَّذِيْنَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ﴾ [المعارج : ٢٥-٢٤]

اور فرمایا: "اور جن کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کا حصہ مقرر ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُو اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَ ذَلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾. [البينه : ٥]

اور فرمایا: "اور وہ تو صرف اس چیز کا حکم کیے گئے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں دین کو اس کے لیے خالص کر کے یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں اور یہی دین قائم رہنے والے لوگوں کا ہے۔"

٥١٣- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بُنِيَ الْإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۵۱۳- حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہ ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ کے بندے اور رسول ہونے کی گواہی دینا' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔" (بخاری' مسلم)

www.KitaboSunnat.com

٥١٤- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((تَعْبُدُ اللهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۵۱۴- حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر' نماز قائم کر' زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر۔" (بخاری' مسلم)

۵۱۳- صحیح بخاری کتاب الایمان باب دعاء کم ایمانکم' صحیح مسلم کتاب الایمان باب ارکان الاسلام ودعائمہ العظام۔

۵۱۴- صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب وجوب الزکوۃ۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ۔

٥١٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((تَعْبُدُ اللّٰهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلاَةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ)) قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ أَزِيْدُ عَلَى هٰذَا، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۵۱۵- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک بادیہ نشین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یارسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتائیں جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر' نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ-" وہ کہنے لگا مجھے اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری روح ہے' میں اس میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا- جب وہ واپس چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص جنتی آدمی دیکھنا چاہتا ہے وہ اسے دیکھ لے-" (بخاری مسلم)

٥١٦- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي ذُو مَالٍ كَثِيْرٍ وَذُو أَهْلٍ وَمَالٍ فَأَخْبِرْنِي كَيْفَ أَصْنَعُ؟ [وَكَيْفَ] أُنْفِقُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ وَتَصِلُ أَقْرِبَاءَكَ وَتَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْكِيْنِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۵۱۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو تمیم قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یارسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال و دولت اور اہل و عیال ہیں- آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟ اور کیسے خرچ کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اپنے مال سے زکوٰۃ دے تجھے پاک کر دے گی اور اپنے رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھ- مسکین' پڑوسی اور سائل کا حق پہچان-" (اس حدیث کو احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٥١٧- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۷- حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے

۵۱۵- صحیح بخاری ایضاً- صحیح مسلم ایضاً-

۵۱۶- مسند احمد ۱۳۶/۳-

۵۱۷- سنن نسائی کتاب الزکوۃ باب وجوب الزکوۃ' سنن ابن ماجہ میں یہ حدیث نہیں ملی- صحیح ابن خزیمہ (٤٥) میں ابوہریرہ سے اس کے ہم معنی حدیث ہے' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۱۲۲' مستدرک حاکم ۱۲' ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے-

فَقَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ)) ثُمَّ أَكَبَّ ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لاَ يَدْرِيْ عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَفِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى ، وَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ ، قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ يَصُوْمُ رَمَضَانَ وَ يُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَ يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، وَقِيْلَ لَهُ : اُدْخُلْ بِسَلاَمٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ ، وَقَالَ :صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ہاتھ میں میری جان ہے-" (آپ نے تین دفعہ اس طرح کہا) پھر سر جھکالیا' ہم میں سے ہر آدمی نے سر جھکا کر رونا شروع کر دیا- نامعلوم کس بنا پر آپ نے حلف اٹھایا- پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے- یہ (مسرت) ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب تھی- آپ نے فرمایا "جو شخص پانچ نمازیں پڑھتا ہے' رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے' اس کے لیے جنت کے دروازے ضرور کھول دیئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا-" (اسے نسائی نے ذکر کیا ہے' الفاظ بھی اسی کے ہیں- اس کے علاوہ ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۵۱۸- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيَ الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ [تعالى] عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ [شَيْئًا] وَتُقِيْمُ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [وصححه] وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَهُوَ بَعْضُ حَدِيْثٍ يَأْتِي إِنْ شَاءَ اللهُ [تعالى].

۵۱۸- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے بچالے- آپ نے فرمایا "تو نے بہت بڑے کام کے متعلق پوچھا ہے- لیکن اس شخص کے لیے یہ کام آسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان کر دے' تو اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کوئی شریک نہ بنا' نماز کی پابندی کر' زکوٰۃ ادا کر' رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر-" (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ- ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے- یہ حدیث ایک دوسری حدیث کا حصہ ہے جو ان شاءاللہ تعالیٰ بعد میں بیان ہوگی)

۵۱۹- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

۵۱۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اردگرد بیٹھے

۵۱۸- مسند احمد ۲۳۱/۵- سنن ترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فی حرمة الصلاة- سنن کبریٰ نسائی' کتاب التفسیر (تحفة الاشراف) ۳۹۹/۸- سنن ابن ماجه کتاب الفتن باب کف اللسان فی الفتنة-

عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ [مِنْ أُمَّتِهِ] : ((أَكْفُلُوا لِي بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ)) قُلْتُ :مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْأَمَانَةُ وَالْفَرْجُ وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ)).

لوگوں سے فرمایا "تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ (چھ چیزیں) کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا "نماز' زکوۃ' امانت داری' شرم گاہ' پیٹ اور زبان۔" (اس حدیث کو طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۵۲۰- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَدَّى الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مُخْتَصَرًا : ((إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ)) وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۵۲۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اپنے مال و دولت کی زکوۃ ادا کی' اس نے اس کے شر کو اپنے آپ سے ہٹالیا۔" (طبرانی' ابن خزیمہ' حاکم نے اس حدیث کو مختصراً ذکر کیا ہے کہ "جب تو نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو تو نے اس کے شر کو ہٹادیا۔" نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۵۲۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدَّيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَكَانَ إِصْرُهُ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۵۲۱- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تو نے زکوۃ ادا کر لی تو تو نے اپنا فرض ادا کر لیا۔ جو شخص حرام مال جمع کرے' پھر اسے صدقہ کر دے' اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا اور اس کا بوجھ اسی پر ہو گا۔" (ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم۔ نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۵۲۲- وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ

۵۲۲- حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے مال و دولت کو زکوۃ کے

۵۱۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۹۳/۱) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور یہ ابوہریرہ سے صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔ مجھے یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں ملی۔

۵۲۰- معجم اوسط طبرانی ۳۴۷/۲ 'صحیح ابن خزیمہ ۱۳/۴' مستدرك حاكم ۳۹۰/۱' ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے۔

۵۲۱- صحیح ابن خزیمه ۱۲/۴' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۸۹/۵' مستدرك حاكم ۳۹۰/۱۔

بالزَّكَاةِ وَدَاوُوا [أمراضكم] بالصَّدَقَةِ وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلاَءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُد فِي مَرَاسِيلِهِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ مُتَّصِلاً. وَالْمُرْسَلُ أَشْبَهُ .

ذریعے بچاؤ اور اپنی بیماریوں کا صدقے کے ساتھ علاج کرو' دعا اور گریہ زاری کے ذریعے مصیبت کی لہروں کا سامنا کرو-" (ابوداؤد نے اسے مراسیل میں ذکر کیا ہے- یہ حدیث صحابہ کی ایک جماعت سے متصل بھی مروی ہے لیکن اس کا مرسل ہونا قرین قیاس ہے)

٥٢٣- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ عَنْ عَلْقَمَةَ [رضي الله عنه] : أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ تَمَامَ إِسْلاَمِكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ)).

۵۲۳- حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا- آپ نے ہمیں فرمایا "تمہارے اسلام کی تکمیل یہ ہے کہ تم مال کی زکوٰۃ ادا کرو-" (بزار)

٥٢٤- وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَحُجُّوا وَاعْتَمِرُوا وَاسْتَقِيمُوا يُسْتَقَمْ بِكُمْ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۵۲۴- حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' حج اور عمرہ کرو' استقامت اختیار کرو' تمہیں استقامت دی جائے گی-" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٥٢٥- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي شَهِدْتُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ

۵۲۵- حضرت عمرو بن مرہ جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ قضاعہ قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا میں نے گواہی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں' پانچوں نمازیں پڑھی ہیں' رمضان کے روزے بھی رکھے ہیں اور قیام بھی کیا ہے اور زکوٰۃ بھی ادا کی ہے- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے وہ صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہو گا-" (بزار' ابن خزیمہ' ابن حبان)

۵۲۲- ابوداؤد' کتاب المراسیل ص ۱۳۳-

۵۲۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۴۱۶/۱-

۵۲۴- معجم کبیر طبرانی ۲۶۱/۷-

۵۲۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۴۶) میں کہا ہے اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور بزار کے دو اساتذہ کے علاوہ اس کے تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۴/۵' صحیح ابن خزیمہ میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

٥٢٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَقَرَى الضَّيْفَ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۵۲۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' بیت اللہ کا حج کرے' رمضان کے روزے رکھے اور مہمان نوازی کرے وہ جنت میں جائے گا۔" (طبرانی)

ثوابُ مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ

خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب

٥٢٧- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ)) الْحَدِيثُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۵۲۷- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ کام ایسے ہیں کہ جو شخص انہیں بحالت ایمان سرانجام دے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جو شخص وضو' رکوع' سجود اور اوقات کا خیال رکھ کر پانچ نمازوں کی پابندی کرے' رمضان کے روزے رکھے' اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے اور بطیب خاطر زکوٰۃ ادا کرے۔" (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٥٢٨- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ [الغاضري] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَعَلِمَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً كُلَّ عَامٍ وَلَمْ يُعْطِ الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا

۵۲۸- حضرت عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین کام ایسے ہیں جو شخص انہیں سرانجام دے وہ ایمان کی حلاوت سے آشنا ہو جائے گا۔ جو شخص یہ یقین رکھتے ہوئے اللہ اکیلے کی عبادت کرے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال بطیب خاطر اور فراخ دلی سے ادا کرے'

۵۲۶- معجم کبیر طبرانی ۱۲/۱۳۷۔

۵۲۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱٤۷) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند عمدہ ہے مجھے (یعنی محقق کو) معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۵۲۸- سنن ابوداؤد کتاب الزکاۃ باب فی زکاۃ السائمۃ۔

الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ وَلَكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ: ((الشَّرَطَ)) بفتح الشين المعجمة والراء جميعا هي الرذيلة من المال والدرنة هي الجرباء. وقوله ((رَافِدَةً)) هو [من] الرفد ومعناه أن يؤدي الزكاة ونفسُه تعينه على الأداء بسماحتها وطيبها لا أنها تنازعه وتحدثه بالمنع.

بوڑھی خارش زدہ بیمار اور گھٹیا (اونٹنی یا بکری یا گائے وغیرہ) زکوۃ میں نہ دے بلکہ درمیانہ مال دے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے نہ تو بہترین مال مانگا ہے اور نہ ہی برا مال دینے کا حکم دیا ہے۔“

۵۲۹- وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ الْمُصَلُّونَ وَمَنْ يُقِيمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ الَّتِي كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيَحْتَسِبُ صَوْمَهُ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ الَّتِي نَهَى اللهُ عَنْهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللهِ وَكَمِ الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: ((تِسْعٌ أَعْظَمُهُنَّ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَالسِّحْرُ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا. لَا يَمُوتُ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ هَؤُلَاءِ الْكَبَائِرَ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ إِلَّا رَافَقَ مُحَمَّدًا صَلَّى

۵۲۹- عبید بن عمیر لیثی رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: ”نمازی اللہ کے ولی ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی پانچ فرض کردہ نمازوں کی پابندی کرتا ہے‘ خوش دلی سے زکوۃ ادا کرتا ہے اور ان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے (وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ولی ہے)“ صحابہ میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! کبائر کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کبائر نو ہیں‘ ان میں سے سنگین ترین اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے‘ مومن کو ناحق قتل کرنا‘ جنگ میں فرار ہو جانا‘ پاک دامن عورت پر الزام لگانا‘ جادو کرنا‘ یتیم کا مال کھانا‘ سود کھانا‘ مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا‘ بیت اللہ الحرام کی حرمت کو پامال کرنا۔ جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ اس نے ان کبائر میں سے کسی کبیرہ کا ارتکاب نہ کیا ہو‘ نماز قائم کرتا ہو اور زکوۃ ادا کرتا ہو وہ ایسی جنت کے وسط میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ہو گا جس کے دروازوں کی چوکھٹیں

۵۲۹- معجم کبیر طبرانی ۴۸/۱۷‘ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۴۸/۱) میں کہا ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُحْبُوحَةِ جَنَّةٍ أَبْوَابُهَا مَصَارِيعُ الذَّهَبِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. والغالب عَلَى رُوَاتِهِ التَّوثِيقُ: ((بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ)) [وهو] بحائين مهملتين وبائين موحدتين وسطها.

سونے کی بنی ہوئی ہیں-" (طبرانی' اس حدیث کے راویوں پر ثقاہت غالب ہے)

ثوابُ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالْخَازِنِ إِذَا كَانَا أَمِيْنَيْنِ

امانت دار خزانچی اور صدقہ جمع کرنے والے کا ثواب

۵۳۰- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ لِوَجْهِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ كَالْغَازِيْ فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى [عزوجل] حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ))رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۵۳۰- حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ عزوجل کی رضا کے لیے دیانت داری کے ساتھ زکوٰۃ وصدقات جمع کرنے والا گھر واپس آنے تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے-" (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ- ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

۵۳۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((الْعَامِلُ إِذَا اسْتُعْمِلَ فَأَخَذَ الْحَقَّ وَأَعْطَى الْحَقَّ لَمْ يَزَلْ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ)).

۵۳۱- حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسی شخص کو زکاۃ و صدقات جمع کرنے کے لیے مقرر کیا جائے اور وہ دیانت سے لے اور دیانت سے دے' وہ گھر واپس آنے تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوتا ہے- (طبرانی)

۵۳۲- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الْخَازِنَ

۵۳۲- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "وہ مسلمان' امانت دار خزانچی جو مطلوبہ سامان

۵۳۰- مسند احمد ۴٦۵/۳' سنن ابوداؤد كتاب الخراج والامارة باب السعاية على الصدقة' سنن ترمذی كتاب الزكوٰة باب ماجاء فی العامل علی الصدقة بالحق' سنن ابن ماجه كتاب الزكوٰة باب ماجاء فی عمال الصدقة' صحيح ابن خزيمه ۵١/٤-

۵۳۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸۳/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ذویب بن عمامہ راوی کو دار قطنی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

الْمُسْلِمَ الأَمِيْنَ الَّذِي يَنْقُلُ مَاأُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيْهُ كَامِلاً مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

کو بطیب خاطر منتقل کر کے پورا پورا لا کر اس شخص کے سپرد کر دے جس کو سپرد کرنے کا اسے حکم دیا گیا ہو' اس کی حیثیت صدقہ کرنے والے کی ہے۔" (بخاری' مسلم)

۵۳۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:((خَيْرُ الْكَسْبِ كَسْبُ الْعَامِلِ إِذَا نَصَحَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۵۳۳- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دیانت داری سے زکاۃ جمع کرنے والے کی کمائی بہترین کمائی ہے۔" (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثوابُ الصَّدَقَةِ وَفَضْلُهَا

صدقہ کرنے کا ثواب اور فضیلت

قَالَ اللهُ تَعَالَى ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيْرَةً﴾ [بقره : ۲۴۵]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے تو وہ اسے اس کے بدلے کئی حصے زیادہ دے گا۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [احزاب:۳۵]

اور فرمایا: "یہ خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں...... اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿كَانُوا قَلِيْلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ﴾ [الذاريات:۱۷-۱۹]

نیز فرمایا: "رات کو تھوڑا سا سویا کرتے تھے اور اوقات سحر میں بخشش مانگا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں کا حق) ہوتا تھا۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿إِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيْمٌ﴾ [الحديد : ۱۸]

اور فرمایا: "بے شک خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیا انہیں کئی گنا دیا جائے گا اور ان کے لیے عزت کا صلہ ہے۔"

۵۳۲- صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب اجر الخادم اذا تصدق' صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اجر الخازن الامین۔

۵۳۳- مسند احمد ۳۳۴/۲۔

وَقَالَ تَعَالَى ﴿إِنْ تُقْرِضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ﴾ [التغابن: ١٧]

اور فرمایا: "اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دو گے وہ اسے تمہارے لیے کئی گنا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ قدر شناس (اور) بردبار ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا﴾ [المزمل : ٢٠]

اور فرمایا: "اور جو بھی نیک عمل تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور صلے میں عظیم تر پاؤ گے۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾ [الليل: ١٧-١٢] وَالْآيَاتُ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

اور فرمایا: "اور بڑے پرہیزگار کو اس (دوزخ) سے بچالیا جائے گا جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ وہ پاک ہو جائے اور (اس لیے نہیں دیتا) کہ اس پر کسی کا احسان ہے جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو بلکہ اپنے رب اعلیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے دیتا ہے اور وہ عنقریب خوش ہو جائے گا۔ اس مسئلے میں بہت سی آیات ہیں۔

٥٣٤- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۴- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدقہ دولت کو کم نہیں کرتا' معاف کرنے سے بندے کی عزت میں ہی اضافہ ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی شان بلند کر دیتا ہے۔" (مسلم)

٥٣٥- وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ -وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ- مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنَ الصَّدَقَةِ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ)) أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا

۵۳۵- حضرت ابوکبشہ انماریؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' میں تین باتوں کو حلفاً بیان کر رہا ہوں اور میں تمہیں حدیث بیان کر رہا ہوں اسے یاد رکھنا۔ صدقہ کرنے سے آدمی کی دولت کم نہیں ہوتی' اگر کسی آدمی پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر کا مظاہرہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں ضرور اضافہ کر دیتا ہے اور اگر کوئی آدمی مانگنا شروع کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تنگ دستی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔" یا اس سے ملتا جلتا لفظ آپ نے بولا۔ میں تمہیں

۵۳۴- صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع۔

۵۳۵- سنن ابن ماجه کتاب الزهد باب النية' سنن ترمذی کتاب الزهد باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعة نفر۔

وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ: ((إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ مَالاً وَعِلْمًا ، فَهُوَ يَتَّقِي [فِيهِ] رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ ، وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا ، فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ عِلْمًا، وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالاً،فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ،يَقُولُ: لَوْأَنَّ لِي مَالاً لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلاَنٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ. وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ مَالاً وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلاَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلاَ يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلاَ يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا فَهُوَ بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ . وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللهُ مَالاً وَلاَ عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ لِي مَالاً لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلاَنٍ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ایک اور حدیث سناتا ہوں تم اسے یاد کر لو- "دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں- (ایک) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت اور علم سے نوازا ہے- وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر دولت خرچ کرتا ہے' صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچانتا ہے- یہ سب سے افضل مقام پر فائز ہے- (دوسرا) وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے لیکن رزق نہیں دیا' وہ سچی نیت کا مالک ہے اور کہتا ہے کہ اگر میرے پاس دولت ہوتی تو میں اس (نیک) آدمی جیسے کام کرتا- اسے نیت کے مطابق ثواب ہو گا- (تیسرا) وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے لیکن علم نہیں دیا- وہ جہالت کی بنا پر اپنی دولت لٹاتا چلا جاتا ہے- نہ وہ اسے خرچ کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' نہ ہی صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی دولت کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچانتا ہے- یہ بدترین مرتبے میں ہے- (چوتھا) شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے اور نہ علم- وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس دولت ہوتی تو میں اس (برے) آدمی جیسے کام کرتا- ان دونوں کا گناہ برابر ہے-" (ابن ماجہ' ترمذی- نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

۵۳۶- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا مَدَّ عَبْدٌ يَدَهُ بِصَدَقَةٍ إِلاَّ أُلْقِيَتْ فِي يَدِ اللهِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِي يَدِ السَّائِلِ وَلاَ فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ لَهُ عَنْهَا غِنًى إِلاَّ فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ)).

۵۳۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صدقہ دولت کو کم نہیں کرتا- جب کوئی آدمی اپنا ہاتھ صدقہ کرنے کے لیے بڑھاتا ہے وہ سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ڈال دیا جاتا ہے اور جو آدمی مستغنی ہوتے ہوئے مانگنا شروع کر دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے تنگ دستی کا دروازہ کھول دیتا ہے-" (طبرانی)

۵۳۷- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ

۵۳۷- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول

۵۳۶- معجم کبیر طبرانی ۱۱/۴۰۵-

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوا وَ تُنْصَرُوا وَ تُجْبَرُوْا)). الْحَدِيْثَ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! مرنے سے پہلے توبہ کر لو' مصروفیت سے پہلے نیک اعمال کر لو' اپنے رب کے ساتھ اپنے تعلق کو زیادہ سے زیادہ ذکر اور خفیہ و علانیہ صدقہ و خیرات کے ذریعے قائم رکھو' تمہیں رزق بھی ملے گا' تمہیں مدد بھی ملے گی اور تمہاری کمی کو بھی پورا کیا جائے گا-" (ابن ماجہ)

۵۳۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا رَجُلٌ فِي فَلَاةٍ مِنَ الأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَةٍ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ:يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ [له] فُلَانٌ لِلاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ سَأَلْتَنِي عَنْ إِسْمِي؟ قَالَ :سَمِعْتُ فِي السَّحَابِ الَّذِي [هذا] مَاؤُهُ[صوتا] يَقُولُ: إِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِإِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟قَالَ :أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهِ ثُلُثَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ : ((الْحَدِيقَة)) البستان إذا كان

۵۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک دفعہ ایک آدمی جنگل میں جارہا تھا کہ اس نے بادل سے یہ آواز سنی 'فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر' وہ بادل ایک طرف اترا اور سیاہ پتھروں والی زمین میں برسا- نالیوں میں سے ایک نالی میں وہ پورا پانی سما گیا' وہ پانی کے پیچھے چل پڑا' کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی باغیچے میں کھڑا ہوا کسی کے ذریعے پانی لگا رہا ہے- اس نے اس سے پوچھا اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا فلاں- یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل سے سنا تھا- پھر اس (باغ والے) نے اس سے کہا تم نے میرا نام کیوں پوچھا؟ اس نے کہا میں نے اس بادل سے جس کا یہ پانی ہے یہ آواز سنی تھی' تیرا نام لے کر اس نے کہا تھا کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر' تیرا کون سا عمل ہے؟ اس نے کہا جب تم نے یہ سب کچھ بیان کیا ہے (تو سن!) میں اس باغ کی پیداوار کو سامنے رکھ کر اس کا تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں اور تہائی حصہ میں اور میرے اہل و عیال کھا لیتے ہیں اور تہائی حصہ اس پر خرچ کرتا

۵۳۷- سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب في فرض الجمعة- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے علی بن زید بن جدعان اور عبداللہ بن محمد العدوی کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے-

۵۳۸- صحيح مسلم كتاب الزهد والرقائق باب الصدقة فى المساكين-

عليه حائط: و ((الْحَرَّةُ)) بفتح الحاء المهملة وتشديد الراء أرض بها حجارة سود و ((الشَّرْجَةُ)) بفتح الشين وإسكان الراء بعدهما جيم هي مسيل الماء.

ہوں۔" (مسلم)

٥٣٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُو أَثَرَهُ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا فِي جَيْبِهِ يُوَسِّعُهَا وَلَاتَتَّسِعُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ:((الْجُنَّةُ)) بضم الجيم وتشديد النون هي الدرع والتراقي جمع ترقوة بفتح التاء وهي العظم يكون بين ثغره نحر الانسان وعاتقه وقلصت بالتحريك أي انجمعت وتشمرت والجيب هو المكان الذي يخرج منه رأس الانسان في الثوب وغيره.

۵۳۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی مانند ہے جنہوں نے لوہے کی زرہ پہن رکھی ہو اور ان کے ہاتھ چھاتی اور گردن کے ساتھ باندھ دیئے گئے ہوں۔ صدقہ کرنے والا جس قدر صدقہ کرتا ہے' اسی قدر اس کے ہاتھ ڈھیلے ہوتے جاتے ہیں۔ اور بخیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ سکڑ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر مضبوط ہو جاتا ہے۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی انگلی اس طرح گریبان میں ڈالے ہوئے ہیں' اسے کھولنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ کھلتی نہیں۔ (بخاری' مسلم)

٥٤٠- وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: كَانَ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ

۵۴۰- یزید بن ابی حبیب بیان کرتے ہیں کہ مرثد بن عبداللہ مزنی "اہل مصر میں سے مسجد میں جانے والے

٥٣٩- صحيح بخارى كتاب الزكاة باب مثل المتصدق والبخيل- صحيح مسلم كتاب الزكاة باب مثل المنفق والبخيل-

أَوَّلَ أَهْلِ مِصْرَ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ مَا رَأَيْتُهُ دَاخِلاً الْمَسْجِدَ قَطُّ إِلاَّ وَفِي كُمِّهِ صَدَقَةٌ إِمَّا فُلُوسٌ وَإِمَّا خُبْزٌ وَإِمَّا قَمْحٌ قَالَ: حَتَّى رُبَّمَا رَأَيْتُ الْبَصَلَ يَحْمِلُهُ قَالَ فَأَقُولُ: يَا أَبَا الْخَيْرِ إِنَّ هَذَا يُنْتِنُ ثِيَابَكَ قَالَ فَيَقُولُ يَاابْنَ [أبي] حَبِيبٍ أَمَّا إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِي الْبَيْتِ شَيْئًا أَتَصَدَّقُ بِهِ غَيْرَهُ إِنَّهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((**ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَومَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ**)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ أَيْضًا وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

پہلے شخص ہیں- جب بھی میں انہیں مسجد کی طرف جاتے دیکھتا ان کی آستین میں کسی نہ کسی شکل میں صدقہ ضرور ہوتا- کرنسی یا روٹی یا گندم ہوتی بلکہ میں نے انہیں پیاز لے جاتے بھی دیکھا- میں ان سے کہتا: اے ابوالخیر! یہ تمہارے کپڑوں کو بدبودار کردے گا- وہ مجھے کہتے اے ابن ابی حبیب! مجھے گھر میں صدقے کے لیے اس کے علاوہ کوئی چیز مل نہیں سکی- مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا-" (ابن خزیمہ 'احمد 'ابن حبان' حاکم)

٥٤١- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((**كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ**)) قَالَ يَزِيْدُ وَكَانَ مَرْثَدُ لاَيُخْطِئُهُ يَومٌ إِلاَّ تَصَدَّقَ فِيهِ بِشَيْءٍ وَلَو كَعْكَعَةً أَوْ بَصَلَةً.

۵۴۱- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر دیا جائے گا ہر شخص اپنے صدقے کے سائے تلے رہے گا- یزید کا بیان ہے کہ مرثدؒ کوئی دن ایسا نہ ہوتا جس میں کچھ نہ کچھ صدقہ نہ کرتے اگرچہ خشک روٹی یا پیاز ہی ہو-"

٥٤٢- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُقْبَةَ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((**إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَومَ**

۵۴۲- حضرت عقبہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صدقہ اہل قبور سے گرمی کو ختم کرتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے تلے ہوگا-" (طبرانی)

۵۴۰- صحیح ابن خزیمة ٩٥/٤' مسند احمد ٤١١/٥' صحیح ابن حبان (الاحسان) میں اور مستدرک حاکم میں یہ حدیث نہیں ملی-

۵۴۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ١٣٢/٥' مستدرك حاكم ٤١٦/١' ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے-

۵۴۲- معجم کبیر طبرانی ٢٨٦/١٧' ہیثمی نے مجمع الزوائد (١١٠/٣) میں کہا ہے اس کی سند میں ابن لھیعہ قابل اعتراض راوی ہے-

الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ)).

٥٤٣- وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِي: أَنَّ الْأَعْمَالَ تَبَاهَى فَتَقُولُ الصَّدَقَةُ أَنَا أَفْضَلُكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

۵۴۳- حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے 'اعمال ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے- صدقہ کہے گا میں تم سب سے افضل ہوں- (ابن خزیمہ- حاکم نے اسے صحیحین کی شرط کے مطابق قرار دیا ہے)

٥٤٤- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي [إِلَيَّ] بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((بَخٍ ذَاكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذَاكَ مَالٌ رَابِحٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ ((بِيْرُحَاء)) بكسر الباء وفتحها وبالمد، هي اسم لحديقة نخل كانت لأبي طلحة رضي الله عنه.

۵۴۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ مدینہ منورہ میں سب انصار سے زیادہ کھجوروں کے مالک تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ (باغ) بیرحاء تھا جو مسجد کے سامنے تھا- رسول اللہ ﷺ اس میں جایا کرتے اور اس میں سے ٹھنڈا میٹھا پانی پیا کرتے تھے- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "مومنو! جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے-"

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ اور میرے نزدیک اپنے مال میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ بیرحاء ہے اور وہ (آج سے) صدقہ ہے- میں اللہ تعالیٰ سے نیکی اور ذخیرہ آخرت کا امیدوار ہوں- یا رسول اللہ! آپ اسے اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق کسی مناسب مصرف میں لے آئیں- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خوب' یہ تو نفع مند مال ہے' خوب! یہ تو نفع مند مال ہے- (بخاری' مسلم)

٥٤٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

۵۴۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۵۴۳- صحیح ابن خزیمہ ۹۵/٤' مستدرک حاکم ۱/٤۱٦ ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے-

۵۴۴- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب الزکاۃ علی الاقارب' صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین-

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ. لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ : تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ. فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَزَادَ فِيهِ ((فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ)) ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ.

رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: "ایک آدمی نے کہا میں (آج رات) صدقہ کرنا چاہتا ہوں' وہ اپنا صدقہ لے کر گیا اور اسے چور کے ہاتھ میں دے دیا- صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ آج رات چور کو صدقہ دیا گیا ہے- اس نے کہا: اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے' صدقہ تو چور کو مل گیا ہے- میں (آج رات) ضرور صدقہ کروں گا- وہ اپنا صدقہ لے کر گیا اور اسے فاحشہ عورت کو دے دیا- صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ آج رات زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے- اس نے کہا اے اللہ! سب تعریف تیرے لیے ہے صدقہ تو زانیہ کو مل گیا ہے' میں (آج رات) اور صدقہ کروں گا- وہ اپنا صدقہ لے کر گیا اور اسے مال دار کے ہاتھ پر رکھ دیا- صبح ہوئی تو لوگ کہہ رہے تھے کہ آج رات مال دار کو صدقہ دیا گیا ہے- اس نے کہا اے اللہ! سب تعریف تیرے لیے ہے (صدقہ تو) چور زانیہ اور مال دار کو مل گیا ہے- اسے (خواب) میں بتایا گیا کہ چور کو صدقہ دینے سے شاید وہ چوری سے باز آ جائے- جہاں تک زانیہ کا تعلق ہے ہو سکتا ہے وہ اپنے زنا سے رک جائے- رہا غنی کا معاملہ' شاید وہ اس سے عبرت حاصل کرے اور اپنے مال و دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے لگ جائے- (بخاری' مسلم) صحیح مسلم میں یہ اضافہ ہے کہ "خواب میں اسے کہا گیا کہ تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے-"

٥٤٦- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ((أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ)) قَالُوا : يَا

۵۴۶- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کون سا شخص ہے جسے اپنے مال کی نسبت اپنے وارث کا مال و دولت زیادہ اچھا لگتا ہو؟" صحابہ نے عرض کیا یارسول

۵۴۵- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب اذا تصدق علی غنی وھو لا یعلم۔ صحیح مسلم کتاب الزکاۃ ثبوت اجر المتصدق۔

۵۴۶- صحیح بخاری کتاب الرقاق باب ماقدم من مالہ فھو لہ۔

رَسُولَ اللهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلاَّ مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ، قَالَ: ((فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو اس کا اپنا مال و دولت اچھا لگتا ہے۔ آپ نے فرمایا "ہر آدمی کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا اور جو اس نے پیچھے چھوڑ دیا وہ اس کے وارث کا مال ہے۔" (بخاری)

۵۴۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ - وَلاَ يَقْبَلُ اللهُ إِلاَّ الطَّيِّبَ - فَإِنَّ اللهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ، حَتَّى إِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أُحُدٍ، وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى ﴿هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾ [توبه:١٠٤] وَقَالَ تَعَالَى ﴿يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾ [البقره:٢٧٦] وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَصَدَّقَ مِنْ طَيِّبٍ تَقَبَّلَهَا اللهُ مِنْهُ، وَأَخَذَهَا بِيَمِينِهِ، فَرَبَّاهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَفْظُهُ فِي رِوَايَةٍ لَهُ صَحَّحَهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ أَوْ فَصِيلَهُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَصَدَّقُ بِاللُّقْمَةِ فَتَرْبُو فِي يَدِ اللهِ أَوْ [قَالَ] فِي كَفِّ اللهِ حَتَّى تَكُونَ

۵۴۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص حلال روزی میں سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ صرف حلال روزی قبول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے۔ پھر اسے اس طرح بڑھاتا ہے جیسے تم بچھڑے کو پالتے ہو' یہاں تک کہ ایک لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے: "وہی اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات لیتا ہے۔" نیز فرمایا: "اللہ تعالیٰ سود کو نابود (یعنی بے برکت) کرتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔" ابن خزیمہ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ "جب آدمی حلال کمائی سے صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے اور اسے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیتا ہے۔ اسے اس طرح بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے گائے کے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔" (بخاری' مسلم) اسی حدیث کو ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے اور اسے صحیح کہا ہے۔ اس کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ صدقہ قبول کرتا ہے' اسے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیتا ہے۔ اللہ اسے اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم گائے یا اونٹنی کے بچے کو پالتے ہو۔ ایک آدمی ایک لقمہ صدقہ

۵۴۷- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ من کسب طیب۔ صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب۔ سنن ترمذی کتاب الزکاۃ باب ماجاء فی فضل الصدقۃ۔

مِثْلَ الْجَبَلِ، فَتَصَدَّقُوا)) ((الفَلُوُّ)) بفتح الفاء وضم اللام وتشديد الواو وهو المهر كماجاء مفسرا عند الترمذي والفصيل وَلَدُ الناقة إلى أن يفصل عن أُمِّهِ.

کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ یا ہتھیلی میں بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تم صدقہ کیا کرو۔"

۵٤۸- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ لَيُرَبِّي لِأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيْلَهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۵۴۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور اور لقمے کو ایسے بڑھاتا ہے جیسے تم گائے یا اونٹنی کے بچے کو پالتے ہو حتیٰ کہ وہ احد کے برابر ہو جاتا ہے۔" (طبرانی' ابن حبان)

۵٤۹- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَصَدَّقُ بِالْكِسْرَةِ تَرْبُو عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ)).

۵۴۹- حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک شخص روٹی کے ٹکڑے کا صدقہ کرتا ہے اور وہ اللہ عزوجل کے ہاں بڑھتے بڑھتے احد کے برابر ہو جاتا ہے۔" (طبرانی)

۵۵۰- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَيُدْخِلُ بِاللُّقْمَةِ مِنَ الْخُبْزِ وَقُبْصَةِ التَّمْرِ وَمِثْلِهِ مِمَّا يَنْتَفِعُ بِهِ الْمِسْكِيْنُ، ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ رَبَّ الْبَيْتِ الآمِرَ بِهِ، وَالزَّوْجَةَ تُصْلِحُهُ، وَالْخَادِمَ الَّذِي يُنَاوِلُ الْمِسْكِيْنَ)).

۵۵۰- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یقیناً اللہ عزوجل روٹی کے ایک لقمے اور مٹھی بھر کھجوروں کے ذریعے اور اس قدر اس چیز کے ذریعے جس سے ضرورت مند فائدہ اٹھا سکے تین افراد کو جنت میں داخل کر دیتا ہے۔ گھر کے مالک کو جو (صدقہ کرنے کا) حکم دینے والا ہے اور اس کی بیوی کو جو اس کی حفاظت کرتی ہے اور خادم کو جو اسے ضرورت مند کو پکڑاتا ہے۔" (ایضاً)

۵۴۸- معجم طبرانی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۳٤/۵۔

۵۴۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱۱/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے' اس کی سند میں سوار بن مصعب ضعیف راوی ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۵۵۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱۲/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سوید بن عبدالعزیز ضعیف راوی ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوع حصے میں نہیں ملی۔

۵۵۱- وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلاَ يَرَى إِلاَّ مَا قَدَّمَ، فَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلاَ يَرَى إِلاَّ مَا قَدَّمَ ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلاَ يَرَى إِلاَّ النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۵۵۱- حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ بات کرے گا' اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا- آدمی دائیں دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال نظر آئیں گے اور بائیں دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال نظر آئیں گے -سامنے دیکھے گا تو اسے صرف آگ نظر آئے گی جو اس کے چہرے کے بالکل سامنے ہوگی- لہٰذا تم آگ سے بچ جاؤ اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہی ہو-" ایک روایت میں اس طرح ہے کہ "جو شخص تم میں سے آگ سے در پردہ رہ سکتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ہو جائے خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہونا پڑے-" (بخاری' مسلم)

۵۵۲- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِيَقِ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۵۵۲- حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے ہر ایک کو اپنا چہرہ آگ سے بچا لینا چاہیے خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے کیوں نہ ہو-" (احمد' اس کی سند صحیح ہے)

۵۵۳- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ اسْتَتِرِي مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَسَدَّهَا مِنَ الشَّبْعَانِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۵۵۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے عائشہ آگ سے در پردہ ہو جا خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہونا پڑے- یہ بھوکے کے وہی کام آتا ہے جو شکم سیر کے-" (احمد' اس کی سند حسن ہے)

۵۵۴- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

۵۵۴- حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صدقہ برائی

۵۵۱- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ' صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب الحث علی الصدقة ولو بشق تمرۃ۔

۵۵۲- مسند احمد ۳۸۸/۱۔

۵۵۳- مسند احمد ۷۹/٦۔

۵۵۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰۹/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں حماد بن شعیب ضعیف ہے- مجھے (محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((الصَّدَقَۃُ تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ)).

کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔" (طبرانی)

۵۵۵- وَخَرَّجَ أَبُوْ یَعْلَی وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادِھِمَا عَنْ أَبِي بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَلَی أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَإِنَّھَا تُقِیْمُ الْعِوَجَ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ وَتَقَعُ مِنَ الْجَائِعِ مَوْقِعَھَا مِنَ الشَّبْعَانِ)).

۵۵۵- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا "آگ سے بچ جاؤ اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے بچنا پڑے- یہ گرتے کا سہارا ہے' بری موت کا دفاع ہے' بھوکے کے لئے اسی کام آتی ہے جو شکم سیر کے لئے-" (ابویعلی-بزار)

۵۵۶- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِیْقِ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ جَدِّہِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((إِنَّ صَدَقَۃَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِي الْعُمْرِ، وَتَمْنَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ، وَیُذْھِبُ اللّٰہُ بِھَا الْکِبْرَ وَالْفَخْرَ)).

۵۵۶- حضرت عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے' بری موت کو روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تکبر و فخر کو ختم کر دیتے ہیں-" (اسے طبرانی نے کثیر بن عبداللہ عن ابیہ کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۵۵۷- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. ((بَاکِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّی الصَّدَقَۃَ)) رَوَاہُ الْبَیْھَقِيُّ فِي الشُّعَبِ مَرْفُوْعًا ھٰکَذَا وَمَوْقُوْفًا عَلَی أَنَسٍ، وَرَوَی أَیْضًا مِنْ طَرِیْقِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ. ((تَصَدَّقُوْا فَإِنَّ الصَّدَقَۃَ فَکَاکُكَ مِنَ النَّارِ)).

۵۵۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صدقہ کرنے میں جلدی کرو مصیبت صدقے سے آگے نہیں بڑھ سکتی-" (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اسی طرح مرفوع بھی ذکر کیا ہے اور حضرت انس سے موقوف بھی) بیہقی نے ہی حارث بن عمیر کی سند سے ذکر کیا ہے کہ حمید کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صدقہ کرو' صدقہ آگ سے آزادی کا ذریعہ ہے-"

۵۵۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰۵/۳) میں کہا ہے اسے ابویعلی اور بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسماعیل الوساوسی انتہائی ضعیف راوی ہے- مجھے (یعنی محقق کو) ابویعلی اور بزار کی مطبوعہ مسانید میں یہ حدیث نہیں ملی-

۵۵۶- معجم کبیر طبرانی ۲۲/۱۷ ـ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۱۰/۳ میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اس کی سند میں کثیر بن عبداللہ مزنی ضعیف راوی ہے-

۵۵۷- شعب الایمان (بیہقی) کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی-

٥٥٨- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((بَاكِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا)).

۵۵۸- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جلدی جلدی صدقہ کرو' مصیبت صدقے سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔" (طبرانی)

٥٥٩- وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: ((وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَمَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ وَقَرَّبُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ هَلْ لَكُمْ أَنْ أَفْدِي نَفْسِي مِنْكُمْ وَجَعَلَ يُعْطِي الْقَلِيلَ وَالْكَثِيرَ حَتَّى فَدَى نَفْسَهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

۵۵۹- حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے پانچ باتیں بذریعہ وحی بھیجیں تاکہ وہ خود ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیں۔" راوی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا...... "میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جسے دشمن نے گرفتار کر لیا ہو اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر اس کی گردن کاٹنے کے لیے اسے نزدیک کیا ہو اور وہ کہے کیا میں تمہیں اپنی جان کا فدیہ نہ دے دوں۔ وہ تھوڑا بہت دینا شروع ہو جائے یہاں تک کہ جان کا فدیہ دے دے۔" ترمذی نے اس کو ذکر کرنے کے بعد صحیح کہا ہے۔ ابن خزیمہ ابن حبان اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حاکم نے اسے شیخین کی شرط کے مطابق قرار دیا ہے۔

٥٦٠- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ [رَسُولَ اللهِ] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ((يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ

۵۶۰- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا وہ کعب بن عجرہ کو کہہ رہے تھے "اے کعب بن عجرہ! نماز قرب الٰہی کا ذریعہ ہے' روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو ایسے ختم کرتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ اے کعب بن عجرہ! دو قسم کے لوگ صبح جاتے ہیں' ایک وہ جو اپنے نفس کو بیچ کر ہلاک کرنے

۵۵۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱۰/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد ضعیف راوی ہے۔ مجھے یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں ملی۔

۵۵۹- سنن ترمذی کتاب الامثال باب ماجاء فی مثل الصلاۃ' صحیح ابن خزیمہ ٦٤/٢' صحیح ابن حبان میں یہ حدیث نہیں ملی۔ مستدرک حاکم ٤٢١/١' ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

النَّاسُ غَادِيَانِ فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوبِقٌ رَقَبَتَهُ وَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فِي عِتْقِ رَقَبَتِهِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

والے ہیں' دوسرے وہ جو اپنے نفس کو اپنی آزادی کے عوض خرید نے والے ہیں۔" (اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے)

۵۶۱- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَ دَمٌ نَبَتَا عَلَى سُحْتٍ النَّارُ أَوْلَى بِهِ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ النَّاسُ غَادِيَانِ فَغَادٍ فِي فِكَاكِ نَفْسِهِ فَمُعْتِقُهَا وَغَادٍ مُوبِقُهَا يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يَذْهَبُ الْجَلِيدُ عَلَى الصَّفَا)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۵۶۱- حضرت کعب بن عجرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت اور خون جنت میں نہیں جائے گا جو حرام کمائی سے بنا ہو' ایسے جسم کے لیے آگ زیادہ موزوں ہے۔ اے کعب بن عجرہ! علی الصبح دو قسم کے آدمی جاتے ہیں۔ ایک اپنے نفس کی آزادی کے لیے جاتا ہے' وہ اسے آزاد کرنے والا ہوتا ہے۔ دوسرا اسے ہلاک کرنے والا ہے۔ اے کعب بن عجرہ نماز قرب الٰہی کا ذریعہ ہے' روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے کورا پتھر جم جاتا ہے۔" (ابن حبان)

۵۶۲- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۶۲- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا "کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا "روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے)

۵۶۳- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ

۵۶۳- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یقیناً صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو روک دیتا ہے۔" (اسے

۵۶۰- مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۳۰/۱۰) میں کہا ہے اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اسحاق بن ابی اسرائیل کے علاوہ اس کے تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ اسحاق بھی ثقہ اور مامون ہے۔

۵۶۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۹۳/۳۔

۵۶۲- سنن ترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ۔

۵۶۳- سنن ترمذی کتاب الزکاۃ باب ماجاء فی فضل الصدقۃ۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۱/۵۔

غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن کہا ہے۔ ابن حبان نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے)

٥٦٤- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفْتِنَا عَنِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ: ((إِنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۵۶۴- حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا نے پوچھا یارسول اللہ! آپ ہمیں صدقے کے متعلق بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا "جو شخص ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے صدقہ کرتا ہے اس کے لیے یہ آگ سے رکاوٹ ہے۔" (طبرانی)

٥٦٥- وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ - أَنَّهُ يَقُولُ: ((يَابْنَ آدَمَ أَفْرِغْ مِنْ كَنْزِكَ عِنْدِي، وَلاَ حَرَقَ وَلاَغَرَقَ وَلاَ سَرَقَ أُوفِيكَهُ أَحْوَجَ مَاتَكُونُ إِلَيْهِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ، وَقَالَ: هَذَا مُرْسَلٌ.

۵۶۵- حضرت حسن بن ابی الحسنؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے 'اے آدم کے بیٹے! اپنے خزانے میں سے نکال کر مجھے دے۔ وہ نہ جلے گا' نہ ڈوبے گا اور نہ چوری ہوگا۔ جب تجھے اس کی سخت ضرورت ہوگی وہی تجھے پورا پورا دے دوں گا۔" (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے)

٥٦٦- وَقَدْ رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ إِذَا اسْتُوْدِعَ شَيْئًا حَفِظَهُ)) وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ: الصَّلَاةُ تبلغُكَ نصفَ الطَّرِيقِ، وَالصَّوْمُ يَبلغُكَ بَابَ الْمَلِكِ، وَالصَّدَقَةُ تُدْخِلُكَ عَلَيْهِ- وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ: مَا أَعْرِفُ حَبَّةً تَزِنُ جِبَالَ الدُّنْيَا إِلاَّ الْحَبَّةَ مِنَ الصَّدَقَةِ.

۵۶۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے پاس اگر کوئی چیز امانت رکھی جائے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔" حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ کا قول ہے نماز تجھے راستے کے درمیان تک پہنچائے گی' روزہ تجھے بادشاہ کے دروازے تک اور صدقہ تجھے اس کے پاس لے جائے گا۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ علیہ کا قول ہے صدقے کے دانے کے علاوہ مجھے کوئی ایسا دانہ معلوم نہیں جو دنیا کے پہاڑوں کے برابر وزنی ہو جائے۔

۵۶۴- معجم کبیر طبرانی ۳۵/۲۵۔

۵۶۵- شعب الایمان (بیہقی) کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۵۶۶- مجھے یہ حدیث نہیں ملی۔

ثَوَابُ صَدَقَةِ الْمُقِلِّ

تنگ دست کے صدقے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾. [الحشر: ۹]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اور وہ انہیں اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ انہیں خود احتیاج ہی ہو۔ جو شخص حرص نفس سے بچا لیا گیا ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

۵۶۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((سَبَقَ دِرْهَمٌ مِئَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ((رَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيْرٌ أَخَذَ مِنْ عُرْضِهِ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ تَصَدَّقَ بِهَا وَرَجُلٌ لَيْسَ لَهُ إِلاَّ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ: ((عُرْضُ الْمَالِ)) بضم العين جانبه.

۵۶۷- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک درہم لاکھ درہم سے سبقت لے گیا۔" ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: "ایک آدمی کے پاس بے بہا دولت ہوتی ہے' وہ اس میں سے ایک لاکھ درہم لے کر صدقہ کر دیتا ہے اور ایک دوسرا آدمی جس کے پاس صرف دو درہم ہیں وہ ان میں سے ایک کا صدقہ کر دیتا ہے۔" (نسائی' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۵۶۸- وَعَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۵۶۸- انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے' انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "تنگ دست کے خون پسینے کی کمائی کا صدقہ اور اس سے شروع کر جس کی کفالت تیرے ذمے ہے۔" (ابوداؤد' ابن خزیمہ' حاکم اور اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۵۶۹- وَرَوَى الإِمَامُ أَحْمَدُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ

۵۶۹- حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ! کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟

۵۶۷- سنن نسائی کتاب الزکاۃ باب جهد المقل' صحیح ابن خزیمه ۹۹/٤ 'صحیح ابن حبان (الاحسان) ١٤٤/٥ 'مستدرك حاکم ٤١٦/١' ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۵۶۸- سنن ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب فی الرخصة فی ذالك' صحیح ابن خزیمة ۹۹/٤' مستدرك حاکم ٤١٤/١' ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

ا للهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ((سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ وَجُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ)).

آپ نے فرمایا "جو کسی محتاج کو خفیہ طور پر دیا جائے اور تنگ دست آدمی کے خون پسینے کی کمائی کا صدقہ۔"

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأ: بَلَغَنِي أَنَّ مِسْكِينًا اسْتَطْعَمَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا عِنَبٌ فَقَالَتْ لِإِنسَانٍ : خُذْ حَبَّةً فَأَعْطِهِ إِيَّاهَا ، فجعل ينظرُ إليها ويعجبُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ : أَتعجبُ كَمْ تَرَى فِي هَذِهِ الْحَبَّةِ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ!! ؟

امام مالکؒ نے مؤطا میں بیان کیا ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک مسکین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کھانے کے لیے کچھ مانگا۔ان کے سامنے انگور پڑے ہوئے تھے' انہوں نے ایک شخص سے کہا ایک دانہ لے لو اور اسے دے دو۔اس آدمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تعجب کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر دیا' تو انہوں نے کہا کیا تعجب کرتے ہو' تمہارے خیال ۔۔۔ اس دانے سے کتنے رائی کے دانے کے برابر حصے ہوں گے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : ((أَنَّ رَاهِبًا عَبَدَ اللهَ فِي صَوْمَعَتِهِ سِتِّينَ سَنَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ إِلَى جَنْبِهِ فَنَزَلَ إِلَيْهَا فَوَاقَعَهَا سِتَّ لَيَالٍ ثُمَّ سُقِطَ فِي يَدِهِ فَهَرَبَ فَأَتَى مَسْجِدًا فَأَوَى فِيهِ ثَلَاثًا لَا يَطْعَمُ شَيْئًا فَأُتِيَ بِرَغِيفٍ فَكَسَرَهُ فَأَعْطَى رَجُلًا عَنْ يَمِينِهِ نِصْفَهُ وَأَعْطَى آخَرَ عَنْ يَسَارِهِ نِصْفَهُ . فَبَعَثَ اللهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَبَضَ رُوحَهُ فَوُضِعَتِ السِّتُّونَ فِي كَفَّةٍ وَوُضِعَتْ السِّتَّةُ فِي الْكَفَّةِ ، فَرَجَحَتْ يَعْنِي السِّتَّةَ ، ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِيفُ فَرَجَحَ يَعْنِي رَجَحَ السِّتَّةَ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي الشُّعَبِ [موقوفاً] بِهَذَا اللَّفْظِ. وَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ بِنَحْوِهِ مَرْفُوعًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ، وَيَأْتِي فِي إِطْعَامِ الطَّعَامِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

اسی طرح حضرت ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ ایک را... نے ساٹھ سال تک اپنے گرجے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔(ایک دن) ایک عورت آئی اور اس کے پہلو میں آگئی' وہ بھی اس کی طرف بڑھا اور اس نے اس سے چھ راتیں زنا کیا' پھر وہ پریشان ہو گیا اور بھاگ نکلا اور ایک مسجد میں پہنچ کر تین دن تک وہاں ٹھہرا رہا اور اس نے کچھ نہ کھایا۔اسے ایک روٹی دی گئی' اس نے اس کے دو ٹکڑے کیے' ایک دائیں طرف والے آدمی کو دے دیا اور دوسرا ٹکڑا بائیں طرف والے آدمی کو۔اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ملک الموت کو بھیجا' اس نے اس کی روح قبض کر لی۔پھر ساٹھ (سالوں) کو ایک پلڑے میں اور چھ راتوں کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا۔چھ راتیں وزنی ہو گئیں۔پھر روٹی کو سالوں والے پلڑے میں رکھا گیا تو وہ وزنی ہو گئی۔(اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ان الفاظ کے ساتھ موقوف بیان کیا ہے۔ابن حبان اسی طرح کی روایت ابوذر کے حوالے سے مرفوع بیان کرتے ہیں اور وہ کھانا کھلانے کے بیان میں آرہی ہے)

۵۲۹- مسند احمد ۲٦٥/٥۔

ثَوَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ

خفیہ صدقہ کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَ تُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ [بقره : ۲۷۱]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اگر تم خیرات ظاہر دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور دو بھی اہل حاجت کو تو وہ تمہارے لیے خوب تر ہے اور (اس طرح دینا) تمہارے گناہوں کو بھی دور کرے گا اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [بقره : ۲۷٤]

نیز فرمایا: "جو لوگ اپنا مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر (راہ حق میں) خرچ کرتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ غم۔"

قِيلَ نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ فَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ لَيْلًا وَبِدِرْهَمٍ نَهَارًا وَبِدِرْهَمٍ سِرًّا وَبِدِرْهَمٍ عَلَانِيَةً.

کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی بن ابی طالبؓ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ان کے پاس (ایک دفعہ) صرف چار درہم تھے۔ ایک درہم انہوں نے رات کے وقت صدقہ کر دیا اور ایک درہم دن کو۔ ایک درہم علانیہ اور ایک درہم خفیہ طور پر۔

۵۷۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : الْإِمَامُ الْعَادِلُ. وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ. وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ. وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ

۵۷۰- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "سات شخصوں کو اللہ تعالیٰ اپنا سایہ نصیب کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔ عدل پسند حاکم' اللہ عزوجل کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان' وہ آدمی جس کا دل مسجد سے لگا ہوا ہے' وہ دو آدمی جو اس کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی حالت میں اکٹھے ہوئے اور اسی میں جدا' وہ آدمی جسے حسب و نسب والی خوبصورت عورت نے (برائی کی) دعوت دی اور اس نے کہا کہ مجھے اللہ عزوجل سے ڈر لگتا

۵۷۰- صحیح بخاری کتاب الایمان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ۔ صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ۔

عَزَّوَجَلَّ. وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ. وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

ہے' ایک وہ آدمی جس نے (اس قدر خفیہ طور پر) صدقہ کیا کہ بائیں کو کچھ پتہ نہیں کہ دائیں نے کیا خرچ کیا اور ایک وہ آدمی جس نے علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔" (بخاری' مسلم)

۵۷۱- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ تَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ. وَصَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ. وَصِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۵۷۱- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نیکی کے کام برے مواقع میں بچا لیتے ہیں- خفیہ صدقہ کرنا باری تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے-" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۵۷۲- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ تَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ. وَالصَّدَقَةُ خُفْيًا تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ. وَصِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ. وَكُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَأَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الآخِرَةِ وَأَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الآخِرَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ)).

۵۷۲- حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نیکی کے کام برے مواقع میں بچا لیتے ہیں- خفیہ صدقہ کرنا باری تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے- صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے- ہر نیکی صدقہ ہے- دنیا کے نیک آخرت میں بھی نیک ہوں گے اور دنیا کے برے آخرت میں بھی برے ہوں گے- نیکی والے سب سے پہلے جنت میں جائیں گے-" (طبرانی)

۵۷۳- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى)) رَوَاهُ

۵۷۳- حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خفیہ صدقہ کرنا رب تبارک وتعالیٰ کے غصے کو بجھا دیتا ہے-" (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند متابعات

۵۷۱- معجم کبیر طبرانی ۳۱۲/۸-

۵۷۲- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۵۷۳- معجم اوسط طبرانی ۵۱۳/۱ میں بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سند کے ساتھ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱۵/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے راوی صدقہ بن عبداللہ کو دحیم نے ثقہ اور ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے- مجھے یہ حدیث معجم کبیر میں نہیں ملی-

الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ فِي الْمُتَابَعَاتِ.

۵۷۴- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الصَّدَقَةُ قَالَ ((أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيدُ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً﴾ [بقرہ:۲۴۵] قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ وَجُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ﴾ الْآيَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيقِهِ.

۵۷۵- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ. وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ. فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ وَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي

میں حسن ہے)

۵۷۴- حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ابوذر نے عرض کیا یا رسول اللہ صدقے کی کیا حقیقت ہے؟ آپ نے فرمایا "کئی گنا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اور بھی زیادہ۔" پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے کہ وہ اسے اس کے بدلے کئی گنا دے گا۔" عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "کسی تنگ دست کو خفیہ صدقہ دینا اور مفلوک الحال آدمی کے خون پسینے کی کمائی۔" پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اگر تم خیرات ظاہر دو تو وہ بھی خوب ہے۔" (احمد' طبرانی۔ اس کی سند میں علی بن یزید راوی ہے اور اس کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے)

۵۷۵- حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین آدمیوں کو ناپسند کرتا ہے۔ جنہیں پسند کرتا ہے ان میں سے ایک وہ آدمی ہے جو کچھ لوگوں کے پاس آیا' اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر اس نے ان سے مانگا۔ اپنی رشتہ داری کے حوالے سے ان سے نہیں مانگا' لیکن انہوں نے اسے ہٹا دیا۔ ان کے بعد ایک آدمی آیا اور اس نے اسے خفیہ عطیہ دے دیا' اللہ تعالیٰ اور سائل کے علاوہ اس کا کسی کو کوئی پتہ نہیں۔ دوسرا شخص وہ ہے کہ کچھ لوگ کوئی سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب نیند انہیں بہت پیاری لگی اور وہ سو گئے تو اس نے قیام کی

۵۷۴- مسند احمد ۲۶۵/۵ معجم کبیر طبرانی ۲۶۹/۸۔

وَيَتْلُوا آيَاتِي. وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ. وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللهُ. الشَّيْخُ الزَّانِي. وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ. وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُهُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حالت میں میری تعریف کرنا شروع کر دی اور میری آیات تلاوت کرتا رہا- تیسرا آدمی وہ ہے جو ایک لشکر میں شریک تھا- جب یہ دشمن کے سامنے ہوا وہ پسپا ہو گئے اور یہ سینہ تان کر لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا فتح یاب ہو گیا- وہ تین آدمی جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند سمجھتا ہے بوڑھا زانی' متکبر تنگ دست اور ظالم دولت مند ہیں-" (اسے ابوداؤد نے ذکر کیا ہے' الفاظ بھی اسی کے ہیں- اس کے علاوہ ترمذی' نسائی' ابن خزیمہ' ابن حبان اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے- ترمذی اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے)

٥٧٦- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللهُ الأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ وَتَكَفَّأُ فَأَرْسَاهَا بِالْجِبَالِ فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالَتْ: يَا رَبَّنَا هَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا أَشَدَّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ الْحَدِيْدَ. قَالُوا: فَهَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا أَشَدَّ مِنَ الْحَدِيْدِ؟ قَالَ: النَّارَ. قَالُوا: فَهَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا أَشَدَّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: الْمَاءَ. قَالُوا: فَهَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا أَشَدَّ مِنَ الْمَاءِ ؟ قَالَ: الرِّيْحَ. قَالُوا: فَهَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا أَشَدَّ مِنَ الرِّيْحِ؟ قَالَ: ابْنَ آدَمَ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ فَأَخْفَاهَا مِنْ شِمَالِهِ)).

۵۷۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو اس نے ہلنا شروع کر دیا- اللہ تعالیٰ نے اس پر پہاڑ گاڑ دیئے تو وہ ٹھہر گئی- فرشتوں نے پہاڑوں کی مضبوطی پر اظہار تعجب کیا اور کہا اے ہمارے رب! کیا تو نے پہاڑوں سے بھی سخت مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں' لوہا- انہوں نے کہا' کیا لوہے سے بھی سخت مخلوق پیدا کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آگ- انہوں نے کہا کیا آگ سے سخت بھی کوئی مخلوق ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانی- انہوں نے کہا کیا پانی سے سخت بھی کوئی مخلوق ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا- انہوں نے کہا کیا ہوا سے سخت بھی کوئی مخلوق ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدم کا بیٹا جب دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے اور بائیں ہاتھ سے اسے مخفی رکھے-" (ترمذی)

۵۷۵- سنن ابوداؤد میں متوقع مقامات سے یہ حدیث نہیں ملی اور نہ ہی اسے مزی نے تحفة الاشراف میں اس کی طرف منسوب کیا ہے' اندیشہ ہے کہ مصنف کو وہم ہوا ہے- سنن ترمذی کتاب صفة الجنة باب (۲۵) سنن نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النهار باب فضل صلاة اللیل فی السفر صحیح ابن خزیمه ۱۰۴/٤' صحیح ابن حبان (الاحسان) ١٤٥/٥' مستدرك حاكم ۱۱۳/۲' ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۵۷۶- سنن ترمذی کتاب الزهد باب ماجاء فی حب الله (ابوہریرہ)-

وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي رَوَّاد: كَانَ يُقَالُ ثَلَاثَةٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ كِتْمَانُ الْمَرَضِ وَكِتْمَانُ الْمُصِيبَةِ وَكِتْمَانُ الصَّدَقَةِ.

عبدالعزیز بن ابی رواد بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ تین چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں- بیماری کو چھپانا' مصیبت کو چھپانا اور صدقے کو چھپانا-

وَقَالَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ : إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتَدْفَعُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ ، وَفَضْلُ سِرِّهَا عَلَى عَلَانِيَتِهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا.

ابن ابی الجعد کا قول ہے کہ صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے اور خفیہ صدقہ علانیہ صدقے سے ستر گنا افضل ہے-

ثَوَابُ مَنْ رُزِقَ كَفَافًا فَقَنِعَ وَصَبَرَ وَتَعَفَّفَ وَلَمْ يسأل أحدا ثقة با لله وَتوَكُّلاً عليه

بمشکل گزارہ کرنے والے قناعت پسند آدمی کا ثواب جو اللہ تعالیٰ پر توکل واعتماد کرتے ہوئے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ أُحْصِرُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ لاَ يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَايَسْئَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيْمٌ﴾ [بقره: ۲۷۳]

ارشاد ربانی ہے: "(تم جو کچھ خرچ کرو گے) یہ ان حاجت مندوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں رکے بیٹھے ہیں اور ملک میں کسی طرف جا نہیں سکتے- ناواقف شخص نہ مانگنے کی وجہ سے انہیں غنی خیال کرتا ہے' تم قیافے سے انہیں صاف پہچان لو (کہ حاجت مند ہیں) اور شرم کے سبب لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگ سکتے تم جو مال خرچ کرو گے کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے-"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً﴾ [النحل:۹۷] وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهَا الْقَنَاعَةُ.

اور فرمایا: "تو ہم اسے پاکیزہ زندگی سے زندہ رکھیں گے-" حضرت ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ اس سے مراد قناعت ہے-

۵۷۷- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَ رُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

الْكَفَافُ: مِنَ الرزق ما كفّ عن الحاجة و لم يزد على قدر الضرورة.

۵۷۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وہ شخص کامیاب ہے جس نے اسلام قبول کر لیا' گزارے کے مطابق اسے روزی مل گئی اور اللہ تعالیٰ نے اسی پر اسے قناعت پسند بنا دیا-" (مسلم)

۵۷۸- وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ

۵۷۸- حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

۵۷۷- صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب فی الکفاف والقناعۃ۔

اللهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ لِلإِسْلَامِ وَ كَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَ قَنِعَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اس آدمی کو مبارک ہو جسے اسلام کا راستہ نصیب ہو گیا اور اس کی روزی گزارے کے مطابق ہوئی اور اسی پر وہ قانع رہا-" (ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے- حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۵۷۹- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لاَ يَفْنَى)).

۵۷۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوتا-" (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے)

۵۸۰- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ [لِي] عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عِدَةٌ [فَلَمَّا فُتِحَتْ] قريظة جئت لينجز لِي مَا وَعَدَنِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَمَنْ يَقْنَعْ يُقَنِّعْهُ اللهُ)) فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لاَ جَرَمَ لاَ أَسْأَلُهُ شَيْئًا، رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ طَرِيْقِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ .

۵۸۰- حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا میرے ساتھ ایک وعدہ تھا- جب قریظہ فتح ہو گیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تاکہ وہ میرا وعدہ پورا فرما دیں- میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا "جو شخص مستغنی ہونا چاہے اللہ تعالیٰ اسے مستغنی کر دیتا ہے اور جو قناعت پسند بننا چاہے اللہ تعالیٰ اسے قناعت پسند بنا دیتا ہے- میں نے اپنے دل میں کہا میں قطعاً آپ سے کچھ نہیں مانگوں گا-" (اسے بزار نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۵۸۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: ((يَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ

۵۸۱- حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! جتنی دیر چاہتے ہو زندہ رہ لو بالآخر تمہیں مرنا ہے- جیسا عمل چاہو کر لو اس کی جزا ہر صورت تمہیں ملے گی- جس سے چاہو محبت کر لو

۵۷۸- سنن ترمذی کتاب الزهد باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیه' مستدرک حاکم ۳۵/۱' ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۵۷۹- شعب الایمان کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی-

۵۸۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹۴/۳) میں کہا ہے اسے بزار نے ذکر کیا ہے' کہتے ہیں کہ ابو مسلم نے اپنے باپ سے نہیں سنا' مسند بزار میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

وَاعْمَلْ مَاشِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ وَأَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ)).

بالآخر تم نے اس سے جدا ہونا ہے- اور یہ معلوم کر لو کہ مومن کی عظمت تہجد میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے مستغنی رہنے میں ہے-" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۵۸۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۵۸۲- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دولت مندی دنیا کا مال و متاع زیادہ ہونے سے نہیں ہوتی' دولت مندی دل کے مستغنی ہونے سے ہوتی ہے-" (بخاری' مسلم)

۵۸۳- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَاذَرٍّ أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَالْغِنَى)) قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ ((أَفَتَرَى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ)) قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۵۸۳- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا "اے ابوذر! کیا تم سمجھتے ہو کہ مال و دولت کی فراوانی دولت مندی ہے-" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہاں- آپ نے فرمایا "کیا خیال ہے مال و دولت کا کم ہونا فقیری ہے" میں نے کہا یارسول اللہ! ایسے ہی ہے- آپ نے فرمایا "اصل دولت مندی تو دل کا غنی ہونا ہے اور اصل فقیری دل کی فقیری ہے-" (ابن حبان)

۵۸٤- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ الْغَنِيَّ الْحَلِيمَ الْمُتَعَفِّفَ وَيُبْغِضُ الْبَذِيءَ الْفَاجِرَ السَّائِلَ الْمُلِحَّ)) قوله ((الغني)) يعني الغنى النفس.

۵۸۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالی (دل کے) غنی' بردبار' عفت مآب شخص کو پسند کرتا ہے اور فحش گو' بدکار' چمٹ کر مانگنے والے کو ناپسند سمجھتا ہے-" (بزار)

۵۸۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/(۲۵۳-۲۵۲) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں زافر بن سلیمان کو احمد' ابن معین اور ابوداؤد نے ثقہ کہا ہے' ابن عدی اور ابن حبان نے اس پر ناقابل اعتراض تبصرہ کیا ہے مجھے یہ حدیث اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

۵۸۲- صحیح بخاری کتاب الرقائق باب الغنی غنی النفس' صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب لیس الغنی عن کثرۃ العرض-

۵۸۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/۳۷-

۵۸۴- مسند بزار کے مطبوعہ حصے میں مجھے یہ حدیث نہیں ملی-

٥٨٥- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْعُلْيَا هِيَ الْمُتَعَفِّفَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

قال أبوداود: اختلف على أيوب عن نافع في هذا الحديث قال: عبد الوارث الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ، وقال: أكثرهم عن حماد عن أيوب الْمُنْفِقَةُ. قال: أبو سليمان الخطابي في المعالم من -قال الْمُتَعَفِّفَةُ أشبه وأصَحُّ وذلك أن ابن عمر ذكر أن رسول الله صلي الله عليه وسلم ذكر هذا الكلام وهو يذكر الصدقة والتعفُّف عنها فعطف الكلام على [شبيه] الذي خرج عليه وعلى ما يطابقه في معناه أَوْلَى.

۵۸۵- حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر صدقہ کرنے اور گداگری سے باز رہنے کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے- اوپر والا ہاتھ مانگنے سے باز رہنے والے کا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والے کا ہے-" (بخاری' مسلم)

امام ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں ایوب نے نافع سے جو الفاظ بیان کیے ان میں راویوں کا اختلاف ہو گیا ہے- عبدالوارث نے کہا ہے الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ، یعنی اوپر والا ہاتھ مانگنے سے باز رہنے والے کا ہے اور اکثر راویوں نے حماد کے حوالے سے ایوب کی طرف سے لفظ الْمُنْفِقَةُ. (خرچ کرنے والا) ذکر کیا ہے- ابو سلیمان خطابی نے معالم السنن میں کہا ہے کہ جنہوں نے الْمُتَعَفِّفَةُ (مانگنے سے باز رہنے والا) لفظ بیان کیا ہے ان کی بات زیادہ قرین قیاس اور صحیح ہے کیونکہ ابن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات صدقہ کرنے اور گداگری سے بچنے کا موضوع بیان کرتے ہوئے ذکر فرمائی- لہٰذا فقرے کو اس سے ملتے جلتے اور ہم معنی کلام پر معطوف کرنا زیادہ بہتر ہے-

٥٨٦- وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنْ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۵۸۶- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع اس سے کرو جس کی کفالت تمہارے ذمے ہے- بہترین صدقہ وہ ہے جو مستغنی ہونے کے بعد کیا جائے- جو شخص عفت (یعنی مانگنے سے بچنا) چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عفیف بنا دیتا ہے-" (بخاری' مسلم)

۵۸۵- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب لا صدقۃ الا عن ظهر غنی' صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب بیان ان افضل الصدقۃ صدقۃ الصحیح الشحیح۔

۵۸۶- صحیح بخاری ایضاً صحیح مسلم ایضاً۔

۵۸۷- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخِدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتّٰى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ: ((مَايَكُوْنُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ اسْتَعَفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ مَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أَعْطَى اللّٰهُ أَحَدًا عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۵۸۷- حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا- آپ نے انہیں عنایت فرمادیا- انہوں نے پھر آپ سے مانگا- آپ نے پھر انہیں عنایت فرمادیا- انہوں نے آپ سے پھر مانگا یہاں تک کہ جب آپ کے پاس موجود مال و دولت ختم ہو گیا تو آپ نے فرمایا "جو مال و دولت میرے پاس ہوتا ہے میں اسے کسی صورت بھی تم سے چھپا کر نہیں رکھوں گا جو شخص عفت کا خواہش مند ہو اللہ تعالیٰ اسے عفیف بنا دیتا ہے اور جو مستغنی ہونا چاہے اللہ تعالیٰ اسے مستغنی کر دیتا ہے اور جو صابر بننا چاہے اللہ تعالیٰ اسے صابر بنا دیتا ہے- اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو صبر سے بہتر اور بڑا عطیہ نہیں دیا-" (بخاری' مسلم)

۵۸۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَأَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيْدُ وَعَبْدٌ مَمْلُوْكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَحْسَنَ لِسَيِّدِهِ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ ، وَأَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأَمِيْرٌ مُسَلَّطٌ وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِي مَالِهِ وَفَقِيْرٌ فَخُوْرٌ))رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۵۸۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں جانے والے پہلے تین آدمیوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا اور دوزخ میں جانے والے پہلے تین شخص بھی میرے سامنے پیش کیے گئے- جنت میں پہلے جانے والے تین شخص شہید' اللہ کا عبادت گزار اور اپنے مالک کا وفادار غلام اور عیال دار عفت مآب ہیں- دوزخ میں پہلے جانے والے تین شخص ظالم حکمران' ایسا مال دار جو اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا اور فخر کرنے والا تنگ دست ہیں-" (ابن خزیمہ' ابن حبان)

۵۸۹- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۵۸۹- حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

۵۸۸- صحیح بخاری میں ۲۹٤/۳' کتاب الزکاۃ' باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى۔ اور صحیح مسلم ۷۱۷/۲' کتاب الزکاۃ' باب فضل التعفف والصبر۔

۵۸۸- صحیح ابن خزیمہ میں یہ حدیث نہیں ملی- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۵/۹۔

۵۸۹- سنن ابوداؤد کتاب الزکاۃ باب کراهية المسالة۔ سنن ابن ماجه کتاب الزکاۃ باب کراهية المسالة۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لاَ يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا أَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ)) فَقُلْتُ: أَنَا فَكَانَ لاَ يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُودَاوُد بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَابْنُ مَاجه وَزَادَ : قَالَ: [فكان] ثَوْبَانُ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلاَ يَقُولُ لأَحَدٍ نَاوِلْنِيهِ حَتَّى يَنْزِلَ فَيَأْخُذَهُ .

نے فرمایا "جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں' میں نے عرض کیا میں ہوں- (راوی کہتا ہے کہ) وہ کسی سے کچھ بھی مانگا نہیں کرتے تھے- (اسے ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) ابن ماجہ نے اسے اس اضافے کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حضرت ثوبانؓ کی لاٹھی سوار ہونے کی حالت میں گر جاتی تو وہ کسی سے نہ کہتے کہ مجھے یہ پکڑا دو بلکہ خود اترتے اور اسے پکڑتے-

۵۹۰- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((هَلْ لَكَ إِلَى الْبَيْعَةِ وَلَكَ الْجَنَّةُ)) قُلْتُ نَعَمْ [وَبَسَطْتُ يَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَشْتَرِطُ ((عَلَى أَنْ لاَ تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا)) قُلْتُ: نَعَمْ]. قَالَ ((وَلاَ سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ فَتَأْخُذَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۵۹۰- حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: "اے ابوذر! کیا تم بیعت کر کے جنت لینا چاہتے ہو؟" میں نے کہا ہاں اور اپنا ہاتھ پھیلا دیا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگاتے ہوئے فرمایا "بشرطیکہ تم کسی سے کچھ نہ مانگو گے-" میں نے عرض کیا ہاں- آپ نے فرمایا "تمہاری لاٹھی گر جائے تو اسے بھی خود اتر کر پکڑو گے-" (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۵۹۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يُبَايِعُ؟)) فَقَالَ ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ: بَايِعْنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ ((عَلَى أَنْ لاَ تَسْأَلُوا أَحَدًا شَيْئًا)) فَقَالَ ثَوْبَانُ: فَمَالَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ ((الْجَنَّةُ)) فَبَايَعَهُ ثَوْبَانُ فَقَالَ أَبُوأُمَامَةَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بِمَكَّةَ فِي أَجْمَعِ مَا يَكُونُ مِنَ النَّاسِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ

۵۹۱- حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بیعت کون کرے گا؟" رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبانؓ نے کہا یارسول اللہ ہم بیعت کے لیے تیار ہیں- آپ نے فرمایا "(یہ بیعت) اس شرط پر ہے کہ تم کسی سے کچھ نہیں مانگو گے-" حضرت ثوبانؓ نے کہا یارسول اللہ! پھر اس سے کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا "جنت-" پھر حضرت ثوبان نے آپ سے بیعت کر لی- ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسے مکہ میں لوگوں کے ایک جم غفیر میں دیکھا- سواری پر بیٹھے ہوئے اس کی چھڑی گر کر کسی آدمی کے کندھے

۵۹۰- مسند احمد میں مسانید ابوذر میں یہ حدیث نہیں ملی-

۵۹۱- معجم کبیر طبرانی ۲۴۳/۸-

فَرُبَّمَا وَقَعَ عَلَى عَاتِقِ رَجُلٍ فَيَأْخُذُهُ الرَّجُلُ فَيُنَاوِلُهُ لَهُ فَمَا يَأْخُذُهُ مِنْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَنْزِلُ فَيَأْخُذُهُ.

پر گر پڑی تو وہ آدمی یہ پکڑ کر اسے پکڑاتا' وہ اس سے نہ پکڑتا بلکہ خود سواری سے اترتا پھر اسے پکڑتا۔ (اسے طبرانی نے علی بن یزید کے حوالے سے ذکر کیا ہے)

ثَوَابُ مَنْ تَصَدَّقَ عَلَى فَقِيرٍ [مِمَّا] يَلْبَسُهُ

ضرورت مند کو لباس دینے کا بیان

۵۹۲- خَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَسَوْتَ عَوْرَتَهُ أَوْ أَشْبَعْتَ جَوْعَتَهُ أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَةً)).

۵۹۲- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا "سب سے افضل کام مومن کے لیے خوشی مہیا کرنا ہے۔ اسے لباس پہنا کر یا اس کی بھوک ختم کر کے یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر کے۔" (طبرانی)

۵۹۳- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ، وَهَذَا لَفْظُهُ. وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ ، وَهُوَ أَصَحُّ وَأَشْبَهُ.

۵۹۳- حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو برہنہ ہونے کے وقت (یعنی ضرورت کے وقت) لباس پہنائے گا اسے اللہ تعالیٰ جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوکا ہونے کے وقت کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس لگنے پر سیراب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رحیق مختوم (مہر کردہ مشروب) پلائے گا۔" (اسے ابوداؤد نے ذکر کیا ہے اور یہ الفاظ اسی کے ہیں) ترمذی نے اسے ذکر کرنے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور یہ ابو سعید خدریؓ سے موقوف بیان کی گئی ہے (اور یہی زیادہ صحیح اور قرین قیاس ہے)

۵۹۴- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

۵۹۴- حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو مسلمان کسی

۵۹۲- مجھے یہ حدیث طبرانی کے مطبوعہ حصوں میں نہیں ملی۔

۵۹۳- سنن ابوداؤد کتاب الزكاة باب فی فضل سقی الماء سنن ترمذی کتاب صفة القيامة باب ۱۸ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور یہ ابو سعید کے قول کے طور پر بھی بیان ہوئی اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلاَّ كَانَ فِي حِفْظِ اللهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَلَفْظُهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرِ اللهِ مَادَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خَيْطٌ أَو سِلْكٌ)).

کو لباس پہناتا ہے وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے جب تک اس پر اس کا ایک ٹکڑا بھی باقی رہے۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن کہا ہے حاکم نے اسے ذکر کر کے صحیح الاسناد کہا ہے) البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص کسی مسلمان کو کوئی لباس پہنائے وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے پردے میں رہتا ہے جب تک اس پر اس کا ایک دھاگہ بھی باقی رہے۔"

٥٩٥- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ بِأَسَانِيْدِهِمْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَ أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَورَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَىَّ الثَّوبِ الَّذِيْ أَخلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ وَفِي حِفْظِ اللهِ وَفِي سِتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا))

٥٩٥- حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے نیا لباس پہن کر یہ دعا پڑھی ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَ أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي)) "ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس پہنایا' جس کے ذریعے میں اپنا برہنہ جسم ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔" پھر فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نیا لباس پہن کر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَ أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، پھر پرانا لباس اٹھا کر صدقہ کر دے' وہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی اور حفاظت میں ہو جاتا ہے اور زندگی اور موت دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کے پردے میں رہتا ہے۔" (ترمذی' ابن ماجہ' حاکم)

ثواب إطعام الطعام لوجه الله تعالى

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھانا کھلانے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا إِنَّمَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور باوجودیکہ انہیں خود طعام کی خواہش (اور حاجت) ہے فقیروں اور یتیموں اور

٥٩٤- سنن ترمذی کتاب صفة القيامة باب (٤١) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٥٩٥- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (١٠٨) سنن ابن ماجه كتاب اللباس باب مايقول الرجل اذا لبس ثوبا جديداً۔ مستدرك حاكم ١٩٣/٤۔

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَانُرِيْدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَّلَا شُكُوْرًا إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا [يَوْمًا] عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوْرًا﴾.
[الدهر:۸-۲۲]

قیدیوں کو کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں ہم تم سے عوض کے طلب گار ہیں نہ شکر گزاری کے (خواست گار) ہمیں اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر لگتا ہے جو (چہروں کو) کریہہ النظر اور (دلوں کو) سخت مضطرب کر دینے والا ہے اور انہیں اس دن کی سختی سے بچائے گا اور تازگی اور خوش دلی عنایت فرمائے گا' یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (اللہ کے ہاں) مقبول ہوئی۔"

۵۹۶- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۵۹۶- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں کون سا کام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا بہتر کام یہ ہے کہ تو کھانا کھلائے اور معلوم و نامعلوم ہر شخص کو سلام کہے۔ (بخاری' مسلم)

۵۹۷- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۹۷- انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا رحمان کی عبادت کرو' کھانا کھلاؤ' سلام عام کہو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے)

۵۹۸- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِن بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِن ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ تَعَالَى لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلّٰى وَالنَّاسُ

۵۹۸- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت کے کچھ کمرے ایسے ہیں جن کا بیرون اندرون سے نظر آتا ہے اور اندرون بیرون سے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کیے ہیں جو کھانا کھلاتے ہیں۔ سلام عام کہتے ہیں اور جب لوگ سو رہے ہوں تو

۵۹۶- صحیح بخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام' صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان تفاضل الاسلام وای صورة افضل۔

۵۹۷- سنن ترمذی کتاب الاطعة باب ماجاء فی فضل اطعام الطعام۔

۵۹۸- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۶۳/۱۔

نِيَامٌ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

نماز پڑھتے ہیں۔" (ابن حبان)

۵۹۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ((**أَطْعِمِ الطَّعَامَ وَ أَفْشِ السَّلَامَ وَصِلِ الْأَرْحَامَ وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ**)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

۵۹۹- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے ایسا کام بتائیں جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا "کھانا کھلا' سلام عام کہہ' صلہ رحمی کر' رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھ' تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائے گا۔" (احمد' ابن حبان۔ حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۶۰۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((**الْكَفَّارَاتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ**)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

۶۰۰- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کھانا کھلانا' سلام عام کہنا اور رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھنا (یہ کام) گناہوں کا کفارہ ہیں۔" (حاکم نے اسے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۶۰۱- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ زُرْبِي مُؤَذِّن هِشَامٍ وَفِيْهِ نَظَرٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((**أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا**))

۶۰۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اور سب سے افضل صدقہ بھوکے کو کھانا کھلانا ہے۔" (اسے ابو الشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں ہشام کے مؤذن زربی کے حوالے سے بیان کیا ہے اور وہ محل نظر راوی ہے)

۶۰۲- وَخَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا حَتَّى يُشْبِعَهُ مِنْ سَغَبٍ أَدْخَلَهُ اللهُ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنْ كَانَ**

۶۰۲- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی بھوکے مومن کو سیر ہو کر کھلائے' اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ایسے دروازے سے داخل کرے گا جس سے اس جیسا ہی داخل ہو گا۔" (طبرانی)

۵۹۹- مسند احمد ۴۵۱/۵' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۶۳/۱' مستدرک حاکم ۱۲۹/۴' ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۶۰۰- مستدرک حاکم ۱۲۹/۴' ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ بالا فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۶۰۱- ابو الشیخ اور شعب الایمان بیہقی دونوں میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۶۰۲- معجم کبیر طبرانی ۸۵/۲۰۔

مِثْلَهُ)). ((السَّغَبُ)) بِسِيْن مهملة وغين معجمة محركا هو الجوع.

۶۰۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْجَنَّةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ)) رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَالْحَاكِمُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ الْمِسْكِيْنِ)) وَالْبَيْهَقِيُّ [فِي الشُّعَبِ] إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ)) قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۶۰۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا جنت کو لازمی کر دینے والے کاموں میں سے ہے۔" (ابوالشیخ) اسے حاکم نے بھی ذکر کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔ تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "مسکین کو کھانا کھلانا رحمت کو لازم کرنے والے کاموں میں سے ہے" اور بیہقی نے بھی اسے شعب الایمان میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ "بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا مغفرت کو لازم کرنے والے کاموں میں سے ہے۔"

۶۰۴- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِي عَمَلاً يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۶۰۴- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا "تیرے الفاظ اگرچہ مختصر ہیں لیکن تیرا سوال لمبا چوڑا ہے۔ غلام آزاد کر' اسیر کو رہا کر' اگر تو اس کی طاقت نہیں رکھتا تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو سیراب کر۔" (احمد' ابن حبان)

۶۰۵- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ لَيُرَبِّي لِأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيْلَهُ حَتَّى تَكُوْنَ مِثْلَ أُحُدٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ ، وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ:

۶۰۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور اور تمہارے لقمے کو اس طرح بڑھاتا رہتا ہے جیسا کہ تم بچھڑے کو پالتے ہو یہاں تک کہ وہ احد کے برابر ہو جاتا ہے۔" (طبرانی' ابن حبان) اس سے پہلے ابو برزہ کی روایت ان الفاظ کے ساتھ ذکر ہو چکی ہے کہ

۶۰۳- ابوالشیخ ابن حبان کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مستدرک حاکم ۵۲۴/۲۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۶۰۴- مسند احمد ۲۹۹/۴۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۷/۱۔

۶۰۵- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۴/۵' طبرانی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَصَدَّقُ بِالْكِسْرَةِ تَرْبُو عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ)).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدمی روٹی کا ٹکڑا صدقہ کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑھتے بڑھتے احد کے برابر ہو جاتا ہے۔“

٦٠٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَيُدْخِلُ بِلُقْمَةِ الْخُبْزِ وَقُبْصَةِ التَّمْرِ وَمِثْلِهِ مِمَّا يَنْفَعُ الْمِسْكِيْنَ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ الْآمِرَ بِهِ وَالزَّوْجَةَ الْمُصْلِحَةَ لَهُ وَالْخَادِمَ الَّذِيْ يُنَاوِلُ الْمِسْكِيْنَ)) وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي لَمْ يَنْسَ خَدَمَنَا)): ((الْقُبْصَةُ)) بالصاد المهملة هو مايتناوله المرء برؤوس أصابعه الثلاث.

۶۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک لقمے اور کھجوروں کی ایک مٹھی کے ذریعے جو ضرورت مند کے لیے مفید ہو' تین افراد کو جنت میں بھیجے گا۔ حکم دینے والے کو اور بیوی کو جو اس کی حفاظت کرتی ہے اور اس نوکر کو جو اسے ضرورت مند تک پہنچاتا ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے جو ہمارے نوکروں کو بھی نہ بھولا۔“ (طبرانی)

٦٠٧- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَعَبَّدَ عَابِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي صَوْمَعَتِهِ سِتِّيْنَ عَامًا وَأُمْطِرَتِ الْأَرْضُ فَاخْضَرَّتْ [وأشرف] الرَّاهِبُ مِنْ صَوْمَعَتِهِ فَقَالَ: لَوْ نَزَلْتُ فَذَكَرْتُ فَازْدَدْتُ خَيْرًا فَنَزَلَ وَمَعَهُ رَغِيْفٌ أَوْ رَغِيْفَانِ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْأَرْضِ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهَا وَ تُكَلِّمُهُ حَتَّى غَشِيَهَا ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ الْغَدِيْرَ يَسْتَحِمُّ فَجَاءَ سَائِلٌ [فأومأ] إِلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ الرَّغِيْفَيْنِ ثُمَّ مَاتَ فَوُزِنَتْ عِبَادَةُ سِتِّيْنَ سَنَةً بِتِلْكَ الزَّنْيَةِ فَرَجَحَتِ الزَّنْيَةُ بِحَسَنَاتِهِ ثُمَّ

۶۰۷- حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بنی اسرائیل میں سے ایک عبادت گزار نے اپنے گرجے میں ساٹھ سال تک عبادت کی۔ بارش ہوئی اور زمین ہری بھری ہو گئی' راہب نے اپنے گرجے سے جھانکا اور کہنے لگا اگر میں اتر کر ذکر کروں تو میری نیکی بڑھ جائے گی' وہ نیچے اترا اور اس کے پاس ایک یا دو روٹیاں تھیں' وہ زمین پر ہی تھا کہ سامنے سے ایک عورت آ گئی۔ وہ آپس میں باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے اس سے جماع کر لیا' پھر اس پر غشی طاری ہو گئی۔ وہ تالاب میں نہانے لگ گیا۔ اتنے میں ایک سائل آ گیا' اس نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ دونوں روٹیاں لے لو۔ پھر اسے موت آ گئی۔ جب اس کی ساٹھ سالہ عبادت کو اس زنا کے ساتھ تولا گیا تو زنا نیکیوں سے

۶۰۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱۲/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سوید بن عبدالعزیز ضعیف راوی ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۶۰۷- صحیح ابن حبان (الاحسان (۲۹۷/۱)۔

وُضِعَ الرَّغِيفُ أَوْ الرَّغِيفَانِ مَعَ حَسَنَاتِهِ فَرَجَحَتْ حَسَنَاتُهُ فَغُفِرَ لَهُ)). رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

بھاری ہو گیا- پھر ایک یا دو روٹیاں اس کی نیکیوں کے ساتھ شامل کی گئیں تو اس کی نیکیاں بھاری ہو گئیں اور اسے معاف کر دیا گیا-" (ابن حبان)

۶۰۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ رُوِيَ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ، وَهُوَ أَصَحُّ وَأَشْبَهُ.

۶۰۸- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مومن کسی مومن کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مومن کسی مومن کو پیاس کی حالت میں سیراب کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے رحیق مختوم (سیل بند مشروب) پلائے گا اور جو مومن کسی مومن کو کپڑا پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کا لباس پہنائے گا-" (ابوداود' ترمذی- الفاظ بھی اسی کے ہیں' نیز اس نے اسے غریب کہا ہے اور یہ حدیث ابوسعیدؓ سے موقوف بھی مروی ہے اور یہی زیادہ صحیح اور قرین قیاس ہے)

۶۰۹- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ. رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ. وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ. وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ. وَثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَظَلَّهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْتَ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. الْوُضُوءُ فِي الْمَكَارِهِ. وَالْمَشْيُ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الْجَائِعِ))وَصَدْرُهُ عِنْدَالتِّرْمِذِيِّ.

۶۰۹- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جس شخص میں تین اوصاف پائے جائیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے- کمزور سے نرمی' والدین پر شفقت' غلام سے حسن سلوک اور تین کام ایسے ہیں جن کے کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس دن جس دن کوئی سایہ نہیں ہو گا اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا- مشکل اوقات میں وضو کرنا' اندھیروں میں مسجد کی طرف جانا اور بھوکے کو کھانا کھلانا-" (ابوالشیخ اس کا ابتدائی حصہ جامع ترمذی میں ہے)

۶۰۸- سنن ابوداؤد كتاب الزكاة باب فی فضل سقی الماء- سنن ترمذی كتاب صفة القيامة باب (۱۸)-

۶۰۹- ابوالشیخ کے ہاں یہ حدیث نہیں ملی البتہ ابتدائی حصہ سنن ترمذی کے مذکورہ بالا باب میں موجود ہے-

٦١٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا)) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَا، فَقَالَ: ((مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا)) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ ،أَنَا، فَقَالَ ((مَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَومَ جَنَازَةً)) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : أَنَا، فَقَالَ ((مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَومَ مَرِيضًا)) قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا اجْتَمَعْتْ هَذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

٦١٠- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا ہے؟" حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں نے- پھر آپ نے فرمایا "آج تم میں سے مسکین کو کھانا کس نے کھلایا ہے؟" حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں نے- پھر آپ نے فرمایا "آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟" حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں- پھر آپ نے فرمایا "آج تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟" حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں نے- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس آدمی میں بھی یہ خوبیاں اکٹھی ہو جائیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل کر دیتا ہے-" (ابن خزیمہ' ابن حبان)

٦١١- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ يَومَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ ،أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوعُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا بْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي ، قَالَ : يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَو أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي ؟ يَا بْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ

٦١١- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہ کی- وہ کہے گا اے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے پتہ نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے- پھر بھی تو نے اس کی عیادت نہ کی- کیا تجھے پتہ نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے ہاں پالیتا- اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا تو نے مجھے نہ کھلایا- وہ کہے گا اے پروردگار! میں تجھے کیسے کھلاتا تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے یاد نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا تو نے اسے نہ کھلایا' کیا تجھے پتہ نہیں کہ تھا کہ اگر تو اسے کھلاتا تو اسے میرے ہاں پالیتا- اے ابن آدم! میں نے

٦١٠- صحيح ابن خزيمة ٣٠٤/٣- صحيح ابن حبان (الاحسان) ١٧٧/٥-

٦١١- صحيح مسلم كتاب البر والصلة باب فضل عيادة المريض-

فَلَمْ تُسْقِنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلاَنٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَو سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تجھ سے پانی طلب کیا' تو نے مجھے پانی نہ پلایا- وہ کہے گا اے رب! میں تجھے کیسے پلاتا تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے اسے نہ پلایا' اگر تو اسے پلا دیتا تو اسے میرے ہاں پالیتا- (مسلم)

٦١٢- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سُرُوْرٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ أَو تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً أَو تَطْرُدُ عَنْهُ جُوْعًا أَو تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا)).

۶۱۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پیارا عمل کسی مسلمان کو خوش کرنا ہے یا اس کی پریشانی کو دور کرنا یا اس کی بھوک ختم کرنا یا اس کا قرض ادا کرنا ہے-" (ابوالشیخ)

٦١٣- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَعْفَرِ الْعَبْدِيِّ وَالْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالاَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي مَلاَئِكَتَهُ بِالَّذِيْنَ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِيْدِهِ)).

۶۱۳- جعفر عبدی اور حسن رحمہم اللہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے ان لوگوں کو فخر کے ساتھ بیان کرتا ہے جو اس کے بندوں کو کھلاتے ہیں-" (ایضاً)

٦١٤- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتَّى يُشْبِعَهُ وَسَقَاهُ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى يُرْوِيَهِ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ مَا بَيْنَ كُلِّ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِئَةِ عَامٍ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو الشَّيْخِ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۶۱۴- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو سیر کر کے کھلائے اور پلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات خندقوں کے برابر دور کر دیتا ہے- خندقوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کے برابر ہے-" (طبرانی' ابوالشیخ' حاکم) نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے-

وَعَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَأَنْ أَجْمَعَ نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِي

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "اگر میں اپنے کچھ بھائیوں کو دسترخوان پر بٹھا کر ایک یا دو صاع کھانا کھلا دوں تو یہ مجھے بازار سے ایک غلام خرید کر

۶۱۲- ابوالشیخ ابن حیان کے ہاں یہ حدیث نہیں ملی-

۶۱۳- مجھے یہ حدیث نہیں مل سکی-

عَلَى صَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ سُوقَكُمْ فَأَشْتَرِيَ رَقَبَةً فَأُعْتِقُهَا)). وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِي فِي اللهِ لُقْمَةً ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى مِسْكِينٍ بِدِرْهَمٍ)).

آزاد کرنے سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔" حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "میرے نزدیک مسلمان بھائی کو ایک لقمہ کھلانا مسکین کو ایک درہم دینے سے زیادہ پسندیدہ لگتا ہے۔"

ثَوَابُ مَنْ سَقَى آدَمِيًّا أَوْ بَهِيمَةً أَوْ حَفَرَ بِئْرًا

کسی آدمی یا جانور کو پانی پلانے اور کنواں لگوانے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزال: ٦-٧] وَتَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ حَدِيثُ الْبَرَاءِ، وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ، وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔" گذشتہ باب میں حضرات ابو ہریرہ' براء' ابو سعید' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کی احادیث بھی اس کے متعلق بیان ہو چکی ہیں۔

٦١٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ وَيَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ : لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ مِنِّي فَنَزَلَ فِي

٦١٥- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک دفعہ ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا۔ گرمی سخت ہو گئی۔ اسے ایک کنواں مل گیا' وہ اس میں اترا' جب اس سے پانی پی کر باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا زبان نکالے ہوئے ہے اور پیاس کی وجہ سے مٹی کھا رہا ہے۔ اس آدمی نے کہا کہ اس کتے کو ایسے ہی پیاس لگی ہے جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ وہ کنویں میں اترا۔ اس نے اپنے جوتے کو پانی سے

٦١٤- ہیثمی نے مجمع الزوائد (٣١٣) میں کہا ہے طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط میں اس کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے البتہ اس کے الفاظ ہیں من اطعم اخاہ خبزا اور اس کی سند میں رجاء بن ابی عطاء راوی ضعیف ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط اور کبیر کے مطبوعہ حصوں میں نہیں مل سکی اور نہ ہی ابو الشیخ کے ہاں۔ مستدرک حاکم (١٢٩/٤) حاکم کے ساتھ ذہبی نے اتفاق کیا ہے۔

٦١٥- صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الماء الذی یغسل به شعر الانسان' صحیح مسلم کتاب السلام باب فضل ساقی البھائم' صحیح ابن حبان (الاحسان) ٣٧٨/١۔

الْبِئْرِ فَمَلأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ قَالَ ((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

بھرا اور اسے اپنے منہ کے ذریعے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا اور اسے کتے کو پلا دیا- اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کرتے ہوئے اسے بخش دیا-" صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کا ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہر جاندار کا ثواب ملتا ہے-" (بخاری، مسلم، ابن حبان)

۶۱۶- وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ الضَّالَّةُ تَرِدُ عَلَى حَوْضِي فَهَلْ فِيهَا أَجْرٌ إِنْ سَقَيْتُهَا؟ قَالَ ((اِسْقِهَا فَإِنَّ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرًا)).

۶۱۶- حضرت محمود بن ربیعؓ بیان کرتے ہیں کہ سراقہ بن جعشمؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر کوئی گم شدہ جانور میرے حوض پر جائے اور میں اسے آکر پانی پلاؤں تو کیا مجھے اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا "اسے ضرور پلا کیونکہ ہر جان دار کو پلانے کا ثواب ہوتا ہے-"

۶۱۷- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَنْزِعُ فِي حَوْضِي حَتَّى إِذَا مَلأْتُهُ لِإِبِلِي وَرَدَ عَلَيَّ الْبَعِيرُ لِغَيْرِي فَسَقَيْتُهُ فَهَلْ فِي ذَلِكَ مِنْ أَجْرٍ ؟فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۶۱۷- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں پانی نکال کر اپنے حوض میں ڈالتا ہوں تاکہ اپنے اونٹوں کو پلاؤں- جب اس کو بھر لیتا ہوں تو کسی دوسرے آدمی کا اونٹ آجاتا ہے اور میں اسے پلا دیتا ہوں- کیا ایسا کرنے سے مجھے کوئی ثواب ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر جان دار کی خدمت میں ثواب ہے-" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۶۱۸- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا عَمَلٍ إِنْ عَمِلْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((أَنْتَ بِبَلَدٍ يُجْلَبُ بِهِ الْمَاءُ)) قَالَ: نَعَم. قَالَ: ((فَاشْتَرِبِهَا سِقَاءً جَدِيدًا ، ثُمَّ اسْقِ فِيهَا حَتَّى

۶۱۸- حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے دریافت کیا وہ کون سا کام ہے جسے کرنے سے میں جنت میں جا سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا "کیا تو ایسے شہر میں رہتا ہے جہاں پانی باہر سے لایا جاتا ہے؟" اس نے کہا ہاں- آپ نے فرمایا "وہاں ایک نیا مشکیزہ خرید اور اس کے پھٹنے

۶۱۶- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۷۷/۱-

۶۱۷- مسند احمد ۲۲۲/۲-

۶۱۸- معجم کبیر طبرانی ۱۰۴/۱۲-

تَخْرِقُهَا فَإِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَهَا حَتَّى تَبْلُغَ بِهَا عَمَلَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِي مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيْقِهِ.

تک لوگوں کو پانی پلا تارہ - جوں ہی وہ پھٹے گا تو جنت کے عمل کو پہنچ جائے گا-" (اسے طبرانی نے بیان کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن عبدالحمید حمانی ہے' اس کے ثقہ ہونے میں محدثین کا اختلاف ہے)

٦١٩- وَعَنْ كُدَيرِ الضبي. أَنَّ رَجُلاً أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ،فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (([أَوَهُمَا] أَعْمَلَتَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ .قَالَ: ((تَقُولُ الْعَدْلَ وَتُعْطِي الْفَضْلَ)) قَالَ: وَاللهِ لاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ الْعَدْلَ كُلَّ سَاعَةٍ، وَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُعْطِيَ الْفَضْلَ، قَالَ: ((فَتُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُفْشِي السَّلاَمَ)) قَالَ: هَذِهِ أَيْضًا شَدِيْدَةٌ، قَالَ ((فَهَلْ لَكَ إِبِلٌ)) قَالَ : نَعَمْ قَالَ ((فَانْظُرِ إِلَى بَعِيْرٍ مِنْ إِبِلِكَ وَسِقَاءٍ ثُمَّ اعْمِدْ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ لاَ يَشْرَبُونَ الْمَاءَ إِلاَّ غِبًّا فَاسْقِهِمْ فَلَعَلَّكَ لاَ يَهْلِكُ بَعِيْرُكَ وَلاَ يَنْخَرِقُ سِقَاؤُكَ حَتَّى تَجِبَ لَكَ الْجَنَّةُ)) قَالَ: فَانْطَلَقَ الأَعْرَابِيُّ يُكَبِّرُ فَمَا انْخَرَقَ سِقَاؤُهُ وَلاَ هَلَكَ بَعِيْرُهُ حَتَّى قُتِلَ شَهِيْدًا، رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَقَالَ: لَمْ أَقِفْ عَلَى سَمَاعِ أَبِي إِسْحَاقَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ كُدَيْرٍ (قُلْتُ) سَمِعَهُ مِنْهُ وَلَكِنِ الصَّحِيْحُ أَنَّ كُدَيْرًا لَيْسَتْ لَهُ صُحْبَةٌ وَاللهُ أَعْلَمُ : قوله ((لاَيَشْرَبُونَ الْمَاءَ إِلاَّ غِبًّا)) بِكَسْرِ

٦١٩- کدیر ضبیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا' مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے نزدیک کر دے اور دوزخ سے دور لے جائے- نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کیا یہ دونوں چیزیں تمہیں عمل پر اکساتی ہیں؟" اس نے کہا ہاں- آپ نے فرمایا "سچ کہہ اور زائد چیز صدقہ کر-" وہ کہنے لگا اللہ کی قسم میں ہر وقت سچ نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی زائد چیز صدقہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں- آپ نے فرمایا "کھانا کھلا اور سلام عام کہہ-" اس نے کہا یہ بھی مشکل ہے- آپ نے فرمایا "کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟" اس نے کہا ہاں- آپ نے فرمایا اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ لے اور ایک مشکیزہ لے اور ان لوگوں کے گھروں میں جا جو روزانہ پانی نہیں پی سکتے' انہیں پانی پلا- شاید اونٹ کے مرنے اور مشکیزہ پھٹنے سے پہلے تیرے لیے جنت واجب ہو جائے-" راوی نے کہا کہ بدوی اللہ اکبر کہتے ہوئے چل پڑا- ابھی اس کا مشکیزہ نہیں پھٹا تھا اور نہ ہی اس کا اونٹ مرا تھا کہ وہ شہید کر دیا گیا- (طبرانی)

ابن خزیمہ نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ابو اسحاق نے کدیر سے یہ روایت سنی ہے یا نہیں-

مصنف کہتا ہے کہ یہ روایت اس نے اس سے سنی تو ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ کدیر صحابی نہیں ہے- واللہ

٦١٩- معجم کبیر طبرانی ۱۹/۱۸۸-۱۸۷- صحیح ابن خزیمه ۱۲۵/٤-

الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ.

٦٢٠- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي ظِلَالٍ - وَفِي تَوْثِيقِهِ خِلَافٌ- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ رَجُلَيْنِ سَلَكَا مَفَازَةً أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ بِهِ رَهَقٌ فَعَطِشَ الْعَابِدُ حَتَّى سَقَطَ فَجَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَهُوَ صَرِيعٌ ، فَقَالَ: وَاللهِ إِنْ مَاتَ هَذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ عَطَشًا وَمَعِيَ مَاءٌ لَأُصِيبُ مِنَ اللهِ خَيْرًا أَبَدًا ، وَلَئِنْ سَقَيْتُهُ مَائِي لَأَمُوتَنَّ فَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ وَعَزَمَ فَرَشَّ عَلَيْهِ مِنْ مَائِهِ وَسَقَاهُ فَضْلَهُ فَقَامَ فَقَطَعَ الْمَفَازَةَ فَيُوقَفُ الَّذِي بِهِ رَهَقٌ لِلْحِسَابِ فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ فَتَسُوقُهُ الْمَلَائِكَةُ فَيَرَى الْعَابِدَ فَيَقُولُ : فُلَانٌ أَمَا تَعْرِفُنِي؟. فَيَقُولُ : وَمَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُولُ: فُلَانٌ الَّذِي آثَرْتُكَ عَلَى نَفْسِي يَوْمَ الْمَفَازَةِ. فَيَقُولُ: بَلَى أَعْرِفُكَ، فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ : قِفُوا فَيَقِفُونَ فَيَجِيءُ حَتَّى يَقِفَ فَيَدْعُو رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ قَدْ عَرَفْتَ يَدَهُ وَكَيْفَ آثَرَنِي عَلَى نَفْسِهِ، يَا رَبِّ هَبْهُ لِي ، فَيَقُولُ : هُوَ لَكَ ، فَيَجِيءُ فَيَأْخُذُ بِيَدِ أَخِيهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَهَذَا الإِسْنَادُ.

اعلم-

٦٢٠- حضرت انس بن مالکؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ "دو آدمی جنگل میں جا رہے تھے- ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا فاسق و فاجر- عبادت گزار کو اتنی پیاس لگی کہ وہ گر پڑا- اس کے ساتھی نے اسے دیکھا کہ وہ گرا پڑا ہے تو کہنے لگا اللہ کی قسم اگر یہ عبادت گزار پیاس کی وجہ سے مر گیا جب کہ میرے پاس پانی بھی ہے تو اللہ کی طرف سے مجھے کبھی بھلائی نصیب نہیں ہو گی اور اگر میں اسے اپنا پانی پلا دوں تو میں خود مر جاؤں گا- لیکن اس نے اللہ پر توکل کیا- اس پر کچھ پانی کے چھینٹے ڈالے اور باقی اسے پلا دیا- وہ کھڑا ہو گیا اور جنگل سے گزر گیا- (قیامت کے دن) فاسق و فاجر کو حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا اور اسے دوزخ کا حکم سنا دیا جائے- فرشتے اسے لے جا رہے ہوں گے کہ وہ عبادت گزار کو دیکھ لے گا اور کہے گا اے آدمی! کیا تو مجھے پہچانتا نہیں ہے؟ وہ کہے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں وہی شخص ہوں جس نے جنگل کے روز تجھے اپنے اوپر ترجیح دی تھی- وہ (عابد) کہے گا ہاں میں تجھے پہچان رہا ہوں- پھر وہ فرشتوں کو کہے گا ٹھہر جاؤ- وہ ٹھہر جائیں گے- وہ آئے گا اور (اللہ تعالیٰ کے) سامنے کھڑا ہو کر دعا کرنا شروع کر دے گا اور کہے گا اے میرے رب! تو اس کے احسان کو جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ کیسے اس نے مجھے اپنی ذات پر ترجیح دی- اے میرے رب! اسے میرے لیے چھوڑ دے- اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ تیرے اختیار میں ہے- پھر وہ (عابد) اس آدمی کے پاس آئے گا اور اپنے اس دوست کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں میں داخل کر دے گا-" (اس

٦٢٠- معجم طبرانی کے مطبوعہ حصوں اور بیہقی میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

وَإِنْ كَانَ غَيْرَ قَوِيٍّ فَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ.

حدیث کو بیہقی نے ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ اگرچہ یہ سند قوی نہیں ہے لیکن اس کا شاہد انسؓ کی یہ حدیث ہے)

٦٢١- ثُمَّ رَوَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَارَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ((أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يُشْرِفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَهْلِ النَّارِ فَيُنَادِيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ هَلْ تَعْرِفُنِي فَيَقُولُ: لَاوَاللهِ مَا أَعْرِفُكَ، مَنْ أَنْتَ ؟ فَيَقُولُ: أَنَا الَّذِي مَرَرْتَ بِي فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ فَسَقَيْتُكَ، قَالَ: عَرَفْتُ، قَالَ: فَاشْفَعْ لِي بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ. قَالَ: فَيَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ فَيَقُولُ إِنِّي أَشْرَفْتُ عَلَى النَّارِ فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِهَا فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُنِي؟ قُلْتُ: لَا وَاللهِ مَا أَعْرِفُكَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الَّذِي مَرَرْتَ فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ فَسَقَيْتُكَ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ فَيَأْمُرُ بِهِ فَيُخْرَجُ مِنَ النَّارِ)) (قُلْتُ): رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه أَيْضًا بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيْهِ ذِكْرَ رَجُلَيْنِ آخَرَيْنِ، قوله ((بِهِ رَهَقٌ)) بالتحريك أي ارتكاب للمعاصي وغشيان للمحارم.

۶۲۱- حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ "قیامت کے روز جنتیوں میں سے ایک آدمی دوزخ والوں کی طرف جھانکے گا- دوزخ میں سے ایک آدمی اسے بلا کر کہے گا اے فلاں آدمی! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا نہیں' اللہ کی قسم میں تجھے نہیں پہچانتا- تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں وہی شخص ہوں جس کے پاس سے تو دنیا میں گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لیے پانی کا ایک گھونٹ مانگا تھا' میں نے تجھے پانی پلایا تھا- وہ کہے گا میں نے پہچان لیا- وہ دوزخی کہے گا اپنے رب کے ہاں میری سفارش کر-" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا- کہے گا میں نے دوزخ کی طرف جھانکا تو دوزخیوں میں سے ایک آدمی نے مجھے بلایا اور کہا کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم میں تجھے نہیں پہچانتا' تو کون ہے؟ اس نے کہا میں وہی شخص ہوں جس کے پاس سے تو دنیا میں گزرا تھا- تو نے مجھ سے پانی کا ایک گھونٹ مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا- لہٰذا اپنے رب کے ہاں میری سفارش کر- میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما لے- پھر (اللہ تعالیٰ) اس کے متعلق حکم جاری کرے گا اور اسے دوزخ سے نکال دیا جائے گا-" (نوٹ: ابن ماجہ نے بھی تقریباً اسی طرح اسے ذکر کیا ہے اور اس میں دو اور آدمیوں کی سفارش کا اضافہ بھی کیا ہے)

٦٢٢- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۲۲- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول

۶۲۱- شعب الایمان بیہقی میں یہ حدیث نہیں مل سکی' سنن ابن ماجہ ۱۲۱۵/۲-

۶۲۲- طبرانی کے تینوں معاجم کے مطبوعہ اجزاء میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَلَمْ تُوصِ أَفَيَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ ((نَعَمْ وَ عَلَيْكَ بِالْمَاءِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کے لیے مفید ہو گا؟ آپ نے فرمایا "ہاں (پینے کا) پانی منتخب کر لے۔" (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

٦٢٣- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَيْسَ صَدَقَةٌ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ مَاءٍ)).

۶۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانی (پلانے) سے بڑھ کر کوئی صدقہ افضل نہیں ہے۔" (شعب الایمان بیہقی)

٦٢٤- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَ نَشَرَهُ ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، أَو مُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَو مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَو بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَو نَهْرًا أَجْرَاهُ. أَو صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِن بَعْدِ مَوْتِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۶۲۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کو جو اعمال موت کے بعد پہنچتے ہیں ان میں سے ایک علم ہے جو اس نے سکھایا اور پھیلایا۔ دوسرا نیک بیٹا یا پھر قرآن مجید جو اس نے وراثت میں چھوڑا یا مسجد تعمیر کرائی یا مسافر خانہ بنوایا یا نہر کھدوائی یا اپنے مال و دولت میں سے صحت و زندگی میں صدقہ کیا۔ یہ چیزیں اسے موت کے بعد پہنچتی رہیں گی۔" (ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

٦٢٥- وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ ((سَبْعٌ تَجْرِي لِلْعَبْدِ بَعْدَ مَوْتِهِ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا أَو كَرَى نَهْرًا أَو حَفَرَ بِئْرًا أَو غَرَسَ نَخْلاً أَو بَنَى مَسْجِدًا أَو وَرَّثَ مُصْحَفًا أَو تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ)).

۶۲۵- اسی حدیث کو بزار نے حضرت انسؓ کے حوالے سے ذکر کیا ہے، البتہ ان کے الفاظ یہ ہیں کہ سات کام بندے کے لیے اس کی موت کے بعد بھی جاری رہتے ہیں جب کہ وہ خود قبر میں ہوتا ہے۔ جس نے کسی شخص کو علم سکھایا، یا نہر کھدوائی، یا کنواں بنوایا، یا باغ لگوایا، یا مسجد بنوائی، یا قرآن مجید وراثت میں چھوڑا، یا نیک بیٹا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے بخشش

۶۲۳- شعب الایمان بیہقی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۶۲۴- سنن ابن ماجه مقدمه باب ثواب معلم الناس الخير۔ صحيح ابن خزيمه ٤/ ١٢١۔

۶۲۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٦٧/١) میں کہا ہے اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن عبداللہ العرزمی راوی ضعیف ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث نہیں ملی۔

کی دعا کرتا رہے-"

٦٢٦- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ((الْمَاءُ)) فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هَذَا لِأُمِّ سَعْدٍ. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا (قلت) رجال أسانيدهم كلهم ثقات إلا أن فيها انقطاعًا بين سعيد بن المسيب وسعد، وبين الحسن البصري وسعد، والله أعلم.

۶۲۶- حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری والدہ فوت ہو چکی ہے-اس کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "پانی پلانا-" انہوں نے کنواں کھدوایا اور ام سعد کے نام وقف کر دیا-(ابوداؤد' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم-نیز اس نے اسے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

مصنف کہتا ہے ان کی سندوں کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ سعید بن المسیب اور سعد کے درمیان انقطاع ہے اور حسن بصری اور سعد کے درمیان بھی انقطاع ہے- واللہ اعلم-

٦٢٧- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ تَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرَّى مِنْ جِنٍّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا آجَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۶۲۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کنواں کھدوایا' اس سے جن' انسان' پرندے کسی بھی جان دار نے پانی پیا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کا ضرور اجر دے گا-(ابن حبان)

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُرْحَةٌ خَرَجَتْ فِي رُكْبَتِي مُنْذُ سَبْعِ سِنِينَ وَقَدْ عَالَجْتُ بِأَنْوَاعِ الْعِلَاجِ وَسَأَلْتُ الْأَطِبَّاءَ فَلَمْ أَنْتَفِعْ بِهِ، قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَوْضِعًا يَحْتَاجُ النَّاسُ فِيهِ الْمَاءَ فَاحْفِرْ هُنَاكَ بِئْرًا؛ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ

حضرت علی بن حسن بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ سے کسی آدمی نے پوچھا اے ابو عبدالرحمٰن! میرے گھٹنے پر سات سال سے ایک پھوڑا ہے' کئی قسم کے علاج کروائے- طبیبوں سے بھی پوچھا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا؟ وہ کہنے لگے جاؤ کوئی ایسی جگہ تلاش کرو جہاں لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو' وہاں کنواں کھدواؤ- مجھے امید ہے کہ وہاں چشمہ جاری ہو گا اور تیرا خون بند ہو جائے گا- جب آدمی نے ایسے کیا تو

۶۲۶- سنن ابوداؤد کتاب الزکاۃ باب فی فضل سقی الماء' سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل الماء' صحیح ابن خزیمہ ١٢٣/٤' صحیح ابن حبان (الاحسان) ١٤٦/٥' مستدرک حاکم ٤١٤/١' ذہبی نے کہا ہے یہ حدیث متصل نہیں ہے-

۶۲۷- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٣٥٧/٧-

يَنْبُعَ هُنَاكَ عَيْنٌ وَيُمْسِكَ عَنْكَ الدَّمَ فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرأَ.

وہ شفایاب ہو گیا۔

ثَوَابُ مَنْ زَرَعَ زرعًا أَوْ غَرَسَ شَجَرًا مُثْمِرًا بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ

نیک نیت کے ساتھ کھیتی باڑی کرنے اور پھل دار درخت لگانے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَمَاتَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيْمٌ﴾ [بقره : ٢١٥]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور جو بھلائی تم کرو گے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَمَا تُقَدِّمُوا لأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا﴾ [المزمل : ٢٠]

نیز فرمایا: ''اور جو نیک عمل تم آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور صلے میں عظیم تر پاؤ گے۔''

وَقَالَ تَعَالَى ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾. [الزلزال : ٧-٨]

اور فرمایا: ''تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔''

٦٢٨- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَو يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَو إِنْسَانٌ إِلاَّ كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۶۲۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے' پھر اس سے کوئی پرندہ یا انسان کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

٦٢٩- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمرو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لاَ يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلاَيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلاَ طَائِرٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلاَّ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۶۲۹- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر کوئی مسلمان درخت لگائے یا زراعت کرے' پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ یا کوئی جاندار کھا جائے تو وہ اس کے لیے یقیناً باعث اجر و ثواب ہوتا ہے۔'' (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٦٣٠- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۶۳۰- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول

۶۲۸- صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمة الناس والبهائم' صحیح مسلم کتاب المساقاة باب فضل الغرس۔

۶۲۹ ہیثمی نے مجمع الزوائد (٣١٣٤) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ مجھے یہ حدیث وہاں نہیں ملی۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلاَّ كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَلاَ يَرْزَؤُهُ [أَيْ يَنْقُصُهُ] أَحَدٌ إِلاَّ كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((لاَيَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلاَ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلاَ دَابَّةٌ وَلاَ طَيْرٌ إِلاَّ كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)) وَفِي أُخْرَى ((فَلاَ يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلاَ دَابَّةٌ وَلاَ طَيْرٌ إِلاَّ كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: قوله ((يَرْزَؤُهُ)) بإسكان الراء وفتح الزاي بعدهما همزة أي ينقصه ويُصِيبُ مِنْهُ.

اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے اس میں سے جو کھالیا جاتا ہے وہ بھی صدقہ ہوتا ہے اور جو چوری ہو جاتا ہے وہ بھی صدقہ ہوتا ہے اور جتنا بھی اس میں کوئی شخص کمی واقع کرتا ہے وہ اس کی طرف سے قیامت تک صدقہ ہوتا ہے۔“

ایک روایت اس طرح ہے کہ ”جو مسلمان درخت لگائے یا زراعت کرے‘ پھر اس میں سے کوئی انسان یا چوپایہ یا پرندہ کھا جائے‘ وہ اس کی طرف سے صدقہ ہی ہوتا ہے۔“ ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ ”جب مسلمان درخت لگائے‘ پھر اس میں سے کوئی انسان‘ چوپایہ اور پرندہ کھا جائے‘ وہ اس کی طرف سے قیامت تک صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

۶۳۱- وَعَنْ خَلاَّدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ زَرَعَ زَرْعًا فَأَكَلَ مِنْهُ الطَّيْرُ أَوِ الْعَافِيَةُ كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۶۳۱- خلاد بن سائب اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص زراعت کرے‘ پھر اس میں سے پرندہ یا کوئی بھی جاندار کھا جائے‘ وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔“ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۶۳۲- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ بَنَى بَيْتًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ وَلاَ اعْتِدَاءٍ أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ وَلاَ اعْتِدَاءٍ كَانَ لَهُ أَجْرًا جَارِيًا مَا انْتَفَعَ بِهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۶۳۲- حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص کسی پر ظلم وزیادتی کیے بغیر مکان بنائے یا درخت لگائے‘ اللہ تعالیٰ کی مخلوق جب تک اس سے فائدہ اٹھاتی رہے گی وہ اس کی طرف سے صدقہ جاریہ شمار ہوتا رہے گا۔“ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۶۳۰- صحیح مسلم کتاب المساقاة باب فضل الغرس والزرع۔

۶۳۱- مسند احمد ٥٥/٤۔

۶۳۲- مسند احمد ٤٣٨/٣۔

٦٣٣- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ: ((مَنْ نَصَبَ شَجَرَةً فَصَبَرَ عَلَى حِفْظِهَا وَالْقِيَامِ عَلَيْهَا حَتَّى تُثْمِرَ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُصَابُ مِنْ ثَمَرِهَا صَدَقَةٌ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)).

۶۳۳- ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اپنے ان کانوں سے فرماتے ہوئے سنا "جو شخص درخت لگائے' پھر محنت کے ساتھ اس کی حفاظت و نگہداشت کرتا رہے یہاں تک کہ وہ پھل دار ہو جائے' اس کے پھل میں سے جو بھی حاصل کیا جائے گا' وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدقہ شمار ہو گا-" (اسے بھی احمد نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٦٣٤- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا بِدِمَشْقَ فَقَالَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ آدَمِيٌّ وَلاَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ إِلاَّ كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۶۳۴- حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ دمشق میں درخت لگا رہے تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا اور کہنے لگا تم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو کر یہ کام کر رہے ہو- انہوں نے کہا میرے بارے میں جلد بازی نہ کر- میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو شخص درخت لگاتا ہے اس سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوق جتنا بھی کھاتی ہے' وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوتا ہے-" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٦٣٥- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلاَّ كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنَ الأَجْرِ بِقَدْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ذَلِكَ الْغَرْسِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ إِذَا ضُمَّ إِلَى مَا قَبْلَهُ. وَتَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ بَعْدَ

۶۳۵- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی درخت لگاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی پیداوار کے مطابق اسے اجر و ثواب دے دیتا ہے-" (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور گذشتہ سند کے ساتھ مل کر اس کی سند حسن قرار پاتی ہے) اس سے پہلے باب میں حضرت انسؓ کی حدیث گزری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سات کاموں کا ثواب آدمی کے لیے موت کے بعد جاری رہتا ہے جب کہ وہ خود قبر میں ہوتا ہے- جو شخص

۶۳۳- مسند احمد ٦١/٤-

۶۳۴- مسند احمد ٤٤٤/٦-

۶۳۵- مسند احمد ٤١٥/٥-

مَوتِهِ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا أَوْ كَرَى نَهَرًا أَوْ حَفَرَ بِئْرًا أَوْ غَرَسَ نَخْلاً أَوْ بَنَى مَسْجِدًا)) الحديث.

علم سکھائے' نہر کھدوائے' کنواں بنوائے' باغ لگائے یا مسجد بنائے۔"

۶۳۶- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَمرو بْنِ عَوفٍ قُلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلَى أَنْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ)) قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: ((كُنْتُم فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ لاَ تَعْبُدُونَ اللهَ تَحْمِلُونَ الْكَلَّ ، وَتَفْعَلُونَ فِي أَمْوَالِكُمْ الْمَعْرُوفَ وَتَفْعَلُونَ إِلَى ابْنِ السَّبِيْلِ حَتَّى إِذَا مَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ بِالإِسْلاَمِ وَ بِنَبِيِّهِ إِذَا أَنْتُمْ تُحَصِّنُونَ أَمْوَالَكُمْ . فِيمَا يَأْكُلُ ابْنُ آدَمَ أَجْرٌ وَفِيمَا يَأْكُلُ السَّبُعُ وَالطَّيْرُ أَجْرٌ)) قَالَ فَرَجَعَ الْقَوْمُ فَمَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلاَّ هَدَمَ مِنْ حَدِيْقَتِهِ ثَلاَثِيْنَ بَابًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيْحُ الإِسْنَادِ قَالَ: وفيه النهي الواضح عن تحصين الحيطان والنخيل والكرم وغيرها من المحتاجين والجائعين أن يأكلوا منها .

۶۳۶- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لائے- لمبی حدیث ذکر کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اے انصار کی جماعت!"انہوں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ- آپ نے فرمایا"تم جاہلیت کے دور میں جب تم اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے تھے کمزور کا بوجھ اٹھاتے تھے اور اپنے مال و دولت کے ذریعے اچھے کام سرانجام دیتے تھے' مسافر سے اچھا سلوک کرتے تھے- پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام اور نبی کے ذریعے تم پر احسان فرمادیا ہے تو تم اپنے مال و دولت کو محفوظ کر کے رکھنا شروع ہوگئے ہو- جو کچھ آدم کا بیٹا کھالیتا ہے اس کا بھی ثواب ہوتا ہے اور جو درندے اور پرندے کھا لیتے ہیں اس کا بھی ثواب ہوتا ہے-" (حضرت جابر) بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر ہر آدمی نے جا کر اپنے باغ سے تیس دروازے گرادیے-(اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

اس حدیث میں باغات' کھجوروں اور انگوروں وغیرہ کی باڑ یا دیوار بنا کر بھوکوں اور محتاجوں کو روکنے سے واضح ممانعت بیان ہوئی ہے-

ثَوَابُ الإِنْفَاقِ فِيْ وُجُوْهِ الْخَيْرِ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ پر توکل اور اعتماد کرتے ہوئے نیک کاموں میں خرچ کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى : ﴿ الم ذَلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:"الم یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کوئی شک نہیں (کہ کلام الٰہی ہے) اور اللہ سے ڈرنے

۶۳۶- مستدرک حاکم ۱۳۳/۴ ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [بقره :۱-۵]

والوں کی رہنما ہے جو غیب کے ساتھ ایمان لاتے اور نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقره : ۲۷٤]

نیز فرمایا: "جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے اور انہیں (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ غم۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَاتُنفِقُو مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَاتُظْلَمُونَ﴾۔ [البقرة: ۲۷۲]

اور فرمایا: "اور (مومنو) تم جو مال خرچ کرو گے اس کا فائدہ تمہیں کو ہے اور تم تو جو خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کرو گے اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دے دیا جائے گا اور تم پر زیادتی نہیں ہو گی۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ [الانفال : ۳-٤]

اور فرمایا: "(مومن تو وہ ہیں) جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں۔ ان کے لیے پروردگار کے ہاں بڑے بڑے درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد: ۲۲-۲٤]

اور فرمایا: "اور جو لوگ اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جو صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَمَا أَنفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ [سباء: ۳۹]

اور فرمایا: "اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ

اور فرمایا: "جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے

تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ﴾ [فاطر : ۲۹-۳۰]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿آمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ﴾ [الحدید : ۷] وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی' کیونکہ (اللہ تعالیٰ انہیں) پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دے گا' وہ تو بخشنے والا اور قدردان ہے۔"

اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے تمہیں نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو' جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور خرچ کرتے رہے ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے۔" اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

۶۳۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ يَوْمٍ تُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلاَّ وَمَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا [وَيَقُولُ الآخَرُ: اللَّهُمَّ] أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۶۳۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دے۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! بخیل کو نقصان پہنچا۔ (بخاری' مسلم)

۶۳۸- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ مَلَكًا بِبَابٍ مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يَقُولُ : مَنْ يُقْرِضِ الْيَوْمَ يُجْزَ غَدًا. وَمَلَكٌ بِبَابٍ آخَرَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَأَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۶۳۸- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آسمان کے ایک دروازے پر ایک فرشتہ (بیٹھا) کہہ رہا ہے جو آج قرض دے گا کل اسے اس کا نعم البدل ملے گا اور دوسرا فرشتہ دوسرے دروازے پر (بیٹھا ہوا) کہہ رہا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دے اور روک کر رکھنے والے کو نقصان پہنچا۔" (طبرانی' ابن حبان)

۶۳۹- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلاَّ وَبِجَنْبَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ : اللَّهُمَّ

۶۳۹- حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں' وہ آواز دیتے ہیں۔ اے اللہ! جو خرچ کرے اسے نعم البدل

۶۳۷- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب قولہ تعالیٰ فأما من اعطی۔ صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب فی المنفق والممسك۔

۶۳۸- معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۴۰/۵۔

مَنْ أَنفَقَ فَأَعْقِبْهُ خَلَفًا وَمَنْ أَمْسَكَ فَأَعْقِبْهُ تَلَفًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ : صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

دے اور جو روک کر رکھے (یعنی بخل کرے) اسے نقصان پہنچا۔" (احمد' ابن حبان' حاکم- اور اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

٦٤٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللهُ تَعَالَى : أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ: يَدُ اللهِ ملأى لاَ يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا بِيَدِهِ ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: ((لاَيَغِيضها)) أي لا يَنْقُصُهَا.

۶۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کر تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا- نیز آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے' دن رات کا مسلسل خرچ کرنا اسے کم نہیں کر سکتا- کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ آسمان و زمین کو پیدا کرنے سے لے کر جو کچھ اس نے خرچ کیا ہے' اس نے اس کے ہاتھ میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا- اس کا عرش پانی پر تھا- اس کے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ اوپر نیچے کرتا رہتا ہے-" (بخاری' مسلم)

٦٤١- وَعَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيْهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلاَ يُنْفِقُ إِلاَّ سَبَغَتْ أَو وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى يُخْفِيَ بَنَانَهُ وَيَعْفُو أَثَرَهُ، أَمَّا الْبَخِيْلُ فَلاَ يُرِيْدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلاَّ لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلاَ تَتَّسِعُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ : ((الْجُنَّةُ)) بتشديد

۶۴۱- انہی حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے' جنہوں نے لوہے کی دو ڈھالیں پہن رکھی ہوں اور وہ چھاتی سے گردن تک پہنچتی ہوں- سخی جب خرچ کرتا ہے تو وہ کھل جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کی انگلیوں کو چھپا لیتی ہے اور وہ (آدمی) اس کے نشان کو مٹا دیتا ہے- لیکن بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی ہر کڑی اپنی جگہ چمٹ جاتی ہے' وہ اسے کھولنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ

۶۳۹- مسند احمد ١٩٧/٥' صحیح ابن حبان (الاحسان) ٣٨/٢' مستدرك حاكم ٤٤٥/٢' ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے-

۶۴۰- صحیح بخاری کتاب التفسیر باب (وکان عرشه علی الماء) صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب الحث علی النفقة۔

۶۴۱- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب مثل المتصدق والبخیل' صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب مثل المنفق والمتصدق۔

النون هي الدرع.

کھلتی نہیں۔" (بخاری، مسلم)

٦٤٢- وَعَنْ أَنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**أَلْأَخِلاَءُ ثَلاَثَةٌ فَأَمَّا خَلِيْلٌ فَيَقُولُ: أَنَا مَعَكَ حَتّى تَأتِيَ قَبْرَكَ، وَأَمَّا خَلِيْلٌ فَيَقُولُ: لَكَ مَا أَعْطَيْتَ وَ مَا أَمْسَكْتَ فَلَيْسَ لَكَ، فَذٰلِكَ مَالُكَ. وَأَمَّا خَلِيْلٌ فَيَقُولُ: أَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَحَيْثُ خَرَجْتَ فَذٰلِكَ عَمَلُكَ، فَيَقُولُ: وَاللهِ لَقَدْ كُنْتَ مِنْ أَهْوَنِ الثَّلاَثَةِ عَلَيَّ**)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَلاَعِلَّةَ لَهُ.

۶۴۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دوست تین قسم کے ہوتے ہیں۔ایک وہ دوست جو کہے کہ میں قبر میں جانے تک تیرے ساتھ ہوں۔دوسرا وہ جو کہے جو تو نے دیا وہ تیرا ہے اور جو تو نے نہیں دیا وہ تیرا نہیں ہے۔یہ تیرا مال ہے۔تیسرا دوست کہتا ہے جہاں بھی تو جائے میں تیرے ساتھ ہوں' یہ تیرا عمل ہے۔وہ کہتا ہے اللہ کی قسم تو میرے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ حقیر ہے۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور شیخین کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے۔اس میں کوئی خامی نہیں)

٦٤٣- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا رَآنِي، قَالَ: ((**هُمُ الأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ**)) قَالَ: فَجِئْتُ حَتّى جَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((**هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالاً إِلاَّ مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ**)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۶۴۳- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔آپ کعبے کے سائے تلے تشریف فرما تھے۔جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا "رب کعبہ کی قسم! سب سے زیادہ خسارہ اٹھانے والے یہی ہیں۔" ابوذرؓ کہتے ہیں' میں آیا اور بیٹھ گیا۔میں نے ابھی قرار نہیں پکڑا تھا کہ میں کھڑا ہو گیا۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں' وہ کون سے لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا "وہ ہیں زیادہ مال و دولت والے۔البتہ وہ آدمی اس میں سے مستثنٰی ہے جس نے ایسے اور ایسے اور ایسے کیا یعنی اپنے آگے پیچھے دائیں اور بائیں (صدقہ کیا) اور وہ بہت کم ہیں۔" (بخاری، مسلم)

٦٤٤- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

۶۴۴- حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہم آخر

۶۴۲- مستدرک حاکم ۱/ ٧٤ ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۶۴۳- صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور باب کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم' صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَحْنُ الآخِرُونَ الأَوَّلُونَ يَومَ الْقِيَامَةِ وَ إِنَّ الأَكْثَرِينَ هُمُ الأَسْفَلُونَ إِلاَّ مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَيَحْثِي بِثَوبِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

میں آنے والے ہیں' لیکن قیامت کے دن پہلے ہوں گے - زیادہ مال و دولت والے ہی انتہائی نچلے طبقے میں رہنے والے ہوں گے ماسوا اس کے جو ایسے اور ایسے (خرچ) کرے - اپنے دائیں بائیں آگے اور پیچھے اپنے کپڑے کو ہلایا -" (ابن حبان)

٦٤٥- وَعَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لاَحَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. الحسد يطلق ويراد به الْغِبْطَةُ وهو تمنى مثل ما للمحسود فإنْ تمنىَّ زوال تلك النعمة كان حسدًا مُحرَّمًا.

۶۴۵- انہی (حضرت عبداللہ بن مسعود) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حسد (رشک) دو آدمیوں سے کیا جا سکتا ہے - ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عطا فرمائی ہو اور وہ دن رات قیام کی حالت میں اس کی تلاوت کرتا ہو اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو اور وہ اسے دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو -" (بخاری' مسلم) حسد کا لفظ بول کر رشک مراد لیا جاتا ہے اور رشک کا مطلب ہے دوسرے شخص جیسا ہونے کی خواہش کرنا - اگر اس سے نعمت چھن جانے کی خواہش ہو تو یہ حسد ہے اور وہ حرام ہے -

٦٤٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((نَشَرَ اللهُ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِهِ أَكْثَرَ لَهُمَا مِنَ الْمَالِ وَالْوَلَدِ فَقَالَ لِأَحَدِهِمَا: أَي فُلاَنُ بْنُ فُلاَن. قَالَ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: أَلَمْ أُكْثِرْ لَكَ مِنَ المالِ وَالْوَلَدِ؟ قَالَ: بَلَى أَي رَبِّ ، قَالَ :وَكَيفَ صَنَعتَ فِيمَا آتَيْتُكَ ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ لِوَلَدِي مَخَافَةَ الْعَيْلَةِ ، قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَو تَعْلَمُ الْعِلْمَ لَضَحِكْتَ

۶۴۶- حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے دو بندوں کو پیدا کیا - دونوں کو بہت سی دولت اور اولاد عطا فرمائی اور ان میں سے ایک سے کہے گا اے فلاں بن فلاں! وہ کہے گا اے میرے رب! لبیک وسعدیک - اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے بہت سا مال و دولت اور اولاد نہیں دی تھی؟ وہ کہے گا میں غربت کے ڈر سے اسے اپنی اولاد کے لیے چھوڑ آیا ہوں - اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تجھے پتہ ہوتا تو تو کم ہنستا اور زیادہ روتا - جس بات کا تجھے ان کے متعلق

۶۴۴- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۵/ ۹۰-

۶۴۵- صحیح بخاری کتاب العلم باب الفهم فی العلم' صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرین باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمه-

۶۴۶- معجم صغیر طبرانی ۱/ ۳۵۸-

قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتَ كَثِيْرًا. أَمَا إِنَّ الَّذِي تَخَوَّفْتَ عَلَيْهِمْ قَدْ أَنْزَلْتُ بِهِمْ. وَيَقُوْلُ لِلآخَرِ: أَي فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ: فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ أَي رَبِّ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: أَلَمْ أُكْثِرْ لَكَ مِنَ الْمَالِ وَالْوَلَدِ؟ قَالَ: بَلَى أَي رَبِّ، قَالَ: فَكَيْفَ صَنَعْتَ فِيْمَا آتَيْتُكَ قَالَ: أَنفقْتُ فِي طَاعَتِكَ وَوَثِقْتُ لِوَلَدِي مِنْ بَعْدِي بِحُسْنِ طِوَلِكَ، قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَو تَعْلَمُ الْعِلْمَ لَضَحِكْتَ كَثِيْرًا وَلَبَكَيْتَ قَلِيْلاً. أَمَا إِنَّ الَّذِي وَثِقْتَ بِهِ قَدْ أَنْزَلْتُ بِهِمْ)) الْعَيْلَةُ بفتح العين المهملة وسكون الياء المثناة تحت هي الفقر والحاجة، وَالطَّوْلُ الفضل والقدرة والغنى.

خطرہ تھا اس سے تو میں نے انہیں دو چار کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں! وہ کہے گا اے میرے رب! لبیک وسعدیک۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو کچھ میں نے تجھے دیا تھا تو نے اس سے کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیری فرماں برداری میں خرچ کر دیا اور اپنے بعد اپنی اولاد کے لیے تیری رحمت بے کراں پر اعتماد کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تجھے پتہ ہوتا تو تو زیادہ ہنستا اور کم روتا۔ جس چیز پر تو نے اعتماد کیا تھا میں نے وہی انہیں دی ہے۔" (طبرانی)

٦٤٧- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((يَابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَ إِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَ لاَ تُلاَمُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)) : رَوَاهُ مُسْلِمٌ. الفَضْلُ: مازاد على قدر الحاجة. وَالْكَفَافُ ما كف عن الحاجة إلى الناس مع القناعة و لم يزد على قدر الحاجة.

۶۴۷- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابن آدم! اگر تو ضرورت سے زائد مال و دولت خرچ کر دے تو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو اسے روک کر رکھے تو یہ تیرے لیے بری بات ہے۔ تجھے ضرورت کے مطابق خرچ کرنے پر کوئی ملامت نہیں ہو گی۔ جس کا خرچ تیرے ذمے ہے اس سے ابتدا کر۔ اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔" (مسلم)

٦٤٨- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ فِيْهِ نَظْرٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَعٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ إِخْوَتَهُ شَكَوْهُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّهُ

۶۴۸- حضرت قیس بن سلع انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بھائیوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا شکوہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فضول خرچی کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں پیداوار میں سے اپنا

۶۴۷- صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب بیان ان افضل الصدقۃ صدقۃ الصحیح۔

يُبَذِّرُ مَالَهُ وَيَنْبَسِطُ فِيهِ ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ آخذُ نَصِيبِي مِنَ الثَّمَرَةِ فَأُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مَنْ صَحِبَنِي، فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدْرَهُ وَقَالَ: ((أَنْفِقْ يُنْفِقِ اللهُ عَلَيْكَ)) ثَلاثَ مَرَّاتٍ. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ خَرَجْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَعِيَ رَاحِلَةٌ وَأَنَا أَكْثَرُ أَهْلِ بَيْتِي الْيَومَ وَأَيْسَرُهُ.

حصہ لے لیتا ہوں اور اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے دوستوں پر خرچ کر دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا "تو خرچ کرتا رہ' اللہ تجھ پر خرچ کرتا رہے گا۔" یہ بات آپؐ نے تین دفعہ (فرمائی)۔ اس کے بعد میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا' حالت یہ تھی کہ میرے پاس صرف ایک سواری تھی اور آج میں اپنے خاندان میں سے سب سے زیادہ مال و دولت والا اور خوش حال ہوں۔ (اسے طبرانی نے قابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٦٤٩- وَعَنْ بِلاَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا بِلاَلُ مُتْ فَقِيرًا وَلاَ تَمُتْ غَنِيًّا)) قُلْتُ : وَكَيْفَ لِي بِذَاكَ؟ قَالَ: ((مَا رُزِقْتَ فَلاَ تَخْبَأْ وَمَا سُئِلْتَ فَلاَ تَمْنَعْ)) فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ لِي بِذَلِكَ؟ قَالَ: ((هُوَ ذَاكَ أَوِ النَّارُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۶۴۹- حضرت بلالؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے بلال! تجھے موت فقیری کی حالت میں آئے' دولت مندی کی حالت میں نہ آئے۔" میں نے عرض کیا اور یہ میرے لیے کیسے ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا "جو تجھے رزق ملے اسے چھپا کر نہ رکھ اور جو تجھ سے مانگا جائے اس سے نہ روک۔" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرے لیے کیسے ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا "بات یہی ہے یا پھر دوزخ۔" (طبرانی' حاکم۔ نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

ثَوابُ الْمَرْأَةِ تَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بِإِذْنِهِ

عورت کو خاوند کی اجازت کے ساتھ اس کے گھر سے صدقہ کرنے کا ثواب

٦٥٠- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ

۶۵۰- حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرتی ہے تو اسے

۶۴۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۱۲۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے بیان کرنے میں سعید بن زیاد متفرد ہے' میں (یعنی ہیثمی) کہتا ہوں مجھے اس کا ترجمہ نہیں مل سکا' لیکن مجھے (محقق کو) معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۶۴۹- معجم کبیر طبرانی ۳۲۳/۱۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۲۵/۳) میں کہا ہے اس کی سند میں طلحہ بن زید القرشی ضعیف راوی ہے۔ مستدرک حاکم ۳۱۶/٤ ذہبی نے اس حدیث کو کمزور کہا ہے۔

مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا أَجْرٌ وَ لِزَوْجِهَا مِثْلُ ذَلِكَ لاَ يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

بھی ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے- ایک فرد دوسرے کے ثواب میں کچھ بھی کمی واقع نہیں کرتا- مرد کو کمانے کا ثواب ہوتا ہے اور عورت کو خرچ کرنے کا-" (ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور حسن کہا ہے)

۶۵۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لاَ يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَجْرِ بَعْضٍ شَيْئًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۶۵۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب عورت اپنے گھر کے اناج میں سے صدقہ کرے اسے برباد نہ کر رہی ہو تو اسے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور نگرانی کرنے والے کو بھی اس کے برابر- ایک فرد دوسرے کے اجر و ثواب میں کچھ بھی کمی نہیں کرتا-" (بخاری، مسلم)

ثَوَابُ مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ أَوْ أَنْظَرَهُ أَوْ وَضَعَ عَنْهُ

تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرنے یا اس کو مہلت دینے یا اسے معاف کر دینے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة: ۲۸۰]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور اگر (قرض لینے والا) تنگ دست ہو تو اسے کشائش کے حاصل ہونے تک مہلت دو اور اگر (زر قرض) بخش ہی دو تو تمہارے لیے زیادہ اچھا ہے- اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو-"

۶۵۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى

۶۵۲- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مشکل حل کرے گا اور جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرے گا اللہ

۶۵۰- سنن ترمذی کتاب الزکاۃ باب فی نفقة المرأة۔

۶۵۱- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب من امر خادمه بالصلقة، صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب الخازن الامین والمرأة اذا تصدقت من بیت زوجها غیر مفسدة۔

۶۵۲- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن۔

مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں میں اس کے لیے آسانی پیدا کرے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں اس کی پردہ پوشی کرے گا- جب تک آدمی اپنے (مومن) بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے-(مسلم)

٦٥٣- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَوْلُهُ (أَوْ وَضَعَ لَهُ) معناه ترك له شيئا مما عليه وأسقطه عنه.

۶۵۳- انہی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کردے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا- اس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے)

٦٥٤- وَعَنْ أَبِي الْيَسَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ هَاتَانِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ هَاتَانِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا- وَأَشَارَ إِلَى نِيَاطِ قَلْبِهِ - رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۶۵۴- حضرت ابوالیسرؓ اپنی آنکھوں پر دو انگلیاں رکھ کر کہا میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور کانوں پر انگلیاں رکھ کر کہا میرے ان دونوں کانوں نے سنا' دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میرے اس دل نے محفوظ کیا' رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے "جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کردے اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب فرمائے گا-" (ابن ماجہ' حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

٦٥٥- وَعَنْهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يَسْتَظِلُّ فِي ظِلِّ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ أَنْظَرَ مُعْسِرًا حَتَّى يَجِدَ شَيْئًا أَوْ تَصَدَّقَ

۶۵۵- انہی کی (ابویسرؓ) حدیث ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے "قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے پہلے جو شخص اللہ تعالیٰ کا سایہ حاصل کرے گا' وہ شخص ہو گا جس نے کسی تنگ دست کو اس وقت تک مہلت دی

۶۵۳- سنن ترمذی کتاب البیوع باب ماجاء فی انظار المعسر-

۶۵۴- سنن ابن ماجہ کتاب الصدقۃ باب انظار المعسر' مستدرک حاکم ۲/۲۸' ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

عَلَيْهِ بِمَا يَطْلُبُهُ يَقُولُ مَالِي عَلَيْكَ صَدَقَةٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ وَيَخْرِقُ صَحِيْفَتَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ. قوله: (وَيَخْرِقُ صَحِيْفَتَهُ) أي يقطع الورقة التي عليه بالدين.

جب تک (قرض ادا کرنے کے لیے) اسے کچھ مل نہیں جاتا یا اپنی مطلوبہ رقم کو اس پر صدقہ کر دیا' یہ کہہ کر کہ میرا قرض اللہ کی رضا کے لیے تجھ پر صدقہ ہے اور تحریر شدہ کاغذ کو پھاڑ دیا۔" (اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٦٥٦- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَهُ صَدَقَةٌ)) ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَهُ صَدَقَةٌ)) ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُولُ ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ)) قَالَ: ((لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَهُ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ)) وفي روايةٍ ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَأَنْظَرَهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَابْنُ مَاجَة

٦٥٦- حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' اسے ہر روز (قرض) کے برابر صدقے کا ثواب ہوتا ہے۔" پھر میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ "جو شخص تنگ دست کو مہلت دیتا ہے ہر روز (قرض سے) دوگنا صدقے کے برابر ثواب ہوتا ہے۔" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے "جو شخص تنگ دست کو مہلت دیتا ہے اسے ہر روز قرض کے برابر صدقے کا ثواب ہوتا ہے۔" پھر میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے ہیں "جو شخص تنگ دست کو مہلت دیتا ہے اسے ہر روز قرض سے دوگنا صدقے کے برابر ثواب ہوتا ہے۔" آپ نے فرمایا "قرض کی ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے اسے اس کے برابر صدقے کا ثواب ہوتا ہے اور جب ادائیگی کا وقت ہو جائے پھر وہ اسے مہلت دے تو اسے ہر روز دوگنا صدقے کے برابر ثواب ہوتا ہے۔"

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ "جو شخص ادائیگی کے وقت سے پہلے تنگ دست کو مہلت دے اسے ہر روز

٦٥٥- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۳۴/۴) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ مجھے یعنی محقق کو یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

٦٥٦- مسند احمد ۳۵۱/۵۔ سنن ابن ماجه كتاب الصدقات باب انظار المعسر' بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند میں نفیع بن حارث اعمی کوئی بالاتفاق ضعیف راوی ہے' مستدرك حاكم ۲۹/۲ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

وَالْحَاكِمُ بِالثَّانِيَةِ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

اس کے برابر صدقے کا ثواب ہوتا ہے اور جب ادائیگی کا وقت ہو جائے پھر وہ اسے مہلت دے تو اسے ہر روز دوگنا صدقے کے برابر ثواب ملتا ہے۔" (اسے احمد نے ذکر کیا ہے۔ الفاظ بھی اسی کے ہیں۔ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں اور ابن ماجہ اور حاکم نے دوسری روایت ذکر کی ہے۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

٦٥٧- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ أَرَادَ أَنْ تُسْتَجَابَ دَعْوَتُهُ وَ أَنْ تُكْشَفَ كُرْبَتُهُ فَلْيُفَرِّجْ عَنْ مُعْسِرٍ)).

٦٥٧- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی مشکل حل ہو جائے اسے تنگ دست (مقروض) کے لیے آسانی پیدا کرنی چاہیے۔" (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب اصطناع المعروف میں ذکر کیا ہے)

٦٥٨- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَقُولُ هٰكَذَا وَ أَوْمَأَ أَبُوعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ وَقَاهُ اللهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ يَقُولُ: ((أَيُّكُمْ يَسُرُّهُ أَنْ يَقِيَه اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّنَا يَسُرُّهُ، قَالَ : ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ وَقَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).

٦٥٨- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور آپ مسجد کی طرف اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔ ابو عبدالرحمٰن نے اپنے ہاتھ کے ساتھ زمین کی طرف اشارہ کیا "جو شخص تنگ دست کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی تیز لو سے بچائے گا۔" (اسے احمد نے ثقہ راویوں والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) ابن ابی الدنیا نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ فرما رہے تھے "تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی لو سے بچائے۔" ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو ہم میں سے ہر ایک پسند کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا "جو شخص تنگ دست کو مہلت دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی لو سے بچائے گا۔"

٦٥٧- مجھے یہ کتاب مطبوع نہیں مل سکی۔

٦٥٨- مسند احمد ٣٢٧/١۔

٦٥٩- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا إِلَى مَيْسَرَتِهِ أَنْظَرَهُ اللهُ بِذَنْبِهِ إِلَى تَوبَتِهِ)).

۶۵۹- حضرت (عبداللہؓ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی ہونے تک مہلت دیتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ کرنے تک اس کے گناہ کو نظر انداز کرتے ہیں۔" (ابن ابی الدنیا' طبرانی)

٦٦٠- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَومَ الْقِيَامَةِ)).

۶۶۰- حضرت شداد بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص تنگ دست کو مہلت دیتا ہے یا (اپنا قرض) اس پر صدقہ کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے سائے تلے جگہ دے گا۔" (طبرانی)

٦٦١- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ طَلَبَ غَرِيْمًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ، ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ: إِنِّي مُعْسِرٌ قَالَ: آللهِ؟ قَالَ : آللهِ، قَالَ : فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ لَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۶۱- حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک مقروض سے قرض کا مطالبہ کیا تو وہ چھپ گیا۔ پھر وہ ان سے ملا تو کہنے لگا میں تنگ دست ہوں۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم۔ اس نے کہا اللہ کی قسم۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جو شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نجات دے اسے چاہئے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے۔" (مسلم)

٦٦٢-وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أُتِيَ اللهُ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: - وَلاَ يَكْتُمُونَ اللهَ حَدِيْثًا - قَالَ : يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالاً، فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي

۶۶۲- حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک بندہ لائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے (دنیا میں) مال و دولت دیا تھا۔ اسے کہے گا دنیا میں تو نے کیا کیا؟ ابو قتادہ نے کہا وَلاَ يَكْتُمُونَ اللهَ حَدِيْثًا (لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے) وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے مال و دولت دیا تھا' میں

۶۵۹- ابن ابی الدنیا کی مطبوعہ کتاب نہیں مل سکی۔معجم کبیر طبرانی ۱۱/۱۵۱' ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۳۵/٤) میں کہا ہے اس کی سند میں حکم بن جارود کو ازدی نے ضعیف قرار دیا ہے اور حکم کے شیخ اور شیخ الشیخ کا مجھے علم نہیں ہو سکا۔

۶۶۰- معجم اوسط طبرانی ۱۱۶/۳' ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۳٤/٤) میں کہا ہے اس کی سند میں یحییٰ بن سلام افریقی راوی ضعیف ہے۔

۶۶۱- صحیح مسلم کتاب المساقاۃ باب فضل انظار المعسر۔

الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ. فَقَالَ اللهُ تَعَالَى : أَنَا أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِي)) فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَ أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا مَوْقُوفًا عَلَى حُذَيْفَةَ وَ مَرْفُوعًا عَنْ عُقْبَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ.

لوگوں کے ساتھ تجارت کرتا تھا' نرمی کرنا میری عادت تھی- لہٰذا میں خوشحال کے لیے آسانی پیدا کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا- اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تجھ سے زیادہ اس لائق ہوں- میرے بندے سے درگزر کرو-" حضرات عقبہ بن عامر اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما دونوں کہنے لگے ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے-(اسے مسلم نے اسی طرح حذیفہ سے موقوف اور عقبہ اور ابو مسعود سے مرفوع ذکر کیا ہے)

٦٦٣- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا :أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا ، قَالُوا : تَذَكَّرْ ، قَالَ: كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوْا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ، قَالَ اللهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ؟ قَالَ: فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِّرَ فَقَالَ كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۶۶۳- انہی (حضرت حذیفہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح فرشتوں نے قبض کی اور اسے کہنے لگے کیا تم نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا نہیں- فرشتوں نے کہا یاد کر' اس نے کہا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے نوجوانوں کو ہدایت کیا کرتا تھا کہ تنگ دست کو مہلت دیا کرو اور خوش حال سے درگزر کیا کرو- اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اس سے درگزر کر جاؤ- ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آدمی فوت ہو گیا اور وہ جنت میں داخل ہو گیا- اس سے پوچھا گیا تو کیا عمل کرتا تھا؟ راوی کہتا ہے کہ اسے یاد آیا یا اسے یاد کرایا گیا اور وہ کہنے لگا میں لوگوں کے ساتھ تجارت کرتا تھا تنگ دست کو مہلت دے دیتا تھا اور نوٹ یا نقدی لینے میں درگزر کیا کرتا تھا-" (بخاری' مسلم)

٦٦٤- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا

۶۶۴- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک آدمی لوگوں کو قرض دیتا اور اپنے ملازم سے کہتا جب تو تنگ دست کے پاس جائے تو اس سے درگزر کیا کر شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کر

۶۶۲- صحیح مسلم ایضاً۔

۶۶۳- صحیح بخاری کتاب البیوع باب من انظر معسراً' صحیح مسلم ایضاً۔

فَتجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَتجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللهَ فَتجَاوَزَ عَنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَلَفْظُهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ رَجُلاً لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَاعَسُرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللهُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ ؟ قَالَ : لاَ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ لِي غُلاَمٌ وَكُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ يَتقَاضَى قُلْتُ لَهُ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ اللهُ تَعَالَى: قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ)).

جائے۔وہ اللہ تعالیٰ کے پاس گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا۔" (بخاری مسلم)

اسے نسائی نے بھی ذکر کیا ہے۔البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک آدمی نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی۔وہ لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے ملازم سے کہتا جتنا ہو سکے وہ لے لینا اور جو مشکل ہو چھوڑ دینا اور درگزر کرنا شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کر جائے۔جب وہ فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے کہا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی؟ اس نے کہا نیکی تو کوئی نہیں کی' البتہ میرا ایک ملازم تھا میں لوگوں کو قرضہ دیا کرتا تھا جب اسے قرض لینے کے لیے بھیجتا تو اسے کہتا جو ہو سکے وہ لینا اور جو مشکل ہو وہ چھوڑ دینا اور درگزر کرنا شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کر جائے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ سے درگزر کیا۔"

www.KitaboSunnat.com

ثَوَابُ الْقَرْضِ
ادھار دینے کا ثواب

٦٦٥- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ إِلاَّ كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ، وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مُخْتَصَرًا قَالَ: ((كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ)).

۶۶۵- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو مسلمان کسی مسلمان کو دو دفعہ قرض دے وہ اسے ایک دفعہ صدقہ دینے کے برابر ہو گا۔" (ابن ماجہ' ابن حبان)

اسے طبرانی نے ان الفاظ کے ساتھ بالاختصار ذکر کیا ہے کہ "ہر قرض صدقہ ہے۔"

٦٦٦- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِي

۶۶۶- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۶۶۴- صحیح بخاری ایضاً' صحیح مسلم ایضاً' سنن نسائی کتاب البیوع باب حسن المعاملة والرفق فی المطالبة۔

۶۶۵- سنن ابن ماجه کتاب الصدقات باب القرض' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۴۹/۷' معجم کبیر طبرانی ۹/ ۲۲۵۔

۶۶۶- سنن ابن ماجہ۔بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند میں خالد بن یزید راوی کو احمد بن معین' ابوداؤد' نسائی' ابوزرعہ اور دارقطنی نے ضعیف کہا ہے۔شعب الایمان بیہقی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا : الصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ)).

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس رات مجھے سیر کرائی گئی میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے کا ثواب دس گنا اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔" (ابن ماجہ' بیہقی)

٦٦٧- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ فَرَأَى مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهَا الصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَ الْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ عُتْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ. وَفِي تَوْثِيقِهِ خِلَافٌ.

۶۶۷- حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "ایک آدمی جنت میں داخل ہوا' اس نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ دس گنا ہو جاتا ہے اور قرض اٹھارہ گنا۔" (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عتبہ بن حمید ہے جس کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے)

٦٦٨- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : [حديث] حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَمَعْنَى قَوله: ((مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ)) إِنَّما يَعْنِي به قرض الدرهم وقوله: ((أو هدى زُقَاقًا)) إنما يعني به هداية الطريق وهو إرشاد السبيل وتقدم في الباب قَبْلَهُ حديث أبي هريرة وفيه ((مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ)).

۶۶۸- حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص دودھ کا تحفہ دے یا قرض دے یا راستہ بتلائے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔" (احمد' ابن حبان' ترمذی اور اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

پچھلے باب میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث گزر چکی ہے کہ "جو شخص کسی تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں آسانی کرے گا۔"

۶۶۷- معجم کبیر طبرانی ۲۹۷/۷۔

۶۶۸- مسند احمد ٢٨٥/٤' صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢٧٨/٧' سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی المنحة۔

ثَوَابُ مَنْ أَدَانَ دَيْنًا وَهُوَ يَنْوِي وَفَاءَهُ

٦٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٦٧٠- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللهُ عَنهَا تَدَّانُ فَتُكْثِرُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِي ذَلِكَ وَلَامُوهَا وَوَجَدُوا عَلَيْهَا ،فَقَالَتْ : لَا أَتْرُكُ الدَّيْنَ ، وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِيْلِي وَصَفِيِّ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا يَعْلَمُ اللهُ أَنَّهُ يُرِيْدُ قَضَاءَهُ إِلَّا أَدَّاهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

٦٧١- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تَدَّانُ فَقِيلَ لَهَا مَالَكِ وَلِلدَّيْنِ؟ وَلَكِ عَنْهُ مَنْدُوحَةٌ ، قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ كَانَتْ لَهُ نِيَّةٌ فِي أَدَاءِ دَيْنِهِ إِلَّا كَانَ لَهُ مِنَ اللهِ عَوْنٌ)) فَأَنَا أَلْتَمِسُ ذَلِكَ

واپس کرنے کی نیت سے قرض لینا (ثواب)

۶۶۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص لوگوں سے ادا کرنے کی نیت سے قرض لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیتا ہے اور جو شخص لوگوں سے ضائع کرنے کی نیت سے قرض لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضائع کر دیتا ہے۔" (بخاری)

۶۷۰- حضرت عمران بن حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا قرض لیتیں اور زیادہ لے لیتیں' اس کے گھر والوں نے اس بارے میں اسے برا بھلا کہا اور اس پر ناراض بھی ہوئے۔ تو اس نے کہا میں قرض رہنے نہیں دیتی' میں نے اپنے خلیل اور اپنے حبیب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جو آدمی قرض لے' اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو کہ وہ اسے واپس کرنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی اس کی طرف سے ادا کر دیتا ہے۔" (نسائی' ابن ماجہ' ابن حبان)

۶۷۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ قرض لیا کرتی تھی اور اسے کہا گیا کہ تم قرض لیتی ہو جب کہ تم اس سے مستغنی بھی رہ سکتی ہو۔ اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس شخص کی نیت ہو کہ وہ قرض ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے تو میں اس مدد کو تلاش کرتی ہوں۔" (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری

۶۶۹- صحیح بخاری کتاب الاستقراض باب من اخذ اموال الناس۔

۶۷۰- سنن نسائی کتاب البیوع باب التسھیل فیہ' سنن ابن ماجہ کتاب الصدقات باب من أدان دینا وھو ینوی قضائہ' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۴۹/۷۔

الْعَونَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلاَّ أَنَّ فِيهِ إِنْقِطَاعًا. وَالطَّبَرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((كَانَ لَهُ مِنَ اللهِ عَونٌ وَسَبَّبَ لَهُ رِزْقًا)).

والے ہیں) لیکن اس میں انقطاع ہے- طبرانی نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے- البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے رزق کا کوئی سبب پیدا کر دیتے ہیں-"

٦٧٢- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ اللهَ مَعَ الدَّائِنِ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُهُ اللهُ)) قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِخَازِنِهِ اِذْهَبْ فَخُذْ لِي بِدَيْنٍ [فإني أكره أن أبيت ليلة إلا والله معي بعد الذي سَمِعْتُهُ من رسول الله ﷺ. رواه ابن ماجه بإسناد حسن والحاكم، وقال: صحيح الإسناد].

۶۷۲- حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک مقروض کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ پورا قرض ادا نہ کر دے بشرطیکہ اس نے وہ قرض ناجائز کام کے لیے نہ لیا ہو-

عبداللہ بن جعفر اپنے خزانچی سے کہا کرتے تھے' جاؤ مجھے قرض لا دو- رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سننے کے بعد میں ایک رات بھی اللہ کی معیت کے بغیر گزارنا پسند نہیں کرتا- (اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے- حاکم نے اسے بیان کرنے کے بعد صحیح الاسناد قرار دیا ہے)

٦٧٣- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِي دَيْنًا ثُمَّ جَهَدَ فِي قَضَائِهِ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَهُ فَأَنَا وَلِيُّهُ)) رواه أحمد بإسناد جيد.

۶۷۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت میں سے جو شخص قرض لیتا ہے' پھر اس کی ادائیگی میں اسے مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ ادائیگی سے پہلے مر جاتا ہے' میں اس کا ذمہ دار ہوں-" (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٦٧٤- وَعَنِ الْقَاسِمِ مولى معاوية: أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ

۶۷۴- حضرت معاویہؓ کے غلام قاسم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سنی ہے "جو شخص ادا کرنے کی نیت سے قرض لے اور ادا

۶۷۱- مسند احمد ۶/ ۷۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے وقالت فانا احب ان لا یزال معی من اللہ حارس وفیہ قصۃ لیکن مجھے (محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی-

۶۷۲- سنن ابن ماجہ کتاب الصدقات باب من ادان دینا وھو ینوی قضائہ- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند صحیح ہے- مستدرک حاکم ۲/ ۲۳' ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ بالا فیصلے میں اتفاق کیا ہے-

۶۷۳- مسند احمد ۶/ ۷۴-

يَقْضِيَهُ، حَرِيصٌ عَلَى أَنْ يُؤَدِّيَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَقْضِ دَيْنَهُ فَإِنَّ اللهَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُرْضِيَ غَرِيمَهُ بِمَا شَاءَ مِنْ عِنْدِهِ وَيَغْفِرَ لِلْمُتَوَفَّى وَمَنْ تَدَيَّنَ بِدَيْنٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ لَا يَقْضِيَهُ فَمَاتَ عَلَى ذٰلِكَ لَمْ يَقْضِ دَيْنَهُ فَإِنَّهُ يُقَالُ لَهُ أَظَنَنْتَ أَنَّا لَنْ نُوَفِّيَ فُلَانًا حَقَّهُ مِنْكَ فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَتُجْعَلُ زِيَادَةً فِي حَسَنَاتِ رَبِّ الدَّيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ رَبِّ الدَّيْنِ فَجُعِلَتْ فِي سَيِّئَاتِ الْمَطْلُوبِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَقَالَ: هٰكَذَا جَاءَ مُرْسَلًا.

کرنے کی پوری کوشش کرے' پھر وہ ادا کیے بغیر مر جائے اللہ تعالیٰ اس کے قرض خواہ کو اپنی طرف سے کسی بھی چیز کے ساتھ راضی کر سکتا ہے اور فوت شدہ کو معاف کر سکتا ہے اور جو شخص واپس نہ کرنے کی نیت سے قرض لے کر مر جائے اسے کہا جائے گا کیا تیرا خیال تھا کہ ہم فلاں آدمی کو تجھ سے قرض نہیں دلوائیں گے - لہٰذا اس کی نیکیاں لے کر قرض خواہ کی نیکیوں پر بطور اضافہ شامل کر دی جائیں گی - اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں گی تو قرض خواہ کے گناہ اٹھا کر مقروض کے گناہوں میں شامل کر دیئے جائیں گے -" (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اسی طرح مرسل بیان ہوئی ہے)

٦٧٥- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِينَارٌ أَوْ دِرْهَمٌ قُضِيَ مِنْ حَسَنَاتِهِ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيُّ أَطْوَلَ مِنْهُ وَلَفْظُهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الدَّيْنُ دَيْنَانِ فَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَنْوِي قَضَاءَهُ فَأَنَا وَلِيُّهُ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَنْوِي قَضَاءَهُ فَذَاكَ الَّذِي يُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ لَيْسَ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ)).

٦٧٥- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے درہم یا دینار ہو وہ اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا (کیونکہ وہاں دینار اور درہم نہیں ہوگا) -" (اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) طبرانی نے اس سے لمبی حدیث ذکر کی ہے - اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قرضے کی دو قسمیں ہیں - جو شخص ادا کرنے کی نیت سے فوت ہوتا ہے میں اس کا ذمہ دار ہوں گا اور جو شخص عدم ادائیگی کی نیت کے ساتھ فوت ہو جائے اس کی نیکیاں لی جائیں گی کیونکہ اس دن کوئی درہم و دینار نہیں ہوگا -"

٦٧٦- وَخَرَّجَ الْحَاكِمُ بِإِسْنَادِهِ

٦٧٦- حضرت ابوامامہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے

٦٧٤- شعب الایمان بیہقی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

٦٧٥- سنن ابن ماجه کتاب الصدقات باب التشديد في الدين - بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند کے ایک راوی محمد بن ثعلب بن سواء کے متعلق ابو حاتم نے کہا ہے کہ میں نے اس سے ملاقات کی' لیکن اس کی حدیث نہیں لکھی اور دیگر محدثین نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا - اسی طرح سند کے باقی تمام راوی صحیح مسلم کی شرط کے مطابق ثقہ ہیں - مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم طبرانی کے مطبوعہ اجزاء میں نہیں مل سکی-

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا ((مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَفِي نَفْسِهِ وَفَاؤُهُ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَى غَرِيمَهُ بِمَا شَاءَ وَمَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَ لَيْسَ فِي نَفْسِهِ وَفَاؤُهُ ثُمَّ مَاتَ واقْتَصَّ اللّٰهُ تَعَالَى لِغَرِيمِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سے بیان کیا ہے کہ "جو شخص قرض لے اور اس کے دل میں اسے ادا کرنے کی نیت ہو' پھر اسے موت آجائے اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے گا اور اس کے قرض خواہ کو جس چیز سے چاہے گا خوش کر دے گا اور جو شخص قرض لے اور اس کے دل میں واپس کرنے کی نیت نہ ہو پھر وہ مر جائے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قرض خواہ کو اس سے بدلہ لے کر دے گا-" (حاکم)

٦٧٧- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَدْعُو اللّٰهُ بِصَاحِبِ الدَّيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُوقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُقَالُ : يَا ابْنَ آدَمَ فِيمَا أَخَذْتَ هَذَا الدَّيْنَ؟ وَفِيمَا ضَيَّعْتَ حُقُوقَ النَّاسِ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أَخَذْتُهُ فَلَمْ آكُلْ وَلَمْ أَشْرَبْ وَلَمْ أَلْبَسْ وَلَمْ أُضَيِّعْ وَلَكِنْ أَتَى عَلَيَّ إِمَّا حَرَقٌ وَ إِمَّا سَرَقٌ وَإِمَّا وَضِيعَةٌ فَيَقُولُ اللّٰهُ :صَدَقَ عَبْدِي أَنَا أَحَقُّ مَنْ قَضَى عَنْكَ فَيَدْعُو [اللّٰه] بِشَيْءٍ فَيَضَعُهُ فِي كِفَّةِ مِيزَانِهِ فَتَرْجَحُ حَسَنَاتُهُ عَلَى سَيِّئَاتِهِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ)): (الْوَضِيعَةُ) بفتح الواو و كسر الضاد المعجمة هي أن يشترى السلعة بثمن ويبيع بأقلّ منه.

۶۷۷- حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلائے گا' اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا- اسے کہا جائے گا اے ابن آدم! تم نے یہ قرض کس لیے لیا تھا؟ تم نے لوگوں کے حقوق کیوں ضائع کیے تھے؟ وہ کہے گا اے میرے رب! تو جانتا ہے کہ قرض لے کر نہ تو میں نے اسے کھایا' نہ پیا' نہ پہنا اور نہ ہی ضائع کیا- لیکن یا تو آگ لگی یا چوری ہو گیا یا خسارہ ہو گیا- اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے سچ بولا ہے- میں تیری طرف سے ادائیگی کا زیادہ حق دار ہوں- اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوائے گا اور اسے اس کے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دے گا- اس طرح اس کی نیکیاں گناہوں سے بڑھ جائیں گی اور وہ اس کی بے پناہ رحمت کے باعث جنت میں داخل ہو جائے گا-" (اسے احمد اور بزار نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٦٧٨- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

۶۷۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

۶۷۶- مستدرك حاكم ۲۳۲-۲ ذہبی نے کہا ہے بشر متروک ہے-

۶۷۷- مسند احمد ۱۹۷/۱ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۳۳/٤) میں کہا ہے اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے ایک راوی صدقہ الدقیقی کو مسلم بن ابراہیم نے ثقہ قرار دیا ہے اور ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے- مجھے (یعنی محقق کو) مسند بزار کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

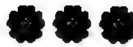
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ((سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ قَالَ: ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ: كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا [قال] فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ: كَفَى بِاللهِ كَفِيلاً، قَالَ: صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهُ يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ. فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ، وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهَا ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا الْبَحْرَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي تَسَلَّفْتُ فُلاَنًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلاً فَقُلْتُ كَفَى بِاللهِ كَفِيلاً. فَرَضِيَ بِكَ، وَسَأَلَنِي شَهِيدًا، فَقُلْتُ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ. وَإِنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ، وَإِنِّي اسْتَوْدَعْتُكَهَا، فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ. ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا الْخَشَبَةُ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ. ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ ”اس نے ایک آدمی سے ایک ہزار دینار قرض مانگا۔ اس نے کہا گواہ لاؤ‘ وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ ہی گواہ کافی ہے۔ اس نے کہا ضامن لاؤ۔ وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ ہی ضامن کافی ہے۔ اس نے کہا تو نے درست کہا ہے اور اسے مقررہ مدت کے لیے قرض دے دیا۔ اس نے بحری سفر کیا۔ اپنا کام مکمل کیا اور ایک سواری کی تلاش میں نکلا تاکہ مقررہ وقت پر واپس آئے۔ اسے کوئی سواری نہ مل سکی۔ اس نے ایک لکڑی لی‘ اسے کریدا اور اس میں ہزار دینار رکھ دیئے اور اپنی طرف سے ایک پیغام بھی قرض خواہ کے نام لکھ کر اس میں رکھ دیا۔ پھر اس کو اوپر سے بند کر دیا۔ پھر اسے سمندر کی طرف لایا اور کہنے لگا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ایک ہزار دینار قرض لیا تھا‘ اس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا۔ میں نے کہا تھا اللہ کی ضمانت کافی ہے۔ وہ تجھ پر رضامند ہو گیا تھا۔ اس نے مجھ سے گواہ مانگا تھا۔ میں نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ وہ تجھ پر رضامند ہو گیا تھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ مجھے کوئی سواری مل جائے تاکہ میں اس کی امانت اسے پہنچا سکوں لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ میں یہ امانت تیرے سپرد کر رہا ہوں۔ پھر اس نے اسے سمندر میں پھینک دیا یہاں تک کہ وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور خود واپس آ کر اپنے وطن جانے کے لیے سواری کی تلاش شروع کر دی۔ پھر وہ آدمی نکلا جس نے اسے قرض دیا تھا‘ وہ دیکھ رہا تھا کہ شاید کوئی سواری اس کی رقم لے آئی ہو‘ اچانک وہی رقم والی لکڑی سامنے آئی۔ اس نے اسے گھر کا

۶۷۸۔ صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب ما یستخرج من البحر‘ سنن کبری نسائی تحفۃ الاشراف(۱۰/۱۵۶)۔

أَسْلَفَهُ وَأَتَى بِالأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ : وَاللهِ مَازِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ،قَالَ: فَإِنَّ اللهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَهُ فِي الْخَشَبَةِ. فَانْصَرَفَ بِالأَلْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مُعَلَّقًا مَجْزُومًا وَ مَجْزُومَاتُهُ صَحِيحَةٌ. وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ مُسْنَدًا: قوله (زَجَّجَ) بزاي وجيمين معناه طلى نقر الخشبة بما يمنع سقوط شيءٍ منه كالرَّصَاصِ والزِّفت ونحو ذلك: وقوله (حَتَّى وَلَجَتْ) أي دَخَلَتْ فِيهِ وغابت عَنْ عَيْنِهِ.

ایندھن بنانے کے لیے اٹھالیا-جب اسے کھولا تو اسے وہ رقم مع تحریر ملی- پھر مقروض بھی آگیا-اس کے پاس ایک ہزار دینار تھا-اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے تیری رقم پہنچانے کے لیے سواری تلاش کرنے کی پوری کوشش کی،لیکن مجھے اس سے پہلے کوئی سواری نہیں ملی جس کے ذریعے میں آیا ہوں- قرض خواہ کہنے لگا اللہ تعالٰی نے تیری طرف سے وہ قرض پہنچا دیا ہے جو تو نے لکڑی میں ڈال کر بھیجا تھا- پھر وہ ہزار دینار لیے گھر واپس ہوا-(اسے بخاری نے باوثوق طور پر معلق ذکر کیا ہے اور اس کی باوثوق طور پر بیان کی گئی معلقات صحیح ہوتی ہیں-نیز اسے نسائی وغیرہ نے باسند بھی ذکر کیا ہے)





٨- أبوابُ الصَّوم

٨- روزے کے ابواب

ثَوَابُ الصَّوْمِ

روزے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الاحزاب : ٣٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں- کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے-"

وَقَالَ تَعَالَى ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيْئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾ [الحاقة : ٢٤] قَالَ وَكِيْعٌ وَغَيْرُهُ: هِيَ أَيَّامُ الصَّوْمِ، إِذْ تَرَكُوا فِيْهَا الأَكْلَ وَالشُّرْبَ.

اور فرمایا: "جو عمل تم ایام گذشتہ میں آگے بھیج چکے ہو اس کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو-"

حضرت وکیع اور دیگر مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے مراد روزے کے دن ہیں کیونکہ ان دنوں میں انہوں نے کھانا اور پینا چھوڑ دیا تھا-

٦٧٩- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((فَإِذَا دَخَلَ

٦٧٩- حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جنت میں ایک دروازے کو ریان کہا جاتا ہے- قیامت کے دن روزہ دار اس میں سے داخل ہوں گے- ان کے علاوہ اس میں سے کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا- جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا- پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہو گا-" (بخاری' مسلم) اسے ابن خزیمہ نے بھی ذکر کیا ہے' البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "جب آخری روزہ دار

٦٧٩- صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین' صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام' صحیح ابن خزیمہ ١٩٩/٣-

آخِرُهُمْ اُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)).

۶۸۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْس مُحَمَّد بِيَدِهِ لَخلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَ إِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ فِي إِحْدَى رِوَايَاتِهِ ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ تَعَالَى : إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ: كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِى بِهِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلَخلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

داخل ہو گا تو اسے بند کر دیا جائے گا- جو داخل ہو گا وہ مشروب پئے گا اور جو پئے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی"

۶۸۰- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ رب العزت نے فرمایا ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے البتہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا- روزہ ڈھال ہے- جس دن تم میں سے کوئی شخص روزہ دار ہو وہ نہ تو فحش کام کرے اور نہ شور و شغب- اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑے' اسے کہے کہ میں روزہ دار ہوں- اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے- روزہ دار کے لیے دوہری خوشی ہوتی ہے' ایک خوشی افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب کی ملاقات کے وقت-" (اسے بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ہے) مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ "ابن آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے- ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک ہو جاتی ہے- اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزہ اس سے مستثنیٰ ہے- وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا (روزہ دار) میرے لیے اپنی خواہش اور کھانا ترک کر دیتا ہے- روزہ دار کو دو خوشیاں ہوتی ہیں' ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہو گی- روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے-" ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارا پروردگار فرماتا ہے ہر نیکی (کا ثواب) دس گنا سے سات سو گنا تک ہوتا ہے- لیکن روزہ

۶۸۰- صحیح بخاری کتاب اللباس باب مایذکر فی المسک' صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام' سنن ترمذی کتاب الصیام باب ماجاء فی فضل الصوم۔

وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ ،قَالَ اللهُ : إِلاَّ الصِّيَامُ فَهُوَ لِي وَ أَنَا أَجْزِى بِهِ يَدَعُ الطَّعَامَ مِنْ أَجْلِي ، وَيَدَعُ الشَّرَابَ مِنْ أَجْلِي، وَيَدَعُ لَذَّتَهُ مِنْ أَجْلِي ، وَيَدَعُ زَوْجَتَهُ مِنْ أَجْلِي، وَلَخلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقَى رَبَّهُ)). ((الرَّفَثُ)) بالتحريك و المراد به هنا الفحش ورديء الكلام : و (الْجُنَّةُ) بضم الجيم هو ما يجن الإنسان أي يستره والمعنى أنَّ الصَّوْمَ يَسْتُرُ صَاحِبَهُ ويقيه من ارتكابِ الْمَعَاصِي والوقوع في المآثم الموجبة لدخول النار: (والْخُلُوفُ) بضم الخاء المعجمة هو تغير رائحة الفم من الصوم.

میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا- روزہ دوزخ سے ڈھال ہے- روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے- اگر روزے کی حالت میں تمہارے ساتھ کوئی بیوقوف احمقانہ سلوک کرے تو تم کہو میں روزہ دار ہوں' میں روزہ دار ہوں-" ابن خزیمہ کی ایک روایت اس طرح ہے کہ "ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے- ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک (بڑھ جاتی) ہے- اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزے کے ماسوا' وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا روزدار میرے لیے کھانا چھوڑ دیتا ہے اور میری وجہ سے پینا چھوڑتا ہے' میری وجہ سے اپنی لذت چھوڑتا ہے اور میری وجہ سے اپنی بیوی (سے جماع) کو چھوڑ دیتا ہے- روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہوتی ہیں- ایک خوشی جب وہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی ہو گی جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا-"

٦٨١- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الأَعْمَالُ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ سَبْعٌ عَمَلاَنِ مُوجِبَانِ وَعَمَلاَنِ بِأَمْثَالِهِمَا وَعَمَلٌ بِعَشَرَةِ أَمْثَالِهِ وَعَمَلٌ بِسَبْعِمِائَةٍ وَعَمَلٌ لاَيَعْلَمُ ثَوَابَ عَامِلِهِ إِلاَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَأَمَّا الْمُوجِبَانِ فَمَنْ لَقِيَ اللهَ يَعْبُدُهُ مُخْلِصًا لاَ يُشْرِكُ بِهِ

٦٨١- حضرت (عبداللہؓ) ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال سات قسم کے ہیں- دو عمل (جنت کو) واجب کرنے والے ہیں- دو عمل برابر کے ثواب والے ہیں- ایک عمل دس گنا ثواب والا ہے- ایک عمل سات سو گنا ثواب والا اور ایک عمل کا ثواب اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا- جنت کو واجب کرنے والے دو کام یہ ہیں کہ بندہ خالص نیت ہو کر اس کی عبادت کرتے ہوئے اس سے جا ملے' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ

شَيْئًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ لَقِيَ اللهَ قَدْ أَشْرَكَ بِهِ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً جُزِيَ بِهَا، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا جُزِيَ مِثْلَهَا، وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً جُزِيَ عَشْرًا، وَمَنْ أَنْفَقَ مَالَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ضُعِّفَتْ لَهُ نَفَقَتُهُ، الدِّرْهَمُ بِسَبْعِمِائَةٍ، وَالدِّيْنَارُ بِسَبْعِمِائَةٍ، وَالصِّيَامُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، لَا يَعْلَمُ ثَوَابَ عَامِلِهِ إِلَّا اللهُ عَزَّوَجَلَّ)).

کرے' اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی- اسی طرح جو شخص شرک کرتے ہوئے اللہ سے جا ملے' اس کے لیے دوزخ واجب ہو جاتی ہے- جو شخص کوئی برائی کرتا ہے اس کے برابر سزا ملتی ہے- اسی طرح جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اسے کر نہیں پاتا اسے اس کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص نیکی کر لیتا ہے اسے دس گنا ثواب ملتا ہے- جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی دولت خرچ کرتا ہے اسے ایک درہم کے بدلے سات سو اور ایک دینار کے بدلے سات سو کا ثواب ملتا ہے- روزہ اللہ عزوجل کے لیے ہے' اسے رکھنے والے کا ثواب اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا-"

۶۸۲- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَاعِدْلَ لَهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِيَ اللهُ بِهِ قَالَ: ((عَلَيْكَ

۶۸۲- حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتائیں- آپ نے فرمایا "روزہ رکھ' اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے-" میں نے (پھر) عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی (اور) عمل بتائیں- آپ نے فرمایا "روزہ رکھ اس کے برابر کوئی عمل نہیں-" میں نے (پھر) عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی (اور) عمل بتائیں آپ نے فرمایا "روزہ رکھ اس کے برابر کوئی عمل نہیں-" (اسے نسائی' ابن خزیمہ اور حاکم نے ذکر کیا ہے- نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

نسائی میں ایک اور روایت یہ ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسے کام کا حکم دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے- آپ نے فرمایا "روزہ رکھ' اس جیسا کوئی

۶۸۱- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۶۸۲- سنن نسائی کتاب الصیام باب فضل الصیام' صحیح ابن خزیمہ ۱۹۴/۳' مستدرک حاکم ۴۲۱/۱' ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۰/۵' ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۷۹/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی-

بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لاَ مِثْلَ لَهُ)) وَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي حَدِيْثٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لاَمِثْلَ لَهُ)) قَالَ: فَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ لاَ يُرَى فِي بَيْتِهِ الدُّخَانَ نَهَارًا إِلاَّ إِذَا نَزَلَ بِهِمْ ضَيْفٌ.

کام نہیں۔" ابن حبان نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا "روزہ رکھ اس جیسا کوئی عمل نہیں۔" راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت ابوامامہؓ کے گھر مہمان کی آمد کے ماسوا کبھی دھواں نظر نہ آتا۔

۶۸۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اغْزُوْا تَغْنَمُوْا وَصُوْمُوْا تَصِحُّوا وَسَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رِجَالُ إِسْنَادِهِ ثِقَاتٌ.

۶۸۳- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جہاد کرو تم محفوظ ہو جاؤ گے' تم روزے رکھو تم صحت مند ہو جاؤ گے' سفر کرو تم غنی ہو جاؤ گے۔ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں)

۶۸۴- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ وَالصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ)).

۶۸۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر چیز کی زکاۃ ہوتی ہے' جسم کی زکاۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔" (ابن ماجہ)

۶۸۵- [وَعَنْهُ] عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَ حِصْنٌ حَصِيْنٌ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۶۸۵- انہی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "روزہ ڈھال ہے اور دوزخ سے بچاؤ کے لیے مضبوط قلعہ ہے۔" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۶۸۶- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ، وَصِيَامٌ حَسَنٌ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ مِنْ

۶۸۶- حضرت عثمان ابن ابی العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جیسے تم میدان جنگ میں (دشمن سے بچاؤ کے لیے) ڈھال استعمال کرتے ہو ایسے ہی روزہ دوزخ سے (بچاؤ کے لیے) ڈھال ہے۔ بہتر (طریقہ) ہر ماہ تین دن روزہ

۶۸۴- سنن ابن ماجه كتاب الصيام باب الصوم زكاة الحسد۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے حدیث کی دونوں سندیں ضعیف ہیں کیوں کہ دونوں کا دارومدار موسیٰ بن عبیدہ زیدی پر ہے اور وہ بالاتفاق ضعیف ہے۔

۶۸۵- مسند احمد ۴۰۲/۲۔

۶۸۶- صحيح ابن خزيمه ۱۹۳/۳۔

كُلِّ شَهْرٍ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ .

رکھتا ہے۔" (ابن خزیمہ)

٦٨٧- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۶۸۷- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ ڈھال ہے۔ بندہ اس کے ذریعے آگ سے بچتا ہے۔" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٦٨٨- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ :النَّاسُ غَادِيَانِ فَغَادٍ فِي فِكَاكِ نَفْسِهِ فَمُعْتِقُهَا وَغَادٍ فَمُوبِقُهَا يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ : الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يَذْهَبُ الْجَلِيدُ عَلَى الصَّفَا)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۶۸۸- حضرت کعب بن عجرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے کعب بن عجرہ! صبح صبح دو قسم کے لوگ جاتے ہیں۔ ایک جاتا ہے اپنے نفس کو چھڑانے کے لیے' وہ اسے آزاد کرانے والا ہوتا ہے۔ ایک جاتا ہے وہ اسے ہلاک کرنے والا ہوتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! نماز قرب الٰہی کا ذریعہ ہے' روزہ ڈھال ہے' صدقہ آگ کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے چکنے پتھر سے پالا پھسل جاتا ہے۔" (ابن حبان)

٦٨٩- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصِّيَامُ : أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ. قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَهُوَ كَمَا قَالَ.

۶۸۹- حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت کے دن سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے کھانے اور خواہش نفس سے روکا لہٰذا اس کے متعلق میری سفارش قبول کر اور قرآن کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے رات کے وقت نیند سے روکا لہٰذا اس کے متعلق میری سفارش قبول کر۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔" (احمد' طبرانی' حاکم۔ نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے اور یہ ایسے ہی ہے)

٦٩٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

۶۹۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر کوئی شخص

۶۸۷- مسند احمد ۳۹۶/۳۔

۶۸۸- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲٤/۷۔

۶۸۹- مسند احمد ۱۷٤/۲ طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ اجزاء میں یہ حدیث نہیں مل سکی' مستدرک حاکم ۵۵٤/۱' ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ أَنَّ رَجُلاً صَامَ يَوْمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ أُعْطِيَ مِلْءَ الأَرْضِ ذَهَبًا لَمْ يَسْتَوْفِ ثَوَابَهُ دُوْنَ يَوْمِ الْحِسَابِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ ، وَفِي إِسْنَادِهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ وَبَقِيَّةُ إِسْنَادِهِ ثِقَاتٌ.

ایک دن نفلی روزہ رکھے اور اسے (اس کے عوض) زمین کے بھرنے کے برابر سونا دیا جائے' اس کا ثواب پھر بھی پورا نہیں ہو گا- قیامت کے ثواب سے کم ہو گا-" (اسے ابو یعلی اور طبرانی نے ذکر کیا ہے- اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے' جس کے متعلق علماء کا اختلاف ہے- باقی راوی ثقہ ہیں)

٦٩١- وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ بَاعَدَهُ اللهُ مِنْ جَهَنَّمَ ، كَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَهُوَ فَرْخٌ حَتَّى مَاتَ هَرِمًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَفِي إِسْنَادِهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ.

۶۹۱- انہی (ابو ہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اس قدر دور کر دیتا ہے جتنا ایک کوا بچپن سے لے کر بڑھاپے میں مرنے تک اڑ کر فاصلہ طے کرتا ہے-" (اسے احمد اور بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک نامعلوم راوی ہے)

٦٩٢- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَسْنَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي فَقَالَ: ((مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ ، خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ خُتِمَ لَهُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ . وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ .

۶۹۲- حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ٹیک اپنے سینے کے ساتھ لگوائی' پھر آپ نے فرمایا "جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کے لیے اس کی وجہ سے مہر لگا دی جاتی ہے کہ وہ جنتی ہے- جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے ایک دن روزہ رکھتا ہے اس کے لیے اس کی بنا پر مہر لگا دی جاتی ہے کہ وہ جنتی ہے- جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے صدقہ کرتا ہے اس کے لیے اس کے باعث مہر لگا دی جاتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو گیا-" (اسے احمد نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٦٩٣- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ

۶۹۳- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰؓ کو سمندر کی طرف ایک

۶۹۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۸۲/۳) میں کہا ہے اسے ابو یعلی نے (مسند میں) اور طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم راوی ثقہ ہے' لیکن مدلس ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث نہ مسند ابو یعلی میں مل سکی ہے اور نہ معجم اوسط طبرانی میں-

۶۹۱- مسند احمد ٥٢٦/٢' مسند بزار (كشف الاستار) ٤٨٧/١-

۶۹۲- مسند احمد ۳۹۱/۵-

أَبَا مُوسَى عَلَى سَرِيَّةٍ فِي الْبَحْرِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ قَدْ رَفَعُوا الشِّرَاعَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ إِذَا هَاتِفٌ فَوقَهُمْ يَهْتِفُ: يَاأَهْلَ السَّفِينَةِ قِفُوا أُخْبِرُكُمْ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ اللهُ عَلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَخْبِرْنَا إِنْ كُنْتَ مُخْبِرًا قَالَ:إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَضَى عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ مَنْ [أَعْطَشَ نَفْسَهُ لَهُ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ سَقَاهُ اللهُ يَوْمَ الْعَطَشِ. رواه البزار بإسناد حسن و رواه ابن أبي الدنيا في كتاب الجوع من حديث لقيط عن أبي بُرْدَةَ عن أبي موسى بنحوه إلا أنه قال إِنَّ اللهَ قَضَى عَلَى نَفْسِهِ] أَنَّ مَنْ عَطَّشَ نَفْسَهُ لِلّٰهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ كَانَ عَلَى اللهِ أَنْ يَرْوِيَهُ يَومَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَكَانَ أَبُو مُوسَى يَتَوَخَّى الْيَومَ الشَّدِيْدَ الْحَرِّ الَّذِي يَكَادُ الإِنْسَانُ يَنْسَلِخُ فِيهِ حَرًّا فَيَصُومُهُ. (الشِّرَاعُ) بكسر الشين المعجمه هو قلع السفينة.

فوجی دستے کا کمانڈر بنا کر بھیجا-ایک دفعہ وہ اسی دوران اندھیری رات میں کشتی کا چپو پکڑے ہوئے تھے کہ اچانک اوپر سے آواز آئی ”اے کشتی والو! ٹھہر جاؤ میں تمہیں ایک ایسا فیصلہ سناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق کیا ہے- حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا اگر تو بتا سکتا ہے تو بتا-اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو شخص اس کے لیے گرمی کا ایک دن اپنے آپ کو پیاسا رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے پیاس کے روز سیراب کرے گا-“ (اسے بزار نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے- نیز اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الجوع میں لقیط عن ابی بردہ عن ابی موسیٰ سند کے ساتھ تقریباً اسی طرح ذکر کیا ہے- البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں ”اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو شخص گرمی کا ایک دن اللہ کے لیے اپنے آپ کو پیاسا رکھے گا اللہ تعالیٰ کے لیے ضروری ہو جائے گا کہ اسے قیامت کے دن سیر کر کے پلائے-“

راوی کا بیان کہ حضرت ابو موسیٰؓ سخت گرمی کے دن کی تلاش میں رہتے جس میں گرمی کے باعث کلیجہ منہ کو آرہا ہو اور اس دن روزہ رکھتے-

ثَوَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحتِسَابًا

ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزوں کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ [البقرة : ۱۸۳]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو-“

۶۹۳- مسند بزار (كشف الاستار) ۴۸۸/۱ ابن ابی الدنیا کی کتاب الجوع میں مجھے یہ حدیث نہیں مل سکی-

٦٩٤- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۶۹۴- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص بحالت ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں-" (بخاری، مسلم)

٦٩٥- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخِدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ حُدُوْدَهُ وَتَحَفَّظَ مَايَنْبَغِي [له] أَنْ يَتَحَفَّظَ كَفَّرَ مَا قَبْلَهُ)) رَوَاهُ ابْن حِبَّانَ.

۶۹۵- حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے، اس کے حقوق کو پہچانتا ہے اور اس کی خاطر قابل حفاظت چیز کی حفاظت کرتا ہے، وہ اس کے پہلے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے-(ابن حبان)

٦٩٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۹۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانچ نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہوتے ہیں بشرطیکہ کبائر سے بچا جائے-" (مسلم)

٦٩٧- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَنْ

۶۹۷- حضرت عمرو بن مرہ جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ قضاعہ قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں- میں نے پانچوں نمازیں پڑھی ہیں، رمضان کے روزے بھی رکھے ہیں اور قیام بھی کیا ہے اور زکوٰۃ بھی ادا کی ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۶۹۴- صحیح بخاری کتاب الصوم باب من صام رمضان ایماناً واحتساباً، صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح-

۶۹۵- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۳/۵-

۶۹۶- صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ-

۶۹۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۴۶/۱) میں کہا ہے اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور بزار کے شیخین کے علاوہ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں- میرا خیال ہے، اس کی سند حسن یا صحیح ہے، لیکن مجھے یہ حدیث مسند بزار کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی- صحیح ابن خزیمہ ۳۴۰/۳، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۴/۵-

مَاتَ عَلَى هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ، وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ الْمُصَلُّوْنَ وَ مَنْ يُقِيْمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ الَّتِي كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيَحْتَسِبُ صَوْمَهُ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ)).

"جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے وہ صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہو گا۔" (بزار' ابن خزیمہ' ابن حبان) حضرت عمیر لیثیؓ کی یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نمازی اللہ کے ولی ہیں۔ جو لوگ پانچ فرض نمازیں پڑھتے ہیں' رمضان کے روزے ثواب کی نیت سے رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں وہ اللہ کے اولیاء ہیں۔"

۶۹۸-وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((احْضُرُوا الْمِنْبَرَ)) فَحَضَرْنَا. فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: ((آمِيْن)) فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ، قَالَ: ((آمِيْنَ)) فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ، قَالَ: ((آمِيْنَ)) فَلَمَّا نَزَلَ، قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ، قَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ، قُلْتُ آمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ، قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ: آمِيْنَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۶۹۸- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "منبر کے پاس آ جاؤ" ہم آ گئے۔ جب ایک درجہ چڑھے تو فرمایا "آمین" جب دوسرا چڑھے تو فرمایا "آمین" اور جب تیسرا چڑھے تو فرمایا "آمین۔" جب اترے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایک ایسی چیز سنی ہے جو پہلے نہیں سنا کرتے تھے۔ فرمانے لگے "جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے۔ کہا جسے رمضان بھی ملا لیکن اسے بخشا نہ گیا وہ بد قسمت ہو گیا۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو انھوں نے کہا جس کے سامنے تیرا نام لیا گیا اور اس نے درود نہ بھیجا وہ بھی بد قسمت ہو گیا۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجے پر چڑھا تو انھوں نے کہا جس شخص کی زندگی میں اس کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک بوڑھا ہو گیا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا' وہ بھی بد قسمت ہو گیا۔ میں نے کہا آمین۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۶۹۹- وَ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۶۹۹- نیز اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کے طور پر ذکر کیا ہے۔

۶۹۸- مستدرك حاكم ۱۵۳/٤' ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۶۹۹- صحيح ابن خزيمه ۱۹۲/۳' صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۲/۲

۷۰۰- وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَتَاكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينَ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَ أَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۷۰۰- ابوقلابہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارے پاس ماہ رمضان آگیا ہے وہ ایک مبارک مہینہ ہے- اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں- اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں- جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو اس مہینے میں جکڑ دیا جاتا ہے- اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے- جو شخص اس کی بھلائی سے محروم ہو گیا وہ محروم ہے- (نسائی' بیہقی' ابوقلابہ نے ابوہریرہؓ سے سنا نہیں ہے)

۷۰۱- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۷۰۱- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارے پاس یہ ایک (مبارک) مہینہ آیا ہے' اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اس سے محروم ہو گیا وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہو گیا اور اس کی بھلائی سے محروم ہی حقیقی محروم ہے-" (اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۷۰۲- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ أَيْضًا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((هَذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ إِذَا لَمْ يُغْفَرْ لَهُ

۷۰۲- حضرت انسؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "یہ لو رمضان آگیا ہے- اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں- اس میں شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے- وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جس کی عمر میں رمضان آیا لیکن اس کی بخشش نہ ہوئی- اگر اس کی اس میں بھی بخشش نہ ہوئی تو

۷۰۰- سنن نسائی کتاب الصیام باب ذکر اختلاف علی معمر فیہ' بیہقی کے ہاں مجھے یہ حدیث نہیں مل سکی-
۷۰۱- سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب ماجاء فی فضل شهر رمضان- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند میں عمران بن داؤد ابوالعوام القطان مختلف فیہ راوی ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں-
۷۰۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۲/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں فضل بن عیسیٰ رقاشی راوی ضعیف ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث اوسط میں نہیں ملی-

فِيهِ فَمَتَى؟)).

۷۰۳- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ فِيهِ نَظَرٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا: -وَحَضَرَ رَمَضَانُ- ((أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ يَغْشَاكُمُ اللهُ فِيهِ، فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ وَيَحُطُّ الْخَطَايَا وَيَسْتَجِيبُ فِيهِ الدُّعَاءَ يَنْظُرُ اللهُ إِلَى تَنَافُسِكُمْ وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ فَأَرُوا اللهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيهِ رَحْمَةَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)).

۷۰۴- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتَّى تَكُونَ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْسَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي فِي لَيْلَةٍ فِيهَا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَمِئَةِ حَسَنَةٍ بِكُلِّ سَجْدَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ لَهَا سِتُّونَ أَلْفَ بَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مُوَشَّحٌ بِيَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ فَإِذَا صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ إِلَى مِثْلِ ذَلِكَ

کب ہو گی؟" (طبرانی)

۷۰۳- حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن جب کہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا' فرمایا "تمہارے پاس برکت کا مہینہ رمضان آگیا ہے- اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی آغوش رحمت میں لے لے گا' رحمت نازل فرمائے گا اور گناہ بخش دے گا- دعا قبول کرے گا- اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے باہمی مقابلے کو دیکھے گا اور فرشتوں کے سامنے تمہیں فخریہ طور پر ذکر کرے گا- تم اللہ تعالیٰ کو نیک بن کر دکھاؤ- وہ آدمی بدبخت ہے جو اس مہینے میں اللہ رب العزت کی رحمت سے محروم رہ گیا-" (طبرانی)

۷۰۴- حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' رمضان کے آخر تک ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا- جو مومن رمضان کی رات نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر سجدے کے بدلے ایک ہزار پانچ سو نیکیاں لکھ دیتا ہے اور سرخ یاقوت سے اس کا گھر جنت میں بنا دیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں' ہر دروازے کا ایک سنہری محل ہوتا ہے' جس پر سرخ یاقوت کا جڑاؤ کیا جاتا ہے- جب وہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے اس کے پچھلے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں اور آئندہ رمضان کے پہلے دن تک کے گناہ بھی معاف کر دیے جاتے ہیں اور ہر روز اس کے لیے ستر ہزار فرشتے نماز فجر سے لے کر غروب

۷۰۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۴۲/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن ابی قیس راوی کا ترجمہ مجھے نہیں مل سکا- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ اجزاء میں نہیں مل سکی-

۷۰۴- شعب الایمان بیہقی کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی-

الْيَوْمِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِلَى أَنْ تَوَارَى بِالْحِجَابِ وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ سَجْدَةٍ سَجَدَهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا خَمْسَمِئَةِ عَامٍ)) قَالَ الْبَيْهَقِيُّ : وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْأَحَادِيْثِ الْمَشْهُوْرَةِ مَا يَدُلُّ لِهٰذَا أَوْ لِبَعْضِ مَعْنَاهُ.

آفتاب تک بخشش کی دعا کرتے ہیں- ماہ رمضان کے دن یا رات میں کیے گئے ہر سجدے کے بدلے اسے (جنت کا) ایک درخت ملتا ہے جس کا سایہ شاہسوار کے پانچ سو سال سفر کرنے کے برابر ہوتا ہے-" (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے ہم معنی مشہور احادیث ہم تک پہنچی ہیں)

۷۰۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هٰذَا))، بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ((مَا مَرَّ بِالْمُسْلِمِيْنَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ وَلَا مَرَّ بِالْمُنَافِقِيْنَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْهُ)) بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ((إِنَّ اللهَ لَيَكْتُبُ أَجْرَهُ وَنَوَافِلَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ وَ يَكْتُبُ إِصْرَهُ وَشَقَاءَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ وَذٰلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يُعِدُّ فِيْهِ الْقُوَّةَ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ وَيُعِدُّ فِيْهِ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَفَلَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

۷۰۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلفاً فرمایا "تم پر یہ مہینہ سایہ فگن ہو گیا ہے- مسلمانوں میں اس سے بہتر مہینہ کبھی نہیں آیا اور منافقوں پر اس سے بدترین مہینہ کبھی نہیں آیا-" پھر دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلفاً ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس مہینے کا ثواب اور اس کی نفلی عبادت اس کے آنے سے پہلے لکھ دیتا ہے اور اس کی بدبختی اور گناہ بھی اس کے آنے سے پہلے لکھ دیتا ہے' کیونکہ مومن اس میں عبادت کرنے کی تیاری کرتا ہے اور منافق مومنوں کی غفلتوں اور ان کے عیب تلاش کرنے کی تیاری کرتا ہے-" (ابن خزیمہ)

۷۰۶- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ

۷۰۶- انہی (حضرت ابوہریرہ-) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رمضان المبارک آجاتا ہے' جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے-" (بخاری' مسلم) مسلم کی ایک روایت اس طرح ہے کہ "رحمت کے دروازے

۷۰۵- صحیح ابن خزیمہ ۱۸۸/۳-

۷۰۶- صحیح بخاری کتاب الصوم باب هل یقال رمضان' صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شهر رمضان-

وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ)): قوله (صُفِّدَتْ) أي شدت بالأصفاد وهي الأغلالُ وَالسَّلاَسِلُ.

مکمل طور پر کھول دیئے اور دوزخ کے دروازے اچھی طرح بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیر ڈال دیئے جاتے ہیں۔"

۷۰۷- وَعَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَ مَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِى مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَة وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۷۰۷- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے' ان میں سے کوئی دروازہ کھلا نہیں چھوڑا جاتا۔ جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے' ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا۔ منادی اعلان کرتا ہے اے نیکی کے خواہش مند! متوجہ ہو۔ اے برائی کے چاہنے والے! باز آجا۔ اللہ تعالیٰ دوزخ سے کئی لوگوں کو آزاد کر دیتا ہے اور یہ سلسلہ ہر رات ہوتا ہے۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور نسائی ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے بھی اسے ذکر کیا ہے)

۷۰۸- وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجِنَانِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَاحِدٌ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَاحِدٌ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَغُلَّتْ عُتَاةُ الْجِنِّ وَنَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى انْفِجَارِ الصُّبْحِ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ يَمِّمْ وَأَبْشِرْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَأَبْصِرْ

۷۰۸- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے جنتوں کے دروازے مکمل طور پر کھول دیئے جاتے ہیں' ان میں سے کوئی دروازہ مہینہ بھر بند نہیں ہوتا اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اس کا کوئی دروازہ مہینہ بھر نہیں کھلتا۔ سرکش جنوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ آسمان کا منادی ہر رات صبح ہونے تک یہ صدا دیتا ہے اے نیکی کے خواہش مند! ارادہ پختہ کر لے اور خوش ہو جا۔ اے برائی کے طالب! باز آجا اور عبرت حاصل کر۔ کوئی بخشش کا طالب ہے کہ ہم اسے

۷۰۷- سنن ترمذی: کتاب الصوم' باب ماجاء فی فضل شهر رمضان۔ سنن نسائی: کتاب الصیام' باب ذکر الاختلاف علی الازهری فیه سنن ابن ماجه: کتاب الصیام' باب ماجاء فی فضل شهر رمضان۔ صحیح ابن خزیمه ۱۸۸/۳۔

۷۰۸- شعب الایمان کے مطبوعہ اجزاء میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ نَغْفِرُ لَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ نَتُوبُ عَلَيْهِ هَلْ مِنْ دَاعٍ نَسْتَجِيبُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ نُعْطِي سُؤْلَهُ وَلِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ سِتُّونَ أَلْفًا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ أَعْتَقَ مِثْلَ مَا أَعْتَقَ فِي جَمِيعِ الشَّهْرِ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً سِتِّيْنَ أَلْفًا)) خَرَّجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَفِي الْحَدِيْثِ مَايَشْهَدُ لَهُ.

بخش دیں؟ کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ ہم اس کی توبہ قبول کرلیں؟ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ ہم اس کی دعا قبول کرلیں؟ کوئی سائل ہے کہ ہم اس کی حاجت بر آری کریں؟ ماہ رمضان کی ہر رات افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ ساٹھ ہزار لوگوں کو دوزخ سے آزاد کردیتا ہے اور جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو پورے مہینے کے برابر تیس مرتبہ ساٹھ ہزار آزادیاں ملتی ہیں۔" (اسے بیہقی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور صحیح حدیث سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے)

۷۰۹- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِلّٰهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءُ)).

۷۰۹- حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ہر افطاری کے وقت کئی لوگوں کو آزاد کرتا ہے۔" (اسے احمد اور طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۷۱۰- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عُتَقَاءَ فِي كُلِّ يَومٍ وَلَيْلَةٍ - يَعْنِي فِي رَمَضَانَ- وَإِنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَومٍ وَلَيْلَةٍ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً)).

۷۱۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کے مہینے میں ہر دن اور رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ کئی لوگوں کو آزاد کرتا ہے اور ہر مسلمان کی ہر دن اور رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ (بزار)

۷۱۱- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ

۷۱۱- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملتے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ پہلا یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کی طرف

۷۰۹- مسند احمد ۲۵۳/۲، معجم کبیر طبرانی ۳۴۰/۸، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۴۳/۳) میں کہا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۷۱۰- مسند بزار (کشف الاستار) ۴۵۸/۱۔

۷۱۱- شعب الایمان کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

قَبْلِي: أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا. وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوفَ أَفْوَاهِهِمْ حِينَ يُمْسُونَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُولُ لَهَا: اسْتَعِدِّي وَتَزَيَّنِي لِعِبَادِي أَوْشَكَ أَنْ يَسْتَرِيحُوا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي. وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيعًا)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: ((لَا أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُونَ فَإِذَا فَرَغُوا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوا أُجُورَهُمْ؟)).

دیکھتا ہے جس پر اس کی نظر پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا- دوسرا یہ ہے کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے- تیسرا یہ ہے کہ فرشتے ہر دن اور ہر رات ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں- چوتھا یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں کے لیے تیاری کر لے اور مزین ہو جا' وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے بالا خانے میں پہنچ کر آرام حاصل کریں گے- پانچواں یہ ہے کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے-" ایک صحابی نے عرض کیا' کیا یہ قدر کی رات ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں-" "کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں مزدوری دے دی جاتی ہے؟" (اسے بیہقی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۷۱۲- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أُعْطِيَتْ أُمَّتِي خَمْسَ خِصَالٍ فِي رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهُنَّ أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِيتَانُ حَتَّى يُفْطِرُوا. وَيُزَيِّنُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ جَنَّتَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: يُوشِكُ عِبَادِي الصَّالِحُونَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمُ الْمَؤُونَةَ وَيَصِيرُوا إِلَيْكِ. وَتُصَفَّدُ فِيهِ مَرَدَةُ

۷۱۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کو رمضان میں پانچ انعام ملتے ہیں جو ان سے پہلے کسی امت کو نہیں ملے- روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسند ہوتی ہے- افطاری تک مچھلیاں ان کے لیے بخشش کی دعا کرتی رہتی ہیں- ہر روز اللہ تعالیٰ ان کے لیے جنت کو مزین کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ممکن ہے میرے نیک بندوں سے تکلیف ہٹا دی جائے اور تجھے ٹھکانا بنا لیں- سرکش شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے اور وہ باقی دنوں میں جن کاموں کے لیے جاتے ہیں ان کے لیے نہیں جا سکتے اور آخری

۷۱۲- مسند احمد ۲۹۲/۲' مسند بزار (کشف الاستار) ۴۵۸/۱-

الشَّيَاطِيْنِ ، فَلاَ يَخْلُصُوا فِيْهِ إِلَى مَا كَانُوا يَخْلُصُونَ إِلَيْهِ فِي غَيْرِهِ وَيُغْفَرُ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: ((لاَ وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفَّى أَجْرَهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ)).

رات ان سب (مومنوں) کو بخش دیا جاتا ہے۔" عرض کیا گیا یارسول اللہ! کیا یہ قدر کی رات ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں، لیکن مزدور کو کام مکمل کر لینے کے بعد پوری اجرت دے دی جاتی ہے۔" (احمد، بزار)

۷۱۳- وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ فِيْهِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ)) قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يُعْطِي اللهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ وَهُوَ شَهْرٌ

۷۱۳- حضرت سلمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطاب کیا اور فرمایا "اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہو گیا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض کیا ہے اور راتوں کے قیام کو نفل۔ جو شخص اس میں قرب الٰہی کی نیت سے کوئی نیکی کرتا ہے اسے دیگر مہینوں میں ایک فرض ادا کرنے کے برابر سمجھا جاتا ہے اور جو شخص اس میں ایک فرض ادا کرتا ہے گویا اس نے باقی مہینوں میں ستر فرائض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہی ہے۔ یہ غم خواری کا مہینہ ہے، اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کی افطاری کراتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ نیز اسے اس (روزہ دار) کے برابر ثواب ملتا ہے۔ لیکن اس سے اس کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک روزہ افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور کھلانے یا پانی پلانے یا دودھ کا ایک گھونٹ پلا کر افطاری کرانے والے کو بھی دے دیتا ہے۔ اس مہینے کا ابتدائی حصہ رحمت ہے۔ درمیانہ حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ سے

۷۱۳- صحيح ابن خزيمه ۱۹۱/۳

أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَ أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْثِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَيْنِ تُرْضُونَ بِهِمَا رَبَّكُمْ وَخَصْلَتَيْنِ. لاَ غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُونَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَتَسْتَغْفِرُونَهُ وَأَمَّا خَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لاَ غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُونَ اللهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ ، وَمَنْ سَقَى صَائِمًا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لاَيَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ مِنْ طَرِيْقِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ وَقَالَ: إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ (قلت هذا الحديث وكل حديثٍ نُسِبَ فِي هذا الكتاب إلى ابن خزيمة فهو مما أخرجه في صحيحه ، والجمهورُ على تضعيفِ عليٍّ هذا ، وقد يحسَّن حديثه والله أعلم.

آزادی ہے- جو شخص اس مہینے میں اپنے ملازم پر تخفیف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے- اس میں چار کام زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرو- دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں- جن دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے ان میں سے ایک لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور دوسرا اس سے بخشش طلب کرنا ہے- جن دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ نہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور دوسرا یہ ہے کہ دوزخ سے پناہ مانگو- جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا- اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی-" (اسے ابن خزیمہ نے علی بن زید بن جدعان کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ کہہ کر بیان کیا ہے کہ اگر روایت صحیح ہو)

اس کتاب میں جو حدیث ابن خزیمہ کی طرف منسوب کی گئی ہے وہ صحیح ابن خزیمہ میں ہے- اکثر علما نے اس علی کو ضعیف قرار دیا ہے' لیکن اس کی حدیث کو حسن کہا جا سکتا ہے-

٧١٤- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَهَلَّ رَمَضَانُ فَقَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُونَ السَّنَةَ كُلَّهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ: يَا نَبِيَّ اللهِ حَدِّثْنَا فَقَالَ: ((إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ

۷۱۴- حضرت ابو مسعود غفاری بیان کرتے ہیں' رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا تھا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اگر لوگوں کو رمضان کی رحمتوں اور برکتوں کا پتہ ہو تا تو وہ خواہش کرتے کہ پورا سال رمضان ہی ہو-" خزاعہ قبیلے کے ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ ہمیں بتائیں- آپ نے فرمایا "رمضان المبارک کی وجہ سے جنت کو سال کے

۷۱۴- صحیح ابن خزیمہ ۱۹۱/۳ ابو الشیخ ابن حیان کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی-

لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَصَفَقَتْ وَرَقَ أَشْجَارِ الْجَنَّةِ فَتَنْظُرُ الْحُورُ الْعِينُ إِلَى ذَلِكَ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقَرُّ أَعْيُنُنَا بِهِمْ وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا قَالَ: فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ إِلاَّ زُوِّجَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فِي خَيْمَةٍ مِنْ دُرَّةٍ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ عَلَى كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ حُلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ عَلَى لَوْنِ الأُخْرَى وَيُعْطَى سَبْعِينَ لَوْنًا مِنَ الطِّيبِ لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ عَلَى رِيحِ الآخَرِ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفَةٍ لِحَاجَتِهَا وَسَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفٍ مَعَ كُلِّ وَصِيفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا لَوْنُ طَعَامٍ يَجِدُ لِآخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهَا لَذَّةً لَمْ يَجِدْهُ لِأَوَّلِهِ وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ سَرِيرًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فِرَاشًا بَطَائِنُهَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ فَوْقَ كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُونَ أَرِيكَةً وَيُعْطَى زَوْجُهَا مِثْلَ ذَلِكَ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ مُوَشَّحًا بِالدُّرِّ عَلَيْهِ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ هَذَا بِكُلِّ يَوْمٍ صَامَهُ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ وَ

شروع سے دوسرے سال تک (کے لیے) مزین کر دیا جاتا ہے- جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو ہلاتی چلی جاتی ہے- حور عین جب یہ منظر دیکھتی ہیں تو کہتی ہیں اے ہمارے رب! اس مہینے میں ہمیں اپنے بندوں میں سے جوڑے عطا کر تاکہ ان کے ذریعے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک ملے اور ہمارے ذریعے ان کی آنکھوں کو- لہٰذا جو شخص رمضان کا ایک روزہ رکھتا ہے اس کا نکاح حور عین میں سے موتی کے بنے ہوئے خیمہ میں رہنے والی جوڑے والی بیوی سے کر دیا جاتا ہے- جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید) میں ذکر کیا ہے ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ان میں سے ہر عورت ستر خوبصورت لباسوں میں ملبوس ہے- ہر لباس کا رنگ دوسرے سے مختلف ہے اور اسے جسمانی آرائش کے لیے ستر رنگوں کا سامان دیا گیا ہے- ہر سامان کا رنگ دوسرے سے مختلف ہے- ہر عورت کی ستر ہزار ملازمہ اور ستر ہزار ملازم ہیں- ہر ملازم کے پاس سونے کی پلیٹ ہے جس میں اس انداز کا کھانا ہے کہ اس کے ہر لقمے کا ذائقہ دوسرے سے مختلف ہے- ہر عورت کے پاس سرخ یاقوت کے بنے ہوئے ستر پلنگ ہیں- ہر پلنگ پر ستر بچھونے ہیں جن کا اندرون ریشم کا بنا ہوا ہے- ہر بچھونے پر ستر تکیے ہیں- اس کے خاوند کو بھی اس کے برابر انعامات دیئے جائیں گے- سرخ یاقوت کا بنا ہوا موتیوں سے جڑاؤ کیا ہوا پلنگ جس پر سونے کے دو کنگن ہوں گے' اس کے علاوہ ہے- یہ رمضان المبارک کے ایک دن کے صرف روزے کا ثواب ہے- باقی نیکیاں اس کے علاوہ ہیں-"" (اسے ابن خزیمہ نے (صحیح میں) ذکر کیا ہے اور ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں) ابن خزیمہ نے کہا ہے کہ (اس کی ایک سند

قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي الْقَلْبِ مِنْ جَرِيْرِ بْنِ أَيُّوبَ شَيْءٌ قُلْتُ جَرِيْرٌ ضَعِيْفٌ جِدًّا وَا للهُ أَعْلَمُ.

۷۱۵- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ أَيْضًا وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ ا للهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَبَخَّرُ وَتَزَيَّنُ مِنَ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ لِدُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهَا الْمُثِيْرَةُ فَتَصْفِقُ وَرَقَ أَشْجَارِ الْجِنَانِ وَحَلَقَ الْمَصَارِيعِ فَيَسْمَعُ لِذَلِكَ طَنِيْنٌ لَمْ يَسْمَعِ السَّامِعُوْنَ أَحْسَنَ مِنْهُ فَتَبْرُزُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ حَتَّى يَقِفْنَ بَيْنَ شُرَفِ الْجَنَّةِ فَيُنَادِيْنَ هَلْ مِنْ خَاطِبٍ إِلَى ا للهِ فَيُزَوِّجَهُ ثُمَّ يَقُلْنَ الْحُوْرُ الْعِيْنُ يَارِضْوَانَ الْجَنَّةِ مَا هَذِهِ اللَّيْلَةُ فَيُجِيْبُهُنَّ بِالتَّلْبِيَةِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: هَذِهِ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ عَلَى الصَّائِمِيْنَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ وَيَقُوْلُ ا للهُ عَزَّوَجَلَّ يَا رِضْوَانُ افْتَحْ أَبْوَابَ الْجِنَانِ وَيَا مَالِكُ أَغْلِقْ أَبْوَابَ الْجَحِيْمِ وَيَا جِبْرِيْلُ اهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ فَصَفِّدْ مَرَدَةَ الشَّيَاطِيْنِ وَغُلَّهُمْ بِالْأَغْلَالِ ثُمَّ اقْذِفْهُمْ فِي الْبِحَارِ حَتَّى لَايُفْسِدُوا عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِي صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَهُمْ ، قَالَ وَ

کے راوی) جریر بن ایوب کے متعلق دل میں خدشہ ہے- میں کہتا ہوں کہ جریر انتہائی ضعیف راوی ہے- واللہ اعلم

۷۱۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "رمضان المبارک کی آمد پر جنت کو ایک سال سے دوسرے سال تک (کے لیے) معطر و مزین کیا جاتا ہے- جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جسے "المیثرہ" کہتے ہیں- وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو سرسراتی ہے اور (دروازوں کی) چوکھٹوں کے کڑوں کو گنگناتی ہے اور اس سے ایک ایسی لے دار آواز سنائی دیتی ہے کہ اس سے خوبصورت کبھی کسی نے نہ سنی ہو- حور عین باہر آجاتی ہیں اور جنت کے بالاخانوں کے سامنے کھڑی ہو کر آواز دیتی ہیں- کیا اللہ کے ہاں کوئی منگنی کرنے والا ہے تاکہ اللہ اس کی شادی کر دے؟ پھر (جنت کے دربان سے) پوچھتی ہیں اے رضوان! یہ کون سی رات ہے؟ وہ انہیں لبیک کہہ کر جواب دیتے ہوئے کہتا ہے یہ ماہ رمضان کی پہلی رات ہے- امت محمدیہ کے روزہ داروں کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں-" آپ ﷺ نے فرمایا "اور اللہ عزوجل رب تعالیٰ فرماتے ہیں اے رضوان! جنتوں کے دروازے کھول دے- اے مالک! دوزخ کے دروازے بند کر دے- اے جبرائیل! زمین پر اترو اور سرکش شیطانوں کو باندھ دے اور انہیں طاقوں کے ساتھ جکڑ کر سمندروں میں پھینک دے تاکہ وہ میرے حبیب محمد ﷺ کی امت کے روزے خراب نہ کر سکیں-" آپ ﷺ نے فرمایا "نیز

۷۱۵- ابوالشیخ اور بیہقی کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی

يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمُنَادٍ يُنَادِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ عَلَيْهِ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ مَنْ يُقْرِضِ الْمَلِيَّ غَيْرَ الْعَدُومِ؟ وَالْوَفِيَّ غَيْرَ الظَّلُومِ؟ قَالَ وَلِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي كُلِّ يَومٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عِنْدَ الإِفْطَارِ أَلْفُ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوجَبُوا النَّارَ، فَإِذَا كَانَ آخِرَ يَومٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَعْتَقَ اللهُ فِي ذَٰلِكَ الْيَومِ بِقَدْرِ مَا أَعْتَقَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ إِلَى آخِرِهِ وَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَأْمُرُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَهْبِطُ فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمَعَهُمْ لِوَاءٌ أَخْضَرُ فَيَرْكِزُوا اللِّوَاءَ عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ وَلَهُ مِائَةُ جَنَاحٍ مِنْهَا جَنَاحَانِ لَايَنْشُرُهُمَا إِلاَّ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَيَنْشُرُهُمَا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَيُجَاوِزُ الْمَشْرِقَ إِلَى الْمَغْرِبَ فَيَحُثُّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامَ الْمَلَائِكَةَ فِي هَٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَيُسَلِّمُونَ عَلَى كُلِّ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ وَ ذَاكِرٍ وَيُصَافِحُونَهُمْ وَيُؤَمِّنُونَ عَلَى دُعَائِهِمْ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ يُنَادِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَعَاشِرَ الْمَلَائِكَةِ الرَّحِيْلَ الرَّحِيْلَ فَيَقُولُونَ يَا جِبْرِيْلُ فَمَا صَنَعَ رَبُّنَا فِي حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أُمَّةِ أَحْمَدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ: نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِمْ

اللہ عزوجل ماہ رمضان کی ہر رات منادی کو کہتا ہے کہ تین دفعہ اعلان کر کہ کوئی سائل ہے کہ میں اسے منہ مانگی چیز دوں' کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کروں' کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ میں اسے بخشوں؟ کون ہے جو ایسے بااعتماد دولت مند کو قرضہ دے جس کے پاس ہر چیز ہے؟ جو وفادار ہے' ظالم نہیں ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "ماہ رمضان میں ہر روز افطاری کے وقت اللہ رب العزت دس لاکھ (آدمی) دوزخ سے آزاد کرتا ہے جن میں سے ہر ایک دوزخ کا مستوجب ہو چکا ہوتا ہے اور جب ماہ رمضان کا آخری دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس دن اتنی آزادیاں دیتا ہے جتنی مہینے کے شروع سے لے کر آخری دن تک ہو چکی ہوتی ہیں- جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے' وہ فرشتوں کے جھنڈ لے کر اترتا ہے- ان کے پاس سبز جھنڈا ہوتا ہے' وہ اسے کعبہ کی چھت پر گاڑ دیتے ہیں- اس کے ایک سو دامن ہوتے ہیں' ہر دامن کے دو اور دامن ہوتے ہیں' جنہیں وہ صرف اسی رات پھیلاتا ہے اور وہ مشرق سے مغرب تک تجاوز کر جاتا ہے- جبرائیل علیہ السلام اس رات فرشتوں کو ترغیب دلاتے ہیں کہ وہ ہر کھڑے بیٹھے نمازی' ذکر کرنے والے کو سلام کہیں' ان سے مصافحہ کریں اور ان کی دعا پر آمین کہیں- اسی حالت میں طلوع فجر کا وقت ہو جاتا ہے- جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں- اے فرشتو! واپس چلو' واپس چلو- وہ کہتے ہیں اے جبرائیل! ہمارے رب نے محمد ﷺ کی امت کے مومنوں کی ضروریات کا کیا کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے آج رات ان کی طرف بنظر رحمت دیکھا اور چار شخصوں کے علاوہ سب

فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَعَفَا عَنْهُمْ إِلاَّ أَرْبَعَةً فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ هُمْ قَالَ: رَجُلٌ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَعَاقٌ لِوَالِدَيْهِ وَقَاطِعُ رَحِمٍ وَمُشَاحِنٌ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْمُشَاحِنُ قَالُوا [قال] هُوَ الْمصَارِمُ فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ فَإِذَا كَانَتْ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلاَئِكَةَ فِي كُلِّ بِلاَدٍ فَيَهْبِطُونَ إِلَى الأَرْضِ فَيَقُومُونَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَيُنَادُونَ بِصَوتٍ يَسْمَعُ مَنْ خَلَقَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلاَّ الْجِنَّ وَالإِنْسَ فَيَقُولُونَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اخْرُجُوا إِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يُعْطِي الْجَزِيْلَ وَيَعْفُو عَنِ الْعَظِيمِ فَإِذَا بَرَزُوْا إِلَى مُصَلاَّهُمْ يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلاَئِكَةِ مَا جَزَاءُ الأَجِيْرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلَهُ؟ قَالَ: فَتَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ: إِلَهَنَا وَسَيِّدَنَا جَزَاؤُهُ أَنْ تُوَفِّيَهُ أَجْرَهُ قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَلاَئِكَتِي أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ رِضَائِي وَمَغْفِرَتِي وَيَقُولُ يَا عِبَادِي سَلُونِي فَوَعِزَّتِي وَجَلاَلِي لاَ تَسْأَلُونَ الْيَومَ شَيْئًا فِي جَمْعِكُمْ لِآخِرَتِكُمْ إِلاَّ أَعْطَيْتُكُمْ وَلاَ لِدُنْيَاكُمْ إِلاَّ نَظَرْتُ لَكُمْ فَوَعِزَّتِي لَأَسْتُرَنَّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَاقَبْتُمُونِي وَعِزَّتِي لاَ أُخْزِيْكُمْ وَلاَ أَفْضَحُكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الْحُدُودِ انْصَرِفُوا مَغْفُورًا

کو معاف کر دیا۔" ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا "عادی شرابی' والدین کا نافرمان' قطع رحمی کرنے والا اور کینہ پرور۔" ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کینہ پرور سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا "وہ ہے تعلق قطع کرنیوالا' جب عیدالفطر کی رات ہوتی ہے اس کا نام انعام کی رات رکھ دیا جاتا ہے۔ جب عیدالفطر کی صبح ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ ہر علاقے میں فرشتوں کو بھیج دیتا ہے۔ وہ زمین کی طرف جاتے ہیں اور گلیوں کے کونوں پر کھڑے ہو کر زوردار آواز کے ساتھ اعلان کرتے ہیں' اس آواز کو جن وانس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی سب مخلوق سنتی ہے۔ کہتے ہیں اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنے رب کریم کی طرف جاؤ' وہ تمہیں گراں قدر عطیہ دے گا' بھاری بھر کم گناہ معاف کر دے گا۔ لہٰذا جب وہ عید گاہ میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتے ہیں' مزدور جب کام کر چکے تو اس کی مزدوری کیا ہونی چاہیے؟ فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے معبود! اے ہمارے آقا! اس کی مزدوری یہ ہے کہ آپ اسے اس کی پوری پوری اجرت دے دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان کے ماہ رمضان کے روزوں اور قیام کا ثواب اپنی رضا و مغفرت کی صورت میں دیا اور فرماتا ہے' اے میرے بندو! مجھ سے مانگو' مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے' تم اس اجتماع میں آخرت یا دنیا کے لیے جو کچھ بھی مجھ سے مانگو گے' میں وہی تمہیں دوں گا۔ مجھے اپنی عزت کی قسم' جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشیں معاف کرتا رہوں گا۔ مجھے اپنی عزت کی قسم' نہ میں تمہیں بے یارومددگار چھوڑوں گا اور نہ ہی حق والوں کے سامنے تمہیں رسوا کروں گا۔ واپس چلے

لَكُمْ قَدْ أَرْضَيْتُمُونِي وَ رَضِيتُ عَنْكُمْ فَتَفْرَحُ الْمَلَائِكَةُ وَتَسْتَبْشِرُ بِمَا يُعْطِي اللهُ عَزَّوَجَلَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ إِذَا أَفْطَرُوا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ)).

جاؤ، تمہیں بخش دیا گیا، تم نے مجھے راضی کیا، میں تم پر راضی ہو گیا- فرشتے خوش ہوتے ہیں اور اس امت پر ماہ رمضان کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والے انعامات کی مبارک باد دیتے ہیں-" (ابوالشیخ، بیہقی)

ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

ایمان واخلاص کے ساتھ نماز تراویح پڑھنے کا ثواب

۷۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ ثُمَّ يَقُولُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۷۱۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دلاتے، لیکن پختہ طور پر حکم نہ دیتے- فرماتے "جو شخص ایمان واخلاص کے ساتھ رمضان المبارک میں قیام کرتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں-" (بخاری، مسلم)

۷۱۷- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ يُفَضِّلُهُ عَلَى الشُّهُورِ فَقَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ: هَذَا خَطَأٌ. وَالصَّوَابُ [أَنَّهُ] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

۷۱۷- حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی دوسرے مہینوں پر افضلیت بیان کرتے ہوئے فرمایا "جو شخص رمضان المبارک میں ایمان واخلاص کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے نکل کر نومولود کی طرح ہو جاتا ہے-" (اسے نسائی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی نسبت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی طرف کرنا) غلط ہے، دراصل یہ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے، اس کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: "اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے اور اس کے قیام کو مسنون- جو شخص ایمان واخلاص کے ساتھ اس کے روزے بھی رکھتا ہے اور قیام بھی کرتا ہے، وہ اپنے گناہوں سے نکل کر ایسے

۷۱۶- صحیح بخاری کتاب صلاۃ التراویح باب فضل من قام رمضان، صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان

۷۱۷- سنن نسائی کتاب الصیام باب ذکر اختلاف یحیی بن أبی کثیر

وَتَقَدَّمَ فِي حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخدري ((وَلَيْسَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي فِي لَيْلَةٍ إِلاَّ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَا وَخَمْسَمِئَةِ حَسَنَةٍ بِكُلِّ سَجْدَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ لَهَا سِتُّونَ أَلْفَ بَابٍ بِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مُوَشَّحٌ بِيَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ))

ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔" اس سے پہلے ابو سعید خدریؓ کی حدیث میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ "جو صاحب ایمان رمضان کی رات نماز پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر سجدے کے بدلے ایک ہزار پانچ سو نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے لیے جنت کے اندر سرخ یاقوت کا گھر بنا دیتا ہے' جس کے ساٹھ دروازے ہوتے ہیں۔ ہر دروازے پر سونے کا ایک محل ہوتا ہے جو سرخ یاقوت سے آراستہ کیا گیا ہوتا ہے۔"

ثَوَابُ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا

ایمان اور اخلاص کے ساتھ لیلۃ القدر کا قیام کرنے کا بیان

قَالَ اللهُ تَعَالَى ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ﴾[الدخان: ۳] وَقَالَ تَعَالَى:﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾[إلى آخرِ سُورَةٍ].

رب العزت نے فرمایا: "ہم نے اسے مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو راستہ دکھانے والے ہیں۔"
اور فرمایا: "ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا تمھیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔" الخ

۷۱۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ: زَادَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ [فيه] ((وَمَا تَأَخَّرَ)) (قُلْتُ): لَمْ يَتَفَرَّدْ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ بهذه الزيادة عن سفيان بن عيينة، بل تابعه عليها حامد بن يحيى البلخي، وكان ثقة صدوقًا قال ابن حبان: كان أعلم

۷۱۸- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص ایمان اور اخلاص کے ساتھ لیلۃ القدر کا قیام کرتا ہے' اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔" (بخاری' مسلم)
نسائی کی روایت میں قتیبہ بن سعید نے یہ اضافہ کیا ہے "اور بعد والے بھی۔" میں کہتا ہوں کہ قتیبہ بن سعید اس اضافے کو سفیان بن عیینہ سے بیان کرنے میں اکیلا نہیں ہے بلکہ حامد بن یحییٰ بلخی نے بھی اس کی موافقت کی ہے اور قتیبہ بن سعید ثقہ اور سچا راوی ہے۔ امام ابن حبان نے کہا ہے کہ وہ سفیان بن عیینہ کی حدیث اپنے تمام اہل

۷۱۸- صحیح بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب فضل لیلۃ القدر' صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان' سنن نسائی کتاب الصیام باب ثواب من قام رمضان۔

أهل زمانه بحديث سفيان بن عيينة أفنى عمره في مجالسته وتابعه أيضا الحسين بن الحسن المروزي وأبوبكر يوسف بن يعقوب النجاحى وهما ثقتان والله أعلم، وفي رواية لمسلم قال: ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا)) أُرَاهُ قَالَ: ((إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

مصر سے زیادہ جانتا تھا- اس نے اپنی پوری عمر اس کی مجلس کی نذر کر دی- حسین بن حسن مروزی اور ابوبکر یوسف بن یعقوب نجاحی نے بھی اس کی موافقت کی ہے اور یہ دونوں ثقہ ہیں واللہ اعلم- مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں "جو شخص لیلۃ القدر کا قیام کرتا ہے" میرا خیال ہے' آپ نے فرمایا "ایمان و اخلاص کے ساتھ کرتا ہے اور اسے پالیتا ہے اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں-"

٧١٩- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ: ((هِيَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ أَوْ ثَلاثٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهَا احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيْلٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَهُ عَنْ [عمرو بن] عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ.

٧١٩- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کی فضیلت بتاتے ہوئے فرمایا "یہ رمضان کے آخری عشرے میں اکیس یا تیئس یا پچیس یا ستائیس یا انتیس کی رات یا رمضان کی آخری رات ہے- جو شخص اخلاص کے ساتھ اس کا قیام کرتا ہے اس کے سابقہ اور لاحقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں- (اسے احمد نے عبداللہ بن محمد بن عقیل عن عمرو بن عبدالرحمٰن عن عبادہ سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور عبداللہ بن محمد بن عقیل اس کے نزدیک ثقہ ہے)

ثَوَابُ السَّحُوْرِ

سحری کھانے کا ثواب

٧٢٠- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

٧٢٠- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "سحری کھایا کرو' اس میں برکت ہے-" (بخاری' مسلم)

٧١٩- مسند احمد ٣١٣/٥-

٧٢٠- صحيح بخارى كتاب الصوم باب بركة السحور' صحيح مسلم كتاب الصيام باب فضل السحور و تاكيد استحبابه-

۷۲۱- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۷۲۱- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (طبرانی' ابن حبان)

۷۲۲- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اسْتَعِيْنُوا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِقَيْلُوْلَةِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۷۲۲- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سحری کھانے کے ذریعے دن کا روزہ (پورا کرنے) کے لیے مدد لو اور دوپہر کے قیلولے کے ذریعے رات کے قیام کے لیے مدد لو۔" (ابن ماجہ' ابن خزیمہ)

۷۲۳- وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ: ((إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللّٰهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوْهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۷۲۳- نبی کریم ﷺ کا ایک صحابی بیان کرتا ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا۔ آپ سحری کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ باعث برکت عمل ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے' اسے نہ چھوڑو۔" (اسے نسائی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۷۲۴- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((السَّحُوْرُ كُلُّهُ بَرَكَةٌ فَلَا تَدَعُوْهُ وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۷۲۴- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "سحری کرنا سراپا برکت ہے' لہٰذا اسے نہ چھوڑو' اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے ہی ہو۔ اللہ عزوجل اور فرشتے سحری کھانے والوں کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔" (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۷۲۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳/ ۱۵۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن یزید خولانی اس حدیث کو بیان کرنے میں منفرد ہے۔ میں (ہیثمی) کہتا ہوں مجھے اس کا ترجمہ نہیں مل سکا۔ مجھے (یعنی محقق کو) معجم اوسط کے مطبوعہ اجزاء میں یہ حدیث نہیں مل سکی (صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۹۴/۵۔

۷۲۲- سنن ابن ماجه کتاب الصیام باب ماجاء فی السحور- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند میں زمعہ بن صالح راوی ضعیف ہے۔ صحیح ابن خزیمه ۲۱۴/۳۔

۷۲۳- سنن نسائی کتاب الصیام باب فضل السحور۔

۷۲۴- مسند احمد ۱۲/۳' سنن ابوداؤد کتاب الصوم باب من سمی السحور الغداء' سنن نسائی کتاب الصیام باب تسمیة السحور غداء' صحیح ابن خزیمه ۲۱۴/۳' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۹۴/۵۔

۷۲۵- وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السُّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۷۲۵- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں مجھے سحری کے لیے بلاتے ہوئے فرمایا "مبارک کھانے کی طرف آؤ-" (ابوداؤد' نسائی' ابن خزیمہ' ابن حبان)

۷۲۶- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْبَرَكَةُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْجَمَاعَةِ وَالثَّرِيْدِ وَالسَّحُورِ)).

۷۲۶- حضرت سلمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین کاموں میں برکت ہے- اجتماعی زندگی میں' ثرید میں اور سحری میں-" (طبرانی)

۷۲۷- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ فِيمَا طَعِمُوا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِذَا كَانَ حَلَالاً الصَّائِمُ وَ الْمُتَسَحِّرُ وَالْمُرَابِطُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)).

۷۲۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر اللہ نے چاہا تو تین آدمیوں کے کھانے کا کوئی حساب نہیں ہو گا بشرطیکہ (ان کا کھانا) حلال ہو- روزہ دار کا' سحری کرنے والے کا' مجاہد کا-" (بزار)

۷۲۸- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعْمَ السَّحُورُ التَّمْرُ)) وَقَالَ ((يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُتَسَحِّرِيْنَ)).

۷۲۸- حضرت سائب بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کھجور بہترین سحری ہے-" نیز فرمایا "سحری کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے-" (طبرانی)

ثَوَابُ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ

روزہ جلدی افطار کرنے کا ثواب

۷۲۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

۷۲۹- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول

۷۲۵- سنن أبوداؤد ۳۰۳/۲' کتاب الصوم' باب من سمی السحور الغداء۔ سنن نسائی ۱۴۶/۴' کتاب الصیام' باب تسمیة السحور غداء۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۱۴/۳۔ صحیح ابن حبان (الإحسان) ۱۹۴/۵۔

۷۲۶- معجم کبیر طبرانی ۳۰۸/۶' ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۵۱/۳) میں کہا ہے اس کی سند میں ابوعبداللہ البصری راوی کے متعلق ذہبی نے کہا ہے کہ یہ غیر معروف ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں-

۷۲۷- مسند بزار (کشف الاستار) ۴۶۴/۱۔

۷۲۸- معجم کبیر طبرانی ۱۸۹/۷۔

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سب سے پسندیدہ بندے وہ ہیں' جو روزہ جلدی افطار کرتے ہیں۔" (ترمذی' ابن خزیمہ' ابن حبان۔ نیز ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

۷۳۰- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَاتَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۷۳۰- حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت اس وقت تک میری سنت پر قائم رہے گی جب تک افطاری کرنے کے لیے ستاروں (کے نظر آنے) کا انتظار نہیں کرے گی۔" (ابن حبان)

۷۳۱- وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَايَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۷۳۱- انہی (حضرت سہل بن سعد) کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لوگ اس وقت تک خیروعافیت سے رہیں گے جب تک جلدی روزہ افطار کرتے رہیں گے۔" (بخاری مسلم)

۷۳۲- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهَا اللهُ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَضَرْبُ الْيَدَيْنِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فِي الصَّلَاةِ)) قوله ((وَضَرْبُ الْيَدَيْنِ)) أَيْ وَضْعُ الْيَدَيْنِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى.

۷۳۲- حضرت یعلی بن مرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تین کام پسند کرتا ہے۔ روزہ جلدی افطار کرنا' دیر سے سحری کھانا' نماز میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا۔" (طبرانی)

ثَوَابُ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

روزہ افطار کرانے کا ثواب

تَقَدَّمَ حَدِيْثُ سَلْمَانَ وَفِيْهِ ((مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ - يَعْنِي فِي رَمَضَانَ - صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ

اس سے پہلے حضرت سلمان کی حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ "جو شخص رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کو افطار کراتا ہے' یہ چیز اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ

۷۲۹- سنن ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی تعجیل الافطار۔

۷۳۰- صحیح ابن حبان ۲۰۹/۵۔

۷۳۱- صحیح بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار' صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور۔

۷۳۲- معجم کبیر طبرانی ۲۶۳/۲۲۔

رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ)) قَالُوا لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُعْطِي اللهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ)).

سے آزادی کا سبب بنتی ہے اور اسے اس کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس سے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔" صحابہ نے عرض کیا ہم میں سے ہر ایک روزہ دار کے افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دیتا ہے جو روزہ دار کو ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ کے ایک گھونٹ کے ساتھ افطار کراتا ہے۔"

٧٣٣- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ مِنْ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فِي سَاعَاتِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَصَلَّى عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ)).

٧٣٣- حضرت سلمانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی روزہ دار کو رزق حلال کھلا کر اور پلا کر افطاری کراتا ہے اس کے لیے فرشتے پورا رمضان رحمت کی دعا کرتے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام لیلۃ القدر کو اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔" (طبرانی)

٧٣٤- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

٧٣٤- حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کراتا ہے اسے اس کے برابر ثواب ملتا ہے' روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔" (ترمذی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان۔ نیز ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

٧٣٥- وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ جَهَّزَ حَاجًّا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجُورِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

٧٣٥- انہی (حضرت زید بن خالد جہنی) کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مجاہد کو تیاری کراتا ہے یا حج کے لیے جانے والے کو تیاری کراتا ہے یا اس کے گھر میں اس کے بعد نگرانی کرتا ہے یا روزہ دار کو افطار کراتا ہے' اسے ان کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔" (نسائی' ابن خزیمہ)

٧٣٣- معجم کبیر طبرانی ٦/٣٢١۔

٧٣٤- سنن ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل من فطر صائماً' سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب فی ثواب من فطر صائماً' صحیح ابن خزیمہ ٢٧٧/٣۔

٧٣٥- سنن نسائی کتاب الجهاد باب فضل من جهز غازیاً' صحیح ابن خزیمہ ٢٧٧/٣۔

٧٣٦- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ((صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ)).

٧٣٦- حضرت انسؓ کی روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "رمضان میں صدقہ کرنا افضل ہے-" (ترمذی)

ثَوَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمُفْطِرُوْنَ

روزہ دار کے پاس کھانا کھانے والوں کی وجہ سے روزہ دار کا ثواب

٧٣٧- عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ ((كُلِي)) فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتَّى يَشْبَعُوا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ .

٧٣٧- حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے- اس نے کھانا پیش کیا- آپ نے فرمایا "تو کھا" اس نے کہا میں روزہ دار ہوں- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزے دار کے پاس اگر کھانا کھایا جائے تو فرشتے فارغ ہونے تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں" یا شاید آپ نے فرمایا "سیر ہونے تک- (رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں)-" (ترمذی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان- نیز ترمذی نے بھی اسے حسن کہا ہے)

٧٣٨- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ ((الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ)) فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَ فَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ شَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ

٧٣٨- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے کہا "اے بلال! آؤ کھانا کھائیں-" انہوں نے کہا میں روزہ دار ہوں- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہم اپنا مقدر (یہاں) کھا رہے ہیں جب کہ بلال کا وافر رزق جنت میں ہے- سمجھ گئے اے بلال! روزے دار کے پاس جب تک کھایا جاتا رہے اس کی ہڈیاں تسبیح بیان کرتی رہتی ہیں اور فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے

٧٣٦- سنن ترمذی کتاب الزکاۃ باب ماجاء فی فضل الصدقۃ۔

٧٣٧- سنن ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل الصائم' سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب فی الصائم اذا اکل عندہ' صحیح ابن خزیمہ ٣٠٧/٣' صحیح ابن حبان (الاحسان) ١٨١/٥۔

٧٣٨- سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب فضل الصائم اذا اکل عندہ- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند میں محمد بن عبد الرحمٰن راوی بالاتفاق ضعیف اور کاذب ہے- بیہقی کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی-

الْمَلَائِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ)).

ثَوَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۷۳۹- عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ قَالَ: ((أُنْزِلَتْ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ (قلت) كثير هذا واهٍ، وقد روى عن عكرمة وأبي العالية وابن سيرين وابن عمر موقوفًا وهو أصح والله أعلم.

۷۴۰- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ،أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَو عَبْدٍ ذَكَرٍ أَو أُنْثَى غَنِيٍّ أَو فَقِيرٍ أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللهُ وَ أَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ .

۷۴۱- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً

رہتے ہیں۔" (ابن ماجہ' بیہقی)

صدقہ فطر کا ثواب

۷۳۹- حضرت کثیر بن عبداللہ مزنی اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس آیت ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ "صدقہ فطر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔" (ابن خزیمہ) (ملاحظہ) یہ کثیر نامی راوی ضعیف ہے اور مذکور بالا تفسیر حضرات عکرمہ' ابوالعالیہ' ابن سیرین اور ابن عمر رحمہم اللہ سے موقوف کے طور پر روایت کی گئی ہے اور اس کا موقوف ہونا ہی زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۴۰- حضرت عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیرؓ اپنے باپؓ (سے) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "گندم کا ایک صاع (صدقہ فطر) تم میں سے ہر چھوٹے بڑے' آزاد و غلام' مرد و عورت' غنی اور فقیر ہر ایک پر فرض ہے۔ غنی کو اللہ تعالیٰ (اس کے ذریعے) پاک کر دیتا ہے اور فقیر جتنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس سے زیادہ واپس کر دیتا ہے۔" (احمد' ابوداؤد)

۷۴۱- حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر روزے دار کو فضول اور فحش حرکات سے پاک کرنے اور مسکینوں کی شکم سیری کے لیے مقرر فرمایا ہے' لہٰذا جو شخص اسے نماز عید سے پہلے

۷۳۹- صحيح ابن خزيمه ٤/٩٠۔

۷۴۰- مسند احمد ٥/٤٣٢ سنن ابوداؤد كتاب الزكاة باب من روى نصف صاع من قمح۔

لِلْمَسَاكِيْنِ فَمَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ .

ادا کرتا ہے اس کی طرف سے یہ بطور صدقہ قابل قبول ہے اور جو اسے نماز کے بعد ادا کرتا ہے' اس کی طرف سے یہ خیرات ہے۔ (صدقہ فطر نہیں ہے)۔ (ابوداوُد' ابن ماجہ' حاکم۔ نیز اس نے اسے بخاری کی شرط کے مطابق قرار دیا ہے)

ثَوَابُ مَنْ أَحْيَا لَيْلَتَي الْعِيْدَيْنِ

عیدین کی راتوں میں عبادت کرنے کا ثواب

۷۴۲- خَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا لَيْلَةَ الْفِطْرِ وَلَيْلَةَ الأَضْحَى لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَومَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ)).

۷۴۲- حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی رات عبادت کرتا ہے اس کا دل اس دن فوت نہیں ہو گا جس دن تمام دل فوت ہو جائیں گے۔" (طبرانی)

۷۴۳- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ لَيْلَتَي الْعِيْدَيْنِ مُحْتَسِبًا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَومَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مِنْ طَرِيْقِ بَقِيَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ وَهُوَ مُدَلِّسٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

۷۴۳- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص عیدین کی راتوں میں اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہے، اس کا دل اس دن فوت نہیں ہوگا جس دن تمام دل فوت ہو جائیں گے۔" (اسے ابن ماجہ نے بقیہ بن ولیدؒ کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور وہ مدلس ہے۔ باقی تمام راوی ثقہ ہیں)

۷۴۴- وَخَرَّجَ أَبُوالْقَاسِمِ الأَصْبَهَانِيُّ فِي كِتَابِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

۷۴۴- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص پانچ راتیں عبادت کرے اس کے لیے جنت

۷۴۱- سنن ابوداؤد ایضاً' سنن ابن ماجه كتاب الزكاة باب صدقة الفطر' مستدرك حاكم ۱/ ۴۰۹' ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۷۴۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲/ ۱۹۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمر بن ہارون البلخی بالعموم ضعیف ہے (عبدالرحمٰن) بن مہدی نے اس کی توثیق کی ہے اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) معجم اوسط اور کبیر کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۷۴۳- سنن ابن ماجه كتاب الصيام باب فيمن قام في ليلتي العيدين۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ بقیہ مدلس ہے۔

۷۴۴- الترغيب والترغيب اصبهانی ۱/ ۱۸۲۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْيَا اللَّيَالِيَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ: التَّرْوِيَةُ. وَلَيْلَةُ عَرَفَةَ. وَلَيْلَةُ النَّحْرِ. وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ. وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ)).

واجب ہو جاتی ہے- آٹھ ذوالحجہ، نوذوالحجہ، دس ذوالحجہ، عیدالفطر اور پندرہ شعبان کی رات-" (ترغیب وترہیب ابوالقاسم الاصبہانی)

ثوابُ الاعتكاف

اعتکاف کرنے کا ثواب

٧٤٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنِ اعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِيْنَ وَمَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۷۴۵- حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کے کام کے لیے جانا دس سال اعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے' ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلے سے زیادہ لمبی ہے-" (طبرانی، حاکم- نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

٧٤٦- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ)).

۷۴۶- حضرت علی بن حسین اپنے باپ (حسین) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے-" (بیہقی)

ثَوَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ

رمضان المبارک کے بعد شوال کے چھ روزوں کا ثواب

٧٤٧- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۷۴۷- حضرت ابوایوبؓ کی روایت ہے کہ رسول

۷۴۵- طبرانی کے ہاں مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی- مستدرک حاکم ٤/ ٢٧٠ اور اس کی سند کے راوی ہشام بن زیاد نے محمد بن معاویہ کی موافقت کی ہے- ذہبی نے کہا ہے ہشام بن زیادہ متروک ہے اور محمد بن معاویہ کو دارقطنی نے جھوٹا قرار دیا ہے، لہٰذا یہ حدیث صحیح نہیں ہے-

۷۴۶- بیہقی کی سنن کبریٰ کتاب الاداب اور الاربعون الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں ملی- مصنف نے یہ واضح نہیں کیا کہ بیہقی نے اسے کون سی کتاب میں ذکر کیا ہے-

:أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر روزے رکھے۔" (مسلم)

۷۴۸- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((جَعَلَ اللهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَشَهْرٌ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَسِتَّةُ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ تَمَامُ السَّنَةِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ خُزَيْمَةَ ((صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَصِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ فَذَلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ)).

۷۴۸- حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دس گنا کر دیتا ہے۔ رمضان کا ایک مہینہ دس مہینے کے برابر ہے اور عید الفطر کے بعد چھ دن (روزہ رکھنے سے) سال کا ثواب پورا ہو جاتا ہے۔" (نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ۔ یہ الفاظ نسائی کے ہیں) نسائی اور ابن خزیمہ کی ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ ماہ رمضان کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں اور چھ دن کے روزے دو ماہ کے برابر ہیں۔ اس طرح پورے سال کے روزے بن جاتے ہیں۔"

۷۴۹- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

۷۴۹- حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ پیدائش کے دن تھا۔" (طبرانی)

ثَوَابُ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ

یوم عرفہ کے روزے کا ثواب

۷۵۰- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ: ((يُكَفِّرُ

۷۵۰- حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (کی فضیلت) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "(یوم عرفہ کا روزہ) گذشتہ اور

۷۴۷- صحيح مسلم كتاب الصيام باب استحباب صوم ستة ايام من شوال۔

۷۴۸- سنن كبرىٰ نسائى (تحفة الاشراف) ۵۹۰/۲، صحيح ابن خزيمه ۲۹۸/۳، سنن ابن ماجه كتاب الصيام باب صيام ستة ايام من شوال۔

۷۴۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۸۴/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں یحییٰ بن سعید المازنی متروک راوی ہے۔

السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)).

آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔" (مسلم) ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ "یوم عرفہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے گذشتہ اور آئندہ سال کا کفارہ بنا دیتا ہے۔"

۷۵۱- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَتَيْنِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۷۵۱- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اس کے دو سالوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔" (اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۷۵۲- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَقَالَ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَعْدِلُهُ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ، رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۷۵۲- حضرت سعید بن جبیرؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یوم عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا تو فرمانے لگے ہم (صحابہ کرام) رسول اللہ ﷺ سمیت اسے دو سال کے روزوں کے برابر سمجھتے تھے۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)۔

۷۵۳- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ أَمَامَهُ وَسَنَةٌ خَلْفَهُ وَمَنْ صَامَ عَاشُورَاءَ غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۷۵۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اس کے ایک پچھلے سال کے اور ایک بعد والے سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص عاشوراء محرم کا روزہ رکھتا ہے اس کے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۷۵۴- وَعَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ دَخَلَ

۷۵۴- حضرت مسروقؒ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت

۷۵۰- صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام وصوم یوم عرفة ، سنن ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل صوم عرفة۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۷۵۱- مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۷۵۲- معجم اوسط طبرانی ۱/ ٤٢١۔

۷۵۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۸۹/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَومَ عَرَفَةَ فَقَالَ: اسْقُونِي ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَاغُلاَمُ اسْقِهِ عَسَلاً، ثُمَّ قَالَتْ: وَمَا أَنْتَ يَا مَسْرُوقُ بِصَائِمٍ؟ قَالَ: لاَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ يَومَ الأَضْحَى، فَقَالَتْ: لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا عَرَفَةُ يَومَ يُعَرِّفُ الإِمَامُ وَيَومُ النَّحْرِ يَومَ يَنْحَرُ الإِمَامُ، أَوَ مَا سَمِعْتَ يَا مَسْرُوقُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْدِلُهُ بِأَلْفِ يَومٍ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِي قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! يَقُولُ: ((صِيَامُ يَومِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَومٍ)).

عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کہا مجھے پانی پلائیں- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا اے غلام! انہیں شہد پلاؤ- پھر فرمانے لگیں اے مسروق! کیا تم روزہ دار نہیں ہو؟ انہوں نے کہا نہیں (میں روزہ دار نہیں) مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں آج عید الاضحیٰ کا دن نہ ہو- وہ فرمانے لگیں ایسے نہیں- عرفہ کا دن وہ ہوتا ہے جسے حاکم مقرر کرے اور قربانی کا دن وہ ہوتا ہے جس دن حاکم قربانی کرے- اے مسروق! کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ اسے ہزار دن کے برابر قرار دیتے تھے- (اسے طبرانی اور بیہقی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) بیہقی کی ایک روایت اس طرح ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے "یوم عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزے کے برابر ہے-"

ثَوَابُ صِيَامِ شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ

ماہ محرم کے روزوں کا ثواب

۷۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: **((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلاَةُ اللَّيْلِ))** رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۵۵- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے ماہ محرم کے روزے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے-" (مسلم)

۷۵۶- وَعَنْ جُنْدُبَ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: **((إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاَةِ بَعْدَ**

۷۵۶- حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی

۷۵۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۸۹/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں دلہم بن صالح راوی کو ابن معین اور ابن حبان نے ضعیف کہا ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی اور نہ ہی سنن کبریٰ بیہقی میں مل سکی ہے-

۷۵۵- صحیح مسلم ۸۲۱/۲ کتاب الصیام' باب فضل صوم المحرم-

۷۵۶- سنن کبریٰ نسائی (تحفۃ الاشراف) ٤٤٥/٢-

الْفَرِيضَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُحَرَّمُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

نماز ہے اور رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے کے روزے ہیں جسے تم محرم کہتے ہو۔" (نسائی)

۷۵۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ كَانَ لَهُ كَفَّارَةَ سَنَتَيْنِ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثُونَ يَوْمًا)).

۷۵۷- حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے وہ اس کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص محرم کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اسے ہر دن کے بدلے تیس دن (کے روزوں) کا ثواب ملتا ہے۔" (اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ بیان کیا ہے)

ثَوَابُ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ

یوم عاشوراء کے روزے کا ثواب

۷۵۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۵۸- حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عاشوراء کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "یہ گذشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔" (مسلم)

۷۵۹- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ لِيَوْمٍ فَضْلٌ عَلَى يَوْمٍ فِي الصِّيَامِ إِلَّا شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۷۵۹- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ رکھنے کے لحاظ سے کوئی دن دوسرے دن سے افضل نہیں ہے ماسوا رمضان اور یوم عاشوراء کے۔" (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۷۶۰- وَعَنْهُ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي

۷۶۰- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے عاشوراء کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے میرے علم کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس (عاشوراء) کے دن کے علاوہ کسی بھی دن کا روزہ اس کی فضیلت کی نیت سے نہیں رکھا اور نہ ہی ماہ رمضان کے علاوہ کسی مہینے

۷۵۷- معجم کبیر طبرانی ۸۲/۱۱۔

۷۵۸- صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر۔

۷۵۹- معجم کبیر طبرانی ۱۲۷/۱۱۔

۷۶۰- صحیح مسلم کتاب الصیام باب صوم یوم عاشوراء۔

رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کے روزے اس نیت سے رکھے ہیں-(مسلم)

ثَوَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ وَفَضْلِ لَيْلَةِ النصف [منه]

۷۶۱- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَرَكَ تَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ ؟ قَالَ: ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ فِيهِ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۷۶۲- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَبُّ الشُّهُورِ إِلَيْكَ أَنْ تَصُومَهُ شَعْبَانُ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ يَكْتُبُ فِيهِ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةَ فَأُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَنِي أَجَلِي وَأَنَا صَائِمٌ)).

۷۶۳- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ قَالَ:

شعبان کے روزوں کا ثواب اور اس کی پندرہویں رات کی فضیلت

۷۶۱- حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جس قدر آپ شعبان میں روزے رکھتے ہیں اس قدر میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا "یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو رجب اور شعبان کے درمیان میں (آتا) ہے اور لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس مہینے میں (پورے سال کے) عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں- میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اٹھائے جائیں-" (نسائی)

۷۶۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تقریباً) پورا شعبان روزہ رکھا کرتے تھے- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (کیا روزے رکھنے کے لیے) آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان ہے؟ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس مہینے میں پورے سال میں مرنے والی ہر روح کی اجل مقرر کرتا ہے- میں چاہتا ہوں کہ مجھے روزے کی حالت میں موت آئے-" (اسے ابویعلیٰ نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۷۶۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ رمضان کے بعد (کس مہینے کا) روزہ سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "رمضان المبارک کی تعظیم کی نیت سے شعبان کا روزہ

۷۶۱- سنن نسائی کتاب الصوم باب صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم-
۷۶۲- مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی-
۷۶۳- سنن ترمذی کتاب الزکاۃ باب ماجاء فی فضل الصدقۃ-

((شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ)) قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ((صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ)) قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ غَرِيبٌ.

رکھنا۔" سائل نے پوچھا صدقہ کون سا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "رمضان المبارک میں صدقہ کرنا (افضل) ہے۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

٧٦٤- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَطَّلِعُ اللّٰهُ إِلَى جَمِيْعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النصفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلاَّ لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۷۶۴- حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات اپنی تمام مخلوق کی طرف بنظر (رحمت) دیکھتا ہے اور مشرک اور کینہ پرور کے سوا تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے۔" (طبرانی، ابن حبان)

٧٦٥- وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة بِلَفْظِهِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي مُوسَى الاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۷۶۵- ابن ماجہ نے انہی الفاظ کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی حدیث ذکر کی ہے۔

٧٦٦- [ورواه] أَحْمَدُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ إِلاَّ اثْنَيْنِ مُشَاحِنٌ وَقَاتِلُ نَفْسٍ)).

۷۶۶- اسی حدیث کو احمد نے بھی حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں: "کینہ پرور اور قاتل دونوں کے علاوہ باقی سب بندوں کو بخش دیتا ہے۔"

٧٦٧- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ نِصْفِ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ لِغُرُوبِ الشَّمْسِ

۷۶۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب پندرہ شعبان کی رات ہو تو رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کیا کوئی بخشش کا

۷۶۴- معجم کبیر طبرانی ۱۰۹/۲۰، ہیثمی نے مجمع الزوائد (٦٥/٨) میں کہا ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤٧٠/٧۔

۷۶۵- سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان۔ اس کی سند ضعیف ہے۔

۷۶۶- مسند احمد ١٧٦/٢ ۔ اس حدیث کی سند کو احمد شاکر نے صحیح کہا ہے۔

۷۶۷- سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ ابن ابی یسرۃ کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے جب کہ احمد بن حنبل اور ابن معین نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلاَ مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ ؟ أَلاَ مِنْ مُبْتَلىً فَأُعَافِيَهُ ؟ أَلاَ كَذَا أَلاَ كَذَا ؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ)).

طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی بیمار ہے کہ میں اسے شفا دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ ایسے ہے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔" (ابن ماجہ)

٧٦٨- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: هَذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَ لِلّهِ فِيْهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُورِ غَنَمِ كَلْبٍ لاَ يَنْظُرُ [اللهُ] فِيْهَا إِلَى مُشْرِكٍ وَلاَ إِلَى مُشَاحِنٍ وَلاَ إِلَى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلاَ إِلَى مُسْبِلٍ وَلاَ إِلَى عَاقٍّ وَالِدَيْهِ وَلاَ إِلَى مُدْمِنِ خَمْرٍ)) الْحَدِيْثَ. قوله: ((بِعَدَدِ شُعُورِ غَنَمِ كَلْبٍ)) يعني غنم بني كلب وبنو كلب قبيلة كبيرة هم أكثر قبائل العرب أو من أكثرها غنما.

٧٦٨- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا یہ پندرہ شعبان کی رات ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ اتنی کثیر تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جتنے کلب قبیلے کی بکریوں کے بال ہیں۔ اس رات اللہ تعالیٰ مشرک اور قطع رحمی کرنے والے پر نظر رحمت نہیں کرتا اور نہ ہی (تکبر کے باعث) تہبند لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان کی طرف اور نہ ہی عادی شرابی کی طرف۔ (بیہقی)

بنو کلب ایک بہت بڑا قبیلہ ہے۔ اس کی تعداد تمام قبائل عرب سے زیادہ ہے یا ان کی بکریاں سب سے زیادہ ہیں۔

٧٦٩- وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِأَهْلِ الأَرْضِ إِلاَّ لِمُشْرِكٍ أَوْمُشَاحِنٍ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ هَذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

٧٦٩- حضرت کثیر بن مرہؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پندرہ شعبان کی رات کے متعلق فرمایا "اللہ تبارک وتعالیٰ (اس رات) شرک اور قطع رحمی کرنے والے کے علاوہ سب اہل زمین کو بخش دیتا ہے۔" (اسے بیہقی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک اچھی مرسل روایت ہے)

ثَوَابُ مَنْ صَامَ الأَيَّامَ الْبِيض

ایام بیض کے روزے رکھنے کا ثواب

٧٧٠- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ

٧٧٠- عبدالملک بن قتادہ بن نعمان اپنے باپ

٧٦٨- سنن کبریٰ بیہقی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

٧٦٩- مجھے یہ حدیث نہیں ملی۔

إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلاَ مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ ؟ أَلاَ مِنْ مُبْتَلىً فَأُعَافِيَهُ ؟ أَلاَ كَذَا أَلاَ كَذَا ؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ)).

طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی بیمار ہے کہ میں اسے شفا دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ ایسے ہے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔" (ابن ماجہ)

۷٦۸- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: هَذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُورِ غَنَمِ كَلْبٍ لاَ يَنْظُرُ [اللّٰه] فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ وَلاَ إِلَى مُشَاحِنٍ وَلاَ إِلَى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلاَ إِلَى مُسْبِلٍ وَلاَ إِلَى عَاقٍّ وَالِدَيْهِ وَلاَ إِلَى مُدْمِنِ خَمْرٍ)) الْحَدِيْثَ. قوله: ((بِعَدَدِ شُعُورِ غَنَمِ كَلْبٍ)) يعني غنم بني كلب وبنو كلب قبيلة كبيرة هم أكثر قبائل العرب أو من أكثرها غنما.

۷٦۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا یہ پندرہ شعبان کی رات ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ اتنی کثیر تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جتنے کلب قبیلے کی بکریوں کے بال ہیں۔ اس رات اللہ تعالیٰ مشرک اور قطع رحمی کرنے والے پر نظر رحمت نہیں کرتا اور نہ ہی (تکبر کے باعث) تہبند لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان کی طرف اور نہ ہی عادی شرابی کی طرف۔ (بیہقی)

بنو کلب ایک بہت بڑا قبیلہ ہے۔ اس کی تعداد تمام قبائل عرب سے زیادہ ہے یا ان کی بکریاں سب سے زیادہ ہیں۔

۷٦۹- وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِأَهْلِ الْأَرْضِ إِلاَّ لِمُشْرِكٍ أَوْمُشَاحِنٍ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ هَذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

۷٦۹- حضرت کثیر بن مرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پندرہ شعبان کی رات کے متعلق فرمایا "اللہ تبارک وتعالیٰ (اس رات) شرک اور قطع رحمی کرنے والے کے علاوہ سب اہل زمین کو بخش دیتا ہے۔" (اسے بیہقی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک اچھی مرسل روایت ہے)

ثَوَابُ مَنْ صَامَ الْأَيَّامَ الْبِيضَ

ایام بیض کے روزے رکھنے کا ثواب

۷۷۰- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ

۷۷۰- عبدالملک بن قتادہ بن نعمان اپنے باپ

۷٦۸- سنن کبریٰ بیہقی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۷٦۹- مجھے یہ حدیث نہیں ملی۔

مَلْحَانَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ الْبِيْضِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ: وَقَالَ : ((هُوَ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ يَأْمُرُ بِهَذِهِ الأَيَّامِ الثَّلاَثِ الْبِيضِ وَيَقُولُ هُنَّ صِيَامُ الشَّهْرِ.

(قتادہؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایام بیض (یعنی ہر ماہ کی) تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے کہ "یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہیں-" (ابوداؤد) نسائی نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ ﷺ ان تین ایام بیض کے متعلق حکم دیتے اور فرماتے کہ "یہ مہینے کے روزوں (کے برابر ہیں)-"

۷۷۱- وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ أَيَّامُ الْبِيْضِ صَبِيْحَةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۷۷۱- حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر ماہ تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں، وہ تین دن ایام بیض یعنی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ ہیں-" (اسے نسائی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثَوَابُ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ

ہر ماہ تین روزے رکھنے کا ثواب

۷۷۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَوْمُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۷۷۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر ماہ تین روزے رکھنا تاحیات روزے رکھنے کے برابر ہے-" (بخاری' مسلم)

۷۷۳- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۷۷۳- حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر ماہ کے تین روزے

۷۷۰- سنن ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم الثلاث من کل شهر، سنن نسائی کتاب الصوم باب کیف یصوم ثلاثة ایام من کل شهر۔

۷۷۱- سنن نسائی ایضاً۔

۷۷۲- صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم الدهر، صحیح مسلم کتاب الصیام باب النهی عن صوم الدهر لمن تضرر به۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اور رمضان کے روزے پوری عمر روزہ رکھنے کے برابر ہیں۔" (مسلم)

٧٧٤- وَعَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۷۷۴- حضرت قرہ بن ایاسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر ماہ تین دن کے روزے زندگی بھر کے روزوں کے برابر ہیں۔" (احمد، بزار، ابن حبان)

٧٧٥- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِهِ:﴿ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ الْيَوْمُ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَحَسَّنَهُ. وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۷۷۵- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص ہر ماہ تین روزے رکھتا ہے، گویا وہ عمر بھر روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں نازل فرمائی ہے۔ کہ: "جو شخص کوئی ایک نیکی لے کر آتا ہے پس اس کے لیے دس گنا ہے۔" لہٰذا ایک دن دس دن کے برابر ہے۔ (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

٧٧٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ فِيهِ مَنْ يُجْهَلُ حَالُهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((صَامَ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ الدَّهْرَ إِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ

۷۷۶- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "حضرت نوح علیہ السلام نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو چھوڑ کر عمر بھر روزہ رکھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے آدھی عمر روزہ رکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہر ماہ تین

۷۷۳- صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر۔

۷۷۴- مسند احمد ۴۳۵/۳، مسند بزار (کشف الاستار) ۴۹۵/۱ ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۶۳/۲۔

۷۷۵- مسند احمد ۱۴۶/۵-۱۴۵ سنن ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم ثلاثة ایام من کل شهر، سنن نسائی کتاب الصوم باب صوم ثلاثة ایام من الشهر۔ سنن ابن ماجه کتاب الصیام باب صیام ثلاثة ایام من کل شهر ، صحیح ابن خزیمه ۳۰۰/۳۔

۷۷۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۹۵/۳ میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابو قنان راوی کا مجھے علم نہیں ہو سکا، مجھے یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

وَالأَضحَى، وَصَامَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَام نِصفَ الدَّهْرِ، وَصَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَامَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرَ الدَّهْرَ)).

روزے رکھے۔ (اس طرح) انہوں نے زندگی بھر روزہ بھی رکھا اور روزے کے بغیر بھی رہے۔" (اسے طبرانی نے نامعلوم حال راوی والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۷۷۷- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيل عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ فَقَالَ: ((وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ)) قَالُوا: فَثُلُثَيْهِ؟ قَالَ: ((أَكْثَرُ)) قَالُوا: فَنِصْفَهُ قَالَ: ((أَكْثَرُ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ؟ صَوْمُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۷۷۷- جناب عمرو بن شرحبیلؒ ایک صحابیٔ رسول ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو عمر بھر روزہ رکھنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا "میں خیال کرتا ہوں کہ اس نے عمر بھر نہیں کھایا۔" صحابہ نے عرض کیا عمر کے دو تہائی حصے کے متعلق کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ بھی زیادہ ہے۔" انہوں نے عرض کیا عمر کا آدھا حصہ؟ آپ نے فرمایا "یہ بھی زیادہ ہے۔" پھر فرمایا "کیا میں تمہیں ایسا روزہ نہ بتاؤں جو سینے کا کینہ اور وسواس ختم کر دیتا ہے؟ ہر ماہ تین دن روزہ رکھا کرو۔" (نسائی)

۷۷۸- وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ: ((الْوَحَرُ)) بِالْحَاء المهملة والراء محركا هو الحقدُ والْغِشُّ والوسواسُ والضيقُ وشهر الصبر هو من أسماء شهر رمضانَ.

۷۷۸- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبر کے مہینے (رمضان المبارک) کے روزے اور ہر ماہ تین روزے سینے کا کینہ اور وسواس ختم کر دیتے ہیں۔" (اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کے راویوں کو صحیح بخاری میں قابل حجت تسلیم کیا گیا ہے)

۷۷۹- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاثَةَ

۷۷۹- حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ روزے کے متعلق ہمیں کچھ بتائیں؟ آپ نے فرمایا "(اگر) استطاعت رکھنے والا شخص ہر ماہ تین دن روزے رکھے تو ایک روزہ دس

۷۷۷- سنن نسائی کتاب الصوم باب صوم ثلثی الشهر۔

۷۷۸- مسند بزار (کشف الاستار) ۱/ ۴۹۴۔

۷۷۹- معجم کبیر طبرانی ۲۵/ ۳۵۔

أَيَّامٍ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَصُومَهُنَّ فَإِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يُكَفِّرُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَيُنَقِّي مِنَ الإِثْمِ كَمَا يُنَقِّي الْمَاءُ الثَّوْبَ)).

برائیوں کا کفارہ ہو گا اور گناہ سے ایسے صاف کر دے گا جیسے پانی کپڑے کو صاف کرتا ہے۔" (طبرانی)

۷۸۰- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ: لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنْتَ الَّذِي يَقُولُ ذٰلِكَ)) فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ يَارَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَإِنَّكَ لَاتَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ صُمْ فِي الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ)) قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ)) قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ)) قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ)) قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

۷۸۰- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ وہ کہتا ہے میں زندگی بھر رات کو قیام کروں گا اور دن کو روزہ رکھوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ بات کہنے والا تو ہے؟" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو ایسا نہیں کر سکے گا۔ روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر، سو بھی اور قیام بھی کر، ہر ماہ تین دن روزے رکھ چونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اس لیے یہ عمل زندگی بھر روزے (کے برابر) ہوگا۔" میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا "ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر۔" میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "پھر ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر۔ یہ داؤدی روزہ ہے جو سب سے زیادہ قرین انصاف ہے۔" میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔" عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کی تین روزوں والی بات مان لیتا تو وہ (آج) مجھے اپنے اہل و عیال اور مال و دولت سے بھی زیادہ عزیز ہوتی۔ (بخاری مسلم) مسلم کی ایک روایت اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے پتہ چلا ہے کہ تو رات کو قیام کرتا ہے اور دن کو

۷۸۰- صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم، صحیح مسلم کتاب الصیام باب النهی عن صوم الدهر۔

ﷺ: ((بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَرَدْتُ بِذٰلِكَ إِلاَّ الْخَيْرَ. قَالَ: ((لاَصَامَ مَنْ صَامَ الأَبَدَ، وَلٰكِنْ أَدُلُّكَ عَلَى صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ)).

روزہ رکھتا ہے۔" اس نے کہا یارسول اللہ! اس سے میرا مقصد نیک ہے۔ آپ نے فرمایا "جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اس کا کوئی روزہ نہیں۔ البتہ میں تجھے زندگی بھر کے روزے کے متعلق بتاتا ہوں' وہ ہے ہر ماہ تین روزے رکھنا۔"

ثَوَابُ مَنْ صَامَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ [وَفَضْلِهِمَا]

سوموار اور جمعرات کے روزے کا ثواب اور فضیلت

۷۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ الأَعْمَالُ يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۷۸۱- حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سوموار اور جمعرات کو عمل پیش کیے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں پیش ہو۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے)

۷۸۲- وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتّٰى لاَ تَكَادَ تُفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتّٰى لاَ تَكَادَ تَصُومُ إِلاَّ يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلاَ فِي صِيَامِكَ وَإِنْ لاَ صُمْتَهُمَا قَالَ: ((أَيٌّ؟)) قُلْتُ: يَوْمُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، قَالَ: ((ذٰلِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ رَاوِيَانِ لَمْ يُسَمَّيَا.

۷۸۲- حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ جب روزے رکھتے ہیں تو افطار کے قریب نہیں جاتے اور جب افطار کرنے لگتے ہیں تو روزے کے قریب نہیں جاتے، البتہ دو دن ایسے ہیں خواہ وہ روزوں کے دوران آئیں یا افطار کے دوران آپ ان کا روزہ ضرور رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "وہ کون سے ہیں۔" میں نے کہا سوموار اور جمعرات۔ تو آپ نے فرمایا "ان دو دنوں میں رب العالمین کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں پیش ہو۔" (ابوداؤد، نسائی۔ اس کی سند میں دو نامعلوم راوی ہیں)

۷۸۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

۷۸۳- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول

۷۸۱- سنن ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم الاثنتین والخمیس ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۸۲- سنن ابوداؤد کتاب الصوم باب صوم الاثنتین والخمیس وسنن نسائی کتاب الصوم باب صوم النبی صلی اللہ عنہ وسلم۔

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ((تُعْرَضُ الأَعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيَغْفِرُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلاَّ امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقُولُ: اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)) وَفِي رِوَايَةٍ ((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلاَّ رَجُلٌ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: أَنْظِرُوْا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوْا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا [أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا])) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ الإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تَصُومُ الإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقَالَ: ((إِنَّ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ اللهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلاَّ مُهْتَجِرَيْنِ يَقُولُ: دَعْهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا)).

اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں- اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جو اس کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو ماسوا ایسے آدمی کے جو اپنے بھائی سے قطع تعلق کیے ہوئے ہو- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو صلح کرنے تک چھوڑ دو-" ایک روایت میں ہے "سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ہر اس آدمی کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو ماسوا اس آدمی کے جس نے اپنے بھائی سے قطع تعلق کیا ہو- کہا جاتا ہے ان دونوں کو صلح کرنے تک مہلت دے دو- ان دونوں کو صلح کرنے تک مہلت دے دو- ان دونوں کو صلح کرنے مہلت دے دو-" (مسلم)

اسے ابن ماجہ نے بھی صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی کریم ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے- ان سے دریافت کیا گیا آپ "سوموار اور جمعرات کو روزہ (کیوں) رکھتے ہیں؟ تو فرمانے لگے سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو معاف کر دیتا ہے ماسوا ایسے دو شخصوں کے جو ایک دوسرے سے جھگڑے ہوئے ہوں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دونوں کو صلح کرنے تک چھوڑ دو-"

٧٨٤- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ الأَعْمَالُ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَمِنْ

۷۸۴- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں- کوئی بخشش طلب کرنے والا ہوتا

۷۸۳- صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب النهی عن الشحناء والتهاجر، سنن ابن ماجه کتاب الصیام باب صیام یوم الاثنین والخمیس بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند صحیح غریب ہے- ترمذی نے کہا ہے اس کی سند حسن غریب ہے-

۷۸۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (٦٦/٨) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی-

مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهُ وَمِنْ تَائِبٍ فَيُتَابُ عَلَيْهِ وَ يُرَدُّ أَهْلُ الضَّغَائِنِ بِضَغَائِنِهِمْ حَتَّى يَتُوبُوا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ: ((الضَّغَائِنُ)) بالضاد والغين معجمتين هي الأحقاد.

ہے اسے بخش دیا جاتا ہے کوئی توبہ کرنے والا ہوتا ہے اس کی توبہ قبول کرلی جاتی ہے اور کینہ پرور لوگوں کو ان کی کینہ پروری کی وجہ سے اس وقت تک چھوڑ دیا جاتا ہے جب تک وہ توبہ نہ کرلیں۔(اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثوابُ مَنْ صَامَ الأربعاء والخميسَ والْجُمُعَةَ

بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے کا ثواب

۷۸۵- عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ- أَوْ سُئِلَ- النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ ؟ فَقَالَ: ((لا إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرْتَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۷۸۵- عبیداللہ بن مسلم قرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے یا کسی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زندگی بھر روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا "(یہ جائز) نہیں ہے، تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔رمضان کے روزے رکھ۔اس کے متصل بعد روزے رکھ اور ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ۔اسی طرح (گویا) تو نے عمر بھر روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا۔" (ابوداود، نسائی، ترمذی۔اس کے راوی ثقہ ہیں اور ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

۷۸۶- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَامَ الأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوتٍ وَزَبَرْجَدٍ وَ كَتَبَ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ)).

۷۸۶- حضرت انس بن مالکؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے "سنا جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتی، یاقوت اور زبرجد (نہایت قیمتی پتھر) کا گھر بنا دیتا ہے اور دوزخ سے اس کی آزادی ضروری قرار دے دیتا ہے۔" (طبرانی)

۷۸۷- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ

۷۸۷- حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول

۷۸۵- سنن ابوداؤد کتاب الصوم باب صوم شوال، سنن کبریٰ نسائی (تحفۃ الاشراف) ۳۲۱/۷، سنن ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم الاربعاء والخمیس۔

۷۸۶- معجم اوسط طبرانی ۱۸۸/۱ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۹/۳) میں کہا ہے، اس کی سند میں صالح بن جبلہ راوی کو ازدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ يُرَى ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ)).

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص بدھ جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا گھر بناتا ہے جس کا بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے۔" (طبرانی)

۷۸۸- وَخَرَّجَهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ أَبِي أُمَامَةَ.

۷۸۸- طبرانی نے مذکورہ بالا حدیث حضرت ابوامامہؓ سے بھی روایت کی ہے۔

۷۸۹- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ)).

۷۸۹- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے دوزخ سے اس کی آزادی لازمی ہو جاتی ہے۔" (ابویعلی)

۷۹۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ غُفِرَ لَهُ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ حَتَّى يَصِيْرَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا)).

۷۹۰- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے اور جمعہ کے دن کچھ نہ کچھ صدقہ کرے جو گناہ بھی اس نے کیا ہو معاف ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے (ایسے) صاف ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔" (طبرانی۔ بیہقی)

ثَوَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا وأفطر يَوْمًا

ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کا ثواب

۷۹۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

۷۹۱- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے

۷۸۷- معجم اوسط طبرانی ۱۸۷/۱ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۸/۳) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں صالح بن جبلہ راوی کو ازدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۷۸۸- معجم کبیر طبرانی ۲۹۹/۸۔

۷۸۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے اسے ابویعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۷۹۰- معجم کبیر طبرانی ۳۴۷/۱۲ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۹/۳) میں کہا ہے اس کی سند کے ایک راوی محمد بن قیس المدنی ابوحازم کا ترجمہ معلوم نہیں ہو سکا۔ سنن کبریٰ بیہقی ۲۹۵/٤ كتاب الصيام باب ماجاء فی صوم الاربعاء والخميس والجمعة۔

الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : ((بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ)) قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قُوَّةً قَالَ:((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا)) وَكَانَ يَقُولُ: يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ ، وَفِي رِوَايَةٍ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَاصَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرُ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَومًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ . وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ: إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: ((صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجرُ مَابَقِيَ)) قَالَ: إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ: إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: ((صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ: إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ: ((فَصُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)) وَفِي

ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا "مجھے پتہ چلا ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو۔ ایسے نہ کیا کرو۔ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ ہر ماہ تین روزے رکھا کرو' یہ عمر بھر روزوں کے برابر ہے۔" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں طاقت ور ہوں۔ آپ نے فرمایا "پھر داؤدی روزہ رکھا کرو۔ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔" (عبداللہ بن عمرو) کہا کرتے تھے کاش میں رخصت قبول کر لیتا۔ ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "داؤدی روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ہے۔ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔" (بخاری' مسلم) مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا "دو دن روزہ رکھ لو تمہیں باقی دنوں کا ثواب مل جائے گا۔" انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "دو دن روزہ رکھ لو تمہیں باقی دنوں کا ثواب مل جائے گا۔" انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "تین دن روزہ رکھ لو' تمہیں باقی دنوں کا ثواب مل جائے گا۔" انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "چار دن روزہ رکھ لو تمہیں باقی دنوں کا ثواب مل جائے گا۔" انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "پھر داؤدی روزہ رکھو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔" ایک اور روایت میں ہے کہ "ایک دن روزہ رکھو

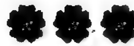
۷۹۱۔ صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الضیف فی الصوم' صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ۔

رِوَايَةٍ ((فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)) فَقُلْتُ : إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ)).

اور ایک دن افطار کرو- یہ سب روزوں سے مناسب ہے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے-" میں نے عرض کیا میں اس سے افضل روزے کی طاقت رکھتا ہوں- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے-"

۷۹۲- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَومًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

۷۹۲- انہی (عبداللہ بن عمرو بن عاص) کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ پسند ہے اور سب سے زیادہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز پسند ہے- وہ آدھی رات تک سوتے پھر تہائی رات قیام کرتے پھر رات کا چھٹا حصہ سو جاتے تھے- اور ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے-" (بخاری، مسلم)



۷۹۲- صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم داؤد علیہ السلام- صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر-



۹۔ أبوابُ الْحَجِّ

۹- حج

ثَوَابُ الْحَجِّ

قَالَ اللهُ تَعَالَى : ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً ﴾ [آل عمران : ۹۷]

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَ إِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة:۱۲۵]

۷۹۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۷۹٤- وَعَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:((إِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ)) قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا ؟ [قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ)) قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟] قَالَ:

حج کا ثواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور لوگوں پر اللہ کا حق (یعنی فرض ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی (جسمانی اور مالی طاقت رکھے وہ اس کا حج کرے)“

اور فرمایا: ”اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا کہ جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اسے نماز کی جگہ بنالو)“

۷۹۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص حج کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔“ (بخاری و مسلم)

۷۹۴- انہی (ابوہریرہ) کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا‘ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔“ عرض کیا گیا اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے راستے پر جہاد کرنا۔“ عرض کیا گیا

۷۹۳- صحیح بخاری کتاب الحج باب فضل الحج المبرور۔ صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرہ۔

۷۹۴-صحیح بخاری ایضا صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال۔

((حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا "حج مبرور[1]۔"
(بخاری مسلم)

۷۹۵- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ**)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۷۹۵- انہی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا۔"
(بخاری مسلم)

۷۹۶- وَعَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيْلاً ، وَقَالَ: فَلَمَّا جَعَلَ اللهُ الإِسْلاَمَ فِي قَلْبِيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ لِأُبَايِعَكَ فَبَسَطَ يَدَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ : ((**مَالَكَ يَا عَمْرُو**)) قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ: ((**تَشْتَرِطُ مَاذَا؟**)) قَالَ: أَنْ يُغْفَرَ لِي، قَالَ: ((**أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الإِسْلاَمَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَ أَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ**)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَهُوَ فِي مُسْلِمٍ أَطْوَلُ مِنْهُ .

۷۹۶- ابن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس گئے ان پر موت کا عالم تھا، وہ بہت روئے اور فرمانے لگے جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام نصیب کیا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ انہوں نے ہاتھ مبارک پھیلایا لیکن میں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ فرمانے لگے "اے عمرو! تمہیں کیا ہوگیا۔" میں نے کہا میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "تو کون سی شرط لگانا چاہتا ہے؟" میں نے عرض کیا (میں یہ شرط لگانا چاہتا ہوں کہ) میں بخشا جاؤں۔ آپ نے فرمایا "اے عمرو! کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اسلام پہلے (تمام) گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، ہجرت بھی پہلے (تمام) گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اور حج بھی پہلے (تمام) گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔" (ابن خزیمہ۔ مسلم میں یہ حدیث اس سے لمبی ہے)

۷۹۷- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا

۷۹۷- حضرت عمرو بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! اسلام کسے کہتے ہیں؟

---

(۱) حج مبرور وہ ہے جس کی ادائیگی کے دوران حاجی نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔

۷۹۵- صحیح بخاری کتاب العمرة باب وجوب العمرة وفضلها صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل الحج والعمرة ویوم عرفة۔

۷۹۶- صحیح ابن خزیمه ۱۳۱/٤ صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یهدم ماقبله۔

رَسُولَ اللهِ مَا الإِسْلَامُ؟ قَالَ : ((أَنْ يُسْلِمَ قَلْبُكَ وَأَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ وَ يَدِكَ)) قَالَ: فَأَيُّ الإِسْلَامِ أَفْضَلُ ، قَالَ: ((الإِيْمَانُ)) قَالَ: وَمَا الإِيْمَانُ ؟ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ)) قَالَ: فَأَيُّ الإِيْمَانِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:((الْهِجْرَةُ)) قَالَ: وَمَا الْهِجْرَةُ ؟ قَالَ : ((أَنْ تَهْجُرَ السُّوءَ)) قَالَ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ: قَالَ: ((الْجِهَادُ)) قَالَ: وَمَا الْجِهَادُ ؟ قَالَ: ((أَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ إِذَا لَقِيْتَهُمْ)) قَالَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ: ((مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ)) قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَثُمَّ عَمَلَانِ هُمَا أَفْضَلُ الأَعْمَالِ إِلاَّ مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِهِمَا حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ أَوْ عُمْرَةٌ مَبْرُورَةٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

آپ نے فرمایا ”اسلام یہ ہے کہ تیرا دل مان لے اور مسلمان تیری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔“ اس نے عرض کیا اسلام میں کون سا کام سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”ایمان“ اس نے عرض کیا ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”(ایمان یہ ہے) کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر یقین رکھے۔“ اس نے عرض کیا ایمان میں سے کیا چیز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”ہجرت۔“ اس نے عرض کیا ہجرت کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”(ہجرت) برا کام چھوڑ دینے کو کہتے ہیں۔“ اس نے عرض کیا کون سی ہجرت سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا (سب) سے افضل ہجرت جہاد ہے۔ اس نے عرض کیا جہاد کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”(جہاد) یہ ہے کہ جب تیرا کافروں سے آمنا سامنا ہو جائے تو تو انہیں مارنے کی کوشش کرے۔“ اس نے عرض کیا کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”اس شخص کا جہاد سب سے افضل ہے جس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور خون بہا دیا جائے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دو اور بھی عمل ہیں جو سب کاموں سے افضل ہیں' مبرور حج اور مبرور عمرہ۔“ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۷۹۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَفْضَلُ الأَعْمَالِ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى إِيْمَانٌ لاَ شَكَّ فِيهِ وَغَزْوٌ لاَ

۷۹۸- حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایسا ایمان ہے جس میں کوئی شک نہ ہو اور ایسا جہاد ہے جس میں غنیمت کے مال سے خیانت نہ کی گئی ہو

۷۹۷- مسند احمد ۱۱٤/٤۔

۷۹۸- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۵۹/۷۔

غُلُولَ فِيهِ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ تُكَفِّرُ خَطَايَا سَنَةٍ، رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

اور ایسا حج ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو۔" ابوہریرہؓ کا قول ہے کہ مبرور حج ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (ابن حبان)

۷۹۹- وَعَنْ مَاعِزٍ- وَهُوَ صَحَابِيٌّ لَمْ يُنْسَبْ- رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((إِيمَانٌ بِاللهِ وَحْدَهُ ثُمَّ حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ تَفْضُلُ سَائِرَ الأَعْمَالِ كَمَا بَيْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ إِلَى مَغْرِبِهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۷۹۹- حضرت ماعز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا کام سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "(سب سے پہلے) اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا، پھر مبرور حج اور باقی سب اعمال کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا مشرق و مغرب کا درمیانی فاصلہ ہے۔" (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۸۰۰- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۸۰۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حج اور عمرہ لگاتار کرو یہ دونوں فقر و فاقہ اور گناہوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کو ختم کرتی ہے۔ مبرور حج کا صلہ جنت کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔" (ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

۸۰۱- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ)) قِيلَ : وَمَا بِرُّهُ؟ قَالَ: ((إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَطِيبُ الْكَلَامِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ

۸۰۱- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مبرور حج (نیکی والے حج) کا ثواب جنت کے علاوہ کچھ نہیں۔" عرض کیا گیا حج کی نیکی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا "کھانا کھلانا اور خوش گفتار ہونا۔" (اسے احمد اور طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) ابن

۷۹۹- مسند احمد ٣٤٢/٤۔

۸۰۰- سنن ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرة ترمذی نے اسے حسن صحیح غریب کہا ہے' صحیح ابن خزیمہ ١٣٠/٤ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٣/٦۔

۸۰۱- مسند احمد ٣٢٥/٣ ہیثمی نے مجمع الزوائد (٢٠٧/٣) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے، لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔ صحیح ابن خزیمہ ١٣١/٤ ، مستدرك حاكم ٤٨٣/١۔ ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ بِاخْتِصَارٍ ، وَقَالَ : صَحِيحُ الإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَتِهِ لِأَحْمَدَ قَالَ: ((إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ)).

خزیمہ اور حاکم نے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔ احمد کی ایک دوسری روایت میں ہے "(حج کی نیکی) کھانا کھلانا اور زیادہ سے زیادہ سلام کہنا ہے۔"

۸۰۲- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَرَادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((حُجُّوا فَإِنَّ الْحَجَّ يَغْسِلُ الذُّنُوبَ كَمَا يَغْسِلُ الْمَاءُ الدَّرَنَ)) ((الدَّرَنُ)) الوسخ.

۸۰۲- حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حج کرو کیونکہ حج گناہوں کو ایسے دھوڈالتا ہے جیسے پانی میل کو۔" (طبرانی)

۸۰۳- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا يَرْفَعُ إِبِلُ الْحَاجِّ رِجْلاً وَلاَ يَضَعُ يَدًا إِلاَّ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ مَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً أَوْ رَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي حَدِيْثٍ.

۸۰۳- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جب حاجی کا اونٹ پاؤں اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ایک نیکی لکھ دیتا ہے، ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔" (بیہقی، ابن حبان)

۸۰۴- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ جَاءَ يَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ فَرَكِبَ بَعِيرَهُ فَمَا يَرْفَعُ الْبَعِيرُ خُفًّا وَلاَ يَضَعُ خُفًّا إِلاَّ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَقَ أَوْ قَصَّرَ إِلاَّ

۸۰۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص بیت اللہ کی نیت کر کے اونٹ پر سوار ہو کر آتا ہے، اونٹ کا ایک قدم رکھنے اور اٹھانے کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ ختم کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ جب وہ بیت اللہ میں پہنچ جاتا ہے اور بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا طواف کرتا ہے، پھر بال منڈواتا یا کٹواتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کر ایسے ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے

۸۰۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۰۹/۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں یعلی بن الاشدق راوی کذاب ہے لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں ملی۔

۸۰۳- بیہقی کی سنن کبریٰ، المدخل، الاداب اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤/٦۔

۸۰۴- شعب الایمان بیہقی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَهَلُمَّ - يَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ)).

دن تھا- پھر دوبارہ زندگی کا آغاز کرتا ہے-" (شعب الایمان بیہقی)

۸۰۵- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ فِيهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَاجُّ يَشْفَعُ فِي أَرْبَعِمِائَةِ أَهْلِ بَيْتٍ أَوْ قَالَ: مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

۸۰۵- حضرت ابو موسیٰؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ "ایک حاجی چار سو گھروں کی سفارش کرے گا" یا آپ نے فرمایا "اپنے خاندان کے چار سو افراد کی سفارش کرے گا اور وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا-" (اسے بزار نے نامعلوم راوی والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۸۰۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُغْفَرُ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ إِلاَّ أَنَّهُمَا قَالاَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ)) قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۸۰۶- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حج کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور جس کے لیے وہ بخشش کی دعا کرتا ہے اسے بھی بخش دیا جاتا ہے-" (بزار)

ابن خزیمہ اور حاکم نے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے "اے اللہ! حج کرنے والے کو بخش دے اور اسے بھی بخش دے جس کی بخشش کے لیے حج کرنے والا دعا کرتا ہے-" (حاکم نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۸۰۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنِ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۸۰۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں- اگر وہ دعا کریں تو وہ ان کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اگر وہ بخشش طلب کریں تو انہیں بخش دیتا ہے-" (نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان)

۸۰۵- مسند بزار (کشف الاستار) کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۸۰۶- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/ ٤٠ ، صحيح ابن خزيمه ١٣٢/٤ ، مستدرك حاكم ٤٤١/١، ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۸۰۷- سنن نسائی کتاب الحج باب فضل الحج، سنن ابن ماجه كتاب المناسك ، باب فضل دعاء الحاج- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند میں صالح بن عبد اللہ راوی کے متعلق بخاری نے کہا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے-صحيح ابن خزيمه ١٣٢/٤، صحيح ابن حبان (الاحسان) ٣/٦-

۸۰۸- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۸۰۸- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں وہ اللہ کے بلانے پر آتے ہیں اور جو اس سے مانگتے ہیں وہ انہیں عطا کرتا ہے۔" (اسے بزار نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۸۰۹- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِلٰهِيْ مَا لِعِبَادِكَ عَلَيْكَ إِذَا هُمْ زَارُوكَ فِي بَيْتِكَ؟ قَالَ: لِكُلِّ زَائِرٍ حَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ، حَقًّا يَا دَاوُدُ لَهُمْ عَلَيَّ أَنْ أُعَافِيَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ أَغْفِرَ لَهُمْ إِذَا لَقِيتُهُمْ)).

۸۰۹- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ! جب تیرے بندے تیرے گھر میں تجھے ملنے آتے ہیں تو انہیں کیا دیتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر مہمان کا میزبان پر حق ہوتا ہے۔ اے داؤد (علیہ السلام)! مجھ پر ان کا یہ حق ہے کہ میں انہیں دنیا میں تندرستی کے ساتھ رکھوں اور جب میری ان سے ملاقات ہو تو میں انہیں بخش دوں۔" (طبرانی)

۸۱۰- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا رَاحَ مُسْلِمٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُجَاهِدًا أَوْ حَاجًّا مُهِلًّا أَوْ مُلَبِّيًا إِلَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ بِذُنُوبِهِ وَخَرَجَ مِنْهَا)).

۸۱۰- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے راستے میں مجاہد بن کر جاتا ہے یا احرام باندھ کر لبیک کہتے ہوئے حاجی بن کر جاتا ہے سورج اس کے گناہوں کو لے ڈوبتا ہے اور وہ خود گناہوں سے نکل جاتا ہے۔" (طبرانی)

۸۱۱- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَلِمَاتٌ أَسْأَلُ عَنْهُنَّ

۸۱۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ سے چند باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔

۸۰۸- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/ ۳۹۔

۸۰۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳/ ۲۰۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن حمزہ الرقی راوی ضعیف ہے، لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

۸۱۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳/ ۲۰۹) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس میں غیر معروف راوی ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِجْلِسْ)) وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَلِمَاتٌ أَسْأَلُ عَنْهُنَّ فَقَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَبَقَكَ الْأَنْصَارِيُّ)) فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: إِنَّهُ رَجُلٌ غَرِيبٌ وَإِنَّ لِلْغَرِيبِ حَقًّا فَابْدَأْ بِهِ فَأَقْبَلَ عَلَى الثَّقَفِيِّ فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ عَمَّا جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنْهُ وَإِنْ شِئْتَ تَسْأَلُنِي وَأَنَا أُخْبِرُكَ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجِبْنِي عَمَّاجِئْتُ أَسْأَلُكَ قَالَ: ((جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ)) فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأْتَ مِمَّا كَانَ فِي نَفْسِيْ شَيْئًا. قَالَ: ((فَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ ثُمَّ فَرِّجْ أَصَابِعَكَ ثُمَّ اسْكُنْ حَتَّى يَأْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ وَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ جَبْهَتَكَ وَ لَا تَنْقُرْ نَقْرًا وَصَلِّ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ)) فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ أَنَا صَلَّيْتُ بَيْنَهُمَا قَالَ: ((فَأَنْتَ إِذًا مُصَلٍّ وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ فَقَامَ الثَّقَفِيُّ)) ثُمَّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ عَمَّا

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا- پھر ثقیف قبیلے کا ایک آدمی آگیا اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ سے چند باتیں پوچھنا چاہتا ہوں- رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''انصاری تجھ سے سبقت لے گیا ہے-'' انصاری نے کہا یہ مسافر ہے اور مسافر کا حق ہوتا ہے، پہلے آپ اسے بتائیں- آپ ثقفی کی طرف متوجہ ہوگئے اور فرمانے لگے ''اگر تم چاہو تو جو تم پوچھنے آئے ہو میں تمہیں بتائے دیتا ہوں یا پھر تم پوچھو اور میں تمہیں بتاتا جاؤں-'' اس نے کہا یارسول اللہ! میں جو کچھ پوچھنے آیا ہوں آپ بتادیں- آپ نے فرمایا ''تم مجھ سے رکوع' سجود' نماز اور روزے کے متعلق پوچھنے آئے ہو-'' اس نے کہا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا ہے میرے دل میں جو کچھ تھا آپ ذرا بھی اس سے نہیں چوکے- آپ نے فرمایا ''جب تو رکوع کرے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ، پھر اپنی انگلیاں پھیلا اور پرسکون ہو جا یہاں تک کہ ہر عضو اپنے ٹھکانے پر چلا جائے اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی اچھی طرح زمین پر لگا، کوے کی طرح ٹھونگے نہ مار اور نماز دن کے شروع میں بھی پڑھ اور آخر میں بھی-'' اس نے عرض کیا یا نبی اللہ! (کیا خیال ہے) اگر میں ان دونوں وقتوں کے درمیان بھی نماز پڑھوں- آپ نے فرمایا ''پھر تو نمازی ہے اور ہر ماہ کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھ-'' ثقفی کھڑا ہوا (اور چلا گیا) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''اگر تو چاہے تو جو تم پوچھنے آئے ہو میں تمہیں بتائے دیتا ہوں یا پھر تم پوچھو اور میں تمہیں بتاتا جاؤں-'' اس نے کہا نہیں اے

۸۱۱- مسند بزار (کشف الاستار) ۸/۲ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۱/۳

جئْتَ تَسْأَلُنِي وَإِنْ شِئْتَ تَسْأَلُنِي وَأُخْبِرُكَ)) فَقَالَ: لاَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا جِئْتُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ: ((جِئْتَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ الْحَاجِّ مَالَهُ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ؟ وَمَالَهُ حِيْنَ يَقُومُ بِعَرَفَاتٍ؟ وَمَالَهُ حِيْنَ يَرْمِي الْجِمَارَ؟ وَمَالَهُ حِيْنَ يَحْلِقُ رَأْسَهُ ؟ وَمَالَهُ حِيْنَ يَقْضِي آخِرَ طَوَافٍ بِالْبَيْتِ ؟)) فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأْتَ مِمَّا كَانَ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ: ((فَإِنَّ لَهُ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ أَنَّ رَاحِلَتَهُ لاَ تَخْطُو خُطْوَةً إِلاَّ كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ أَوْ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَإِذَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ : انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي شُعْثًا غُبْرًا اشْهَدُوا أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ذُنُوبَهُمْ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ قَطْرِ السَّمَاءِ وَرَمْلِ عَالِجٍ وَإِذَا رَمَى الْجِمَارَ لاَ يَدْرِي أَحَدٌ مَالَهُ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا قَضَى آخِرَ طَوَافٍ بِالْبَيْتِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ وَهَذَا لَفْظُهُ (قُلْتُ) وَتَقَدَّمَ فِي الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ غَيْرُ مَا حَدِيْثٍ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ.

اللہ کے نبی! جو میں پوچھنے آیا ہوں آپ مجھے بتائیں۔ آپ نے فرمایا "تم مجھ سے حاجی کے متعلق پوچھنے آئے ہو کہ جب وہ گھر سے جاتا ہے تو اسے کتنا ثواب ملتا ہے اور جب وہ میدان عرفات میں قیام کرتا ہے تو اسے کتنا ثواب ملتا ہے اور جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو اسے کتنا ثواب ملتا ہے؟ اور جب وہ سر منڈاتا ہے تو اسے کتنا ثواب ملتا ہے؟ اور بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے تو اسے کتنا ثواب ملتا ہے؟" اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا ہے جو میرے دل میں تھا آپ اس سے ذرا بھی آگے پیچھے نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا "جب حاجی اپنے گھر سے جاتا ہے تو اس کی سواری کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اسے ایک نیکی ملتی ہے اس کا ایک گناہ ختم ہوتا ہے۔ جب وہ میدان عرفات میں قیام کرتا ہے اللہ عزوجل آسمان دنیا پر نازل ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ شکستہ حال اور غبار آلود ہیں۔ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کے (تمام) گناہ بخش دیئے خواہ وہ بارش کے قطروں اور ٹیلے کے ذروں کے برابر بھی ہوں اور جب وہ جمرات کو کنکریاں لگاتا ہے' نا معلوم اسے کتنا ثواب ملتا ہے۔ (اس کے ثواب کا) مرنے کے بعد قیامت کے دن ہی معلوم ہو گا اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کر لیتا ہے تو اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔" (بزار، ابن حبان۔ یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں) (ملاحظہ) اس سے پہلے نماز' زکوۃ اور روزے کے بیان میں حج کی فضیلت اور ثواب کے متعلق بہت سی احادیث گزر چکی ہیں۔

ثَوَابُ مَنْ حَجَّ مَاشِيًا مِنْ مَكَّةَ

مکہ سے پیدل چل کر حج کرنے کا ثواب

۸۱۲- وَعَنْ زَاذَانَ قَالَ: مَرِضَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرَضًا شَدِيْدًا فَدَعَا وَلَدَهُ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَكَّةَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَمِئَةِ حَسَنَةٍ [كُلّ حَسَنَة] مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ)) قِيْلَ لَهُ وَمَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ؟ قَالَ: ((بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِائَةُ أَلْفِ حَسَنَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ: إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عِيْسَى بْنِ سَوَادَةَ. وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۸۱۲- زاذانؒ کا بیان ہے کہ حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو گئے- انہوں نے اپنی اولاد کو بلا کر اکٹھا کیا اور ان سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جو شخص مکہ پیدل جا کر حج کرے اور پیدل واپس آئے اللہ تعالیٰ اسے ہر قدم کے بدلے سات سو نیکی دیتے ہیں' ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہے-" ان سے کہا گیا حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا ہر نیکی کے بدلے ایک لاکھ نیکی-" (ابن خزیمہ نے اسے ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ثابت ہو جائے عیسی بن سوادہ کے متعلق دل میں خدشہ ہے کیونکہ حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۸۱۳- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَتَى الْبَيْتَ أَلْفَ اتِيَةٍ لَمْ يَرْكَبْ قَطُّ فِيْهِنَّ مِنَ الْهِنْدِ عَلَى رِجْلَيْهِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ : فِي الْقَلْبِ مِنَ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ شيء.

۸۱۳- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حضرت آدم علیہ السلام بیت اللہ میں ہندوستان سے پیدل چل کر ہزار دفعہ آئے کبھی سوار نہیں ہوئے- (اسے ابن خزیمہ نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ قاسم بن عبدالرحمن کے متعلق دل میں خدشہ ہے)

ثَوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کرنے کا ثواب

۸۱٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا)) رَوَاهُ

۸۱۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے-"

۸۱۲- صحیح ابن خزیمه ٢٤٤/٤ ، مستدرك حاكم ٤٦١/١ ـ

۸۱۳- صحیح ابن خزیمه ٢٤٥/٤ ـ

۸۱۴- صحیح بخاری کتاب العمرة باب وجوب العمرة وفضلها۔ صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل الحج والعمرة ویوم عرفة۔

الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ.

(بخاری، مسلم)

٨١٥- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا تَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۸۱۵- حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حج اور عمرہ لگاتار کرو- یہ دونوں فقر وفاقہ اور گناہوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو-" (ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان)

٨١٦- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ مُتَابَعَةَ مَا بَيْنَهُمَا يَزِيْدَانِ فِي الأَجَلِ وَيَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ الْخَبَثَ)).

۸۱۶- حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حج اور عمرہ لگاتار کرو- انہیں لگاتار کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ فقر وفاقہ اور گناہوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی زنگ کو ختم کرتی ہے-" (بیہقی)

٨١٧- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ))رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَتَقَدَّمَ فِي حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَمَلاَنِ هُمَا أَفْضَلُ الأَعْمَالِ إِلاَّ مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِهِمَا حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ أَوْ عُمْرَةٌ مَبْرُورَةٌ)).

۸۱۷- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمر رسیدہ کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے-" (اسے نسائی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)
عمرو بن عبسہ کی یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو عمل سب سے افضل ہیں- مبرور حج اور مبرور عمرہ-"

٨١٨- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ

۸۱۸- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے اور حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان

۸۱۵- سنن ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرة، ترمذی نے اسے حسن صحیح غریب کہا ہے صحیح ابن خزیمہ ۱۳۰/۴، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/۶۔

۸۱۶- بیہقی کے ہاں سنن کبری، المدخل، الاداب اور الاربعین الصغری میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۸۱۷- سنن نسائی کتاب الحج باب فضل الحج۔

۸۱۸- سنن ابن ماجه کتاب المناسك باب فضل دعاء الحاج، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۶۵/۷۔

وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ ، وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ بِمَعْنَاهُ .

ہوتے ہیں‘اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا اور انہوں نے لبیک کہا- انہوں نے اس سے مانگا اور اس نے انہیں عطا کیا-“ (ابن ماجہ، ابن حبان) ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما کی احادیث اس کے ہم معنی بیان ہو چکی ہیں-

ثَوَابُ مَنِ اعْتَمَرَ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا ثواب

۸۱۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. وَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ أَطْوَلَ مِنْهُ وَلَفْظُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ لِزَوْجِهَا أَحْجِجْنِيْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :مَا عِنْدِي مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ : أَحْجِجْنِيْ عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ قَالَ ذَاكَ حَبِيْسٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ امْرَأَتِي تَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَإِنَّهَا سَأَلَتْنِي الْحَجَّ مَعَكَ فَقُلْتُ : مَا عِنْدِي مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ قَالَتْ: أَحْجِجْنِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ فَقُلْتُ: ذَاكَ حَبِيْسٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَحْجَجْتَهَا عَلَيْهِ كَانَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ))

۸۱۹- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”رمضان المبارک کا عمرہ حج کے برابر ہے یا (فرمایا) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے-“ (بخاری، مسلم)

ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے اس سے لمبی حدیث بیان کی ہے- ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا- ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرادو- اس نے کہا میرے پاس تجھے حج کروانے کے لیے سواری نہیں ہے- عورت نے کہا مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کروا دو- اس نے کہا وہ تو فی سبیل اللہ وقف ہے- اس کے بعد وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میری عورت نے آپ کو سلام کہا ہے اور اس نے مجھ سے آپ کی معیت میں حج کروانے کا مطالبہ کیا ہے- میں نے کہا میرے پاس تجھے حج کروانے کے لیے سواری نہیں ہے- وہ کہتی ہے مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کروادو- میں نے کہا وہ تو فی سبیل اللہ وقف ہے- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر تو اسے اس اونٹ پر حج کرائے تو یہ عمل فی سبیل اللہ شمار ہوگا-“ اس نے کہا اس نے مجھے آپ سے یہ بات پوچھنے کے متعلق

۸۱۹- صحیح بخاری کتاب العمرة باب العمرة فی رمضان۔ صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل العمرة فی رمضان، سنن ابوداؤد کتاب المناسك باب العمرة، صحیح ابن خزیمه ٣٦١/٤۔

قَالَ : وَإِنَّهَا أَمَرَتْنِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِقْرَءهَا السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتِهِ [وأخبرها] أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِيَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ)).

بھی کہا ہے کہ کون سا عمل آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر شمار ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے میری طرف سے السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ اور اسے بتا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔"

۸۲۰- وَعَنْ أُمِّ مَعْقَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي اِمْرَأَةٌ قَدْ كَبِرْتُ وَسَقِمْتُ فَهَلْ مِنْ عَمَلٍ يُجْزِى عَنِّى مِنْ حَجَّتِي قَالَ: ((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

۸۲۰- حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے پوچھا یارسول اللہ! میں عمر رسیدہ اور بیمار ہوں کوئی ایسا کام بتائیں جو میرے حج کے قائم مقام ہو۔ آپ نے فرمایا "رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔" (ابوداؤد' نسائی' ابن خزیمہ' ترمذی۔ نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۸۲۱- وَعَنْ أَبِي طَلِيْقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: فَمَا يَعْدِلُ الْحَجَّ مَعَكَ؟ قَالَ: ((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي حَدِيْثٍ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

۸۲۱- حضرت ابوطلیقؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا "رمضان میں عمرہ کرنا (میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔" (بزار۔ طبرانی' اس کی سند اچھی ہے)

۸۲۲- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: حَجَّ أَبُو طَلْحَةَ وَابْنُهُ وَتَرَكَانِي فَقَالَ: ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِي)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

۸۲۲- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ابوطلحہ اور اس کا بیٹا دونوں حج کے لیے گئے ہیں اور مجھے چھوڑ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا "اے ام سلیم! رمضان کا عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔" (ابن حبان)

۸۲۰- سنن ابوداؤد کتاب المناسك باب العمرة ، سنن ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی عمرة، رمضان، سنن کبریٰ نسائی، (تحفة الاشراف) ١٦/١٣ ، صحیح ابن خزیمه ٣٦٠/٤۔

۸۲۱- معجم کبیر طبرانی ٣٢٤/٢٢، مسند بزار (کشف الاستار) ٣٨/٢، ہیثمی نے مجمع الزوائد (٢٨٠/٣) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور بزار نے بالاختصار ذکر کیا ہے، بزار کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۸۲۲- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٥/٦۔

ثَوَابُ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْمُعْتَمِرًا فَمَاتَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾ [النساء : ۱۰۰]

۸۲۳- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ بِثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَومَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)) وَفِي رِوَايَةٍ : أَنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ)) الْحَدِيْثَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغَسِّلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يَكْشِفُوا وَجْهَهُ حَسِبْتُهُ قَالَ: وَ رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ وَهُوَ يُهِلُّ))

قوله فَأَقْعَصَتْهُ: أي رمت به فكسرت عنقه، وهو معنى وَقَصَتْهُ أَيْضًا قَوْلُهُ (وَهُوَ يُهِلُّ) أي يرفع صوته بالتلبية.

۸۲۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حج یا عمرے کی نیت سے جانے والے کی وفات کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر گھر سے ہجرت کر کے نکل جائے' پھر اسے موت آئے اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہو چکا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۸۲۳- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس (سواری پر) کھڑا ہوا تھا کہ وہ اپنی سواری سے گر گیا، اس کی گردن ٹوٹ گئی (اور وہ مر گیا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور ان ہی دونوں کپڑوں میں اسے کفن دو۔ نہ اس کا سر ڈھانپنا اور نہ اسے خوشبو لگانا۔ یہ قیامت کے دن لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے اٹھے گا۔" ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں (جارہا) تھا کہ اس کی اونٹنی نے اسے گرادیا اور وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو۔" (بخاری' مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ "اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اس کا چہرہ برہنہ رکھو۔" میرے خیال میں آپ نے فرمایا "اور سر بھی۔ یہ بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے اٹھے گا۔"

۸۲۴- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول

۸۲۳- صحیح بخاری کتاب الجنائز باب کیف یکفن المحرم، صحیح مسلم کتاب الحج باب مایفعل بالمحرم اذا مات۔

عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ] وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْغَازِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلاَّ مُحَمَّدَ بْنَ اسْحَاق فَفِيْهِ خِلَافٌ .

اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص حج کرنے کے لیے جائے اور فوت ہو جائے اسے قیامت تک حج کرنے والے کے برابر ثواب ملتا رہتا ہے اور جو شخص عمرہ کرنے کے لیے جائے اور مر جائے اسے قیامت تک عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ملتا رہتا ہے اور جو شخص جہاد کے لیے جائے اور مر جائے اسے قیامت تک جہاد کرنے والے کے برابر ثواب ملتا رہتا ہے-" (اسے ابویعلی نے ذکر کیا ہے-اس کے تمام راوی ثقہ ہیں البتہ محمد بن اسحاق کے بارے میں اختلاف ہے)

۸۲۵- وَخَرَّجَ أَبُوالْقَاسِمِ الإِصْبَهَانِيُّ فِي كِتَابِ التَّرْغِيْبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ مَاتَ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ ذَاهِبًا أَوْ رَاجِعًا لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَغُفِرَ لَهُ)).

۸۲۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مکہ مکرمہ جاتے ہوئے یا وہاں سے واپس آتے ہوئے فوت ہو جائے 'نہ اسے پیش کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا حساب ہو گا' اسے بخش دیا جائے گا-" (اصبہانی)

۸۲۶- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ أَيْضًا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ دِعَامَةٌ مِنْ دَعَائِمِ الْإِسْلَامِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ فَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَ إِنْ رَدَّهُ إِلَى أَهْلِهِ رَدَّهُ بِأَجْرٍ وَغَنِيْمَةٍ)).

۸۲۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بیت اللہ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی یہ ضمانت ہوتی ہے کہ اگر وہ مر گیا تو وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اگر اسے گھر واپس کر دیا تو اسے ثواب اور غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا-" (طبرانی)

۸۲۷- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى وَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِأَسَانِيْدِهِمْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

۸۲۷- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اس حج یا عمرے کے لیے جائے اور مر جائے نہ تو

۸۲۴- مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۸۲۵- الترغيب و الترهيب اصبهانی ۱/۱ ٤٤ـ

۸۲۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳/۲۰۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر راوی متروک ہے-مجھے (یعنی محقق کو) مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

((مَنْ خَرَجَ فِي هَذَا الْوَجْهَ لِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَمَاتَ فِيْهِ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيْلَ لَهُ أُدْخُلِ الْجَنَّةَ)).

اسے پیش کیا جائے گا، نہ اس کا حساب لیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا-" (ابویعلیٰ، طبرانی، بیہقی)

ثَوَابُ النَّفَقَةِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج وعمرہ کے لیے خرچ کرنے کا ثواب

۸۲۸- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

۸۲۸- حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حج کے لیے خرچ کرنے کا ثواب فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے سات سو گنا ہے-" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور طبرانی اور بیہقی نے اسے ذکر کیا ہے)

۸۲۹- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ الدِّرْهَمُ بِسَبْعِمِئَةٍ)).

۸۲۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حج کے لیے ایک درہم خرچ کرنے کا ثواب فی سبیل اللہ سات سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہے-" (طبرانی)

۸۳۰- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا: ((إِنَّ لَكِ مِنَ الْأَجْرِ عَلَى قَدْرِ نَصَبِكِ وَنَفَقَتِكِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

۸۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عمرے کے متعلق فرمایا "تجھے تیری تھکن اور خرچ کے مطابق ثواب ملے گا-" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۸۲۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۰۸/۳) میں کہا ہے، اسے ابویعلیٰ نے (مسند میں) اور طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے- طبرانی کی سند میں محمد بن صالح العدوی کا ترجمہ معلوم نہیں ہو سکا اور باقی راوی صحیح بخاری والے ہیں- ابویعلیٰ کی سند میں عائذ بن بشیر راوی ضعیف ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط طبرانی اور سنن کبریٰ بیہقی میں نہیں مل سکی-

۸۲۸- مسند احمد ۳۵٤/٥- معجم اوسط میں یہ حدیث نہیں ملی- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۰۸/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابوزہیر راوی کا ترجمہ معلوم نہیں ہو سکا- سنن کبریٰ بیہقی میں بھی یہ حدیث نہیں مل سکی-

۸۲۹- طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصوں میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۸۳۰- مستدرک حاکم ٤٧١/١ مذکورہ فیصلے میں ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

((النَّصَبُ)) بالتحريك هو التَّعب.

٨٣١- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَمْعَرَ حَاجٌّ قَطُّ)) قِيْلَ لِجَابِرٍ: مَا الإِمْعَارُ؟ قَالَ : مَاافْتَقَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۸۳۱- حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "حج کرنے والا کبھی امعار (محتاج) نہیں ہوتا-" جابرؓ سے پوچھا گیا کہ امعار کیا ہوتا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ محتاج نہیں ہوتا- (طبرانی اور بزار نے اسے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٨٣٢- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِيهِمْ مَا سَأَلُوا وَيَسْتَجِيبُ لَهُمْ [مَا دَعَوْا] وَيُخْلِفُ عَلَيْهِمْ مَا أَنْفَقُوا الدِّرْهَمُ بِأَلْفِ أَلْفٍ)).

۸۳۲- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں- جو کچھ یہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دیتا ہے، ان کی دعا قبول کرتا ہے اور جو کچھ یہ خرچ کرتے ہیں اس کا نعم البدل دیتا ہے- ایک درہم کے بدلے دس لاکھ-" (بیہقی)

٨٣٣- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ إِنْ سَأَلُوا أُعْطُو وَ إِنْ دَعَوْا أُجِيْبُوا وَإِنْ أَنْفَقُوا أُخْلِفَ لَهُمْ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ مَا كَبَّرَ مُكَبِّرٌ عَلَى نَشْزٍ وَلاَ أَهَلَّ مُهِلٌّ عَلَى شَرَفٍ مِنَ الأَشْرَافِ إِلاَّ أُهِلَّ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ حَتَّى يَنْقَطِعَ مِنْهُ مُنْقَطَعَ التُّرَابِ)).

۸۳۳- حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں- جو کچھ مانگتے ہیں انہیں دیا جاتا ہے' جو دعا کرتے ہیں قبول کی جاتی ہے' جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا نعم البدل انہیں دیا جاتا ہے- مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم (حضرت محمد ﷺ) کی جان ہے جس کسی ٹیلے سے کوئی شخص اللہ اکبر کہتا ہے یا کسی چوٹی سے لبیک کہنے والا لبیک کہتا ہے اس کے سامنے زمین کے آخری حصے تک موجود ہر چیز تکبیر و تلبیہ کہتی ہے-" (بیہقی)

٨٣٤- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ

۸۳۴- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۸۳۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۰۸/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں اور بزار نے (مسند میں) ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث دونوں کتابوں میں نہیں مل سکی-

۸۳۲- سنن کبریٰ' المدخل' الاداب اور اربعین صغریٰ چاروں کتابوں میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۸۳۳- بیہقی کے ہاں سنن کبریٰ' المدخل' الاداب اور اربعین صغریٰ چاروں کتابوں میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ حَاجًا بِنَفَقَةٍ طَيِّبَةٍ وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَنَادَى : لَبَّيْكَ، نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ زَادُكَ حَلَالٌ وَ رَاحِلَتُكَ حَلَالٌ وَحَجُّكَ مَبْرُورٌ غَيْرُ مَأْزُورٍ ، وَإِذَا خَرَجَ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِيْثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَنَادَى : لَبَّيْكَ أَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ لاَ لَبَّيْكَ وَ لاَسَعْدَيْكَ زَادُكَ حَرَامٌ وَنَفَقَتُكَ حَرَامٌ وَحَجُّكَ مَأْزُورٌ غَيْرُ مَبْرُورٍ)): ((الْغَرْزُ)) ركاب من جلد وهو بفتح الغين المعجمة وإسكان الراء وآخرهُ زَايٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص حلال کمائی خرچ کر کے حج کے لیے جاتا ہے اور سواری پر اپنا پاؤں رکھتے ہوئے لبیک کہتا ہے، آسمان سے آواز آتی ہے لبیک وسعدیك تیرا کھانا پینا حلال ہے اور تیری سواری حلال ہے' تیرا حج مبرور ہے' گناہ سے پاک صاف ہے اور جب کوئی شخص حرام کمائی کے ذریعے جاتا ہے اور اپنا پاؤں سواری پر رکھتے ہوئے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کہتا ہے آسمان سے آواز آتی ہے، نہ لبیک اور نہ سعدیک' تیرا کھانا پینا حرام، تیرا خرچ حرام اور حج سراسر گناہ ہے' مبرور نہیں ہے۔" (طبرانی)

ثَوَابُ التَّلْبِيَةِ

تلبیہ (لبیك اللهم لبیك) کہنے کا ثواب

۸۳۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّي إِلاَّ لَبَّى مَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الأَرْضُ مِنْ هَا هُنَا وَ هَا هُنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ .

۸۳۵- حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص تلبیہ کہتا ہے' اس کے دائیں اور بائیں پوری روئے زمین کا ہر پتھر' درخت اور ہر عمارت تلبیہ کہتی ہے۔" (ترمذی' ابن خزیمہ' حاکم۔ نیز اس نے اسے بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۸۳۶- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

۸۳۶- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر کوئی محرم (احرام پہننے والا) چاشت کے

۸۳۴- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۸۳۵- سنن ترمذی كتاب الحج باب ماجاء فی فضل التلبية والنحر، صحيح ابن خزيمه ۱۷٦/٤ ، مستدرك حاكم ۴۵۱/۱ ، نیز ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۸۳٦- مسند احمد ۳۷۳/۳ ، سنن ابن ماجه كتاب المناسك باب الظلال للمحرم۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ مُحْرِمٍ يَضْحَى يَوْمَهُ يُلَبِّي حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ إِلاَّ غَابَتْ بِذُنُوبِهِ فَعَادَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

وقت سے لے کر غروب آفتاب تک لبیک کہتا ہے تو سورج کے غروب ہوتے ہی اس کے گناہ غائب ہو جاتے ہیں اور وہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔" (احمد، ابن ماجہ)

۸۳۷- وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيْثِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ.

۸۳۷- طبرانی نے اس کے ہم معنی حدیث حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے۔

۸۳۸- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((جَاءَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: مُرْ أَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۸۳۸- حضرت زید بن خالد جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اپنے صحابہ کرام سے کہو کہ وہ تلبیہ اونچی آواز سے کہیں کیونکہ یہ حج کی علامت خاص ہے۔" (ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم۔ نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

www.KitaboSunnat.com

۸۳۹- وَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ أَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ.

۸۳۹- مذکورہ حدیث کو ابوداؤد، ترمذی اور ابن خزیمہ نے خلاد بن سائب کی طرف سے اپنے باپ کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۸٤۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا رَاحَ مُسْلِمٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مُجَاهِدًا أَوْحَاجًا مُهِلاً أَوْ مُلَبِّيًا إِلاَّ غَرُبَتِ الشَّمْسُ بِذُنُوبِهِ وَخَرَجَ مِنْهَا)).

۸۴۰- حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہے یا حج کا احرام باندھ کر لبیک کہتے ہوئے جاتا ہے۔ سورج اس کے گناہوں کو غروب کر دیتا ہے اور وہ ان سے نکل جاتا ہے۔" (طبرانی)

۸۳۷- معجم طبرانی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۸۳۸- سنن ابن ماجه كتاب المناسك باب رفع الصوت بالتلبيته ، صحيح ابن خزيمه ١٧٤/٤ ، صحيح ابن حبان (الاحسان) ٤٣/٦ ـ مستدرك حاكم ٤٥٠/١ ـ

۸۳۹- سنن ابوداؤد كتاب المناسك باب كيف التلبية ، سنن ترمذى كتاب الحج باب ماجاء فى رفع الصوت بالتلبية ، صحيح ابن خزيمه ١٧٣/٤ ـ

۸۴۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۰۹/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں غیر معروف راوی ہے، مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں ملی۔

٨٤١- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَاأَهَلَّ مُهِلٌّ قَطُّ إِلاَّ آبَتِ الشَّمْسُ بِذُنُوبِهِ)) ((أَهَلَّ)) بتشديد اللام إذا رفع صوته بالتلبية.

۸۴۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بھی کوئی شخص احرام باندھ کر لبیک کی آواز بلند کرتا ہے سورج اس کے گناہ لے ڈوبتا ہے۔" (بیہقی)

٨٤٢- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا أَهَلَّ مُهِلٌّ قَطُّ إِلاَّ بُشِّرَ- قِيْلَ يَا رَسُولَ اللهِ بِالْجَنَّةِ قَالَ-: نَعَمْ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۸۴۲- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب بھی کوئی شخص احرام باندھ کر بلند آواز سے تلبیہ کرتا ہے۔اسے خوش خبری سناوی جاتی ہے۔" عرض کیا گیا یارسول اللہ جنت کی خوش خبری؟ آپ نے فرمایا "ہاں! جنت کی خوش خبری۔" (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٨٤٣- وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْعَجُّ وَالثَّجُّ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ: قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِي بِالْعَجِّ الْعَجِيْجُ بِالتَّلْبِيَةِ وَالثَّجُّ نَحْرُ الْبُدْنِ .

۸۴۳- حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا اور قربانی کرنا۔" (ابن ماجہ' ترمذی' ابن خزیمہ' حاکم۔ نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

ثوابُ مَنْ أَحْرَمَ مِنَ الْمَسْجِدِ الأَقْصَى

مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے کا ثواب

٨٤٤- عَنْ أُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ

۸۴۴- ام حکیم بنت ابی امیہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۸۴۱- سنن کبریٰ بیھقی میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۸۴۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۲۴/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے، ایک کے راوی صحیح بخاری والے ہیں مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۸۴۳- سنن ابن ماجہ کتاب المناسك باب رفع الصوت بالتلبية ، سنن ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی فضل التلبية والنحر ، صحيح ابن خزيمه ۱۷۵/۴ ، مستدرك حاكم ۴۵۱/۱ ،نیز ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) شَكَّ الرَّاوِي أَيَّتَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ مَاجه وَلَفْظُهُ قَالَ: ((مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ غُفِرَ لَهُ)) وَابْنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أَهَلَّ مِنَ الْمَسْجِدِ الأَقْصَى بِعُمْرَةٍ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) قَالَ: فَرَكِبَتْ أُمُّ حَكِيْمٍ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتَّى أَهَلَّتْ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ، وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجه ((مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ ((مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ الأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)).

نے فرمایا "جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج و عمرہ کے لیے احرام باندھتا ہے' اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں-" یا آپ نے فرمایا کہ "اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے-" راوی کو شک ہے کہ آپ نے کون سے الفاظ ارشاد فرمائے-(ابوداؤد' بیہقی) ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں کہ "جو شخص بیت المقدس سے عمرے کا احرام باندھتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے-" ابن حبان کے الفاظ یہ ہیں کہ "جو شخص مسجد اقصیٰ سے عمرے کا احرام باندھتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں-" راوی بیان کرتا ہے کہ ام حکیم بیت المقدس پہنچی اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھا- ابن ماجہ کی ایک روایت اس طرح ہے کہ "جو شخص بیت المقدس سے احرام باندھتا ہے وہ (احرام) اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے-" بیہقی کی ایک روایت اس طرح ہے کہ "جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج و عمرہ کا احرام باندھتا ہے اس کے پہلے اور پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے-"

ثَوَابُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَاسْتِلامِ الرُّكْنَين

بیت اللہ کا طواف کرنے اور حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ لگانے کا ثواب

۸۴۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ صَلاَةٌ إِلاَّ أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلاَ يَتَكَلَّمْ إِلاَّ

۸۴۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بیت اللہ کا طواف بھی نماز ہے- البتہ اس دوران تم بات کر سکتے ہو اور جو شخص بات کرنا چاہے اچھی بات کرے-" (ترمذی'

۸۴۴- سنن ابو داؤد کتاب المناسک باب فی المواقیت، سنن کبریٰ، بیہقی میں یہ حدیث نہیں ملی- سنن ابن ماجہ کتاب المناسک باب من اہل بعمرۃ من بیت المقدس، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۵/۶-

۸۴۵- سنن ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی استلام الحجر- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۵۴/۶-

بِخَيْرٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

٨٤٦- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ قَوْلِهِ.

٨٤٧- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : مَا لِي لاَ أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلاَّ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْحَجَرَ الأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِي فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اسْتِلاَمَهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا)) قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ طَافَ أُسْبُوعًا يُحْصِيهِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ)) قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَا رَفَعَ رَجُلٌ قَدَمًا وَلاَ وَضَعَهَا إِلاَّ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لاَ يَضَعُ قَدَمًا وَلاَ يَرْفَعُ أُخْرَى إِلاَّ حَطَّ اللهُ عَنْهُ

ابن حبان)

۸۴۶- انہی (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص پچاس دفعہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے نکل (کر ایسے ہو) جاتا ہے جیسے وہ پیدائش کے دن تھا-" (اسے ترمذی نے ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے)

۸۴۷- عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا' وہ حضرت ابن عمرؓ سے مخاطب ہو کر کہہ رہے تھے کیا وجہ ہے آپ صرف ان دو رکنوں حجر اسود اور رکن یمانی کو ہی ہاتھ لگاتے ہیں- ابن عمرؓ کہنے لگے میں اس وجہ سے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "ان دونوں کو ہاتھ لگانے سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں-" اور کہنے لگے کہ میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص گن کر سات چکر لگاتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے' اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے- مزید کہنے لگے کہ میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ "جو قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور ایک نیکی لکھ دیتا ہے-"

اسے ابن خزیمہ نے بھی ذکر کیا ہے تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں اس لیے ایسے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "ان دونوں کو ہاتھ لگانے سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں" اور میں

۸۴۶- سنن ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی فضل الطواف۔

۸۴۷- مسند احمد ۳/۲ سنن ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی تقبیل الحجر۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۱۸/٤۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۵/۶۔

بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً)) وَ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَسْحُهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمًا وَلَمْ يَضَعْ قَدَمًا إِلاَّ كَتَبَ اللهُ لَهُ حَسَنَةً وَيَحُطُّ [عنه] خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ دَرَجَةً)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ أَحْصَى أُسْبُوعًا كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ نَحْوَ ابْنِ خُزَيْمَةَ.

نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ "جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اس کے ہر دفعہ قدم اٹھانے اور رکھنے کے عوض اللہ تعالیٰ اس کی ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے" اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ "جو شخص گن کر ساتھ چکر لگاتا ہے گویا وہ ایک غلام آزاد کرتا ہے۔" (اسے ابن حبان نے ابن خزیمہ کے الفاظ کے قریب قریب ذکر کیا ہے)

۸٤٨- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَيْضًا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ خُزَيْمَةَ .

۸۴۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔" (ابن ماجہ۔ابن خزیمہ)

۸٤٩- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعًا لاَ يَلْغُو فِيْهِ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ يُعْتِقُهَا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۸۴۹- محمد بن منکدر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگاتا ہے اور اس دوران فضول کام نہیں کرتا گویا وہ ایک غلام آزاد کرتا ہے۔" (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۸٥٠- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يُنْزِلُ اللهُ كُلَّ يَوم عَلَى حُجَّاجِ بَيْتِهِ الْحَرَامِ عِشْرِيْنَ وَمِئَةَ رَحْمَةٍ سِتِّيْنَ لِلطَّائِفِيْنَ وَ أَرْبَعِيْنَ لِلْمُصَلِّيْنَ وَعِشْرِيْنَ لِلنَّاظِرِيْنَ)) رَوَاهُ

۸۵۰- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے گھر کا حج کرنے والے پر ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے، چالیس نمازیوں کے لیے اور بیس دیکھنے والوں کے لیے۔" (اسے بیہقی نے حسن سند کے ساتھ ذکر

۸۴۸- سنن ابن ماجه كتاب المناسك باب فضل الطواف۔ ابن خزيمه ٢٢٧/٤۔

۸۴۹- معجم كبير طبرانی ٣٦٠/٢٠۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (٢٤٥/٣) میں کہا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۸۵۰- بیہقی کی سنن کبریٰ' المدخل' الاداب اور اربعین صغری میں یہ حدیث نہیں ملی۔

الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۸۵۱- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه مِنْ طَرِيْقِ اسْمَاعِيْلَ بْنَ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي سَوِيَّةٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ هِشَامٍ يَسْأَلُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا فَمَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُو: آمِيْنَ)) فَلَمَّا بَلَغَ الرُّكْنَ الأَسْوَدَ، قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا بَلَغَكَ فِي هَذَا الرُّكْنِ الأَسْوَدِ: فَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ فَاوَضَهُ فَإِنَّمَا يُفَاوِضُ يَدَ الرَّحْمنِ)) قَالَ لَهُ ابْنُ هِشَامٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَالطَّوَافُ؟ قَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلاَ يَتَكَلَّمُ إِلاَّ بِسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلاَ حَولَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ

کیا ہے)

۸۵۱- حمید بن ابی سویہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ہشام کو حضرت عطاء بن ابی رباح سے طواف کی حالت میں رکن یمانی کے متعلق پوچھتے ہوئے سنا- عطاء کہنے لگے مجھے حضرت ابوہریرۃؓ نے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اس پر ستر فرشتے متعین ہیں جو شخص یہ دعا کرتا ہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی معافی اور صحت کا سوال کرتا ہوں- اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخشیو اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو- وہ اس کے حق میں آمین کہتے ہیں-" جب (ابن ہشام) حجر اسود کے پاس پہنچا تو کہنے لگا- اے ابو محمد! حجر اسود کے متعلق تمہیں کوئی حدیث معلوم ہوئی ہے- حضرت عطاء نے کہا مجھے حضرت ابوہریرۃؓ نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اسے ہاتھ لگاتا ہے وہ رحمان کے ہاتھ کو ہاتھ لگاتا ہے-" ابن ہشام نے اسے کہا اے ابو محمد! طواف کے متعلق بتاؤ؟ حضرت عطاء نے کہا مجھے حضرت ابوہریرۃؓ نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگاتا ہے اور اس ذکر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلاَ حَولَ وَلاَقُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ اس کے دس گناہ مٹ جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس

۸۵۱- سنن ابن ماجه كتاب المناسك باب فضل الطواف۔

مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَ مَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَ هُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ))۔

۸۵۲- وَخَرَّجَ الإِصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الرُّكْنَ يَسْتَلِمُهُ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا إِسْتَلَمَهُ فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ سَبْعِيْنَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَحَطَّ عَنْهُ سَبْعِيْنَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَرُفِعَ لَهُ سَبْعِيْنَ أَلْفَ دَرَجَةٍ وَشُفِّعَ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَإِذَا أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيْمَ فَصَلَّى عِنْدَهُ رَكْعَتَيْنِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا كَتَبَ اللهُ [له] عِتْقَ أَرْبَعَةٍ مِنْ وَلَدِ اسْمَاعِيْلَ وَخَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (قلت) وَتَقَدَّمَ فِي آخِرِ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((وَ إِذَا قَضَى آخِرَ طَوَافٍ بِالْبَيْتِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))۔

۸۵۳- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه عَنْ أَبِي

درجے بلند ہو جاتے ہیں اور جو شخص طواف کر رہا ہو اور اس حالت میں بات کرے وہ رحمت میں ایسے چلا جاتا ہے جیسا کوئی شخص اپنے پاؤں کو پانی میں ڈال دے۔" (اسے ابن ماجہ نے اسماعیل بن عیاش کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۸۵۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص مکمل وضو کر کے حجر اسود کے پاس ہاتھ لگانے کے لیے آتا ہے وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہو جاتا ہے اور جب وہ اسے ہاتھ لگاتے ہوئے یہ دعا پڑھتا ہے بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے اس کے لیے ستر ہزار نیکی لکھ دیتا ہے اور ستر ہزار گناہ ختم کر دیتا ہے اور اس کے ستر ہزار درجے بلند ہو جاتے ہیں اور اس کے خاندان کے ستر افراد کے لیے اسے سفارشی بنایا جاتا ہے اور جب وہ مقام ابراہیم پر پہنچ کر دو رکعت ایمان اور اخلاص کے ساتھ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اولاد اسماعیل میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے اور وہ اپنے گناہوں سے نکل کر نو مولود کی طرح ہو جاتا ہے۔ (ملاحظہ) حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کے آخر میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب وہ آخری طواف کر لیتا ہے تو اپنے گناہوں سے نکل کر نو مولود کی طرح ہو جاتا ہے۔"

۸۵۳- ابو عقال کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس

۸۵۲- الترغيب و الترهيب اصبهانی ۴۳۲/۱۔

عِقَال وَهُوَ مَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ قَالَ: طُفْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي مَطَرٍ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الطَّوَافَ أَتَيْنَا الْمَقَامَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ لَنَا أَنَسٌ : ائْتَنِفُوا الْعَمَلَ فَقَدْ غُفِرَ لَكُمْ- هٰكَذَا قَالَ لَنَا: رَسُولُ اللهِ ﷺ وَطُفْنَا مَعَهُ فِي مَطَرٍ، قوله: ((ائْتَنِفُوا الْعَمَلَ)) أي ابْتَدِئُوا الْعَمَلَ الآن فَإِنَّ مَا مَضَى مِنَ الذُّنُوبِ قَدْ غفر لكم.

بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارش کے دوران طواف کیا- جب ہم نے طواف کر لیا اور مقام ابراہیم پر پہنچ کر دو رکعت ادا کیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا دوبارہ شروع کرو تمہیں بخش دیا گیا ہے اور کہنے لگے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارش میں طواف کیا تو آپ نے ہمیں یہی ارشاد فرمایا تھا-(ابن ماجہ-ابو عقال پر بخاری نے جرح کی ہے)

٨٥٤- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **((يَأْتِي الرُّكْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مِنْ أَبِي قُبَيْسٍ لَهُ لِسَانَانِ وَشَفَتَانِ))** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَزَادَ **((يَتَكَلَّمُ عَمَّنِ اسْتَلَمَهُ بِالنِّيَّةِ وَهُوَ يَمِيْنُ اللهِ الَّتِيْ يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَهُ))**.

۸۵۴- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن حجر اسود اس طرح آئے گا کہ یہ جبل ابو قبیس سے بھی بڑا ہو گا-اس کی دو زبانیں اور دو ہونٹ ہوں گے-"(احمد) ابن خزیمہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ یہ اس شخص کے متعلق (اللہ تعالیٰ) سے گفتگو کرے گا جس نے نیک نیت ہو کر اسے بوسہ دیا ہو گا اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے-"

٨٥٥- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ : **((وَاللهِ لَيَبْعَثُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ))** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ

۸۵۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے متعلق فرمایا "اللہ تعالیٰ کی قسم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے دو آنکھیں دے گا جن سے یہ دیکھے گا-ایک زبان دے گا جس سے بول کر اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے اسے برحق سمجھ کر ہاتھ لگایا ہو گا-" (ترمذی' ابن خزیمہ' ابن حبان- نیز ترمذی نے اسے حسن کہا

۸۵۳- سنن ابن ماجه كتاب المناسك باب الطواف فى المطر ۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند کے ایک راوی داؤد بن عجلان کو ابن معین، ابوداؤد، حاکم اور نقاش نے ضعیف کہا ہے-

۸۵۴- مسند احمد ٢١١/٢ ، صحيح ابن خزيمه ٢٢١/٤ ۔

۸۵۵- سنن ترمذى كتاب الحج باب ماجاء فى الحجر الاسود ، صحيح ابن خزيمه ٢٢٠/٤ ، صحيح ابن حبان (الاحسان) ١٠/٦ ، معجم كبير طبرانى ١٨٢/١١ ۔

حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((يَبْعَثُ اللهُ الْحَجَرَ الأَسْوَدَ وَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ يَومَ الْقِيَامَةِ وَلَهُمَا عَيْنَانِ وَلِسَانَانِ وَشَفَتَانِ يَشْهَدَانِ لِمَنِ اسْتَلَمَهُمَا بِالْوَفَاءِ)).

ہے) طبرانی نے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے کہ "اللہ تعالیٰ حجر اسود اور رکن یمانی کو قیامت کے دن دو آنکھیں، دو زبانیں اور دو ہونٹ دے کر بھیجے گا اور جس نے اسے صحیح طریقے کے مطابق ہاتھ لگایا ہو گا یہ اس کے حق میں گواہی دے گا۔"

٨٥٦- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَجَرُ الأَسْوَدُ يَاقُوتَةٌ بَيْضَاءُ مِنْ يَوَاقِيتِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا الْمُشْرِكِيْنَ يُبْعَثُ يَومَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ أُحُدٍ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ وَقَبَّلَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُخْتَصَرًا قَالَ: ((نَزَلَ الْحَجَرُ الأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ)) قَالَ: التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۵۶- انہی (عبداللہ بن عباسؓ) کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے سفید پتھر تھا' مشرکوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔ قیامت کے روز جب اسے بھیجا جائے گا یہ احد کے برابر ہو گا۔ دنیا میں جس نے اسے ہاتھ لگایا ہو گا اور بوسہ دیا ہو گا' یہ اس کے حق میں گواہی دے گا۔" (ابن خزیمہ)

ترمذی نے اسے اختصار کے ساتھ اس طرح ذکر کیا ہے کہ "جب حجر اسود جنت سے اترا تو یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ اسے انسانوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا ہے۔" (ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)

٨٥٧- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَشْهِدُوا هَذَا الْحَجَرَ خَيْرًا فَإِنَّهُ يَومَ الْقِيَامَةِ شَافِعٌ يُشَفَّعُ لَهُ لِسَانَانِ وَشَفَتَانِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِي سَنَدِهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عَبَّادٍ وَلاَ أَعْرِفُهُ بِجَرْحٍ وَلاَ عَدَالَةٍ.

۸۵۷- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اس پتھر کو نیکی پر گواہ بنالو کیونکہ یہ قیامت کے دن سفارش کرے گا۔ اس کی دو زبانیں اور دو ہونٹ ہوں گے۔ جس نے اسے ہاتھ لگایا ہو گا یہ اس کے حق میں گواہی دے گا۔" (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ولید بن عباد ہے، مجھے اس کے ضعیف یا ثقہ ہونے کے متعلق کچھ علم نہیں)

٨٥٨- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

۸۵۸- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ کعبہ سے ٹیک لگا

۸۵۶- صحیح ابن خزیمه ۲۷۳۳ سنن ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود والرکن
۸۵۷- معجم اوسط طبرانی ۳۴٦٤ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۲۴۲) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں الولید بن عباد مجہول ہے۔ اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ : ((الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ وَلَوْلاَ أَنَّ اللهَ طَمَسَ نُورَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَلَفْظُهُ فِي إِحْدَى رِوَايَاتِهِ ((إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ وَلَوْلاَ مَا مَسَّهُ مِنْ خَطَايَا بَنِي آدَمَ [لَأَضَاءَ] مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا مَسَّهُمَا مِنْ ذِي عَاهَةٍ وَلاَ سَقِمٍ إِلاَّ شُفِيَ)).

کر بیٹھے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے "حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں جنت کے خوب صورت پتھروں میں سے ہیں- اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو ختم نہ کرتا تو مشرق سے لے کر مغرب تک روشنی پھیلا دیتے-" (ترمذی- ابن حبان)

بیہقی کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ "حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے خوب صورت پتھروں میں سے ہیں، اگر ان پر انسانوں کے گناہوں کا اثر نہ ہوتا تو یہ مشرق و مغرب کو منور کر دیتے- اگر کوئی مصیبت زدہ یا بیمار ان کو ہاتھ لگائے تو وہ شفایاب ہو جاتا ہے-"

ثَوَابُ مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ

بیت اللہ میں داخل ہونے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ فِيْهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مُقَامُ إِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾.

[آل عمران : ۹۶-۹۷]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے مقرر کیا گیا تھا وہی ہے جو مکے میں ہے بابرکت اور جہان کے لیے موجب ہدایت ہے، اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں (جن میں سے ایک) ابراہیم کے کھڑا ہونے کی جگہ ہے اور جو شخص اس (مبارک گھر) میں داخل ہو گیا اس نے امن پالیا-"

۸۵۹- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ دَخَلَ فِي حَسَنَةٍ وَخَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ مَغْفُورًا لَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

۸۵۹- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص بیت اللہ میں داخل ہو گیا وہ نیکی میں داخل ہو گیا اور برائی سے مغفور لہ ہو کر نکل گیا-" (ابن خزیمہ)

۸۵۸- سنن ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود والرکن صحیح ابن حبان (الاحسان)۱۰/٦ بیہقی کی سنن کبریٰ' الاداب' المدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں ملی-

۸۵۹- صحیح ابن خزیمہ ۳۳۳/٤-

ثواب العمل في أيام عشر ذي الحجة

٨٦٠- عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الأَيَّامِ)) يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ: ((وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ إِلاَّ رَجُلاً خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَلَفْظُهُ فِي إِحْدَى رِوَايَاتِهِ قَالَ: ((مَا عَمَلٌ أَزْكَى عِنْدَ اللهِ وَلاَ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ خَيْرٍ يَعْمَلُهُ فِي عَشْرِ الأَضْحَى)) الحديث.

٨٦١- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَامِنْ أَيَّامٍ أَفْضَلُ عِنْدَاللهِ مِنْ أَيَّامِ عَشْرِ ذِيْ الْحِجَّةِ)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ هُنَّ أَفْضَلُ أَمْ عِدَّتُهُنَّ جِهَادًا فِي سَبِيْلِ اللهِ ؟ قَالَ: ((هُنَّ أَفْضَلُ مِنْ عِدَّتِهِنَّ جِهَادًا فِي سَبِيْلِ اللهِ إِلاَّ عَفِيْرًا يُعَفِّرُ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، وَالْبَزَّارُ إِلاَّ أَنَّهُ

عشرہ ذوالحج میں نیکی کرنے کا ثواب

۸۶۰- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس قدر اللہ عزوجل کو نیک کام ان دنوں (یعنی عشرہ ذوالحج) میں پسند ہے اتنا باقی دنوں میں پسند نہیں ہے-" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی (اتنا پسند) نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں- البتہ وہ شخص جو اپنا جان و مال لے کر اللہ کی راہ میں نکلا اور اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لایا- (وہ اس سے بہتر ہے)-" (بخاری)

بیہقی کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: "نیکی کا کوئی بھی کام عشرہ ذوالحج میں کیے جانے والے کام سے اللہ کے نزدیک نہ زیادہ پاکیزہ ہے اور نہ اجر و ثواب میں بڑھ کر ہے-"

۸۶۱- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرہ ذوالحج سے افضل کوئی دن نہیں ہیں-" ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ زیادہ افضل ہے یا اتنے دن جہاد فی سبیل اللہ میں گزارنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ دن جہاد فی سبیل اللہ میں اس کے برابر گزارنے سے افضل ہیں- البتہ وہ (شہید) جس کا چہرا مٹی میں خاک آلودہ ہو گیا (وہ اس سے افضل ہے)-" (اسے ابو یعلی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے- بزار نے بھی اسے ذکر کیا ہے) البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ زمانہ بھر میں عشرہ ذوالحج سے افضل کوئی دن

۸۶۰- صحیح بخاری کتاب العیدین باب فضل العمل فی ایام التشریق- سنن کبریٰ بیہقی ۲۸۴/۴-

۸۶۱- مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۸/۲-

قَالَ: ((أَفْضَلُ أَيَّامِ الدُّنْيَا الْعَشْرُ)) يَعْنِي عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ قِيْلَ : وَلاَ مِثْلُهُنَّ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: ((وَلاَ مِثْلُهُنَّ فِي سَبِيْلِ اللهِ إِلاَّ رَجُلاً عَفَّرَ وَجْهَهُ بِالتُّرَابِ)).

نہیں- عرض کیا گیا کیا اتنے دن فی سبیل اللہ گزار نے بھی (افضل نہیں ہیں)؟ آپ نے فرمایا "اتنے دن فی سبیل اللہ گزار نے بھی افضل نہیں ہیں- البتہ (وہ شخص) افضل ہے جس کا چہرہ (شہید ہو کر) خاک میں مل گیا-"

٨٦٢- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ وَلاَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ الْعَمَلُ فِيهِنَّ مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ ، وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَ التَّكْبِيْرِ وَذِكْرِ اللهِ وَإِنَّ صِيَامَ يَوْمٍ مِنْهَا يَعْدِلُ بِصِيَامِ سَنَةٍ وَالْعَمَلَ فِيهِنَّ يُضَاعَفُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ)).

۸۶۲- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرہ ذوالحج میں کیے جانے والے عمل سے بڑھ کر نہ کوئی عمل افضل ہے اور نہ پسندیدہ- لہٰذا ان میں زیادہ سے زیادہ سبحان اللہ ' الحمد للہ ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا کرو-" (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) بیہقی نے یہ حدیث ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کی ہے- البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "تم ان میں تہلیل و تکبیر اور اللہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو- ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور اس میں کیے جانے والے عمل کا ثواب سات سو گنا کر دیا جاتا ہے-"

٨٦٣- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ بِأَسَانِيْدِهِمْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)).

۸۶۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی عمل عشرہ ذوالحج میں کیے جانے والے عمل سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے- ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک دن کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے-" (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

٨٦٤- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ

۸۶۴- حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ

۸۶۲- معجم کبیر طبرانی ۲٤٦/۱۰ ،سنن کبریٰ بیہقی ۲۸٤/٤۔

۸۶۳- سنن ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مسعود بن واصل عن النہاس سند کے ساتھ پہچانتے ہیں۔ سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب صیام العشر۔ سنن کبریٰ بیہقی میں یہ حدیث نہیں ملی-

بَأْسَ بِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ يُقَالُ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ بِكُلِّ يَوْمٍ أَلْفُ يَوْمٍ وَيَوْمُ عَرَفَةَ عَشْرَةُ آلَافِ يَوْمٍ ، قَالَ : يَعْنِي فِي الْفَضْلِ .

عشرہ ذوالحج کے متعلق صحابہ کہا کرتے تھے کہ ہر دن ہزار دن کے برابر ہے اور عرفہ کا دن دس ہزار دن کے برابر ہے۔(اسے بیہقی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۸۶۵- [وخرج] أَبُو الشَّيْخِ وَالْبَيْهَقِيُّ أَيْضًا عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ الْعَمَلَ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ كَقَدْرِ غَزْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُصَامُ نَهَارُهَا وَيُحْرَسُ لَيْلُهَا إِلاَّ أَنْ يُخْتَصَّ امْرُؤٌ بِشَهَادَةٍ)) (قُلْتُ) أَلْأَوْزَاعِيُّ إِنَّمَا يَرْوِى عَنِ التَّابِعِيْنَ وَ هَذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

۸۶۵- اوزاعیؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بنو مخزوم کے آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ "عشرہ ذوالحج کا عمل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہے۔(لہٰذا) دن کو روزہ رکھا جائے اور رات کو قیام کیا جائے البتہ جو شخص شہادت کا رتبہ حاصل کر لے (وہ اس سے افضل ہے)۔" (ابوالشیخ۔بیہقی)

(ملاحظہ) اوزاعی تابعیوں سے روایت کرتا ہے لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے واللہ اعلم۔

ثَوَابُ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ حَاجًّا

میدان عرفات میں دوران حج وقوف کرنے کا ثواب

۸۶۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسْجِدِ مِنًى فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَرَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، فَسَلَّمَا ثُمَّ قَالاَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْنَا نَسْأَلُكَ فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا جِئْتُمَا تَسْأَلَانِ عَنْهُ فَعَلْتُ ، وَ إِنْ شِئْتُمَا أُمْسِكُ وَ تَسْأَلَانِي فَعَلْتُ)) فَقَالاَ :أَخْبِرْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ

۸۶۶- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد منیٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک انصار کا آدمی آیا اور ایک ثقیف کا۔دونوں نے سلام کہا، پھر کہنے لگے یارسول اللہ! ہم آپ سے (کچھ) پوچھنے کے لیے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا "اگر تم چاہو میں تمہیں وہ چیز ازخود بتا دوں جو تم مجھ سے پوچھنے کے لیے آئے ہو یا پھر میں رک جاتا ہوں اور (پہلے) تم پوچھ لو۔" دونوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمیں بتادیں۔ ثقفی انصاری

۸۶۴- سنن کبری بیہقی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۸۶۵- ابوالشیخ کی مطبوعہ کتاب نہیں ملی اور نہ ہی یہ حدیث سنن کبریٰ بیہقی میں مل سکی ہے۔

۸۶۶- مسند بزار (کشف الاستار) ۸/۲ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۷۴/۳ میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے مجھے (یعنی محقق کو) معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۱/۳۔

الثَّقَفِيُّ لِلأَنْصَارِيِّ: سَلْ، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: ((جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ مَخْرَجِكَ مِنْ بَيْتِكَ تَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَمَالَكَ فِيهِ وَعَنْ رَكْعَتَيْكَ بَعْدَ الطَّوَافِ وَمَالَكَ فِيهِمَا وَعَنْ طَوَافِكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَمَالَكَ فِيهِ وَعَنْ وُقُوفِكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَمَالَكَ فِيهِ وَعَنْ رَمْيِكَ الْجِمَارَ وَمَالَكَ فِيهِ وَعَنْ نَحْرِكَ مَالَكَ فِيهِ مَعَ الإِضَافَةِ)) فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَعَنْ هَذَا جِئْتُ أَسْأَلُكَ، قَالَ: ((فَإِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ تَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ لاَتَضَعُ نَاقَتُكَ خُفًّا وَلاَ تَرْفَعُهُ إِلاَّ كُتِبَ لَكَ بِهِ حَسَنَةٌ وَمُحِيَ عَنْكَ خَطِيئَةٌ. وَأَمَّا رَكْعَتَاكَ بَعْدَ الطَّوَافِ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ بَنِي اسْمَاعِيلَ. وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَعِتْقِ سَبْعِينَ رَقَبَةً. وَأَمَّا وُقُوفُكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَإِنَّ اللهَ يَهْبِطُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِكُمُ الْمَلاَئِكَةَ، يَقُولُ: عِبَادِيْ جَاؤُونِي شُعْثًا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ يَرْجُونَ جَنَّتِي، فَلَو كَانَتْ ذُنُوبُكُمْ كَعَدَدِ الرَّمْلِ أَوْ كَقَطْرِ الْمَطَرِ أَوْ كَزَبَدِ الْبَحْرِ لَغَفَرْتُهَا أَفِيضُو مَغْفُورًا لَكُمْ وَلِمَنْ شَفَعْتُمْ لَهُ. وَأَمَّا رَمْيُكَ الْجِمَارَ فَلَكَ بِكُلِّ حَصَاةٍ رَمَيْتَهَا تَكْفِيرُ كَبِيرَةٍ مِنَ الْمُوبِقَاتِ. وَأَمَّا نَحْرُكَ فَمَذْخُورٌ لَكَ عِنْدَ رَبِّكَ. وَأَمَّا حِلاَقُكَ رَأْسَكَ فَلَكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ

سے کہنے لگا تم (پہلے) پوچھ لو- اس نے کہا یا رسول اللہ آپ (پہلے) مجھے بتائیں- آپ نے فرمایا "تو مجھ سے یہ پوچھنے آیا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت اللہ شریف جانے کا کیا ثواب ہے- طواف کے بعد دو رکعت کا کیا ثواب ہے- (سعی) بین الصفا والمروہ کا کیا ثواب ہے اور قربانی کرنے اور آخری طواف کرنے کا کیا ثواب ہے؟" اس نے عرض کیا مجھے اس ہستی کی قسم ہے جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں یقیناً اسی کے متعلق آپ سے پوچھنے کے لیے آیا ہوں- آپ نے فرمایا "جب تو اپنے گھر سے بیت اللہ شریف جائے تو تیری اونٹنی کے اٹھنے والے اور نیچے لگنے والے ہر قدم کے بدلے تجھے ایک نیکی ملے گی اور ایک گناہ معاف ہو گا- طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا ایسے ہے جیسے اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام کو آزاد کرنا- صفا و مروہ کی سعی ستر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے- یوم عرفہ کو پچھلے پہر وقوف کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر اتر آتا ہے اور فرشتوں کے سامنے فخر کے ساتھ ذکر کرتا ہے- فرماتا ہے میرے بندے جنت کی امید لگا کر پراگندہ حالت میں میرے پاس ہر دور دراز مقام سے آئے ہیں- اگر تمہارے گناہ ریت کے ذروں یا بارش کے قطروں یا سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہیں تو وہ میں نے بخش دیئے، واپس چلے جاؤ تمہیں بھی بخش دیا گیا اور جن کی تم نے سفارش کی ہے انہیں بھی بخش دیا گیا ہے- رہا رمی جمار (کنکریاں پھینکنے) کا ثواب، تو تیری طرف سے پھینکی جانے والی ہر کنکری کے بدلے ہلاک کر دینے والے کبیرہ گناہ کا کفارہ ہے اور تیری قربانی اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ ہے- سر منڈوانے پر ہر بال کے عوض تجھے ایک نیکی ملے گی اور ایک گناہ معاف ہو گا- جہاں تک اس کے

حَلَقْتَهَا حَسَنَةٌ وَتُمْحَى عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةٌ. وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّكَ تَطُوفُ وَلاَ ذَنْبَ لَكَ يَأْتِي مَلَكٌ حَتّٰى يَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْكَ فَيَقُولُ: إِعْمَلْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ، فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا مَضٰى)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لاَبَأْسَ بِهِ وَ هٰذَاالَفْظُهُ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ بِنَحْوِهِ.

٨٦٧- وَخَرَّجَهُ الطَّبَرَانِيُّ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فِيْهِ: ((فَإِنَّ لَكَ مِنَ الأَجْرِ إِذَا أَتَيْتَ الْبَيْتَ الْعَتِيْقَ أَنْ لاَ تَرْفَعَ قَدَمًا أَو تَضَعَهَا أَنْتَ وَ دَابَّتُكَ إِلاَّ كُتِبَ لَكَ حَسَنَةٌ . وَرُفِعَتْ لَكَ دَرَجَةٌ. وَأَمَّا وُقُوفُكَ بِعَرَفَةَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ لِمَلاَئِكَتِهِ يَا مَلاَئِكَتِي مَا جَاءَ بِعِبَادِي ؟ قَالُوا: جَاؤُوا يَلْتَمِسُونَ رِضْوَانَكَ وَالْجَنَّةَ ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ : فَإِنِّي أُشْهِدُ نَفْسِي وَخَلْقِي أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَلَو كَانَتْ ذُنُوبُهُمْ عَدَدَ أَيَّامِ الدَّهْرِ وَعَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، وَأَمَّا رَمْيُكَ الْجِمَارَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ﴿ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. [السجدة:١٧]

وَأَمَّا حَلْقُكَ رَأْسَكَ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَعْرِكَ شَعْرَةٌ تَقَعُ فِي الأَرْضِ إِلاَّ كَانَتْ لَكَ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَأَمَّا طَوَافُكَ

بعد بیت اللہ کے طواف کا تعلق ہے تو یہ طواف اس حالت میں کرے گا کہ تیرا کوئی گناہ نہیں ہو گا- ایک فرشتہ آئے گا اور اپنے ہاتھ تیرے کندھوں کے درمیان رکھ کر کہے گا آئندہ جو چاہتا ہے کر تیرے پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہیں-" (اسے بزار نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے- الفاظ بھی اسی کے ہیں- طبرانی اور ابن حبان نے اس کے ہم معنی الفاظ بیان کیے ہیں)

۸۶۷- طبرانی نے مذکورہ حدیث حضرت عبادہ بن صامتؓ کے حوالے سے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے کہ "بیت اللہ شریف کی طرف آتے ہوئے تجھے یہ ثواب ملے گا کہ تیرے اور تیری سواری کے اوپر اٹھنے والے اور نیچے لگنے والے ہر قدم کے بدلے تجھے ایک نیکی دی جائے گی اور تیرا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا- جہاں تک وقوف عرفہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو (اس وقت) فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو کون سی چیز لائی ہے؟ وہ کہتے ہیں وہ تیری خوشنودی اور جنت کی تلاش کے لیے آئے ہیں- اللہ رب العزت فرماتے ہیں میں اپنی ذات اور پوری مخلوق کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا اگرچہ ان کے گناہ زمانے بھر کے دنوں اور تہہ بہ تہہ ٹیلے کی ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں- رمی جمار (کنکری پھینکنے) کے متعلق اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوايَعْمَلُونَ﴾ تیرے سر منڈانے کا ثواب یہ ہے کہ زمین پر گرنے والا ہر بال قیامت کے دن نور ہو گا اور بیت اللہ کا الوداعی طواف کرنے سے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا گویا آج ہی تیری ماں نے تجھے جنا

۸۶۷- معجم اوسط طبرانی ۱۷۰/۳-

بِالْبَيْتِ إِذَا وَدَّعْتَ فَإِنَّكَ تَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ)).

ہے۔"

۸۶۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ يُبَاهِي بِأَهْلِ عَرَفَاتٍ أَهْلَ السَّمَاءِ، فَيَقُولُ لَهُمْ انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي جَاؤُونِي شُعْثًا غُبْرًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

۸۶۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ عرفات والوں کا آسمانی مخلوق کے سامنے فخریہ طور پر ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں میرے بندوں کو دیکھو وہ میرے پاس پراگندہ حالت میں غبار آلود ہو کر آئے ہیں۔" (احمد، ابن حبان، حاکم- نیز اس نے اسے بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۸۶۹- وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ((وَ إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي مَلَائِكَتَهُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِأَهْلِ عَرَفَةَ فَيَقُولُ : انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي شُعْثًا غُبْرًا)).

۸۶۹- احمد نے عبداللہ بن عمروؓ کے حوالے سے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں کہ "اللہ عزوجل یوم عرفہ کی سہ پہر کو فرشتوں کے سامنے اہل عرفہ کا تذکرہ فخر و مباہات کے ساتھ کرتے ہوئے فرماتے ہیں میرے پراگندہ غبار آلود بندوں کو دیکھو۔"

۸۷۰- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو يَتَجَلَّى ، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یوم عرفہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کسی دن اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قریب ہو کر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ پھر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کے ساتھ بیان کرتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟" (مسلم)

۸۷۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَو

۸۷۱- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اگر اہل مزدلفہ کو معلوم ہو جائے تو وہ بخشش

۸۶۸- مسند احمد ۳۰۵/۲ ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ٦١/٦- مستدرک حاکم ٤٦٥/١ نیز ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم سے اتفاق کیا ہے۔

۸۶۹- مسند احمد ۲۲٤/۲۔

۸۷۰- صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل الحج والعمرة ویوم عرفة۔

۸۷۱- معجم کبیر طبرانی ٥٣/١١ ، ہیثمی نے مجمع الزوائد (٣٧٧/٣) میں کہا ہے اس کی سند میں نامعلوم راوی ہے۔

يَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ بِمَنْ حَلُّوْا لاسْتَبْشَرُوا بِالْفَضْلِ بَعْدَ الْمَغْفِرَةِ)).

۸۷۲- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ ذِي الْحَجَّةِ)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ هُنَّ أَفْضَلُ أَمْ عِدَّتُهُنَّ جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: ((هُنَّ أَفْضَلُ مِنْ عِدَّتِهِنَّ جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَا مِنْ يَوْمٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِأَهْلِ الأَرْضِ أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي جَاؤُونِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِيْنَ جَاؤُوا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ، يَرْجُونَ رَحْمَتِي وَلَمْ يَرَوْا عَذَابِي فَلَمْ يُرَ يَوْمٌ أَكْثَرَ عِتْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ، زَادَ ابْنُ خُزَيْمَةَ ((أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا مُرْهَقًا وَفُلَانًا قَالَ: يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ)) ((الْمُرْهَقُ)) هُوَ الَّذِيْ يَغْشَى المحارم ويرتكب العصيان والمآثم.

۸۷۳- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

کے بعد مزید عنایت (کی امید سے) سے شاداں و فرحاں ہوں۔"

۸۷۲- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عشرہ ذوالحج سے بڑھ کر کوئی دن افضل نہیں ہے۔" ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ افضل ہیں یا اتنے دن فی سبیل اللہ جہاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ دن اتنی تعداد کے برابر فی سبیل اللہ جہاد کرنے سے افضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یوم عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور اہل زمین کا اہل آسمان کے سامنے فخریہ انداز میں تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں میرے بندوں کی طرف دیکھو وہ میرے پاس پراگندہ اور غبار آلود حالت میں دھوپ کی تمازت میں آئے ہیں۔ وہ ہر گہرے اور دور کے راستے سے چل کر مجھ تک پہنچے ہیں۔ انہیں میری رحمت کی امید ہے حالانکہ انہوں نے میرے عذاب کو دیکھا نہیں۔ یوم عرفہ سے بڑھ کر کسی دن دوزخ سے آزادی نہیں ملتی۔" (بزار' ابویعلیٰ' ابن خزیمہ' ابن حبان)

ابن خزیمہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ فرشتے کہتے ہیں اور فلاں آدمی سخت گناہ گار ہے اور فلاں آدمی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے انہیں بھی بخش دیا ہے۔"

۸۷۳- عبداللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لیے عرفہ کی شام دعا فرمائی۔ اس کا جواب دیا

۸۷۲- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۸/۲۔ مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۷۳/٤، (ابن عباس) صحیح ابن حبان (الاحسان) ٦/ ٢٦۔

دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَأُجِيبَ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلاَ الظَّالِمَ فَإِنِّي آخِذٌ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ: ((أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ الْجَنَّةَ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ)) فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ: تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هَذِهِ السَّاعَةَ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ؟ قَالَ: ((إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللهَ قَدْ إِسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُوا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيْثُ لَهُ شَوَاهِدُ كَثِيْرَةٌ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي كِتَابِ الْبَعْثِ، فَإِنْ صَحَّ بِشَوَاهِدِهِ فَفِيْهِ الْحُجَّةُ وَ إِنْ لَمْ يَصِحَّ فَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ وَظُلْمُ بَعْضِهِمْ بَعْضًا دُوْنَ الشِّرْكِ .

گیا کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے البتہ ظالم سے مظلوم کو بدلہ ضرور دلواؤں گا- آپ ﷺ نے فرمایا "اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کو معاف کر دے-" عرفہ کی شام کو اس کا کوئی جواب نہ ملا اور جب مزدلفہ میں صبح کا وقت آیا تو آپ کی اس دعا کو بھی قبول کر لیا گیا- رسول اللہ ﷺ ہنسے یا راوی نے کہا ہے کہ مسکرائے- حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں، اس وقت آپ ہنسا نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ آپ کو تازندگی ہنستا و مسکراتا رکھے آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا "اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ پتہ چلا کہ میری دعا قبول ہو گئی اور میری امت کو بخش دیا گیا ہے، اس نے مٹی اٹھا کر اپنے سر پر ڈالنا شروع کر دی اور ہلاکت و بربادی کی بددعا کرنے لگا- اس کی آہ وزاری دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی-" (ابن ماجہ، بیہقی) بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں میں نے انہیں کتاب البعث میں بیان کر دیا ہے- اگر شواہد کے ذریعے یہ حدیث درجہ صحت کو پہنچ جائے تو یہ بھی حجت ہے، بصورت دیگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ ﴾ اور ایک دوسرے پر ظلم کرنا شرک سے کم ہے-

۸۷۴- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ كَادَتِ

۸۷۴- حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عرفات میں وقوف کیا- جب سورج غروب ہونے کے قریب پہنچا تو فرمایا "اے بلال!

۸۷۳- سنن ابن ماجه كتاب المناسك باب الدعاء بعرفة- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند میں عبد اللہ بن کنانہ نامی راوی کے متعلق بخاری نے کہا ہے اس کی حدیث صحیح نہیں ہے لیکن مجھے اس کے متعلق جرح و تعدیل نہیں مل سکی- بیہقی کے ہاں الاداب' المدخل اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ: ((يَا بِلَالُ أَنْصِتْ لِي النَّاسَ)) فَقَامَ بِلَالٌ، فَقَالَ أَنْصِتُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَصَتَ النَّاسُ فَقَالَ: ((مَعَاشِرَ النَّاسِ أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَأَقْرَأَنِي مِنْ رَبِّي السَّلَامَ وَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ [عزوجل] غَفَرَ لِأَهْلِ عَرَفَاتٍ وَأَهْلِ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَضَمِنَ عَنْهُمُ التَّبِعَاتِ)) فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ هَذَا لَنَا خَاصَّةً ؟ قَالَ: ((هَذَا لَكُمْ وَلِمَنْ أَتَى بَعْدَكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَثُرَ خَيْرُ اللّٰهِ وَطَابَ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ أَثْبَاتٌ ، وَخَرَّجَهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ وَلَفْظُهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَطَوَّلَ عَلَى أَهْلِ عَرَفَاتٍ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُ يَا مَلَائِكَتِي انْظُرُوْا إِلَى عِبَادِيْ شُعْثًا غُبْرًا أَقْبَلُوا يَضْرِبُونَ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ فَأُشْهِدُكُمْ إِنِّي قَدْ أَجَبْتُ دُعَاءَهُمْ وَشَفَّعْتُ رَغِيبَهُمْ وَوَهَبْتُ مُسِيئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَأَعْطَيْتُ لِمُحْسِنِيهِمْ جَمِيعَ مَا سَأَلُونِي غَيْرَ التَّبِعَاتِ الَّتِي بَيْنَهُمْ فَإِذَا أَفَاضَ الْقَوْمُ

لوگوں سے کہیں کہ وہ خاموش ہو کر میری بات سنیں۔" حضرت بلالؓ کھڑے ہوئے اور کہا لوگو! خاموش ہو کر رسول اللہ ﷺ کی بات سنو۔ لوگ خاموش ہو گئے تو آپ نے فرمایا "اے لوگو! میرے پاس ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور انہوں نے میرے رب کی طرف سے مجھے سلام پہنچایا اور کہا کہ اللہ عزوجل نے عرفات اور مشعر حرام والوں کو بخش دیا ہے اور ان کے باہمی مظالم کی ذمہ داری خود اٹھالی ہے۔" حضرت عمر بن خطابؓ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے لیے مخصوص ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ تمہارے لیے بھی ہے اور تمہارے بعد قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے بھی ہے۔" حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا اللہ کی بھلائی کتنی کثیر اور عمدہ ہے۔ (اسے ابن مبارک نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس کے راوی ثقہ اور قابل اعتماد ہیں) اسی روایت کو ابو یعلی نے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ اہل عرفات پر مہربان ہو گیا ہے۔ وہ اپنے فرشتوں سے فخر و مباہات کے انداز میں کہتا ہے اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو وہ پراگندہ اور غبار آلود حالت میں ہیں، میری طرف ہر تنگ و تاریک راستے سے چل کر آئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا قبول کر لی ہے اور ان کی پسندیدہ چیز کے بارے میں ان کی سفارش مان لی ہے۔ ان میں سے گناہ گاروں کو نیکوں کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے اور نیک لوگوں کو جو کچھ انہوں نے مجھ سے مانگا ہے عنایت کر دیا ہے، البتہ باہمی

۸۷۴- ابن المبارک اور ابو یعلی کی مطبوعہ کتب میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ البتہ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۵۷/۳) میں کہا ہے، اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں صالح المری راوی ضعیف ہے۔

إِلَى جَمْعٍ وَوَقَفُوْا وَعَادُوْا فِي الرَّغْبَةِ وَالطَّلَبِ إِلَى اللّٰهِ فَيَقُولُ :يَا مَلَائِكَتِي عِبَادِي وَقَفُوا فَعَادُوا فِي الرَّغْبَةِ وَالطَّلَبِ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَجَبْتُ دُعَاءَهُمْ وَشَفَعْتُ رَغْبَتَهُمْ وَوَهَبْتُ مُسِيئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَأَعْطَيْتُ مُحْسِنَهُمْ جَمِيعَ مَا سَأَلُونِي وَكَفَلْتُ عَنْهُمُ التَّبِعَاتِ الَّتِيْ بَيْنَهُمْ)).

مظالم (معاف نہیں کیے) پھر جب لوگ مزدلفہ جاتے ہیں اور وہاں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ سے دعا اور درخواست کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے بندے وقوف کر کے دوبارہ دعا و درخواست کرنے لگے ہیں- لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا کو قبول کر لیا ہے اور ان کی مرغوب چیز میں ان کی سفارش کو قبول کر لیا ہے اور ان میں سے نیک لوگوں کی وجہ سے گناہ گاروں کو معاف کر دیا ہے اور نیک لوگوں کو جو انہوں نے مجھ سے مانگا ہے سب کچھ عنایت کر دیا ہے اور ان کی باہمی آویزشوں کی ذمہ داری خود لے لی ہے-"

۸۷۵- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقِفُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ : لَاإِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى ابْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ مِائَةَ مَرَّةٍ ، إِلاَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : يَا مَلَائِكَتِي مَا جَزَاءُ عَبْدِيْ هَذَا؟ سَبَّحَنِي وَهَلَّلَنِيْ وَكَبَّرَنِيْ وَعَظَّمَنِيْ وَعَرَّفَنِيْ وَأَثْنَى عَلَيَّ وَصَلَّى عَلَى نَبِيِّي اشْهَدُوْا يَا مَلَائِكَتِيْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَشَفَّعْتُهُ فِي نَفْسِهِ وَلَوْ سَأَلَنِيْ عَبْدِيْ هَذَا لَشَفَّعْتُهُ فِي أَهْلِ الْمَوْقِفِ))

۸۷۵- حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی مسلمان یوم عرفہ کی سہ پہر موقف میں قیام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر سو دفعہ کہتا ہے ((لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئى قدير)) پھر سو دفعہ ((قل هو الله احد)) پڑھتا ہے پھر سو دفعہ ((اللهم صل على محمد كماصليت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد وعلينا)) کہتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کے ساتھ کیا معاملہ ہونا چاہیے؟ اس نے میری تسبیح، تہلیل، تکبیر، تعظیم، تعارف اور ثنا بیان کی ہے' میرے نبی پر درود بھیجا ہے- اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ میں نے اسے بخش دیا ہے اور اس کے اپنے متعلق اس کی سفارش قبول کر لی ہے- اگر میرا یہ بندہ پورے موقف والوں کے متعلق بھی دعا کرے تو میں اس کی سفارش ان کے حق میں قبول

۸۷۵- شعب الایمان بیہقی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ هَذَا مَتْنٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُنْسَبُ إِلَى الْوَضْعِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

کروں گا۔" (ملاحظہ) امام بیہقی نے کہا ہے کہ یہ متن غریب (منفرد) ہے البتہ اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جس پر وضع حدیث کا الزام ہو، واللہ اعلم۔

ثَوَابُ مَنْ حَفِظَ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن کان اور آنکھ کو برائی سے محفوظ رکھنے کا ثواب

۸۷۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ فُلَانٌ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَعَلَ الْفَتَى يُلَاحِظُ النِّسَاءَ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**ابْنَ أَخِي إِنَّ هَذَا يَوْمٌ مَنْ مَلَكَ فِيهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَلِسَانَهُ غُفِرَ لَهُ**)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۷۶- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا کہ نوجوان عورتوں کو بغور دیکھنا شروع ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا "بھتیجے! یہ ایک ایسا دن ہے جس میں کان اور آنکھ پر قابو پانے والے شخص کو بخش دیا جاتا ہے۔" (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) ابن خزیمہ نے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے کہ فضل بن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔

۸۷۷- وَرَوَى أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَيَّانَ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ وَسَمْعَهُ وَبَصَرَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى عَرَفَةَ**)).

۸۷۷- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص عرفہ کے دن اپنے کان اور آنکھ کی حفاظت کرتا ہے ایک عرفہ سے دوسرے عرفہ تک اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" (اسے ابوالشیخ ابن حیان نے کتاب الثواب میں ذکر کیا ہے)

ثَوَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

جمرات کو کنکریاں مارنے کا ثواب

۸۷۸- خَرَّجَ أَبُو الْقَاسِمِ الْإِصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۸۷۸- حضرت انس بن مالکؓ سے بھی حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ کی مذکورہ حدیث کے ہم معنی حدیث

۸۷۶- مسند احمد ۳۲۹/۱، صحیح ابن خزیمہ ۳٦۱/٤۔

۸۷۷- ابوالشیخ ابن حیان کی کتاب مطبوعہ حالت میں نہیں مل سکی۔

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ [ابن] عُمَرَ الْمَذْكُورِ فِي الْوُقُوفِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فِيْهِ : ((وَ أَمَّا وُقُوفُكَ بِعَرَفَاتٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَطَّلِعُ عَلَى أَهْلِ عَرَفَاتٍ فَيَقُولُ: عِبَادِيْ جَاؤُونِي شُعْثًا غُبْرًا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ، فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلاَئِكَةَ فَلَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِنَ الذُّنُوبِ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ وَنُجُومِ السَّمَاءِ وَقَطْرِ الْبَحْرِ وَالْمَطَرِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ. وَأَمَّا رَمْيُكَ الْجِمَارَ فَإِنَّهُ مَذْخُورٌ لَكَ عِنْدَ رَبِّكَ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ. وَأَمَّا حَلْقُكَ رَأْسَكَ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَقَعُ مِنْكَ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . أَمَّا طَوَافُكَ بِالْبَيْتِ فَإِنَّكَ تَصْدُرُ وَ أَنْتَ مِنْ ذُنُوبِكَ كَهَيْئَةِ يَوْمِ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ)).

روایت ہے- البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "عرفات میں ٹھہرنے کا تجھے ثواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل عرفات کو دیکھ کر فرماتا ہے، میرے بندے میرے پاس پراگندہ حالت میں غبار آلود ہو کر ہر تنگ و تاریک راستے سے آئے ہیں- پھر وہ ان کا تذکرہ فرشتوں کے سامنے فخر کے ساتھ کرتا ہے- میرے بندے! اگر تیرے گناہ تہہ بہ تہہ ٹیلے کی ریت کے ذرات' آسمان کے ستاروں، سمندر اور بارش کے قطروں کے برابر بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے گا- جمرات کو کنکریاں مارنے کا تیرا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس (اس وقت کے لیے) محفوظ رہے گا جب تجھے اس کی بہت زیادہ ضرورت ہو گی- تیرے سر منڈانے کا ثواب یہ ہے کہ تیرا ہر بال قیامت کے دن نور ہو گا- بیت اللہ کا (الوداعی) طواف کرنے کا ثواب یہ ہے کہ جب تو اس سے فارغ ہو گا تو گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جائے گا جیسے تو پیدائش کے دن تھا-" (اصبہانی)

۸۷۹- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَمْيِ الْجِمَارِ مَا لَنَا فِيْهِ؟ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : ((تَجِدُ ذٰلِكَ عِنْدَ رَبِّكَ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مُخْتَصَرًا هٰكَذَا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

وَتَقَدَّمَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ الصَّحِيْحِ ((وَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ لاَ يَدْرِيْ أَحَدٌ مَالَهُ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۸۷۹- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے جمرات کو کنکریاں مارنے کے متعلق پوچھا کہ ہمیں اس سے کیا ملے گا؟ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "اس کا ثواب تجھے اپنے رب کے ہاں اس وقت ملے گا جب تجھے اس کی بہت زیادہ ضرورت ہو گی-" (اسے طبرانی نے اسی طرح اختصار کے ساتھ حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) اس سے پہلے ابن عمر کی صحیح حدیث میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ "جمرات کو کنکریاں مارنے کا ثواب قیامت کے دن سے پہلے کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا-" جب کہ بزار کے ہاں یہ الفاظ ہیں

۸۷۸- اصبہانی کی کتاب کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۸۷۹- معجم کبیر طبرانی ۱۲/ ۴۰۱، ہیثمی نے مجمع الزوائد ۳/ ۲۶۰ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ راوی محل نظر ہے اور مسند بزار کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث مجھے نہیں مل سکی-

وَعِنْدَ الْبَزَّارِ ((وَ أَمَّا رَمْيُكَ الْجِمَارَ فَلَكَ بِكُلِّ حُصَاةٍ رَمَيْتَهَا تَكْفِيْرُ كَبِيْرَةٍ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ)).

کہ "جمرات کو کنکریاں مارنے کا ثواب یہ ہے کہ تیری پھینکی جانے والی ہر کنکری ہلاک کر دینے والے کبیرہ گناہ کا کفارہ ہے۔"

۸۸۰- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا رَمَيْتَ الْجِمَارَ كَانَ لَكَ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ طَرِيْقِ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ.

۸۸۰- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر تو جمرات کو کنکریاں مارے گا تو یہ تیرے لیے قیامت کے دن نور ہو گا۔" (اسے بزار نے صالح مولی توامہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے)

۸۸۱- وَعَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَمَّا أَتَى إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ الْمَنَاسِكَ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتَّى سَاخَ فِي الأَرْضِ ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتَّى سَاخَ فِي الأَرْضِ ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الثَّالِثَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَمِلَّةَ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ تَتَّبِعُوْنَ)) [رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ].

۸۸۱- انہی عبداللہ بن عباس سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ارکان حج کی ادائیگی کے لیے تشریف لائے تو آخری جمرے کے پاس شیطان ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر دوسرے جمرہ کے پاس ان کے سامنے آیا۔ آپ نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر تیسرے جمرہ کے پاس ان کے سامنے آ گیا۔ آپ نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں اور تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین کے پیروکار ہی تو ہو۔" (ابن خزیمہ، حاکم۔ نیز اس نے اسے بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

www.KitaboSunnat.com

ثَوَابُ حَلْقِ الرَّأْسِ — سر منڈانے کا ثواب

تَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ حَدِيْثُ أَنَسٍ وَفِيْهِ ((وَأَمَّا حَلْقُكَ رَأْسَكَ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَقَعُ مِنْكَ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ الصَّحِيْحِ ((وَأَمَّا

گذشتہ باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ "سر منڈانے کا تجھے ثواب یہ ہو گا کہ تیرا گرنے والا ہر بال قیامت کے دن نور ہو گا۔" اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحیح حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ

۸۸۰- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۳۳۔

۸۸۱- صحیح ابن خزیمہ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مستدرک حاکم ۴٦/۱٦ ، نیز ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

حِلَاقُكَ رَأْسَكَ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَلَقْتَهَا حَسَنَةً وَتُمْحَى عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ)).

"تجھے سر منڈانے کا ثواب یہ ہے کہ ہر بال کے بدلے تجھے ایک نیکی ملے گی اور تیرا ایک گناہ معاف کر دیا جائے گا-"

٨٨٢- وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۸۲- حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر سنا، انہوں نے سر منڈانے والوں کے لیے تین دفعہ دعا فرمائی اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک دفعہ -(مسلم)

٨٨٣- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ: ((وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۸۸۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یااللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے-" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! بال کٹوانے والوں کے لیے بھی (دعا فرمائیں) آپ نے فرمایا "یااللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے-" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! بال کٹوانے والوں کے لیے بھی (دعا فرمائیں) آپ نے فرمایا "بال کٹوانے والوں کو بھی (بخش دے)-" (بخاری، مسلم)

ثواب الأضحية

قربانی کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ [الحج:٣٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (عمل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے-"

قَالَ مُجَاهِدٌ فِي قَوْلِهِ ﴿ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ ﴾ قَالَ: يُرِيْدُ اسْتِعْظَامَ الْبُدْنِ وَاسْتِسْمَانَهَا.

حضرت مجاہدؒ نے ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد قربانی کا احترام کرنا اور اسے موٹا کرنا ہے-

٨٨٤- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا عَمِلَ

۸۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی آدمی

۸۸۲- صحیح مسلم کتاب الحج باب تفضیل الحلق علی التقصیر-

۸۸۳- صحیح بخاری کتاب الحج باب الحلق والتقصیر عندالاحلال- صحیح مسلم ایضاً-

آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ وَ إِنَّهُ لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَ إِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمِ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

نے قربانی کے روز کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کو قربانی کرنے سے زیادہ پسند ہو- قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھریوں سمیت آئے گی- یہ خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک عالی مقام پر گرتا ہے- لہٰذا اسے بہا کر دلوں کی تسلی کرلو-" (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم- ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور حاکم نے صحیح الاسناد)

۸۸۵- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ قُوْمِيْ فَاشْهَدِيْ أُضْحِيَتَكِ فَإِنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقَعُ مِنْ دَمِهَا مَغْفِرَةً لِكُلِّ ذَنْبٍ أَمَّا إِنَّهُ يُجَاءُ بِدَمِهَا وَلَحْمِهَا فَيُوْضَعُ فِي مِيْزَانِكِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا)) فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ : يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً فَإِنَّهُمْ أَهْلٌ لِمَا خُصُّوْا بِهِ مِنَ الْخَيْرِ ، أَوْ لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَلِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً؟ قَالَ: ((لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَلِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً)) رَوَاهُ الإِصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَ إِسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ أَصْلَحُ مِنْ إِسْنَادِ [حديث] عَائِشَةَ الْمُتَقَدِّمِ، وَحَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الْآتِي.

۸۸۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے فاطمہ! کھڑی ہو جاؤ- اپنی قربانی کے پاس چلی جاؤ- اس کے گرنے والے خون کے پہلے قطرے کے ذریعے تجھے ہر گناہ سے بخشش مل جائے گی- اس کے خون اور گوشت کو لایا جائے گا اور ستر گنا کر کے تیرے ترازو میں رکھ دیا جائے گا-" (یہ سن کر) ابو سعیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ آل محمد (ﷺ) کے ساتھ خاص ہے وہ اس نیکی کے ساتھ مخصوص ہونے کے لائق ہیں یا کہ آل محمد کے لیے خاص اور مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ آل محمد (ﷺ) کے لیے بالخصوص ہے اور باقی مسلمانوں کے لیے بالعموم-" (اسے اصبہانی نے ترغیب و ترہیب میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند ناقابل اعتراض ہے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ حدیث اور زید بن ارقم کی آئندہ حدیث سے بہتر ہے)

۸۸۶- وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا فَاطِمَةُ

۸۸۶- اس حدیث کو بزار نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے فاطمہ! کھڑی ہو کر اپنی قربانی کے پاس چلی جا- اس کے

۸۸۴- سنن ترمذی کتاب الاضاحي باب ماجاء في فضل الاضحية ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے- ہمیں یہ حدیث صرف ہشام بن عروہ کے حوالے سے معلوم ہوئی ہے- سنن ابن ماجه كتاب الاضاحي باب ثواب الاضحية ، مستدرك حاكم ۲۲۱/۴ نیز ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے-

۸۸۵- الترغيب والترهيب (اصبهانی) ۱۷۵/۱-

قُومِي إِلَى أُضْحِيَتِكِ فَاشْهَدِيهَا فَإِنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا أَنْ يُغْفَرَ لَكِ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِكِ)) قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ أَلَنَا خَاصَّةً أَهْلَ الْبَيْتِ أَوْ لَنَا وَ لِلْمُسْلِمِينَ قَالَ: ((بَلْ لَنَا وَ لِلْمُسْلِمِينَ)).

خون کے پہلے قطرے کے بہتے ہی تیرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔" فاطمہ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا یہ ہم اہل بیت کے ساتھ مخصوص ہے یا کہ ہمارے لیے بھی ہے اور باقی مسلمانوں کے لیے بھی؟ آپ نے فرمایا "بلکہ یہ ہمارے لیے بھی اور باقی مسلمانوں کے لیے بھی۔"

۸۸۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَأَيُّهَا النَّاسُ ضَحُّوا وَ احْتَسِبُوا بِدِمَائِهَا فَإِنَّ الدَّمَ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ يَقَعُ فِي حِرْزِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)).

۸۸۷- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے لوگو! قربانی کرو اور اس کے خون سے ثواب کی نیت کرو کیونکہ وہ زمین پر گرتے ہی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں چلا جاتا ہے۔" (طبرانی)

۸۸۸- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ ضَحّٰى طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ مُحْتَسِبًا لِأُضْحِيَّتِهِ كَانَتْ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ)).

۸۸۸- حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے دل کی خوشی کے ساتھ ثواب کی نیت سے قربانی کی وہ اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ بن جائے گی۔" (طبرانی)

۸۸۹- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِي شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ نَحْرٍ يُنْحَرُ يَوْمَ عِيدٍ)).

۸۸۹- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "(آج تک) عید کے دن کی جانے والی قربانی سے اللہ کے ہاں کسی بہتر چیز پر روپیہ خرچ نہیں ہوا۔" (طبرانی)

۸۹۰- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ

۸۹۰- حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ

۸۸۶- مسند بزار (کشف الاستار) ۵۶/۲۔

۸۸۷- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی البتہ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۷/۴) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں عمرو بن الحصین العقیلی متروک الحدیث راوی ہے۔

۸۸۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۷/۴) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن عمرو النخعی کذاب راوی ہے مجھے (یعنی محقق کو) معجم کبیر میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۸۸۹- معجم کبیر طبرانی ۱۷/۱۱، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۷/۴) میں کہا ہے اس کی سند میں ابراہیم بن یزید الخوزی راوی ضعیف ہے۔

عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذِهِ الأَضَاحِي قَالَ: ((سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ)) قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ))قَالُوا: فَالصُّوفُ، قَالَ: ((بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ كِلاَهُمَا عَنْ عَائِذِ اللهِ الْمُجَاشِعِي عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ نُفَيْعٌ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ان قربانیوں کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے-" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں ان سے کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا "ہر بال کے بدلے ایک نیکی" صحابہ نے عرض کیا اون کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا "ہر بال کے بدلے ایک نیکی-" (اسے ابن ماجہ اور حاکم نے عائذ اللہ مجاشعی سے اور اس نے ابوداؤد نفیع سے اور اس نے زید سے روایت کیا ہے- حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

ثَوَابُ شُرْبِ مَاءِ زَمْزَمَ

آب زم زم پینے کا ثواب

۸۹۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي شَفَاكَ اللهُ وَ إِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِكَ أَشْبَعَكَ اللهُ وَ إِنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمَإِكَ قَطَعَهُ اللهُ وَ إِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيذًا أَعَاذَكَ اللهُ)) قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا شَرِبَ زَمْزَمَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ إِنْ سَلِمَ مِنَ الْجَارُودِيِّ (قُلْتُ) قَدْ سَلِمَ مِنْهُ وَاللهُ أَعْلَمُ.

۸۹۱- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آب زم زم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے (اسے پورا کرتا ہے) اگر شفا حاصل کرنے کے لیے پیو گے تو تمہیں شفا مل جائے گی، اگر سیر ہونے کے لیے پیو گے تو تم سیر ہو جاؤ گے' اگر پیاس بجھانے کے لیے پیو گے تو پیاس بجھ جائے گی' اگر کسی چیز سے پناہ کے حصول کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ پناہ دے دے گا-" راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ جب آب زم زم پیتے تو یہ دعا کرتے ((اللھم انی اسئالك علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء)) اے اللہ! میں تجھ سے مفید علم، فراخ رزق اور ہر بیماری سے شفا کا خواستگار ہوں- (حاکم نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ اگر یہ حدیث جارودی سے محفوظ ہے تو یہ صحیح الاسناد ہے- (ملاحظہ) میری رائے میں یہ جارودی سے

۸۹۰- سنن ابن ماجہ کتاب الاضاحی باب ثواب الاضحیة- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند میں ابوداؤد نفیع بن الحارث راوی متروک ہے اور اس پر وضع حدیث کا الزام ہے- مستدرك حاکم ۳۸۹/۲ نیز مذکورہ بالا فیصلے میں ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۸۹۱- مستدرك حاکم ٤٧٣/١ ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں موافقت کی ہے-

محفوظ ہے)

۸۹۲- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ**)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۸۹۲- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آب زم زم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے (اسے پورا کرتا ہے)۔" (احمد اور ابن ماجہ نے اسے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۸۹۳- وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ : رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ دَخَلَ زَمْزَمَ فَاسْتَسْقَى دَلْوًا وَاسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ**)) وَإِنِّي أَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ . وَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ أَتَى زَمْزَمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ ابْنَ أَبِي الْمَوَالِي حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ (قُلْتُ) وَهَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَالأَوَّلُ أَحْسَنُ وَاللهُ أَعْلَمُ .

۸۹۳- عبداللہ بن مبارک کے غلام حسن بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابن مبارک کو دیکھا کہ وہ چاہ زم زم کے پاس گئے اور انہوں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے ڈول کے ذریعے پانی پیا' پھر کہا اے اللہ! مجھے عبداللہ بن مؤمل نے ابوزبیر کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے، وہ حضرت جابرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آب زم زم جس کام کے لیے بھی پیا جائے (اسے پورا کرتا ہے)۔" اور میں اسے قیامت کے دن کی پیاس کے لیے پی رہا ہوں۔ اس حدیث کو بیہقیؒ نے سوید بن سعید سے اس طرح روایت کیا ہے کہ میں نے ابن مبارک کو دیکھا وہ چاہ زم زم کے پاس آئے اور کہا اے اللہ! مجھے ابن ابی الموالی نے محمد بن منکدر کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے، وہ حضرت جابرؓ سے بیان کرتے ہیں۔ (ملاحظہ) یہ اچھی سند ہے لیکن پہلی سند اس سے بھی بہتر ہے، واللہ اعلم۔

۸۹۴- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ فِيهِ طَعَامُ الطُّعْمِ**

۸۹۴- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روئے زمین پر سب سے بہتر پانی آب زم زم ہے' یہ خوراک بھی ہے اور بیماری کا علاج بھی۔" (ابن حبان)

۸۹۲- مسند احمد ۳/۳۵۷۔ سنن ابن ماجہ ۲/۱۰۱۸۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند عبداللہ بن المؤمل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۸۹۳- مسند احمد ۳/۳۷۲۔

۸۹۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۲۸۶) میں کہا ہے' اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے لیکن مجھے یہ حدیث ابن حبان کے ہاں متوقع مقامات میں نہیں ملی۔

وَشِفَاءُ السُّقْمِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

ثواب سكنى المدينة الشريفة

۸۹۵- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لاَ يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلاَّ أَبْدَلَ اللهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَ لاَ يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلاَّ كُنْتُ لَه شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَومَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلاَّ كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [أَوْ شَهِيْدًا])) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: اللَّأْوَاءُ مهموز ممدودٌ هي شدة الضيق.

۸۹۷- وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَلاَ السِّعْرُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاشْتَدَّ الْجَهْدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اصْبِرُوْا وَأَبْشِرُوْا فَإِنِّيْ قَدْ بَارَكْتُ عَلَى صَاعِكُمْ وَمُدِّكُمْ وَكُلُوْا وَلاَ تَتَفَرَّقُوْا فَإِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاثْنَيْنِ وَطَعَامَ الاثْنَيْنِ يَكْفِي الأَرْبَعَةَ وَطَعَامَ الأَرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسِّتَّةَ وَ إِنَّ الْبَرَكَةَ فِي

مدینہ منورہ میں رہائش کا ثواب

۸۹۵- حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کاش لوگوں کو پتہ ہو کہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے (اگر) کوئی شخص اسے بے رغبت ہو کر چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس میں اس سے بہتر آدمی بسا دے گا اور جو شخص اس کی تنگی اور مشقت پر ثابت قدم رہے گا قیامت کے دن میں اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا-" (مسلم)

۸۹۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں سے جو شخص مدینے کی تنگی اور سختی پر ثابت قدم رہے گا' میں قیامت کے دن اس کا سفارشی (یا گواہ) بنوں گا-" (مسلم)

۸۹۷- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں (چیزوں کی) قیمتیں بڑھ گئیں اور سخت تکلیف ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبر کا مظاہرہ کرو اور یہ خوش خبری سن لو کہ میری وجہ سے تمہارے صاع اور مد (ناپ تول کے پیمانے) میں برکت ہو گئی ہے- کھاؤ لیکن علیحدہ علیحدہ نہ ہونا- ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہے اور چار کا پانچ اور چھ کے لیے- یقیناً برکت اکٹھا ہونے میں ہے- جو شخص اس

۸۹۵- صحيح مسلم كتاب الحج باب فضل المدينة-

۸۹۶- صحيح مسلم كتاب الحج، باب الترغيب فى سكنى المدينة-

۸۹۷- مسند بزار (كشف الاستار) ۲/ ۵۱-

الْجَمَاعَةِ فَمَنْ صَبَرَ لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْشَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا رَغْبَةً عَمَّا فِيهَا أَبْدَلَ اللهُ بِهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فِيهَا وَمَنْ أَرَادَهَا بِسُوْءٍ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

کی تنگی اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی یا گواہ ہوں گا اور جو شخص اس سے اعراض کرتے ہوئے اس سے نکل جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس میں بہتر آدمی لے آئے گا اور جو شخص اس میں کوئی برا کام کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسے پگھلا دے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے-" (اسے بزار نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۸۹۸- وَعَنْ أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ مَرَّ بِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَ هُمَا قَاعِدَانِ عِنْدَ مَسْجِدِ الْجَنَائِزِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : تَذْكُرُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ عَنِ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تُفْتَحُ فِيهِ فَتَحَاتُ الأَرْضِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهَا رِجَالٌ فَيُصِيبُونَ رَخَاءً وَعَيْشًا وَطَعَامًا فَيَمُرُّونَ عَلَى إِخْوَانٍ لَهُمْ حُجَّاجًا أَوْ عُمَّارًا فَيَقُولُونَ مَا يُقِيمُكُمْ فِي لَأْوَاءِ الْعَيْشِ وَشِدَّةِ الْجُوعِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فَذَاهِبٌ [وَقَاعِدٌ] -حَتَّى قَالَهَا مِرَارًا - وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَايَثْبُتُ بِهَاأَحَدٌ فَيَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا حَتَّى يَمُوتَ إِلَّاكُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۸۹۸- حضرت ابوایوب انصاری کا غلام افلح بیان کرتا ہے کہ وہ زید بن ثابت اور ابوایوب رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرا، وہ دونوں مسجد جنائز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے- ایک نے دوسرے سے کہا: تمہیں کوئی ایسی حدیث یاد ہے جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس مسجد میں بیان کی ہو جس میں ہم اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں؟ دوسرے نے کہا ہاں مدینہ منورہ کے متعلق میں نے آپ سے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جس میں زمین اپنے خزانے اگل دے گی' کچھ لوگ ان علاقوں کا رخ کر لیں گے اور وہ عیش و عشرت اور ناز و نعمت حاصل کر لیں گے- پھر ان کا گزر (مدینہ میں رہنے والے) حج و عمرہ کرنے والوں کے پاس سے ہو گا وہ ان سے کہیں گے تم اس تنگ زندگی اور سخت بھوک میں کیوں بیٹھے ہوئے ہو- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کچھ چلے جائیں گے اور کچھ وہیں رہیں گے- یہ بات آپ نے کئی دفعہ دہرائی- حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے جو شخص اس میں قیام پذیر ہو کر اس کی تنگی اور سختی پر مرنے تک صبر کرے گا، میں اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا-" (اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۸۹۸- معجم کبیر طبرانی کے مطبوعہ حصے میں مسند زید بن ثابت میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

٨٩٩- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِيْ هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَ الْجُمُعَةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ جُمُعَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَشَهْرُ رَمَضَانَ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)).

۸۹۹- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ میری اس مسجد کا ایک جمعہ مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کے ایک ہزار جمعہ سے افضل ہے اور میری اس مسجد میں رمضان کا ایک مہینہ مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں رمضان کے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔" (بیہقی)

٩٠٠- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((رَمَضَانُ بِالْمَدِيْنَةِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ رَمَضَانَ فِيمَا سِوَاهَا مِنَ الْبُلْدَانِ وَجُمُعَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ جُمُعَةٍ فِيمَا سِوَاهَا مِنَ الْبُلْدَانِ)).

۹۰۰- حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "مدینہ منورہ کا ایک رمضان باقی شہروں کے ایک ہزار رمضان سے بہتر ہے اور مدینہ منورہ کا ایک جمعہ باقی شہروں کے ایک ہزار جمعہ سے بہتر ہے۔" (طبرانی)

٩٠١- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۹۰۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ کی نسبت دوگنا برکت کر دے۔" (بخاری، مسلم)

٩٠٢- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ

۹۰۲- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ تیرے بندے اور تیرے خلیل ابراہیم (علیہ السلام) نے تجھ سے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی تھی اور میں محمد

۸۹۹- سنن کبریٰ بیہقی میں حدیث نہیں مل سکی۔ اسی طرح بیہقی کی الآداب، الاربعون الصغری اور الرض میں بھی یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۹۰۰- معجم کبیر طبرانی ۳۵۹/۱

۹۰۱- صحیح مسلم کتاب الحج، باب فضل المدینہ؛ صحیح بخاری: کتاب فضائل المدینہ تنفی الخبث۔

مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

(صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا بندہ اور تیرا رسول تجھ سے اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے صاع اور مد (ناپ تول کے پیمانے) میں ایسی برکت کر دے جیسی تو نے اہل مکہ کے لیے برکت کی ہے اور ایک برکت کو دو برکتیں بنا دے۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثَوَابُ مَنْ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ أَوْ بِمَكَّةَ وَمَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مدینہ یا مکہ میں فوت ہونے اور قبر نبوی کی زیارت کا ثواب

تَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ حَدِيثُ أَفْلَحَ وَفِيهِ ((لَا يَثْبُتُ بِهَا أَحَدٌ فَيَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا حَتَّى يَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ] شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا)).

گزشتہ باب میں افلح کی حدیث میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ اگر کوئی شخص اس (مدینہ) کی تنگی اور سختی پر تاحیات ثابت قدم رہے گا میں قیامت کے روز اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا۔

٩٠٣- وَعَنِ الصُّمَيْتَةِ- امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ- رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَمُوتَ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنَّهُ مَنْ يَمُتْ بِهَا تَشْفَعْ لَهُ أَوْ تَشْهَدْ لَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَلَفْظُهُ فِي إِحْدَى رِوَايَاتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ

۹۰۳- بنولیث قبیلے کی صمیتہ نامی صحابیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "تم میں سے جو شخص مدینہ منورہ میں تاحیات رہ سکتا ہے اسے (موت تک) یہیں رہنا چاہیے۔ جس شخص کو یہاں موت آئے گی مدینہ اس کا سفارشی یا گواہ ہو گا۔" (ابن حبان، بیہقی) بیہقی کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "تم میں سے جو شخص مدینہ منورہ میں تاحیات رہ سکتا ہے اسے (موت تک) یہیں رہنا چاہیے۔ جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آئے گی میں اس کا

۹۰۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ذکر کیا ہے ۳/۳۰۵ طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں اور یہ طبرانی کی اوسط کی مطبوعہ قسم میں نہیں مل سکی۔

۹۰۳- صحیح ابن حبان (الإحسان) ٦/ ٢١ ۔ اور بیہقی کی الآداب المدخل اور الأربعین الصغری میں نہیں مل سکی۔

شَفِيعًا وَشَهِيدًا)).

سفارشی یا گواہ ہوں گا۔"

٩٠٤- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَتشَفَّعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

۹۰۴- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مدینہ منورہ میں تاحیات رہ سکتا ہے اسے چاہیے کہ وہ یہیں فوت ہو۔ جو یہاں فوت ہوگا میں اس کی پرزور سفارش کروں گا۔" (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

٩٠٥- وَعَنِ امْرَأَةٍ يَتِيمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ ثَقِيفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ فَإِنَّهُ مَنْ مَاتَ بِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۹۰۵- ثقیف قبیلے کی ایک یتیمہ نامی صحابیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص مدینہ منورہ میں تاحیات رہ سکتا ہے، اسے موت تک یہیں رہنا چاہیے۔ کیونکہ جو شخص یہاں فوت ہوگا قیامت کے دن میں اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٩٠٦- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الآمِنِيْنَ يَومَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ زَارَنِيْ مُحْتَسِبًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ فِي جِوَارِيْ يَومَ الْقِيَامَةِ)).

۹۰۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص دو حرموں میں سے کسی حرم میں فوت ہو گیا وہ قیامت کے دن پر امن رہنے والوں میں سے اٹھے گا اور جس نے مدینہ میں ثواب کی نیت سے میری (قبر) کی زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں رہے گا۔" (بیہقی)

٩٠٧- وَخَرَّجَ أَيْضًا عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ زَارَ قَبْرِيْ-

۹۰۷- آل عمر میں سے ایک آدمی نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا جس نے میری زیارت کی، میں اس کا سفارشی یا گواہ ہوں گا اور

۹۰۴- سنن ترمذی۔ کتاب المناقب، باب فضل المدینۃ۔ سنن ابن ماجہ کتاب المناسک۔ باب فضل المدینہ۔ صحیح ابن حبان (الإحسان) ٦/ ٢١۔

۹۰۵- معجم الکبیر الطبرانی ٢٤/ ٣٣٢۔ اور ہیثمی نے مجمع الزوائد ٣/ ٣٠٦۔

۹۰۶- مجھے یہ حدیث بیہقی کی کتب البعث والنشور، سنن کبریٰ، المدخل، الآداب اور الاربعین الصغریٰ میں نہیں ملی۔

۹۰۷- ایضاً

أَوْ قَالَ= مَنْ زَارَنِيْ كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْشَهِيْدًا وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ ا للهُ فِي الآمِنِيْنَ يومَ الْقِيَامَةِ)).

جو شخص دو حرموں میں سے کسی حرم میں فوت ہو گا وہ قیامت کے دن پر امن رہنے والوں میں سے اٹھایا جائے گا۔"(ایضاً)

۹۰۸- وَخَرَّجَ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ أَيْضًا عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ حَاطِبٍ لَمْ يُسَمَّ عَنْ حَاطِبٍ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ: ((مَنْ زَارَنِيْ بَعْدَ مَوتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِيْ فِي حَيَاتِيْ وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الآمِنِيْنَ يومَ الْقِيَامَةِ)).

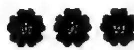
۹۰۸- آل حاطب میں سے ایک آدمی نے حاطبؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے گا گویا اس نے میری زندگی میں مجھے دیکھ لیا اور جو شخص دو حرموں میں سے کسی حرم میں فوت ہو گا وہ قیامت کے دن بے خوف و خطر رہنے والوں میں سے اٹھایا جائے گا۔"(دار قطنی، بیہقی)

۹۰۹- وَخَرَّجَ الدَّارَ قُطْنِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ ا للهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ)).

۹۰۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت کرتا ہے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(دار قطنی)

۹۱۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ ا للهِ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلاَّ رَدَّ ا للهُ [إِلَيَّ] رُوْحِيْ حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

۹۱۰- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب بھی کوئی شخص مجھے سلام کہے گا۔ اللہ تعالیٰ میری روح لوٹا دے گا اور میں اس کے سلام کا جواب دوں گا۔"(احمد، ابوداؤد)



۹۰۸- دارقطنی ۲/۲۷۸۔ مجھے یہ حدیث بیہقی کی کتب الآداب، المدخل، الاربعین الصغریٰ اور البعث والنشور میں نہیں ملی۔

۹۰۹- دارقطنی ۲/۲۷۸۔

۹۱۰- مسند احمد ۲/۵۲۷ – ابوداؤد کتاب النکاح باب زیارۃ القبور۔



١٠۔ أبواب الجهـــاد

۱۰- جہاد

ثَوَابُ مَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ

صدق دل سے شہادت کی دعا کرنے کا ثواب

٩١١- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ [عنه] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ يُصِبْهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۱۱- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص صدق دل سے شہادت کی دعا کرتا ہے- اگرچہ وہ شہید نہ بھی ہو اسے شہادت کا رتبہ مل جاتا ہے-" (مسلم)

٩١٢- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَ إِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا.

۹۱۲- حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگتا ہے- اگرچہ وہ اپنے بستر پر طبعی موت مرے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقام تک پہنچا دیتا ہے-" (مسلم)

٩١٣- [وعن] مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ

۹۱۳- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اللہ کی راہ میں دو دفعہ اونٹنی دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر قتال (جنگ) کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص

۹۱۱- صحیح مسلم کتاب الامارة باب استحباب طلب الشهادة۔

۹۱۲- ایضاً-

۹۱۳- ابوداؤد کتاب الجهاد باب فیمن سأل الله تعالی الشهادة۔ ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب فیمن سأل الله تعالی الشهادة۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے- سنن نسائی کتاب الجهاد ثواب من قاتل فی سبیل الله۔ ابن ماجه ۹۳۳/۲ کتاب الجهاد باب القتال فی سبیل الله سبحانه و تعالی۔ مستدرک حاکم ۷۷/۲ اور کہا کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر ہے- ذہبی نے یہ منقطع ہے- ابن حبان (الاحسان) ۷۷/۵۔

صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ شَهِيْدٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَقَالَ:صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَابْنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ ((وَمَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ مُخْلِصًا أَعْطَاهُ اللهُ أَجْرَ شَهِيْدٍ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)) [و رواه الحاكم وقال صحيح على شرطهما].

اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے شہادت کا سوال کرتا ہے پھر وہ طبعی موت مرے یا شہید ہو اسے شہید کا ثواب ملتا ہے۔" (ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم - ترمذی اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے)

ابن حبان نے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے کہ "جو شخص خلوص نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگتا ہے اگرچہ اس کی موت بستر پر آئے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا ثواب دیتا ہے۔"

ثَوَابُ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تعالى

جہاد کے لیے خرچ کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: ٢٦١]

ارشاد رب العزت ہے "جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں (اور) ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى:﴿وَلاَ يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَلاَ كَبِيْرَةً وَ لاَ يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا إِلاَّكُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ .[التوبة: ١٢١]

اور فرمایا: "اور وہ جو خرچ کرتے ہیں تھوڑا یا بہت یا کوئی میدان طے کرتے ہیں، یہ سب کچھ ان کے لیے (اعمال صالحہ میں) لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے۔"

٩١٤- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَّاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: ٢٦١] قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((رَبِّ

۹۱۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے روایت ہے جب یہ آیت ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَّاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! میری امت کو اور دے۔" تو یہ آیت نازل ہوگئی ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى

۸۱۴- ابن حبان ۸۰/۷۔

زِدْ أُمَّتِي)) فَنَزَلَتْ ﴿ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (یعنی) صبر کرنے والوں کو بے حساب صلہ ملے گا-" (ابن حبان)

۹۱۵- وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَتْ بِسَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۹۱۵- حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اسے سات سو گنا ثواب دیا جاتا ہے-" (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم- ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور حاکم نے صحیح)

۹۱۶- [وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ : ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِئَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ].

۹۱۶- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نکیل والی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ اونٹنی فی سبیل اللہ وقف ہے- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تجھے قیامت کے دن اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی وہ سب نکیل والی ہوں گی-" (مسلم)

۹۱۷- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ مَجْهُولٌ [قَالَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَسَنِ] عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَ أَبِي أُمَامَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

۹۱۷- ابن ماجہ نے خلیل بن عبداللہ سے روایت کیا ہے- بیہقی وغیرہ کے بقول یہ مجہول راوی ہے- وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرات علی بن ابو طالب ابو درداء، ابو امامہ، عبداللہ بن عمرو' جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں' ان سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۸۱۵- سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل النفقة فی سبیل الله۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے- ہمیں تو صرف یہ رکین بن ربیع کے واسطے سے ملی ہے- سنن نسائی کتاب الجهاد باب فضل النفقة فی سبیل الله۔ ابن حبان (الاحسان) ۷/۷۹۔ مستدرك حاكم ۲/۷۸۔ انہوں نے کہا کہ یہ صحیح الاسناد ہے- امام ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے-

۸۱۶- مسلم كتاب الإمارة باب فضل الصدقة فی سبیل الله و تضعیفها۔

۸۱۷- ابن ماجه ۲/۹۲ كتاب الجهاد باب فضل النفقة فی سبیل الله تعالی۔ بوصیری نے زوائد میں کہا کہ اس کی سند میں خلیل بن عبداللہ ہے ذہبی نے کہا کہ اس کا کوئی پتہ نہیں- ابن ھادی نے ایسا ہی کہا ہے-

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ مَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ أَنْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذٰلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلاَ هٰذِهِ الآيَةَ ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾)).

سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لیے خرچ بھیجتا ہے اور خود اپنے گھر میں ٹھہر جاتا ہے، اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ملیں گے اور جو شخص بذات خود اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اس دوران خرچ بھی خود کرتا ہے اسے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ملیں گے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ یعنی ''اللہ تعالیٰ جسے چاہے کئی گنا دے دے۔''

۹۱۸- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((طُوبَى لِمَنْ أَكْثَرَ فِي الْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَإِنَّ لَهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ سَبْعِيْنَ أَلْفَ حَسَنَةٍ ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِنْهَا عَشْرَةُ أَضْعَافٍ مَعَ الَّذِيْ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْمَزِيْدِ)) فَقِيْلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ النَّفَقَةُ؟ قَالَ: ((النَّفَقَةُ عَلَى قَدْرِ ذٰلِكَ)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِمُعَاذٍ: إِنَّمَا النَّفَقَةُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ مُعَاذٌ: قَلَّ فَهْمُكَ ، إِنَّمَا ذَاكَ إِذَا أَنْفَقُوهَا وَهُمْ مُقِيْمُونَ فِي أَهْلِيْهِمْ غَيْرَ غُزَاةٍ، فَإِذَا غَزَوْا وَ أَنْفَقُوْا أَخْبَأَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِهِ مَايَنْقَطِعُ عَنْهُ عِلْمُ الْعِبَادِ وَصِفَتُهُم، فَأُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ وَحِزْبُ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُونَ. خَرَّجَهُ الطَّبَرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ .

۹۱۸- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ آدمی کتنا خوش قسمت ہے جس نے جہاد فی سبیل اللہ کے دوران بکثرت اللہ کا ذکر کیا' اسے ہر لفظ کے بدلے ستر ہزار نیکی ملے گی' ہر نیکی دس گنا ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لیے اضافہ اس کے علاوہ ہے۔'' عرض کیا گیا یارسول اللہ! خرچ کرنے کا کیا ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا ''خرچ کرنے کا بھی اتنا ہی ثواب ہے۔'' عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا خرچ تو سات سو گنا ہوتا ہے۔ وہ کہنے لگے تم سمجھ نہیں سکے یہ تو تب ہے جب وہ گھر میں رہتے ہوئے خرچ کریں جنگ کی حالت میں نہ ہوں۔ جب وہ جنگ کی حالت میں خرچ کریں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اپنی رحمت کے اس قدر خزانے مخفی کر رکھے ہیں کہ بندے نہ اسے معلوم کر سکتے ہیں اور نہ بیان کر سکتے ہیں۔ یہی اللہ کا گروہ ہے جو غالب آنے والا ہے۔ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک نامعلوم راوی ہے)

۹۱۸- معجم کبیر طبرانی ۲۰/۷۷۔

ثَوَابُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خلفه في أهله أو شَيَّعَهُ

مجاہد کو اسلحہ دینے یا اس کے بعد گھر میں محافظ بننے یا اسے الوداع کہنے کا ثواب

٩١٩- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا. وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَابْنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْخَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ حَتّٰى لاَ يَنْقُصَ مَنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْءٌ)).

۹۱۹- حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی مجاہد کو اسلحہ اور دیگر لوازمات فراہم کرتا ہے وہ جہاد کرتا ہے اور جو شخص مجاہد کے گھر میں بہتر انداز سے اس کا نائب بنتا ہے وہ بھی جہاد کرتا ہے۔" (بخاری، مسلم) ابن حبان کے الفاظ یہ ہیں کہ "جو شخص مجاہد کو اسلحہ اور دیگر لوازمات فراہم کرے یا اس کے گھر میں اس کا نائب بنے اسے مجاہد کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس سے مجاہد کے ثواب میں کچھ بھی کمی واقع نہیں ہوتی۔"

٩٢٠- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ غَازِيًا فِي عَشِيْرَتِهِ أَوْ مُكَاتَبًا فِي رَقَبَتِهِ أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَومَ لاَظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۹۲۰- حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا غازی یا مکاتب غلام کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٩٢١- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَظَلَّ رَأْسَ غَازٍ أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ وَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يُذْكَرُ

۹۲۱- حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی مجاہد کو سایہ مہیا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سایہ دے گا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو اسلحہ اور دیگر لوازمات فراہم کرے گا اسے اس کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص اللہ کے ذکر کے لیے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کا

۹۱۹- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب فضل من جهز غازیاً أوخلفه بخير- صحيح مسلم كتاب الإمارة باب فضل أعانة الغازی فی سبیل الله بمركوبة وغيره-

۹۲۰- مسند احمد ۳/۴۸۷-

۹۲۱- ابن حبان (الاحسان) ۷/۷۰- ابن ماجه ۲/۹۲۱ كتاب الجهاد باب من جهز غازياً- بوصیری نے زوائد میں کہا کہ اس کی سند صحیح ہے اگر عثمان بن عبد اللہ کا حضرت عمر بن خطابؓ سے سماع ثابت ہو جائے-

فِيْهِ اسْمُ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ ، وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مُخْتَصَرًا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ : ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ كَانَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهِ حَتّٰى يَمُوتَ أَوْ يَرْجِعَ)).

ایک گھر جنت میں بنائے گا۔" (ابن حبان) ابن ماجہ نے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو اسلحہ اور دیگر لوازمات مہیا کرتا ہے حتیٰ کہ اسے شاید ہی کسی چیز کی ضرورت رہے اسے اس کے شہید ہو جانے یا واپس آجانے تک اس کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

٩٢٢- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى بَنِي لِحْيَانَ: لِيَخْرُجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ، ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: ((أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۲۲- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لحیان قبیلے کی طرف پیغام بھیجا کہ ہر دوسرا آدمی جہاد کے لیے چلے اور پیچھے رہنے والوں کو فرمایا "جو شخص جہاد کے لیے جانے والے کے گھر میں اس کا محافظ بنے گا اسے اس کے برابر ثواب ملے گا۔" (مسلم)

٩٢٣- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ . وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ وَ أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

۹۲۳- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو اسلحہ اور دیگر لوازمات فراہم کرتا ہے اسے اس کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص مجاہد کے گھر میں اس کا بطریق احسن محافظ بنتا ہے اسے بھی اس کے برابر ثواب ملتا ہے۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٩٢٤- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ : ((لَأَنْ أُشَيِّعَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَأَكْنِفَهُ عَلَى رَحْلِهِ غُدْوَةً أَوْ رَوْحَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)).

۹۲۴- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اللہ کی راہ کے مجاہد کو سواری پر بٹھا کر آنا یا جاتے وقت ایک دفعہ الوداع کہنا دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے۔" (ابن ماجہ)

۹۲۲- صحیح مسلم کتاب الإمارة باب فضل إيمانة الغازی۔

۹۲۳- معجم کبیر طبرانی ۲۸۰/۵۔

۹۲۴- ابن ماجه ۹٤٣/٢ کتاب الجهاد باب تشيع الغزاة و وداعهم بوصیری نے الزوائد میں کہا کہ اس کی سند میں ابن لہیعہ اور اس کا استاد دونوں ضعیف ہیں۔

ثَوَابُ الْغدوة في سبيل الله [تعالى] والروحة

جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ایک دفعہ جانے یا آنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. [التوبة: ۱۲۱]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اور وہ جو خرچ کرتے ہیں تھوڑا یا بہت یا کوئی میدان طے کرتے ہیں یہ سب ان کے لیے (اعمال صالحہ) میں لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے۔"

۹۲۵- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا عَلَيْهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. الرَّوْحَةُ هِيَ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ مِنَ الْمَجِيْءِ والغدوة المرة الواحدة من الذهاب.

۹۲۵- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن مورچہ لگانا دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جنت میں تمہارے کوڑے کی جگہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اللہ کی راہ میں ایک دفعہ جانا یا واپس آنا دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔" (بخاری، مسلم)

۹۲۶- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابَ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قَيْدِهِ- يَعْنِي سَوْطَهُ- خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ إِمْرَأَةً مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا ، وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا

۹۲۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ میں ایک دفعہ جانا یا واپس آنا دنیا وما فیھا سے بہتر ہے۔ تمہاری کمان کے برابر جنت کی جگہ یا کوڑا رکھنے کے برابر جگہ دنیا وما فیھا سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی عورت اہل زمین کی طرف دیکھ لے تو (آسمان و زمین کا) درمیانی حصہ پرنور ہو جائے اور خوشبو سے معطر ہو جائے۔ اس کے سر کا دوپٹہ دنیا وما فیھا سے بہتر ہے۔"

۹۲۵- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب العدوة والروحة فی سبیل الله۔ صحیح مسلم کتاب الإمارة باب فضل العدوة والروحة فی سبیل الله۔

۹۲۶- ایضاً۔

عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: ((النَّصِيفُ))
بفتح النون هو الْخِمَارُ.

(بخاری مسلم)

۹۲۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ: لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي وَإِيمَانٌ وَ تَصْدِيقٌ بِرُسُلِي فَهُوَ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَنْزِلِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَانَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۹۲۷- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے جانے والا شخص جسے جہاد فی سبیل اللہ اور رسولوں پر ایمان ویقین کے علاوہ کوئی چیز نہیں لے جاتی اس کے متعلق اللہ تعالیٰ ضمانت دیتا ہے کہ یا تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا یا اجر وثواب اور غنیمت حاصل کر لینے کے بعد اسی گھر میں لاؤں گا جس سے وہ گیا تھا۔"
(بخاری،مسلم)

۹۲۸- وَخَرَّجَ [الطَّبَرَانِيُّ] بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا رَاحَ مُسْلِمٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُجَاهِدًا أَوْ حَاجًّا أَوْ مُهِلًّا أَوْ مُلَبِّيًا إِلَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ بِذُنُوبِهِ)).

۹۲۸- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مسلمان اللہ کی راہ میں مجاہد یا حاجی بن کر یا احرام پہن کر یا تلبیہ ((لبیك اللهم لبیك)) کہتے ہوئے جاتا ہے، سورج غروب ہوتے ہی اس کے گناہ لے ڈوبتا ہے۔"
(طبرانی)

۹۲۹- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي خَمْسٍ: ((مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ عَادَ مَرِيضًا، أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ، أَوْ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ دَخَلَ

۹۲۹- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پانچ چیزوں کا وعدہ کیا "جو شخص ان میں سے ایک بھی سرانجام دے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کفالت میں ہوگا۔ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا جنازے کے ساتھ جائے یا اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جائے یا حاکم وقت

۹۲۷- صحیح بخاری کتاب الإیمان باب الجهاد من الایمان۔ صحیح مسلم کتاب الإمارة باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله۔

۹۲۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۰۹/۳) میں کہا کہ اسے طبرانی نے اوسط میں نکالا ہے اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جسے میں نہیں جانتا۔ لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۹۲۹- مسند احمد ۲۴۱/۵۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۲۵۷/۲ ابن خزیمہ کے مطبوعہ حصے میں مجھے یہ حدیث نہیں ملی۔ ابن حبان (موارد الظمآن) ص : ۳۸۳۔

عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ تَعْزِيرَهُ وَ تَوْقِيرَهُ أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ وَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ .

کے پاس عدل و انصاف کی ترغیب دلانے کے لیے جائے یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے وہ لوگوں سے محفوظ رہے اور لوگ اس سے محفوظ رہیں۔" (احمد، بزار، ابن خزیمہ، ابن حبان)

ثَوَابُ الْمَشْيِ وَالْغُبَارِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى

راہ جہاد میں چلنے اور غبار آلود ہونے کا ثواب

۹۳۰- عَنْ أَبِي الْمُصَبِّحِ الْمُقْرَائِي، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ بِأَرْضِ الرُّوْمِ فِي طَائِفَةٍ عَلَيْهَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخَثْعَمِي إِذْ مَرَّ مَالِكٌ بِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَقُودُ بَغْلاً لَهُ، فَقَالَ لَهُ مَالِكٌ: أَيْ عَبْدَ اللهِ ارْكَبْ فَقَدْ حَمَلَكَ اللهُ فَقَالَ جَابِرٌ: أُصْلِحُ دَابَّتِي وَ أَسْتَغْنِي عَنْ قَوْمِي. وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ)) فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ حَيْثُ يَسْمَعُهُ الصَّوْتُ، نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ارْكَبْ فَقَدْ حَمَلَكَ اللهُ فَعَرَفَ جَابِرٌ الَّذِي يُرِيدُ، فَقَالَ: أُصْلِحُ دَابَّتِي وَأَسْتَغْنِي عَنْ قَوْمِي وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ)) فَتَوَاثَبَ النَّاسُ عَنْ دَوَابِّهِمْ ،فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا أَكْثَرَ مَاشِيًا مِنْهُ.

۹۳۰- ابو مصبح مقرائی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم روم کے علاقے میں ایک گروہ کی صورت میں جا رہے تھے- اس کا امیر مالک بن عبداللہ خثعمی تھا- اچانک مالک کا گزر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس سے ہوا جب کہ وہ اپنا خچر لے جا رہے تھے- مالک نے ان سے کہا اے اللہ کے بندے! اللہ نے تمہیں سواری دی ہے اس پر سوار ہو جاؤ- حضرت جابر کہنے لگے میں اپنی سواری کو بہتر بنا کر اپنی قوم سے مستغنی ہونا چاہتا ہوں- میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ حرام کر دے گا-" پھر وہ چل دیئے حتیٰ کہ جب اتنی دور پہنچے کہ وہ (ہماری آواز سن سکتے تھے) مالک نے بلند آواز سے کہا اے اللہ کے بندے! اللہ نے تمہیں سواری دی ہے اس پر سوار ہو جاؤ- انہوں نے کہا میں اپنی سواری کو بہتر بنا کر اپنی قوم سے مستغنی ہونا چاہتا ہوں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے گا-" (یہ سن کر) تمام لوگ اپنی سواریوں سے کود کر اتر پڑے- اس دن سے بڑھ کر میں نے کبھی پیدل چلنے والوں کو نہیں

۹۳۰- مسند ابو یعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٦٢/٧-

رَوَاهُ أَبُويَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ.

دیکھا۔ (ابویعلی، ابن حبان)

۹۳۱- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((مَا إِغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ))** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: **((مَنْ إِغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ))**.

۹۳۱- حضرت عبدالرحمٰن بن جبرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں خاک آلود ہو جائیں اسے دوزخ کی آگ مس بھی نہیں کرے گی۔" (بخاری)

ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ "اگر کسی شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں تو وہ دوزخ پر حرام ہو جاتے ہیں۔"

۹۳۲- وَخَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْبَرُّ وَجْهُهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلاَّ آمَنَهُ اللّٰهُ دُخَانَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَغْبَرُّ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلاَّ آمَنَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**.

۹۳۲- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس آدمی کا چہرہ اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن دوزخ کے دھوئیں سے محفوظ کرے گا اور جس کے قدم اللہ کی راہ میں خاک آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو قیامت کے دن دوزخ سے محفوظ کرے گا۔" (طبرانی)

۹۳۳- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ سَائِرَ جَسَدِهِ عَلَى النَّارِ))**.

۹۳۳- حضرت عمرو بن قیس کندیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کے باقی جسم کو بھی دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔" (طبرانی)

۹۳۴-وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لاَ يَلِجُ النَّارَ**

۹۳۴- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تک دودھ تھنوں میں

۹۳۱- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب من اغبرت قد ماه فی سبیل الله۔ سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل من اغبرت قد ماه فی سبیل الله ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۹۳۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۷/۵) میں کہا ہے اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جمیع بن توب راوی متروک ہے مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصوں میں نہیں مل سکی۔

۹۳۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸٦/۵) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے ایک راوی صدقہ بن موسیٰ الدقیق کو اکثر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے اور مسلم بن ابراہیم نے ثقہ کہا ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلاَ يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخِرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ، وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ

واپس نہ چلا جائے اللہ کے خوف سے رونے والا آدمی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا- کسی مسلمان کے نتھنوں میں غبار فی سبیل اللہ اور دوزخ کا دھواں دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے-" (ترمذی' نسائی' حاکم- ترمذی اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے)

۹۳۵- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لاَ يَجْمَعُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي جَوْفِ عَبْدٍ غُبَارًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ ، وَمَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ مِنْهُ النَّارَ مَسِيرَةَ أَلْفِ عَامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْتَعْجِلِ وَمَنْ جُرِحَ جِرَاحَةً فِي سَبِيلِ اللهِ خُتِمَ لَهُ بِخَاتَمِ الشُّهَدَاءِ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْنُهَا مِثْلُ لَوْنِ الزَّعْفَرَانِ وَ رِيحُهَا مِثْلُ الْمِسْكِ يَعْرِفُهُ بِهَا الأَوَّلُونَ وَالآخِرُونَ يَقُولُونَ فُلاَنٌ عَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَاءِ ، وَمَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ ، إِلاَّ أَنَّ فِيهِ انْقِطَاعًا.

۹۳۵- حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تبارک وتعالیٰ کسی آدمی کے پیٹ میں غبار فی سبیل اللہ اور دوزخ کا دھواں اکٹھا نہیں کرے گا- جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس سے دوزخ اتنا دور کر دیتا ہے جتنی مسافت ایک تیز شاہ سوار ہزار سال میں طے کرتا ہے- جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو گیا اسے شہداء کی انگوٹھی پہنائی جائے گی جو قیامت کے دن نور محض ہو گی- اس کا رنگ زعفران کے رنگ جیسا ہو گا اور خوشبو کستوری جیسی- اگلے اور پچھلے لوگ اس انگوٹھی کے ذریعے اسے پہچان کر کہیں گے فلاں آدمی شہداء کے گروہ میں ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں اونٹنی کو دو دفعہ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر جہاد کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے-" (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے لیکن اس میں انقطاع ہے)

ثَوَابُ مَنْ خَرَجَ إِلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى [فَمَاتَ]

جہاد کے لیے جانے والے کی وفات کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللهِ وَرَحْمَةٌ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو جو (مال و متاع) لوگ جمع کرتے ہیں اس سے اللہ

۹۳۴- سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل الغبار فی سبیل الله۔ سنن نسائی کتاب الجهاد باب فضل من عمل فی سبیل الله علی قدمه مستدرك حاكم ٤/٢٦٠۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے-

۹۳۵- مسند احمد ٦/٤٤٤-٤٤٣۔

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾[ال عمران:١٥٧]

تعالیٰ کی بخشش اور رحمت کہیں بہتر ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى:﴿وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللهِ وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾[النساء:١٠٠]

نیز فرمایا "اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے گھر سے نکل جائے پھر اسے موت آپکڑے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو چکا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ قُتِلُوْا أَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ وَ إِنَّ اللهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴾.
[الحج: ٥٨-٥٩]

اور فرمایا "جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، پھر مارے گئے یا مر گئے انہیں اللہ تعالیٰ اچھی روزی دے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ وہ انہیں ایسے مقام میں داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا بردبار ہے۔"

٩٣٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ تَصْدِيْقٌ بِكَلِمَاتِهٖ أَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهٗ إِلَى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ)) اَلْحَدِيْثَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَ مُسْلِمٌ وَ تَقَدَّمَ.

٩٣٦- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جاتا ہے- جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے فرمان کی تصدیق کے علاوہ کوئی چیز اسے گھر سے نہ لے جارہی ہو- اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے یا تو وہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا اسے اپنے گھر میں ثواب اور غنیمت کے حصول کے بعد واپس لوٹائے گا۔" (بخاری، مسلم)

٩٣٧- وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ الْقَانِتِ الصَّائِمِ لَا يَفْتُرُ صَلَاةً وَلَا صِيَامًا حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِهٖ بِمَا يَرْجِعُهٗ إِلَيْهِمْ مِنْ غَنِيْمَةٍ أَوْ أَجْرٍ أَوْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ

٩٣٧- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اپنے گھر والوں میں غنیمت یا ثواب لے کر واپس آنے تک اس روزہ دار عبادت گزار کی طرح ہوتا ہے جو نماز اور روزہ میں سستی نہیں کرتا یا اللہ تعالیٰ اس (مجاہد) کو فوت کر کے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔" (اسے ابن حبان نے ذکر کیا ہے اور اس کے ہم معنی حدیث صحیحین میں بھی

٩٣٦- صحيح بخاري كتاب الايمان باب الجهاد من الايمان۔

٩٣٧- صحيح ابن حبان (الاحسان) ٧٦٨۔ صحيح بخاري كتاب الجهاد باب فضل الجهاد والسير۔ صحيح مسلم كتاب الامارة باب فضل الشهادة فى سبيل الله تعالى۔

بِنَحْوِهِ .

٩٣٨- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَاتَعُدُّوْنَ الشُّهَدَاءَ فِيْكُمْ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، قَالَ: ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيْلٌ)) قَالُوا: فَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي الْجَنَائِزِ.

٩٣٩- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ أَوْ وَقَصَتْهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيْرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللهُ مَاتَ فَإِنَّهُ شَهِيْدٌ وَ إِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

((فَصَلَ)) بفتح الصاد المهملة: أي خرج وقوله ((وَقَصَه)) أي رماه فمات ((وَالْحَتْفُ)) بفتح الحاء المهملة: هو الموت

٩٤٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ

موجود ہے)

۹۳۸- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم شہداء کن کو سمجھتے ہو؟" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ شہید وہ ہے جو اللہ کی راہ میں مارا جائے- آپ نے فرمایا تب تو میری امت کے شہدا کم ہوئے- صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر شہید کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو گیا وہ بھی شہید ہے اور طاعون کی وجہ سے مر جائے وہ بھی شہید ہے-" (بخاری، مسلم) (ملاحظہ) یہ حدیث کتاب الجنائز میں بتفصیل بیان ہو چکی ہے-

۹۳۹- حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لیے گیا اور فوت ہو گیا یا مارا گیا وہ شہید ہے یا گھوڑے یا اونٹ سے گر کر مر جائے یا کوئی زہریلی چیز اسے ڈس لے یا بستر مرگ پر مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جنت کا مستحق ہے-" (اسے ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۹۴۰- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص حج کرنے کے لیے جائے اور فوت ہو جائے اسے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب ملتا رہتا ہے اور جو شخص عمرہ کے لیے جائے اور فوت ہو جائے اسے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا

۹۳۸- کتاب الجنائز میں حوالہ بیان ہو چکا ہے-

۹۳۹- سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب فیمن مات غازیا-

الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْغَازِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ إِلاَّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ مُخْتَلَفٌ فِيهِ وَالأُصُولُ تَعْضُدُهُ.

ثواب ملتا رہتا ہے اور جو شخص جہاد کے لیے جائے اور فوت ہو جائے اسے قیامت تک جہاد کرنے والے کا ثواب ملتا رہتا ہے۔" (اسے ابویعلی نے روایت کیا ہے۔ اس کے سب راوی ثقہ ہیں، البتہ محمد بن اسحاق میں اختلاف ہے اور اس حدیث کی تائید اصول شریعت سے بھی ہوتی ہے)

۹۴۱- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِي ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ إِنْ رَجَعْتُهُ [أَنْ] أَرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَ إِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۹۴۱- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے رب عزوجل کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ "میرے بندوں میں سے کوئی بندہ میری رضا کی خاطر میری راہ میں جہاد کے لیے جاتا ہے تو میں اس کا ضامن ہوتا ہوں۔ اگر اسے واپس لاؤں گا تو ثواب اور غنیمت دے کر اور اگر اس کی روح قبض کروں گا تو اسے بخش دوں گا۔" (نسائی)

۹۴۲- وَعَنْ سَبْرَةَ بْنِ الْفَاكِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِطَرِيقِ الإِسْلاَمِ فَقَالَ: تُسْلِمُ وَ تَذَرُ دِينَكَ وَ دِينَ آبَائِكَ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ فَغُفِرَ لَهُ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَهُ: تُهَاجِرُ وَتَذَرُ دَارَكَ وَ أَرْضَكَ وَ سَمَاءَكَ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ فَقَالَ: تُجَاهِدُ وَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى

۹۴۲- حضرت سبرہ بن الفاکہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا "شیطان ابن آدم کے سامنے دین اسلام کے راستے پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا تو اسلام لائے گا تو کیا تو اپنا اور اپنے آباؤاجداد کا دین چھوڑ دے گا' لیکن اس نے اس کی بات نہ مانی اور اسلام لے آیا۔ لہٰذا اسے بخش دیا گیا۔ پھر وہ ہجرت کے راستے میں اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا تو ہجرت کرنے لگا ہے، تو اپنے گھر اور وطن کو چھوڑ دے گا۔ لیکن اس نے اس کی نافرمانی کی اور ہجرت کی۔ پھر وہ اس کے جہاد کے راستے میں آکر بیٹھ گیا اور کہا تو جہاد کے لیے جا رہا ہے' اس میں تو جان و مال کی بڑی مشقت اٹھانا پڑتی ہے تو جنگ کرے گا اور تمہاری بیوی کی شادی کر دی جائے گی اور تمہارا مال و دولت تقسیم کر دیا جائے گا' اس نے اس کی نافرمانی کی اور جہاد کیا۔"

۹۴۰- مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۹۴۱- سنن نسائی کتاب الجهاد باب ثواب السریته التی تخفق۔

۹۴۲- سنن نسائی کتاب الجهاد باب مالمن اسلم وهاجر وجاهد، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۵۷/۷۔

اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس طرح کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے یا اسے سواری گرا کر مار دے، تب بھی اللہ کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔" (نسائی' ابن حبان)

ثَوَابُ الْغُزَاةِ فِي الْبَحْرِ

بحری جنگ کا ثواب

۹۴۳- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حَجَّةٌ لِمَنْ لَمْ يَحُجَّ خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ وَغَزْوَةٌ لِمَنْ قَدْ حَجَّ خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ حِجَجٍ وَغَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَمَنْ أَجَازَ الْبَحْرَ فَكَأَنَّمَا أَجَازَ الأَوْدِيَةَ كُلَّهَا وَ الْمَائِدُ فِيهِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ .

۹۴۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے حج نہ کیا ہو اس کا ایک حج دس غزوات میں شامل ہونے سے بہتر ہے اور جس نے حج کیا ہو اس کا ایک غزوہ میں شریک ہونا دس دفعہ حج کرنے سے بہتر ہے۔ اور ایک بحری غزوہ دس بری غزوات سے بہتر ہے جس نے سمندر پار کر لیا گویا وہ تمام وادیوں کو طے کر گیا اور (غزوہ کے دوران) سمندر میں ہوش و حواس کھو بیٹھنے والا اپنے خون میں لت پت ہونے والے کے برابر ہے۔" (طبرانی، حاکم۔ نیز اس نے اسے بخاری کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۹۴۴- وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مِنْ حَدِيْثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاخْتِصَارٍ وَلَفْظُهُ قَالَ: ((غَزَاةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَالَّذِي يَسْدُرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)).

۹۴۴- اسی حدیث کو ابن ماجہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مختصراً بیان کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا "ایک بحری غزوہ دس بری غزوات کے برابر ہے اور سمندر میں ہوش و حواس کھو بیٹھنے والا اللہ کی راہ میں خون میں لت پت ہونے والے کے برابر ہے۔"

۹۴۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۱/۵) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبداللہ بن صالح کاتب اللیث کو عبدالملک بن شعیب نے ثقہ کہا ہے اور دیگر محدثین نے ضعیف۔ مجھے (یعنی محقق کو) معجم کبیر اور اوسط میں یہ حدیث نہیں ملی' مستدرك حاكم ۱٤٣/۲ ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۹۴۴- سنن ابن ماجه كتاب الجهاد باب فضل غزوة البحر۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند میں معاویہ بن یحییٰ راوی ضعیف ہے۔

۹٤٥- وَعَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِيقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ . المائد هو الذي يدور رأسه من الريح البحر.

۹۴۵- حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الْقَيْءُ کی وجہ سے سمندر میں ہوش کھونے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے اور ڈوبنے والے کو بھی شہید کا ثواب ملتا ہے۔" (ابوداؤد)

۹٤٦- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ: مَا يُضْحِكُكَ ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ ((نَاسٌ مِنْ [أُمَّتِي] عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ)) كَمَا قَالَ فِي الأُولَى ، قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُدْعُ اللهَ

۹۴۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس جایا کرتے تھے، وہ آپ کو کھانا دیا کرتی تھی۔ام حرام رضی اللہ عنہا عبادہ بن صامتؓ کے عقد میں تھی۔ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے۔اس نے آپ کو کھانا کھلایا۔ پھر آپ کے سر سے جویں نکالنے کے لیے بیٹھ گئی۔رسول اللہ ﷺ کو نیند آ گئی۔جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مسکرا کیوں رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا "میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے، وہ اللہ کی راہ کے مجاہد تھے، وہ اس سمندر کے وسط میں تخت نشیں بادشاہ بن کر سفر کر رہے تھے یا فرمایا تخت نشیں بادشاہوں کی طرح سفر کر رہے تھے۔" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے۔آپ نے اس کے لیے دعا کی، پھر سر کے بل سو گئے اور بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مسکرا کیوں رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا "میری امت کے کچھ لوگ فی سبیل اللہ جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کئے گئے" جیسے پہلے

۹۴۵- سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب فضل غزوة البحر۔

۹۴۶- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب غزوة المرا فی البحر، صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الغزوة فی البحر۔

أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ)) فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ : ((ثَبَجُ الْبَحْرِ)) بثاء مثلثة وباء موحدة مفتوحتين وجيم محركا هو وسطه ومعظمه.

آپ نے فرمایا تھا- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے- آپ نے فرمایا "تو ان پہلے والوں میں سے ہے-" اس کے بعد ام حرام رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ کے دور میں سمندر کا سفر کیا- سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری سے گری اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی- (بخاری، مسلم)

۹۴۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ غَزَا فِي الْبَحْرِ غَزْوَةً فِي سَبِيْلِ اللهِ - وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يَغْزُو فِي سَبِيْلِهِ - فَقَدْ أَدَّى إِلَى اللهِ طَاعَتَهُ كُلَّهَا، وَطَلَبَ الْجَنَّةَ كُلَّ مَطْلَبٍ ، وَهَرَبَ مِنَ النَّارِ كُلَّ مَهْرَبٍ)).

۹۴۷- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں بحری جنگ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے، وہ اپنی پوری فرماں برداری اللہ تعالیٰ کو سونپ دیتا ہے اور جنت کو ہر ممکن طریقے سے تلاش کر رہا ہوتا ہے اور دوزخ سے ہر ممکن طریقے سے بھاگ رہا ہوتا ہے- (طبرانی)

۹۴۸- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ((مَنْ فَاتَهُ الْغَزْوُ مَعِي فَلْيَغْزُ فِي الْبَحْرِ)).

۹۴۸- حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص میری معیت میں غزوہ نہیں کر سکا اسے بحری جنگ میں شامل ہونا چاہیے-" (طبرانی)

۹۴۹- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجه فِي بَعْضِ نُسَخِ سُنَنِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((شَهِيْدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيْدَيِ الْبَرِّ وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِي الْبَرِّ وَمَا بَيْنَ

۹۴۹- حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "ایک بحری شہید دو بری شہیدوں کے برابر ہے اور سمندر میں ہوش کھونے والا خشکی پر خون میں لت پت ہونے والے کے برابر ہے- سمندر کی دو لہروں کے درمیان آنے والا اللہ کی فرماں برداری میں دنیا سے لاتعلق ہونے والے کی

۹۴۷- معجم اوسط طبرانی ۴۶۱/۳ ،ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۱/۵) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عمر بن الصبح راوی متروک ہے-

۹۴۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۱/۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمرو بن الحصین راوی ضعیف ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

الْمَوْجَتَيْنِ كَقَاطِعِ الدُّنْيَا فِي طَاعَةِ اللهِ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ مَلَكَ الْمَوتِ بِقَبْضِ الأَرْوَاحِ إِلاَّ شُهَدَاءَ الْبَحْرِ فَإِنَّهُ يَتَوَلَّى قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ وَيَغْفِرُ لِشَهِيْدِ الْبَرِّ الذُّنُوبَ كُلَّهَا إِلاَّ الدَّيْنَ وَلِشَهِيْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوبَ وَالدَّيْنَ)).

طرح ہے۔ اللہ رب العزت نے بحری شہیدوں کے علاوہ باقی سب لوگوں کی روح قبض کرنے کے لیے ایک ملک الموت مقرر کر رکھا ہے۔ لیکن ان کی روحیں وہ خود قبض کرتا ہے اور وہ بری شہیدوں کا قرض کے علاوہ ہر گناہ معاف کر دیتا ہے جبکہ بحری شہید کے گناہ بھی معاف کر دیتا ہے اور قرض بھی۔" (یہ حدیث سنن ابن ماجہ کے بعض نسخوں میں باسند موجود ہے)

ثَوَابُ الرِّبَاطِ فِيْ سبيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کی راہ میں مورچہ لگانے، چوکس رہنے اور پہرا دینے کا ثواب

۹۵۰- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَومٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَابْنُ مَاجَه إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً فِي سَبِيْلِ اللهِ كَانَتْ كَأَلْفِ لَيْلَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)).

۹۵۰- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ کی راہ میں ایک دن مورچہ بند رہنا باقی جگہوں میں ہزار دن (عمل کرنے) سے بہتر ہے۔" (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم)۔
ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے اسے بخاری کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ "جو شخص ایک رات اللہ کی راہ میں مورچہ بند رہتا ہے وہ ہزار راتیں روزے رکھنے اور قیام کرنے (والے) سے افضل ہے۔"

۹۵۱- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَجْرِ الرِّبَاطِ فَقَالَ: ((مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً حَارِسًا مِنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ لَهُ أَجْرُ مَنْ

۹۵۱- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مورچہ بند ہونے کا ثواب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا "جو شخص مسلمان فوج کا ایک رات کے لیے مورچہ بند ہو کر پہرا دیتا ہے، اسے پیچھے رہنے والے

۹۴۹- سنن ابن ماجه کتاب الجهاد باب فضل غزوة البحر۔

۹۵۰- سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل المرابط، سنن نسائی کتاب الجهاد باب فضل الرباط، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۶۹/۷، مستدرك حاکم ۱۴۳/۲۔ ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

خَلْفَهُ مِمَّنْ صَامَ وَصَلَّى)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

نمازیوں اور روزہ داروں کا ثواب ملتا ہے۔" (اسے طبرانی نے ثقہ راویوں والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۹۵۲- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۹۵۲- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ میں ایک دن چوکس رہنا دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔" (بخاری، مسلم)

۹۵۳- وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَ إِنْ مَاتَ فِيهِ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۵۳- حضرت سلمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "ایک دن اور ایک رات چوکس رہنا ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر کوئی شخص اس دوران فوت ہو جائے تو اس کے نامۂ اعمال میں ان اعمال کا اندراج جاری رہتا ہے، جنہیں وہ سرانجام دیا کرتا تھا اور اس کے لیے رزق کا حکم صادر کر دیا جاتا ہے اور وہ (منکر و نکیر) کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔" (مسلم)

۹۵۴- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رِبَاطُ شَهْرٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ دَهْرٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ يَأْتِي بِتَمَامِهِ.

۹۵۴- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک دن (اللہ کی راہ میں) مورچہ بند رہنا تازندگی روزہ رکھنے سے افضل ہے۔" (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور یہ حدیث مکمل طور پر بعد میں آ رہی ہے)

۹۵۵- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَرِبَاطُ

۹۵۵- حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں ماہ رمضان کے علاوہ ایک دن ثواب کی نیت سے چوکس رہنا ایک سال کے

۹۵۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۹/۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مجھے (یعنی محقق) کو اوسط کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۹۵۲- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب فضل رباط یوم فی سبیل الله، صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الغدو والروحة فی سبیل الله۔

۹۵۳- صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الرباط فی سبیل الله الله عزوجل۔

۹۵۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۵۲۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ مُحْتَسِبًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا وَرِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مُحْتَسِبًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ وَأَعْظَمُ أَجْرًا- أَرَاهُ قَالَ- أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَ قِيَامِهَا فَإِنْ رَدَّهُ اللهُ إِلَى أَهْلِهِ سَالِمًا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ أَلْفَ سَنَةٍ وَتُكْتَبُ لَهُ الْحَسَنَاتُ وَيَجْرِي لَهُ أَجْرُ الرِّبَاطِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

روزوں اور قیام کی عبادت سے بہتر ہے اور ماہ رمضان کے ایک دن کے لیے مسلمان فوج کا پہرا دیتے ہوئے ثواب کی نیت سے چوکس رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہزار سال کے روزوں اور قیام کی عبادت سے افضل اور ثواب میں زیادہ ہے- اگر ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ صحیح سالم گھر پہنچا دے تو اس کی ایک ہزار سال کی برائیاں لکھی نہیں جاتیں- اس کی نیکیاں اور پہرا دینے کا ثواب قیامت تک مسلسل لکھا جاتا ہے-" (ابن ماجہ)

٩٥٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ رَابَطَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ كَسَبْعِ سَمٰوَاتٍ وَسَبْعِ أَرَضِيْنَ)).

۹۵۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص ایک دن اللہ کی راہ میں چوکس رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان سات خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے- ہر خندق سات آسمانوں اور سات زمینوں کے برابر ہے-" (طبرانی)

٩٥٧- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ صَلَاةَ الْمُرَابِطِ تَعْدِلُ خَمْسَمِائَةِ صَلَاةٍ وَ نَفَقَةَ الدِّيْنَارِ وَ الدِّرْهَمِ مِنْهُ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِمِائَةِ دِيْنَارٍ نَفَقَةً مِنْ غَيْرِهِ)).

۹۵۷- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مورچہ بند رہنے والے کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہوتی ہے اور اس کا ایک درہم و دینار خرچ کرنا باقی لوگوں کے سات سو دینار خرچ کرنے سے افضل ہے-" (بیہقی)

۹۵۵- سنن ابن ماجه كتاب الجهاد باب فضل الرباط فی سبیل الله۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے، اس میں محمد بن یعلیٰ راوی ضعیف ہے-

۹۵۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۹/۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عیسیٰ بن سلیمان ابو طیبہ راوی ضعیف ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

۹۵۷- بیہقی کی الآداب، المدخل اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں ملی-

ثوابُ مَنْ ماتَ مرابطًا

مورچہ بند ہونے کی حالت میں فوت ہو جانے کا ثواب

تَقدَّمَ فِي حَدِيْثِ سَلْمَانَ الصَّحِيْحِ ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ فِيْهِ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَ أُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقه وَ أَمِنَ الْفَتَّانَ)).

اس سے قبل حضرت سلمانؓ کی صحیح حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ "ایک دن اور ایک رات مورچہ بند رہنا ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے۔ اگر وہ شخص اس حالت میں فوت ہو جائے تو اس کے ان اعمال (کا ثواب) جاری رہتا ہے جو وہ سرانجام دیا کرتا تھا اور اسے رزق فراہم کرنے کا حکم صادر ہو جاتا ہے اور وہ (منکر و نکیر) کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔"

۹۵۸- وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ عَمَلٍ يَنْقَطِعُ عَنْ صَاحِبِهِ إِذَا مَاتَ إِلاَّ الْمُرَابِطَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ وَ يُجْرَى عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۹۵۸- حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کسی بھی عمل کرنے والے کا ہر عمل فوت ہوتے ہی منقطع ہو جاتا ہے۔ البتہ اللہ کی راہ میں مورچہ بند رہنے والے (کا عمل) جاری رہتا ہے بلکہ اس کے عمل میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے قیامت تک رزق کا حکم جاری کر دیا جاتا ہے۔"
(اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۹۵۹- وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلاَّ الْمُرَابِطَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ [الْقِيَامَةِ] وَيُؤْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ:

۹۵۹- حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ میں چوکس رہنے والے کے سوا ہر میت کے عمل پر مہر لگ جاتی ہے اور اس کے عمل کو قیامت تک بڑھایا جاتا ہے۔ نیز یہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔" (ابوداود، ترمذی، ابن حبان، حاکم۔ ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور حاکم نے بھی اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا

۹۵۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۵/ ۲۹۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ایک سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۹۵۹- سنن ابوداؤد كتاب الجهاد باب فى فضل الرباط، سنن ترمذى كتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فى فضل من مات مرابطا۔ ترمذی نے کہا ہے کہ فضالہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۶۹/۷، مستدرك حاكم ۱۴۴/۲۔

صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

ہے)

٩٦٠- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رِبَاطُ شَهْرٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ دَهْرٍ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَغُدِيَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ وَ رِيحَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُجْرَى عَلَيْهِ أَجْرُ الْمُرَابِطِ حَتَّى يَبْعَثَهُ عَزَّوَجَلَّ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۹۶۰- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک دن (اللہ کی راہ میں) مورچہ بند رہنا تازندگی روزے رکھنے سے بہتر ہے- جو شخص اللہ کی راہ میں مورچہ بند حالت میں فوت ہو جاتا ہے وہ بڑی گھبراہٹ (قیامت کی ہولناکی) سے پرامن رہے گا اور اسے صبح وشام جنت سے رزق دیا جاتا ہے اور اس کے مورچہ بند رہنے کا ثواب (قیامت کے دن) اٹھنے تک جاری رہتا ہے-'' (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٩٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللهِ أُجْرِيَ عَلَيْهِ [أَجْرُ] عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَ أُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَ أَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ وَبَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ الطَّبَرَانِيُّ أَطْوَلَ مِنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ: ((الْمُرَابِطُ إِذَا مَاتَ فِي رِبَاطِهِ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ عَمَلِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَغُدِيَ عَلَيْهِ وَرِيحَ بِرِزْقِهِ وَيُزَوَّجُ سَبْعِينَ حَوْرَاءَ وَقِيلَ لَهُ قِفْ وَ اشْفَعْ إِلَى أَنْ يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ)).

۹۶۱- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ کی راہ میں مورچہ بند حالت میں فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے (نامہ اعمال میں) اس کے ان نیک اعمال کا ثواب مسلسل جاری کر دیتا ہے جنہیں وہ سرانجام دیا کرتا تھا اور اسے رزق دینے کا حکم صادر ہو جاتا ہے اور وہ (منکر و نکیر) کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے' نیز اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ سے بے خوف حالت میں اٹھائے گا-'' (اسے ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) طبرانی نے اس سے لمبی حدیث ذکر کی ہے- اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ''اللہ کی راہ میں چوکس رہنے والا جب چوکسی کے عالم میں فوت ہو جائے تو اس کے لیے قیامت تک ثواب لکھا جاتا ہے اور صبح وشام اسے رزق دیا جاتا ہے اور ستر حوروں سے اس کا عقد کر دیا جاتا ہے- نیز اسے کہا جائے گا ٹھہر جا حساب وکتاب سے فارغ ہونے تک سفارش

۹۶۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۵/۲۹۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں ملی-

۹۶۱- سنن ابن ماجه كتاب الجهاد باب فضل الرباط فى سبيل الله۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔ معاجم طبرانی میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

کرتا رہ۔"

٩٦٢- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [أَيْضًا] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ يَطِيْرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَى مَتْنِهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ أَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهُ وَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: متن الفرس ظهره: وَ الْهَيْعَةُ بفتح الهاء و إِسْكَانُ الْيَاءِ المثناة تحت هو كل ما أفزع من جهة العدو من صوت أو نحو ذلك: وَالشَّعَفَةُ بفتح الشين المعجمة والعين المهملة معًا رأس الجبل.

٩٦٢- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو لوگ بہترین زندگی گزارتے ہیں ان میں سے ایک آدمی وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ پکڑ کر ہر وقت اللہ کی راہ میں تیار رہتا ہے- جوں ہی کوئی پریشان کن یا خوف زدہ کر دینے والی آواز سنتا ہے فوراً اپنے گھوڑے پر چڑھ کر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے- دوسرا آدمی وہ ہے جو تھوڑی سی بکریاں لے کر ان پہاڑوں کی چوٹی پر یا ان ندیوں میں سے کسی ندی میں بسیرا کرتا ہے' نماز کی پابندی کرتا ہے' زکوۃ ادا کرتا ہے' موت کے آنے تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہتا ہے' لوگوں (کے شر) سے بھی محفوظ رہتا ہے-" (مسلم)

ثوابُ الحراسة في سبيل الله عزوجل

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دینے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿مَاكَانَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَانَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اہل مدینہ اور ان کے آس پاس رہنے والے دیہاتیوں کے لیے یہ شایان شان نہ تھا کہ وہ اللہ کے پیغمبر سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ وہ اپنی جانوں کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز رکھیں- یہ اس لیے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو پیاس' تھکاوٹ اور بھوک لگتی ہے یا وہ ایسی جگہ چلتے ہیں جس سے کافروں کو

٩٦٢- صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب فضل الجہاد والرباط۔

يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلاً إِلاَّ كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللهَ لاَيُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾. [توبه: ۱۲۰]

غصہ آئے یا دشمنوں کو کوئی تکلیف پہنچاتے ہیں، ہر بات پر ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے- کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا-"

٩٦٣- وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((حَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا وَ يُصَامُ نَهَارُهَا)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۹۶۳- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ کی راہ میں ایک رات پہرا دینا ہزار رات کے قیام اور ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے-" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

٩٦٤- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلاَثَةُ أَعْيُنٍ لاَ تَمَسُّهَا النَّارُ عَيْنٌ فُقِئَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ)) [رَوَاهُ الْحَاكِمُ أَيْضًا قَالَ: صَحِيحُ الاسْنَادِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ((حَرُمَ عَلَى عَيْنَيْنِ أَنْ تَنَالَهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ] وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ الْإِسْلاَمَ وَ أَهْلَهُ مِنَ الْكُفْرِ)).

۹۶۴- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہیں لگے گی- ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پھوڑ دی گئی- دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرا دیا تیسری آنکھ وہ ہے جو اللہ کے خوف سے روئی-" (اسے بھی حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے) اس کی دوسری روایت اس طرح ہے کہ "دو آنکھوں کو (دوزخ کی) آگ لگنا حرام ہے- ایک آنکھ وہ ہے جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری آنکھ وہ ہے جو رات بھر کفر کے مقابلہ میں اسلام اور اہل اسلام کا پہرا دیتی رہی-"

٩٦٥- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لاَ تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۶۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "دو آنکھوں کو (دوزخ کی) آگ مس بھی نہیں کرے گی- ایک آنکھ وہ ہے جو اللہ کے خوف سے روئی' دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے گزاری-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن کہا ہے)

٩٦٦- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

۹۶۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو

۹۶۳- مستدرك حاكم ۸۱/۲، ذہبی نے حاکم کے مذکورہ بالا فیصلے میں اتفاق کیا ہے-

۹۶۴- مستدرك حاكم ۸۲/۲ ذہبی نے کہا ہے عمر کو محدثین نے ضعیف کہا ہے-

۹۶۵- سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل الحرس فی سبیل الله۔

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ أَبَدًا: عَيْنٌ بَاتَتْ تَكْلَأُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ: ((تَكْلَأُ)) أَيْ تَحْرُسُ وَ تَحْفَظُ.

آنکھوں کو دوزخ کی آگ کبھی بھی مس نہیں کرے گی-ایک آنکھ وہ ہے جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات بھر جاگتی رہی- دوسری آنکھ وہ ہے جو اللہ کے خوف سے روئی-" (اسے ابویعلی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۹۶۷- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَرَسَ مِنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ [تَبَارَكَ وَ تَعَالَى] تَطَوُّعًا لَا يَأْخُذُهُ سُلْطَانٌ لَمْ يَرَ النَّارَ بِعَيْنَيْهِ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَ إِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا تَقَدَّمَ.

۹۶۷- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسلمانوں کا پہرا خوشی سے دیتا رہا اسے قانون نے مجبور نہ کیا ہو وہ دوزخ کی آگ صرف قسم سے آزاد ہونے کے لیے دیکھے گا- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے-"یعنی تم میں سے ہر ایک اس میں وارد ہوگا-" (اسے احمد اور ابویعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند گزشتہ سند کے مطابق حسن ہے)

۹۶۸- وَعَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ دَمَعَتْ أَوْ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَحُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَحُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ ثَالِثَةٍ)) لَمْ يَسْمَعْهَا مُحَمَّدُ بْنُ شُمَيْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۹۶۸- حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا"دوزخ کی آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ کے خوف سے روئی یا اشک بار ہوئی اور دوزخ کی آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی-ایک تیسری آنکھ پر بھی دوزخ حرام ہے-"اسے محمد بن شمیر راوی یاد نہیں رکھ سکا-(احمد،طبرانی،حاکم-نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۹۶۹- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ

۹۶۹- حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے

۹۶۶- مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی-ہیثمی نے محمع الزوائد (۲۸۸/۵) میں کہا ہے کہ اسے ابویعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں-

۹۶۷- مسند احمد ۴۳۷/۳،ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۷/۵) میں کہا ہے کہ اسے احمد،ابویعلی اور طبرانی نے ذکر کیا ہے-مجھے یہ حدیث مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی-

۹۶۸- مسند احمد ۱۳۵/۴-۱۳۴،ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۷/۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث دونوں کتابوں میں نہیں مل سکی-مستدرك حاكم ۸۳/۲- مذکورہ بالا فیصلے میں ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوْا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَحَضَرْتُ صَلَاةَ الظُّهْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ أَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَ نَعَمِهِمْ وَ نِسَائِهِمْ اجْتَمَعُوْا إِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ: ((تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ)) قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((ارْكَبْ)) فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ وَجَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ أَعْلَاهُ وَلَا تُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ)) فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَحْسَسْنَاهُ. فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ)) فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ

روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن گئے اور تادیر چلتے گئے یہاں تک کہ پچھلا پہر ہو گیا' میں نے نماز ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی- ایک شہسوار آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا دیکھتا ہوں کہ ہوازن قبیلہ سواریاں' سازوسامان اور عورتیں لیے حنین میں اکٹھے ہو چکے ہیں- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا "یہ کل ان شاء اللہ سب کچھ مسلمانوں کو غنیمت میں ملے گا-" پھر فرمایا "آج ہماری پہرا داری کون کرے گا؟ انس بن ابی مرثد غنویؓ نے کہا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں- آپ نے فرمایا "سواری لے لے-" وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا "اس گھاٹی کا رخ کرو اور اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ- رات بھر کوئی چیز تمہارے سامنے سے تمہاری غفلت کی وجہ سے نہ گزرے-" جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلے پر دو رکعت پڑھیں اور فرمایا "کیا تم نے اپنے شاہسوار کو محسوس کیا؟" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اس کا کوئی پتہ نہیں چلا- جب تکبیر ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے لگے تو گھاٹی کی طرف جھانکتے رہے- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو فرمایا "خوش ہو جاؤ' تمہارا شاہسوار آ گیا ہے-" ہم گھاٹی کی طرف درختوں کے بیچ میں دیکھنا شروع ہو گئے- اچانک وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میں چلتا گیا حتی کہ میں اس

۹۶۹- سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب فضل الحرس فی سبیل الله، سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف ۹۵/٤-

إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَاهُمَا فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ)) قَالَ: لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَلَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ: قَوْلُهُ ((قَدْ أَوْجَبْتَ)) أَيْ أَوْجَبْتَ لِنَفْسِكَ الْجَنَّةَ بِمَا فَعَلْتَ يُقَالُ أَوْجَبَ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى بِفِعْلٍ يُوْجَبُ لَهُ الْجَنَّةُ ، أَوِ النَّارُ.

گھاٹی کی چوٹی تک جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا' پہنچ گیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا لیکن مجھے کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا "کیا رات تم نے آرام کیا تھا؟" اس نے کہا نماز کی حالت یا قضائے حاجت کے علاوہ میں نے کوئی آرام نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا "تمہارے لیے جنت ضروری ہو گئی' اب کے بعد عمل نہ بھی کرو گے تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا۔" (ابوداؤد، نسائی)

www.KitaboSunnat.com

٩٧٠- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ لَيْلَةَ أَفْضَلَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ حَارِسٌ حَرَسَ فِي أَرْضِ خَوْفٍ لَعَلَّهُ أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

۹۷۰- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایسی رات نہ بتاؤں جو لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے؟ جنگ کے علاقے میں اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر جب پہرے دار پہرا دیتا ہے (تو اس کی) رات لیلۃ القدر سے بھی افضل ہوتی ہے۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

٩٧١- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَرَسَ لَيْلَةً عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَانَ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَتِهِ فِي أَهْلِهِ أَلْفَ سَنَةٍ)).

۹۷۱- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی شخص ساحل سمندر پر ایک رات پہرا دے تو اس کا یہ عمل ایک ہزار سال اپنے گھر میں عبادت کرنے سے افضل ہے۔" (ابویعلی)

٩٧٢- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۹۷۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

۹۷۰- مستدرك حاكم ۸/۲ ،ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۹۷۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۹/۵) میں کہا ہے اسے ابویعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سعید بن خالد بن ابی الطویل القرشی راوی ضعیف ہے، لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

أَيْضًا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((حَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ رَجُلٍ وَ قِيَامِهِ فِي أَهْلِهِ أَلْفَ سَنَةٍ السَّنَةُ ثَلَاثُمِئَةِ يَوْمٍ، الْيَوْمُ كَأَلْفِ سَنَةٍ)).

فرماتے ہوئے سنا "اللہ کی راہ میں ایک رات پہرا دینا کسی آدمی کے ہزار سال گھر میں روزہ رکھنے اور قیام کرنے سے افضل ہے۔ایک سال کے تین سو دن ہیں اور ایک دن ہزار سال کے برابر ہے۔" (ابن ماجہ)

ثَوَابُ الْخَوْفِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى [عَزَّوَجَلَّ]

جہاد میں خوف زدہ ہونے کا ثواب

٩٧٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ رَهَجٌ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلاَّ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ: ((الرَّهْجَ)) بفتح الراء وإسكان الهاء هو خَفَقَانُ الْقَلْبِ مِنْ خَوْفٍ وَنَحْوِهِ.

۹۷۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اللہ کی راہ میں نکل کر خوف زدہ ہو گیا اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔" (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٩٧٤- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَةِ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا؟ قَالَ: ((رَجُلٌ فِي مَاشِيَةٍ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَ يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخِيفُونَهُ)) قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ ، وَ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْهَا.

۹۷۴- ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا تو اس کے نزدیک ہونے کو بیان کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دوران لوگوں میں سے بہتر کون ہو گا؟ آپ نے فرمایا "جو شخص ریوڑ کے ساتھ رہے گا مویشیوں کا حق ادا کرتا رہے گا اور اپنے رب کی عبادت کرے گا، اور وہ شخص (بھی بہتر ہو گا) جو اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہوئے ہو گا' اللہ کے دشمن کو خوف زدہ کرے گا اور وہ اسے خوف زدہ کریں گے۔" (ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس سند کے ساتھ غریب ہے اور اسے لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے روایت کیا ہے)

٩٧٥- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ

۹۷۵- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

۹۷۲- سنن ابن ماجہ کتاب الجهاد باب فضل الحرس والتکبیر فی سبیل اللہ۔

۹۷۳- مسند احمد ٦/٨٥۔

۹۷۴- سنن ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء کیف یکون الرجل فی الفتنہ۔

سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا رُجِفَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عِذْقُ النَّخْلَةِ)) : ((الْعِذْقُ)) بالكسر هو القنو.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب اللہ کی راہ میں نکلنے والے مومن کا دل کانپتا ہے تو اس کے گناہ اس سے ایسے گر جاتے ہیں جیسے کھجور کے خوشے گرتے ہیں۔" (طبرانی)

ثواب رباط الخيل في سبيل الله والنفقة عليها

جہاد کے لیے گھوڑے کو پالنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾. [انفال : ٦٠]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کو تیار رکھ کر ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو کہ اس سے تم اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں پر ہیبت طاری رکھو گے۔"

٩٧٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَ هِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ. وَ أَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي ظُهُورِهَا وَ لَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَ أَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا وَ حَسَنَاتٌ وَلَا

٩٧٦- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ایک آدمی کے لیے بوجھ ہیں ایک آدمی کے لیے پردہ ہیں اور ایک آدمی کے لیے باعث ثواب۔جس کے لیے یہ بوجھ ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے انہیں ریا، فخر اور اہل اسلام کو ضرر رسانی کے لیے باندھ رکھا ہے، یہ اس کے لیے بوجھ (یعنی گناہ) کا باعث ہیں۔جس کے لیے یہ پردہ ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے انہیں اللہ کے لیے باندھا اور وہ ان کی سواری اور تعداد میں اللہ کے حق کو نہ بھولا، یہ اس کے لیے پردہ ہیں۔اور جس کے لیے یہ باعث ثواب ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے انہیں جہاد کی راہ میں اہل اسلام کے لیے کسی چراگاہ یا باغ میں باندھا۔جس قدر اس چراہ گاہ یا باغ سے یہ گھوڑے کھائیں گے ان کے

٩٧٥- معجم کبیر طبرانی ٦/٢٨٩ ہیثمی نے مجمع الزوائد (٥/٢٧٦) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عمرو بن الحصین راوی ضعیف ہے۔

تَقطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إلاَّ كَتَبَ [له] اللهُ تَعَالَى عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلاَ مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلاَ يُرِيْدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إلاَّ كَتَبَ اللهُ تَعَالَى لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي حَدِيْثٍ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ إلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ لاَتَغِيْبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إلاَّ كُتِبَ لَهُ بِهَا أَجْرٌ وَلَوْ عَرَضَ مَرْجًا أَوْ مَرْجَيْنِ فَرَعَاهَا صَاحِبُهَا فِيْهِ كُتِبَ لَهُ بِمَا غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ وَلَوْ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْشَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ خَطَاهَا أَجْرٌ وَ لَوْ عَرَضَ نَهْرٌ فَسَقَاهَا مِنْهُ كَانَتْ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا مِنْهُ أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الأَجْرَ فِي أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا وَ أَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا تَعَفُّفًا وَ تَجَمُّلاً وَ تَسَتُّرًا وَلاَ يَحْبِسُ حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَ بُطُوْنِهَا فِي يُسْرِهَا وَعُسْرِهَا وَأَمَّا الَّذِيْ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَ بَطَرًا وَبَذَخًا عَلَيْهِمْ)): ((النِّوَاءُ)) بكسر النون ممدودا هو المعاداة. ((الطِّوَلُ)) بكسر الطاء المهملة وفتح الواو وهو حبل تشد به الدابة وترسلها ترعى. وقوله ((اسْتَنَّتْ))

کھانے ان کی لید اور پیشاب کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی- یہ اپنی رسیاں توڑ کر جتنی دور (جائیں) ان کے پاؤں کے نشانات اور لید ہو گی اس کی تعداد کے برابر ان کی نیکیاں لکھی جائیں گی- اگر ان کے مالک کا کسی نہر سے گزر ہو اور وہ اس سے پی لیں وہ خود انہیں پلانا نہ چاہتا ہو، اللہ تعالیٰ اسے ان کے پینے کی تعداد کے برابر بھی نیکیاں دے گا-" (بخاری' مسلم) ابن خزیمہ کے الفاظ یہ ہیں کہ "جس شخص کے لیے یہ باعث اجر و ثواب ہیں یہ وہ شخص ہے جو انہیں جہاد کے لیے رکھتا ہے اور اس کے لیے انہیں پالتا رہتا ہے، جو کچھ بھی یہ کھائیں گے اللہ تعالیٰ اسے اس کا ثواب دے گا- اگر وہ کسی ایک یا دو چراگاہ سے گزرے اور انہیں اس میں چرائے تو جو کچھ یہ کھائیں گے اس کا اسے ثواب ملے گا- اگر یہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھیں تو ان کے ہر قدم کے عوض اسے ثواب ملے گا اور کوئی نہر آ جائے اور یہ آدمی انہیں پانی پلائے تو ان کے پیٹ میں جانے والے ہر قطرے کے عوض اسے ثواب ملے گا، حتیٰ کہ آپ نے ان کی لید اور پیشاب کے ثواب کا بھی ذکر فرمایا- وہ شخص جس کے لیے یہ پردہ ہیں یہ وہ ہے جس نے انہیں ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یا بطور زینت رکھا اور تنگی یا آسانی ہر حال میں ان کی خوراک اور جسم کا حق تلف نہ کیا- رہا وہ شخص جس کے لیے یہ بوجھ ہیں یہ وہ ہے جو انہیں تکبر اور برتری کے اظہار کے لیے رکھتا ہے-"

٩٧٦- صحيح بخارى كتاب الجهاد باب الخيل ثلاثته ، صحيح مسلم كتاب الزكاة باب اثم مانع الزكاة، صحيح ابن خزيمه ١٠/٤ـ

أي عدت بقوة وهو بتشديد النون.
((وَالشَّرَفُ)) بالتحريك هو الشوط.
والبذخ بفتح الباء الموحدة وإسكان الذال المعجمة بعدهما خاء معجمة هو الكبر و التعاظم وهو معنى الأشر.

٩٧٧- [وعن] أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَ تَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَ رِيَّهُ وَ رَوْثَهُ وَ بَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي حَسَنَاتٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٩٧٧- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے اللہ پر ایمان رکھ کر اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کے لیے گھوڑے کو باندھا، اس کے کھانے اور پینے کی سیرابی، اسکی لید اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں نیکیوں کی صورت میں ہوگا۔" (بخاری)

٩٧٨- وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ مَعْقُودٌ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنِ ارْتَبَطَهَا عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا احْتِسَابًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّ شِبَعَهَا وَ رِيَّهَا وَظَمَأَهَا وَ أَرْوَاثَهَا وَ أَبْوَالَهَا فَلَاحٌ فِي مَوَازِينِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنِ ارْتَبَطَهَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَمَرَحًا وَفَرَحًا فَإِنَّ شِبَعَهَا وَرِيَّهَا وَظَمَأَهَا وَ أَرْوَاثَهَا وَأَبْوَالَهَا خُسْرَانٌ فِي مَوَازِينِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

٩٧٨- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ جو شخص جہاد کے لیے اسے باندھے گا اور ثواب کی نیت سے اس پر خرچ کرے گا ان کا کھانے پینے سے سیراب ہونا اور ان کی لید اور پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازوؤں میں کامیابی کا باعث ہوں گے اور جو شخص اسے ریاکاری، شنوائی اور تکبر و غرور کے لیے باندھے گا، ان کا کھانے اور پینے سے سیراب ہونا اور ان کی لید اور پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازوؤں میں خسارے کا باعث ہوں گے۔" (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٩٧٩- وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

٩٧٩- ایک انصاری صحابیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "گھوڑے تین قسم کے ہیں' ایک گھوڑا

٩٧٧- صحيح بخاري كتاب الجهاد باب من احتبس فرسا في سبيل الله.

٩٧٨- مسند احمد ٤٥٥/٦.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَرَسٌ يَرْتَبِطُهُ الرَّجُلُ فِي سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَثَمَنُهُ أَجْرٌ وَ رُكُوْبُهُ أَجْرٌ وَ عَارِيَتُهُ أَجْرٌ ، وَ فَرَسٌ يُغَالَقُ عَلَيْهِ وَ يُرَاهَنُ ، فَثَمَنُهُ وِزْرٌ ، وَرُكُوْبُهُ وِزْرٌ ، وَفَرَسٌ لِلْبِطْنَةِ فَعَسَى أَنْ يَكُوْنَ سَدَادٌ مِنَ الْفَقْرِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ .

وہ ہے جسے آدمی نے اللہ کے لیے باندھ رکھا ہے اس کا سودا کرنا بھی ثواب ہے، اس پر سوار ہونا بھی ثواب ہے اور اسے ادھار دینا بھی ثواب ہے۔ ایک گھوڑا وہ ہے جو مقابلے کی جیت اور ہار کے لیے رہن رکھا ہوا ہے، اس کا سودا کرنا بھی گناہ ہے اور اس پر سوار ہونا بھی گناہ ہے۔ (تیسرا) گھوڑا وہ ہے جو شکم پروری کے لیے ہے یہ ان شاءاللہ تعالیٰ ممکن ہے کہ محتاجی کا مداوا ہو۔" (اسے احمد نے صحیح بخاری کے راویوں والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۹۸۰- وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَ الْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۹۸۰- حضرت عروہ بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "گھوڑوں کی پیشانیوں پر بھلائی بندھی ہوئی ہے۔ یہ قیامت کے دن تک باعث غنیمت اور ثواب ہوں گے۔" (بخاری، مسلم)

۹۸۱-وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَثَلُ الْمُنْفِقِ عَلَيْهَا كَالْمُتَكَفِّفِ بِالصَّدَقَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ أَبُو يَعْلَى وَ ابْنُ حِبَّانَ بِاخْتِصَارٍ، وَزَادَ : فَقُلْتُ لِمَعْمَرٍ : مَا الْمُتَكَفِّفُ بِالصَّدَقَةِ؟ قَالَ: الَّذِيْ يُعْطِي بِكَفِّهِ.

۹۸۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت کے دن تک بھلائی بندھی ہوئی ہے۔ ان کے لیے خرچ کرنے والا، ہاتھ کے ساتھ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔" (طبرانی، ابویعلی) ابن حبان نے اس میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ میں نے معمر سے پوچھا اسے کیا مراد ہے تو انہوں نے کہا "وہ شخص جو اپنے ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے۔"

۹۸۲- وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ، وَأَهْلُهَا مُعَانُوْنَ

۹۸۲- حضرت ابوکبشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "گھوڑوں کی پیشانیوں میں نیکی باندھ دی گئی ہے اور ان کی خاطر مشقت اٹھانے والے

۹۷۹- مسند احمد ۶۹/۴۔

۹۸۰- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب الجهاد ماض مع البر والفاجر، صحیح مسلم کتاب الامارة باب الخيل فی نواصيها الخير الى يوم القيامة۔

۹۸۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۵۹/۵) میں کہا ہے اسے ابویعلی اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۸۸/۷۔

عَلَيْهَا، وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

اور خرچ کرنے والے صدقے کا ہاتھ بڑھانے والے کی طرح ہیں۔" (طبرانی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۹۸۳- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْرِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۹۸۳- حضرت سہل بن حنظلیہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "گھوڑوں کی خاطر خرچ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو اپنے ہاتھ کو صدقے کے ساتھ پھیلائے ہوئے ہے اور اسے بند نہیں کرتا۔" (ابوداؤد)

ثَوَابُ الرَّمْيِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عزوجل]

جہاد کے لیے نشانہ بازی کا ثواب

۹۸٤- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ- وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ- يَقُوْلُ: ((وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ [أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ])) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۸۴- حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر کھڑے ہو کر فرمارہے تھے "ان (دشمنوں) کے لیے جتنی قوت تیار کر سکتے ہو کرو۔ خبردار! قوت نشانہ بازی کو کہتے ہیں، خبردار! قوت نشانہ بازی کو کہتے ہیں' خبردار! قوت نشانہ بازی کہتے ہیں۔" (مسلم)

۹۸٥- وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ، وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَأَنْ تَرْمُوْا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوْا وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا))

۹۸۵- انہی (عقبہ بن عامر) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ذریعے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا، اس کے بنانے والے کو جس نے اسے بناتے ہوئے ثواب کی نیت کی، اسے پھینکنے والے کو اور تیر اندازی اور شاہسواری کیا کرو۔ تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے تمہاری شاہ سواری سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ جس شخص نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس سے اعراض کرتے ہوئے

۹۸۳- سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار۔

۹۸۴- صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الرمی والحث علیه۔

۹۸۵- سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب الرمی، سنن نسائی کتاب الجهاد باب تادیب الرجل فرسه، مستدرك حاکم ۹۵/۲ ۔ ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

اسے بھلا دیا اس نے ایک بہت بڑی نعمت کو ترک کر دیا" یا فرمایا "اس نے بہت بڑی نعمت کی ناشکری کی۔" (ابوداؤد، نسائی، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۹۸۶- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَشَى بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةٌ)).

۹۸۶- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص دو لشکروں کے درمیان چلتا ہے، اسے ہر قدم کے عوض ایک نیکی ملتی ہے۔" (طبرانی)

۹۸۷- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَ اللهُ لَهُ دَرَجَةً)) فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ النَّحَّامِ: وَمَا الدَّرَجَةُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۹۸۷- حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص دشمن کو ایک تیر مارتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔" عبدالرحمٰن بن نحام نے عرض کیا یا رسول اللہ درجہ کتنا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ تیرے گھر کی چوکھٹ نہیں ہے، دو درجوں کے درمیان ایک صدی کا فاصلہ ہے۔" (نسائی، ابن حبان)

۹۸۸- وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَاصَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الطَّائِفَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا، رَوَاهُ [ابن حبان] وَالنَّسَائِيُّ.

۹۸۸- حضرت معدان بن طلحہؓ نے بیان کیا کہ جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں طائف کا محاصرہ کیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو جہاد کے لیے ایک تیر چلاتا ہے وہ اس کے لیے جنت کا ایک درجہ ہوتا ہے۔" میں نے اس دن سولہ تیر چلائے۔ (ابن حبان، نسائی)

۹۸۹- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ

۹۸۹- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ "جو شخص ایک تیر چلائے گا اسے

۹۸۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۵۲۶۹) میں کہا ہے اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عثمان بن مطر راوی ضعیف ہے، لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی۔

۹۸۷- سنن، نسائی کتاب الجهاد باب ثواب من رمى بسهم۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ٦٦/٧۔

۹۸۸- سنن نسائی ایضاً صحيح ابن حبان (الاحسان) ٦٥/٧۔

۹۸۹- مسند احمد ١١٣/٤۔

بَلَغَ بِسَهْمٍ فَلَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا] .

۹۹۰- وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرَةٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا [و لم يخرجاه].

۹۹۱- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

۹۹۲- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ بِمِثْلِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اسْمَاعِيلَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۹۹۳- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا

جنت میں ایک درجہ ملے گا" میں نے اس دن سولہ تیر چلائے-

۹۹۰- انہی (عمرو بن عبسہؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلاتا ہے، اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے-" (ابوداؤد، ترمذی نے اسے ذکر کیا ہے اور صحیح کہا ہے' حاکم نے اسے روایت کیا ہے اور شیخین کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۹۹۱- حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک تیر چلایا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک غلام آزاد کیا-" (ابن حبان)

۹۹۲- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو گیا، اس کا بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہو گا اور جس نے اللہ کی راہ میں ایک طرح تیر چلایا وہ نشانے پر لگا یا خطا کر گیا اسے اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہو گا-" (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۹۹۳- حضرت عمرو بن عبسہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو گیا اس کا بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہو گا اور جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک

۹۹۰- سنن ابوداؤد کتاب العتق باب ای الرقاب افضل، سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل الرمی فی سبیل الله۔

۹۹۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۶۵/۷۔

۹۹۲- معجم کبیر طبرانی ۱۴۳/۸ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۷۰/۵) میں کہا ہے اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے ایک کے تمام راوی ثقہ ہیں-

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ أَوْ لَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه مُخْتَصَرًا إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فَبَلَغَ سَهْمُهُ أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ فَعِدْلُ رَقَبَةٍ)) وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

تیر چلایا وہ دشمن تک پہنچا یا نہ پہنچا اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا اور جس نے ایک مومن غلام آزاد کیا، اس غلام کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے دوزخ کا فدیہ بن جائے گا-" (نسائی) ابن ماجہ نے اسے مختصراً ان لفظوں کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا "جس شخص نے تیر چلایا اور وہ دشمن تک پہنچا وہ نشانہ پر لگا یا نہ لگا وہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے-" (حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۹۹۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۹۹۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکا وہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا-" (اسے بزار نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۹۹۵- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَمْرٍو الأَنْصَارِيَّ وَكَانَ [بَدْرِيًّا عَقَبِيًّا أُحُدِيًّا] وَهُوَ صَائِمٌ يَتَلَوَّى مِنَ الْعَطَشِ وَهُوَ يَقُولُ لِغُلاَمِهِ: وَيْحَكَ تَرِّسْنِي فَتَرَّسَهُ الْغُلاَمُ حَتَّى نَزَعَ بِسَهْمٍ نَزْعًا ضَعِيفًا حَتَّى رَمَى ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ قَصَّرَ أَوْ بَلَغَ كَانَ لَهُ نُورًا

۹۹۵- محمد بن الحنفیہؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوعمرو انصاریؓ کو جو بدر، احد اور بیعت عقبہ کے موقع پر موجود تھے اور یہ پیاس کی وجہ سے تھک جاتے تھے، لیکن روزہ دار رہتے تھے، اپنے غلام سے کہتے ہوئے سنا- تجھ پر افسوس ہے مجھے ڈھال پہنا دے- اس نے انہیں ڈھال پہنائی- انہوں نے تیر کو کمان پر ہلکا سا کس دیا اور تین تیر چلائے- پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا خواہ وہ نشانے سے پیچھے رہ جائے یا نشانے پر لگے- وہ قیامت کے دن اس کے لیے نور ہو

۹۹۳- سنن نسائی كتاب الجهاد باب ثواب من رمى بسهم فى سبيل الله عزوجل ، سنن ابن ماجه كتاب الجهاد باب الرمى فى سبيل الله ، مستدرك حاكم ۹۵/۲- ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے

۹۹۴- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۸۱/۲-

۹۹۵- معجم کبیر طبرانی ۳۸۱/۲۲ ہیثمی نے کہا ہے اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن محمد بن عبیداللہ العرزمی راوی ضعیف ہے-

يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقُتِلَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

گا-" وہ مغرب سے پہلے پہلے شہید ہو گئے- رضی اللہ عنہ -(طبرانی)

۹۹۶- [وعن] عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((قُوْمُوْا فَقَاتِلُوْا)) قَالَ: فَرَمَى رَجُلٌ بِسَهْمٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوْجَبَ هٰذَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قَوْلُهُ: ((أَوْجَبَ)) أي وجبت له الجنة بفعله.

۹۹۶- حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہا "کھڑے ہو جاؤ اور لڑو-" عتبہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک تیر چلایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہ تیر کے ذریعے (جنت) کا مستحق ہو گیا-" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثَوَابُ الصَّوْمِ وَغَيْرِه من العمل الصالح في سبيل اللهِ تعالى

جہاد کے دوران روزہ رکھنے اور دیگر نیک کام کرنے کا ثواب

۹۹۷- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى إِلاَّ بَاعَدَ اللهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

۹۹۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالی اس ایک دن کی وجہ سے اسے دوزخ سے ستر سال (کی مسافت) کے برابر دور کر دیتا ہے-" (بخاری، مسلم)

۹۹۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يومًا فِي سَبِيْلِ اللهِ زَحْزَحَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه .

۹۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص نے ایک دن دوران جہاد روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالی اس ایک دن کے بدلے اسے ستر سال (کی مسافت) کے برابر دوزخ سے ہٹا دیتا ہے-" (نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی کی سند حسن ہے)

۹۹۶- مسند احمد ۱۸۳/٤-

۹۹۷- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب فضل الصوم فی سبیل الله، صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام فی سبیل الله لمن یطیقه-

۹۹۸- سنن نسائی کتاب الصیام باب ثواب من صام یوماً فی سبیل الله عزوجل- سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل الصوم فی سبیل الله- سنن ابن ماجه کتاب الصیام باب فی صیام یوم فی سبیل الله-

۹۹۹- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ بَعُدَتْ مِنْهُ النَّارُ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۹۹۹- حضرت عمرو بن عبسہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے، اس سے (دوزخ کی) آگ ایک سو سال (میں طے ہونے والے) فاصلے کے برابر دور ہو جاتی ہے۔" (طبرانی، اس کی سند نا قابل اعتراض ہے)

۱۰۰۰- وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مِنْ طَرِيْقِ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ بَعُدَ مِنَ النَّارِ مِائَةَ عَامٍ سَيْرَ الْمُضَمَّرِ الْجَوَادِ)).

۱۰۰۰- ابو یعلی نے زبان بن فائد کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اس نے سہل بن معاذ سے، اس نے انس سے اور اس نے اپنے باپ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے رمضان کے علاوہ دنوں میں اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا وہ دوزخ سے اس قدر دور ہو گیا جتنا ایک مضمر گھوڑا ایک صدی میں سفر کرتا ہے۔"

۱۰۰۱- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْهُ. وَقَالَ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۰۱- حضرت ابودرداءؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان خندق بنا دے گا جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہو گی۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو ولید بن جمیل کی سند کے ساتھ قاسم سے، اس نے ابودرداءؓ سے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

۱۰۰۲- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّلاَةَ وَالصِّيَامَ وَ

۱۰۰۲- حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے باپ (معاذ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "نماز، روزہ اور ذکر

۹۹۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۴/۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث دونوں کتابوں کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۰۰۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۹۴/۳ میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں زبان بن فائد پر بہت اعتراض کیا گیا ہے اور اسے ثقہ بھی کہتے ہیں۔ لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی میں نہیں مل سکی۔

۱۰۰۱- معجم صغیر طبرانی ۱۳۷/۳، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۴/۳) میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔ سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل الصوم فی سبیل الله۔

الذِّكْرَ يُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُد عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْهُ.

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے سات سو گنا افضل ہے۔" (اسے ابوداؤد نے زبان بن فائد کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٠٠٣- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ فَقَالَ: أَيُّ الْمُجَاهِدِيْنَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا)).

۱۰۰۳- حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کس مجاہد کو سب سے زیادہ ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا "جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرے گا۔" (احمد)

١٠٠٤- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((طُوبَى لِمَنْ أَكْثَرَ فِي الْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ فَإِنَّ لَهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ سَبْعِيْنَ أَلْفَ حَسَنَةٍ كُلُّ حَسَنَةٍ مِنْهَا عَشَرَةُ أَضْعَافٍ مَعَ الَّذِي لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنَ الْمَزِيْدِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ فِيْهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ .

۱۰۰۴- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس آدمی کو مبارک ہو جس نے جہاد فی سبیل اللہ کے دوران اللہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کیا، اللہ تعالیٰ کے ہاں اضافہ اس کے علاوہ ہے۔" (اسے طبرانی نے نامعلوم راوی والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٠٠٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِفَرَسٍ فَجَعَلَ كُلُّ خَطْوٍ مِنْهُ أَقْصَى بَصَرِهِ فَسَارَ وَ سَارَ مَعَهُ جِبْرِيْلُ، فَأَتَى عَلَى قَوْمٍ يَزْرَعُوْنَ فِي يَوْمٍ وَ يَحْصُدُوْنَ فِي يَوْمٍ كُلَّمَا حَصَدُوْا عَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ: ((يَاجِبْرِيْلُ مَنْ هَؤُلَاءِ)) قَالَ: هَؤُلَاءِ الْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ، يُضَاعَفُ لَهُمُ الْحَسَنَةُ بِسَبْعِمِائَةِ

۱۰۰۵- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گھوڑا لایا گیا، اس کا ہر قدم حد نگاہ تک پہنچتا تھا۔ آپ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام (اکٹھے) چلتے گئے حتیٰ کہ ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جو ایک دن بوتے تھے اور دوسرے دن کاشت کرتے تھے، جب وہ کاشت کر لیتے تو فصل پہلے کی طرح دوبارہ ہو جاتی۔ آپ نے پوچھا "اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟" اس نے کہا یہ جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے ہیں، ان کی نیکیاں سات سو گنا کر دی گئی ہیں، جو کچھ

۱۰۰۲- سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی تضعیف الذکر فی سبیل اللہ تعالی۔

۱۰۰۳- مسند احمد ۴۳۸/۳۔

۱۰۰۴- معجم کبیر طبرانی ۷۸/۲، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۲/۵) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں نامعلوم راوی ہے۔

ضِعْفٍ وَمَا أَنْفَقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يَخْلِفُهُ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِي فَرْضِ الصَّلَاةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ طَرِيْقِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

انہوں نے خرچ کیا وہ دوبارہ آجاتا ہے۔اس کے بعد لمبی حدیث نماز کی فرضیت اور دیگر مسائل کے متعلق بیان کی۔(اسے بزار نے ربیع بن انس کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، وہ اسے ابوالعالیہ یا کسی اور راوی سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں)

١٠٠٦- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيْقِ زَبَّانَ عَنْ سَهْلٍ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۰۰۶- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اللہ کی راہ میں ہو اور ایک ہزار آیات تلاوت کرے اسے انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ لکھ دیا جاتا ہے۔“ (اسے حاکم نے زبان کی سند کے ساتھ سہل سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

ثَوَابُ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ عزوجل

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ [البقرہ:٢٠٧]

وَقَالَ تَعَالَى ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [بقرہ:٢١٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر اپنی جان بیچ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بندوں پر بہت مہربان ہے۔“

اور فرمایا ”(مسلمانو!) تم پر اللہ کے راستے میں لڑنا فرض کر دیا گیا ہے، وہ تمہیں ناگوار تو ہو گا مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں اچھی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تمہیں اچھی لگے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور (ان باتوں کو) اللہ ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔“

۱۰۰۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷۲/۱) میں کہا ہے کہ اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ لیکن ربیع بن انس نے کہا ہے کہ عن ابی العالیہ وغیرہ لہٰذا دوسرا راوی مجہول ہے۔ لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند بزار کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

۱۰۰۶- مستدرک حاکم ۸۷/۲، نیز ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [نساء : ٧٤]

اور فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرے پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے، ہم عنقریب اسے بڑا ثواب دیں گے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَّكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [التوبة : ٢٠-٢٢]

اور فرمایا "جو مسلمان لڑائی سے جی چرا کر (گھروں میں) بیٹھے رہتے ہیں (اور) وہ بے عذر ہیں اور جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے میں فضیلت بخشی ہے اور (گو) اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک وعدہ کیا ہے لیکن اجر عظیم کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں فضیلت بخشی ہے (یعنی) اللہ کی طرف سے درجات ہیں اور بخشش اور رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ اَلَّذِيْنَ ءَامَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَدًا وَاللهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ [نساء: ٩٥-٩٦]

اور فرمایا "جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرتے رہے (وہ) اللہ کے ہاں درجے میں بہت بڑے ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں، ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت اور اپنی خوشنودی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے انعام ہائے جاودانی ہیں (اور وہ) ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا صلہ (تیار) ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ إِنَّ اللهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْءَانِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهِ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾

اور فرمایا "اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں (اور اس کے) عوض ان کے لیے جنت (تیار کی) ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ تو مارتے بھی ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں، تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جسے پورا کرنا اس کے لیے ضروری ہے، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا کون ہے، تو جو سودا تم نے اس سے

[توبہ:۱۱۱]

کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے-"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ [حجرات:١٥]

اور فرمایا: "مومن تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے' پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے لڑے یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں-"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ﴾ [صف : ٤]

اور فرمایا: "جو لوگ اللہ کی راہ میں (ایسے طور پر) پیر جما کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں' وہ بے شک اللہ کے محبوب ہیں-"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ - وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [صف:١٠-١٣] الآيَاتُ فِي فَضْلِ الجهاد وثواب المجاهدين كثيرة جدًا.

اور فرمایا: "مومنو! میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دے (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے' وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات ہیں جو بہشت ہائے جاودانی میں تیار ہیں' داخل کرے گا- یہ بڑی کامیابی ہے اور ایک اور چیز جسے تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہو گی) اور عنقریب فتح (ہو گی) اور مومنوں کو اس کی خوشخبری سنا دو-" (ملاحظہ) جہاد کی فضیلت کے متعلق بہت سی آیات ہیں اور مجاہدین کا ثواب بہت ہی زیادہ ہے-

١٠٠٧- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللهِ وَ رَسُولِهِ)) قِيلَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ))

۱۰۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا-" عرض کیا گیا' اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد-"

۱۰۰۷- صحیح بخاری کتاب الحج باب فضل الحج المبرور' صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال۔

قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ((حَجٌّ مَبْرُوْرٌ))
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۰۰۸- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((الإِيْمَانُ بِاللهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ].

۱۰۰۹- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِي مَجْلِسٍ لَهُمْ فَقَالَ : ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلاً)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((رَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتَّى يَمُوْتَ أَوْ يُقْتَلَ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَلِيْهِ)) قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ:اِمْرِءٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيْمُ الصَّلاَةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُوْرَ النَّاسِ ((أَوَ أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟)) قُلْنَا:بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((الَّذِيْ يُسْأَلُ بِاللهِ وَلاَيُعْطَى)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

عرض کیا گیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا "حج مبرور-" (بخاری، مسلم)

۱۰۰۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اللہ کی راہ میں جہاد-" (بخاری، مسلم)

۱۰۰۹- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور فرمایا "کیا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بہتر مرتبے والے آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ضرور بتائیں- آپ نے فرمایا "یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کو پکڑ کر اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) لے جاتا ہے، پھر یا تو فوت ہو جاتا ہے یا شہید کر دیا جاتا ہے- کیا میں تمہیں اس کے بعد والا آدمی نہ بتاؤں؟" ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ضرور بتائیں- آپ نے فرمایا "یہ وہ شخص ہے جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہتا ہے، نماز کی پابندی کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے، کیا میں تمہیں بدترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟" ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ضرور بتائیں- آپ نے فرمایا "یہ وہ شخص ہے جس سے اللہ کا نام لے کر مانگا جائے اور کچھ نہ دے-" (ترمذی، نسائی، ابن حبان، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)

۱۰۰۷- صحیح بخاری کتاب الحج باب فضل الحج المبرور، صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال-

۱۰۰۸- صحیح بخاری کتاب العتق باب ای الرقاب افضل، صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال-

۱۰۰۹- سنن ترمذی کتاب فضائل الجہاد باب ماجاء ای الناس خیر، سنن نسائی کتاب الزکاۃ باب من یسال باللہ ولا یعطی بہ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۴۰۴-

۱۰۱۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخِدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكْمَلُ إِيْمَانًا؟ قَالَ: ((الَّذِي يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ)).

۱۰۱۰- حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کون سا آدمی سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کے ذریعے جہاد کرنے والا مومن-" اس نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا "وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دیتا ہے-" (بخاری' مسلم) حاکم کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا مومن ایمان میں زیادہ کامل ہے؟ آپ نے فرمایا "جو اپنی جان و مال کے ذریعے جہاد کرتا ہے-"

۱۰۱۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ الأَعْمَالِ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى إِيْمَانٌ لاَ شَكَّ فِيْهِ وَغَزْوٌ لاَ غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۰۱۱- انہی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل عمل ایسا ایمان ہے جس میں ذرا شک نہ ہو اور ایسا جہاد ہے جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور ہے-" (ابن حبان)

۱۰۱۲- وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۱۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ایک سو درجے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے' دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کا فاصلہ ہے-" (بخاری)

۱۰۱۳- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلاً

۱۰۱۳- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ کو رب' اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول تسلیم کرنے پر خوش ہو گیا اس کے لیے جنت لازمی ہو گئی-" ابو سعیدؓ کو یہ

۱۰۱۰- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب بیان افضل الناس مومن مجاهد' صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الجهاد والرباط' مستدرك حاكم ۷۱/۲- ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۱۰۱۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۵۹/۷-

۱۰۱۲- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب درجات المجاهدین فی سبیل الله-

وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا أَبُوْ سَعِيْدٍ! فَقَالَ: أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بات بہت پسند آئی اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ! اسے دوبارہ بیان فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوہرا لیا۔ پھر فرمایا "ایک اور عمل بھی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جنت میں بندے کو دو درجے بلند کر دے گا' ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان۔" ابو سعیدؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا "جہاد فی سبیل اللہ۔" (مسلم)

١٠١٤- وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا نَبِيَّ اللهِ حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((بَخٍ بَخٍ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَ إِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ الْخَيْرَ)) فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَتَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا حَتَّى تَمُوْتَ وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ يَا مُعَاذُ حَدَّثْتُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَ قِوَامِ هٰذَا الْأَمْرِ وَ ذِرْوَةِ السَّنَامِ)) فَقَالَ مُعَاذٌ بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ حَدِّثْنِي بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ رَأْسَ هٰذَا الْأَمْرِ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

۱۰۱۴- شہر بن حوشب نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی قسم تم نے بہت بڑی چیز کے متعلق پوچھا ہے' اللہ کی قسم تم نے بہت بڑی چیز کے متعلق پوچھا ہے' اللہ کی قسم تم نے بہت بڑی چیز کے متعلق پوچھا ہے' لیکن جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہو اس کے لیے یہ بالکل آسان ہے' پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "(وہ عمل یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے' نماز قائم کرے' زکاۃ ادا کرے اور اللہ اکیلے کی عبادت کرے۔ اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرے' حتیٰ کہ تجھے اسی حال میں موت آ جائے۔" پھر فرمایا "اے معاذ! اگر تو چاہے تو میں تجھے اس کام کی چوٹی' اس کا لب لباب اور اس کا آخری سرا بتا دیتا ہوں۔" معاذ نے کہا یارسول اللہ! کیوں نہیں آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ مجھے ضرور بتائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اس کام کی چوٹی یہ ہے کہ تو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

۱۱۳- صحیح مسلم کتاب الامارة باب بیان ماعده الله تعالی للمجاهد۔

وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِنَّ قِوَامَ هَذَا الأَمْرِ إِقَامُ الصَّلاَةِ وَ إِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَ إِنَّ ذِرْوَةَ السَّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يُقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَ يَشْهَدُوْا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ فَإِذَا فَعَلُوْا ذَلِكَ فَقَدْ اعْتَصَمُوْا وَعَصَمُوْا دِمَاءَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا شَحِبَ وَجْهٌ وَلاَ اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِي عَمَلٍ تُبْتَغَى بِهِ دَرَجَاتُ الآخِرَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ الْمَفْرُوْضَةِ كَجِهَادٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَلاَ ثَقُلَ مِيْزَانُ عَبْدٍ كَدَابَّةٍ تُنْفَقُ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ تَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ)) مُخْتَصَرٌ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَهَذَا لَفْظُهُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه بِاخْتِصَارٍ، وَلَيْسَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْهُمْ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ)) إِلَى آخِرِهِ.

(یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے) کی گواہی دے اور اس کام کا لب لباب نماز کی پابندی کرنا اور زکاۃ ادا کرنا ہے اور اس کا آخری سرا جہاد فی سبیل اللہ ہے' مجھے اس وقت تک لوگوں سے لڑتا رہنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ نماز قائم نہ کریں اور زکاۃ ادا نہ کریں اور لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ کی گواہی نہ دیں- جب وہ یہ کام کر لیں تو وہ خود بھی محفوظ ہو گئے اور انہوں نے اپنے جان و مال بھی مجھ سے محفوظ کر لیے بشرطیکہ ان اموال کا حق ادا کریں اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے-" (مزید براں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے' فرض نماز کے بعد آخرت کے درجات کی طلب کے لیے کوئی ایسا عمل نہیں ہے جس کے لیے کوئی چہرہ پیلا پڑا ہو یا کوئی قدم غبار آلود ہوا ہو- جتنا جہاد فی سبیل اللہ ہے اور کسی آدمی کا ترازو کسی عمل کے ذریعے اتنا بھاری نہیں ہوا جتنا اللہ کی راہ میں وقف کردہ چوپائے پر خرچ کرنے کے ذریعے' یا فی سبیل اللہ اس پر سواری بٹھانے کے لیے ہوا-" (یہ مختصر حدیث ہے اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور یہ الفاظ بھی اسی کے ہیں- ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ نے اسے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے ان میں سے کسی کے ہاں وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ سے آخر تک الفاظ نہیں ہیں-

۱۰۱۵- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

۱۰۱۵- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اسلام کی کوہان کی چوٹی جہاد فی

۱۰۱۴- مسند احمد ۵۲۳۱' سنن ترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فی حرمته الصلاۃ ' ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے- سنن کبری نسائی (تحفۃ الاشراف) ۸۳۹۹' سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب کف اللسان فی الفتن

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ذِرْوَةُ سَنَامِ الإِسْلاَمِ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ)).

سبیل اللہ ہے۔" (طبرانی)

١٠١٦- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ: ((إِيْمَانٌ لاَ شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لاَ غُلُوْلَ فِيْهِ وَ حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ: ((جَهْدُ الْمُقِلِّ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللهُ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: ((مَنْ أُهْرِيْقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ)) رواه أبو داود والنسائي.

۱۰۱۶- حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "ایسا ایمان جس میں ذرہ بھر شک نہ ہو اور ایسا جہاد جس میں غنیمت کے مال سے خیانت نہ ہو اور حج مبرور۔" عرض کیا گیا کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "تنگ دست کی خون پسینے کی کمائی کا صدقہ۔ عرض کیا گیا کون سی ہجرت سب سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا "(اس) شخص کی ہجرت افضل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دے۔" عرض کیا گیا کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "(اس) شخص کا جہاد سب سے افضل ہے جو مشرکوں کے ساتھ اپنی جان اور مال کے ذریعے جہاد کرے۔" عرض کیا گیا کون سی شہادت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "(اس) شخص کی شہادت افضل ہے جس کا خون بہا دیا گیا اور اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی گئیں۔" (ابوداود، نسائی)

١٠١٧- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((جَاهِدُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللهِ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُنْجِي اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۰۱۷- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرو، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ غم اور فکر سے نجات دیتا ہے۔" (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

١٠١٨- وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ

۱۰۱۸- حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے بیان

۱۰۱۵- معجم کبیر طبرانی ۲۶۶/۸۔
۱۰۱۶- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب ای الاعمال افضل، سنن نسائی کتاب الزکاۃ باب جهد المقل۔
۱۰۱۷- مسند احمد ۳۱۴/۵، مستدرک حاکم ۷۴/۲، ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا زَعِيمٌ - وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ - لِمَنْ آمَنَ بِي وَ أَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ ، وَبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَأَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبَيْتٍ فِي أَعْلَى غُرَفِ الْجَنَّةِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلاَ مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ حَيْثُ شَاءَ [أَنْ يَمُوتَ])) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ رَبَضَ الْجَنَّةِ بالضاد المعجمة محركا هو ماحولها.

کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور فرماں بردار بن گیا اور ہجرت کی' میں اس کے لیے جنت کے ماحول میں ایک گھر کا اور جنت کے وسط میں دوسرے گھر کا ذمہ دار ہوں اور جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور فرماں بردار بن گیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا' میں اس کے لیے ایک گھر کا جنت کے ماحول میں 'ایک گھر کا جنت کے وسط میں اور ایک کا جنت کے بلند و بالا خانوں میں ذمہ دار ہوں- جو شخص یہ کام کرلے اس نے بھلائی کی کوئی طلب گاہ نہیں چھوڑی اور برائی سے کوئی جائے پناہ نہیں چھوڑی وہ جہاں چاہے فوت ہو جائے-" (نسائی' ابن حبان)

١٠١٩- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَجَّةٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِيْنَ غَزْوَةً وغَزْوَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِيْنَ حَجَّةً)) يَقُولُ إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ حَجَّةَ الإِسْلاَمِ[1] فَغَزْوَةٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعِيْنَ حَجَّةً وَحَجَّةُ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِيْنَ غَزْوَةٍ - رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: كَثُرَ الْمُسْتَأْذِنُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَى الْحَجِّ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((غَزْوَةٌ لِمَنْ حَجَّ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِيْنَ حَجَّةً)).

١٠١٩- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک حج چالیس غزوات سے بہتر ہے اور ایک غزوہ چالیس حجوں سے بہتر ہے-" آپ کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی فریضہ حج ادا کر چکا ہو تو اس کا ایک غزوہ چالیس حجوں سے بہتر ہے اور ایک فرض حج چالیس غزوات سے بہتر ہے-(اسے بزار نے ثقہ راویوں والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ابوداؤد نے مراسیل میں مکحول سے روایت کیا ہے کہ غزوہ تبوک کے دن رسول اللہ ﷺ سے حج کی اجازت چاہنے والوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ نے فرمایا "جو شخص حج کر چکا ہے اس کا ایک غزوہ چالیس حجوں سے بہتر ہے-"

١٠٢٠- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

١٠٢٠- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

١٠١٨- سنن نسائی کتاب الجهاد باب مالمن اسلم وهاجر وجاهد' صحیح ابن حبان (الاحسان) ٦٧/٧-

١٠١٩- مسند بزار (کشف الاستار) ٢٥٨/٢ مراسیل ابو داؤد ص١٦-

(1) حجة الإسلام: حجة الفرض-

وَسَلَّمَ : ((حَجَّةٌ لِمَنْ لَمْ يَحُجَّ خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ وَ غَزْوَةٌ لِمَنْ قَدْ حَجَّ خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ حِجَجٍ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۰۲۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللهِ ؟ قَالَ: ((لَاتَسْتَطِيْعُونَهُ)) فَأَعَادُوْا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: ((لَا تَسْتَطِيْعُونَهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ [الْقَائِمِ] الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَهَذَا لَفْظُهُ وَلَفْظُ الْبُخَارِي :أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ، قَالَ: ((لَا أَجِدُهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَ تَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ)) قَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذَلِكَ ؟وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِي ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيْلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ

"جس نے حج نہ کیا ہو اس کا ایک حج دس غزوات سے بہتر ہے اور جو شخص حج کر چکا ہو اس کا ایک غزوہ دس حجوں سے بہتر ہے۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۰۲۱- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ! کون سا عمل جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا "تم اس عمل کی استطاعت نہیں رکھتے۔" انہوں نے دو یا تین دفعہ پھر پوچھا' آپ ہر مرتبہ یہی جواب دیتے "تم اس عمل کی استطاعت نہیں رکھتے۔" پھر فرمایا "جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کی مثال اس روزہ دار اور تلاوت قرآن کے ساتھ قیام کرنے والے کی طرح ہے جو روزہ اور نماز سے اس وقت تک نہ ہٹے جب تک جہاد فی سبیل اللہ کرنے والا واپس نہ آجائے)" (بخاری' مسلم اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں) بخاری کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ نے فرمایا "میں ایسا عمل نہیں پارہا۔" پھر فرمایا "کیا تم ایسے کر سکتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لیے جائے تم مسجد میں داخل ہو جاؤ اور قیام شروع کر دو' عاجز نہ آؤ اور روزے رکھتے جاؤ افطار نہ کرو۔" اس نے عرض کیا اتنی طاقت کون رکھتا ہے؟

نسائی کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ "جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کی مثال (اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ فی سبیل اللہ جہاد کون کرتا ہے) روزہ دار' شب زندہ دار'

۱۰۲۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۱/۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی کبیر اور شعیب نے کہا ہے کہ یہ ثقہ مامون ہے جب کہ باقی محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر اور اوسط میں نہیں ملی۔

۱۰۲۱- صحیح بخاری ٦/٦' کتاب الجهاد' باب أفضل الناس مؤمن مجاهد۔ صحیح مسلم ۱٤٩٨/٣' کتاب الإمارة' باب فضل الشهادة فی سبیل الله تعالیٰ۔ سنن عن نسائی ١٧/٦' کتاب الجهاد' باب ما تکفل الله عزوجل لمن یجاهد فی سبیله۔

السَّاجِدِ)).

خشوع کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرنے والے کی طرح ہے۔"

۱۰۲۲- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ [فِي سَبِيْلِ اللهِ] كَمَثَلِ الصَّائِمِ نَهَارَهُ الْقَائِمِ لَيْلَهُ حَتَّى يَرْجِعَ مَتَى يَرْجِعَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُ إِسْنَادِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

۱۰۲۲- حضرت نعمان بن بشیرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو مجاہد کے واپس آنے تک دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا رہے۔" (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۰۲۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّ امْرَأَتَهُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ انْطَلَقَ زَوْجِي غَازِيًا وَكُنْتُ أَقْتَدِي بِصَلَاتِهِ إِذَا صَلَّى وَ بِفِعْلِهِ كُلِّهِ فَأَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُبَلِّغُنِي عَمَلَهُ حَتَّى يَرْجِعَ ، قَالَ لَهَا: ((تَسْتَطِيعِينَ أَنْ تَقُومِي وَلَاتَقْعُدِي، وَتَصُومِي وَلَا تُفْطِرِي وَتَذْكُرِي اللهَ تَعَالَى وَلَا تَفْتُرِي حَتَّى يَرْجِعَ)) قَالَتْ: مَا أُطِيقُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ طُوِّقْتِيهِ مَا بَلَغْتِ الْعُشُورَ مِنْ عَمَلِهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيْقِ رُشْدِيْنَ وَهُوَ ثِقَةٌ ، وَحَدِيْثُهُ حَسَنٌ فِي الرَّقَائِقِ وَ الْمتابعات: ((الْعُشُوْرُ)) جمع عشر .

۱۰۲۳- حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ اس کی بیوی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میرا خاوند جہاد کے لیے چلا گیا ہے' جب وہ نماز پڑھتا تھا میں اس کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی اور ہر عمل میں اسے نمونہ بناتی تھی۔ آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو اس کے واپس آنے تک مجھے اس کے عمل تک پہنچا دے۔ آپ نے فرمایا "کیا تم ایسے کر سکتی ہو کہ اس کی واپسی تک قیام کرتی جاؤ اور بیٹھنے کا نام نہ لو' روزہ رکھتی جاؤ اور افطار نہ کرو' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہو اور سستی نہ کرو۔" اس نے کہا یارسول اللہ! میں اتنی طاقت تو نہیں رکھتی۔ آپ نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر تجھے اتنی طاقت بھی دے دی جائے پھر بھی تم اس کے عمل کے دسویں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔" (اسے احمد نے رشدین کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور وہ ثقہ راوی ہے' اس کی حدیث رقائق اور متابعات میں حسن سمجھی جاتی ہے)

۱۰۲۴- وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولَ

۱۰۲۴- حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے دشمن کے سامنے صف آراء حالت میں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت

۱۰۲۲- مسند احمد ۲۷۲/٤۔

۱۰۲۳- مسند احمد ۴۳۹/۳۔

اللهِ ﷺ ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ. فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

جفن السيف هو قرابُهُ.

کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔" ایک پراگندہ حال آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا اے ابو موسیٰ! کیا تم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنی ہے؟ ابو موسیٰ نے کہا ہاں۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آگیا اور کہنے لگا میں تمہیں سلام کہتا ہوں۔ پھر اس نے اپنی تلوار کی میان کو توڑ کر پھینک دیا اور تلوار لے کر دشمن کی طرف چل دیا اور اس قدر لڑا کہ شہید ہو گیا۔" (مسلم)

١٠٢٥- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ)) قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ: يَا رَسُولَ اللهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: بَخٍ بَخٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ)) قَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: ((فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا)) فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتَّى آكُلَ تَمَرَاتِي هٰذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ، فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ((الْقَرَنُ))

١٠٢٥- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلتے گئے حتیٰ کہ مشرکوں سے پہلے بدر میں پہنچ گئے۔ جب مشرک آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس جنت (کو حاصل کرنے) کے لیے کھڑے ہو جاؤ جس کا عرض آسمان و زمین (کے برابر) ہے۔" عمیر بن حمام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسی جنت بھی ہے جس کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں۔" اس نے کہا واہ! واہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم نے یہ واہ واہ کیوں کہا؟" اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے یہ صرف اس امید سے کہا ہے کہ میں اس جنت والوں میں سے ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا "تو یقیناً اس جنت والوں میں سے ہے۔" اس نے تھیلے سے کچھ کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانا شروع کر دیا۔ پھر کہنے لگا اگر میں ان کھجوروں کو کھانے تک زندہ رہوں پھر تو یہ زندگی بہت لمبی ہے۔ اس نے باقی ماندہ کھجوروں کو پھینکا اور جنگ شروع کر دی' حتیٰ کہ

١٠٢٤- صحيح مسلم كتاب الامارة باب ثبوت الجنة للشهيد۔

١٠٢٥- ايضاً

بفتح القاف و الراء هو جعبة النشاب.

۱۰۲۶- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:- يَعْنِي- ((يَقُولُ اللهُ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِيْ هُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۲۷- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ وَمَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ: قوله ((يُعَزِّرُهُ)) أي يعينه و ينصره [و يعظمه].

۱۰۲۸- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ حَرَّمَ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ النَّارَ)).

شہید ہو گیا۔(مسلم)

۱۰۲۶- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے راستے میں جہاد کرنے والے کا ضامن ہوں' اگر میں اس کی روح قبض کروں گا تو اسے جنت کا وارث بناؤں گا اور اگر اسے واپس بھیجوں گا تو اجر و ثواب یا مال غنیمت دے کر واپس کروں گا۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

۱۰۲۷- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی کفالت میں ہوتا ہے اور جو بیمار ہو جائے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی کفالت میں ہوتا ہے اور جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے یا مسجد سے واپس آتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی کفالت میں ہوتا ہے اور جو شخص کسی حاکم کے پاس اسے اللہ تعالیٰ کے احکام سے ڈرانے کے لیے جاتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتا ہے۔اسی طرح جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے اور کسی انسان کو تکلیف نہیں پہنچاتا وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتا ہے۔" (ابن خزیمہ' ابن حبان)

۱۰۲۸- حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں اونٹنی کو دو دفعہ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر جنگ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ حرام کر دیتا ہے۔" (احمد)

۱۰۲۶- سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل الجهاد۔

۱۰۲۷- صحیح ابن خزیمہ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۹۵/۱۔

۱۰۲۸- مسند احمد ۳۸۷/٤۔

ثواب قيام الرجل في الصف في سبيل الله

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴾. [صف: ٤]

١٠٢٩ - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ الرَّجُلِ سِتِّيْنَ سَنَةً)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

١٠٣٠ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ، وَلَنْ أَفْعَلَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِيْنَ عَامًا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ يُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

جہاد کی صف میں کھڑا ہونے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو لوگ اللہ کی راہ میں (ایسے طور پر) پرے جما کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں' وہ بے شک محبوب کردگار ہیں۔"

۱۰۲۹۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی کا جہاد کی صف میں کھڑا ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۰۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک صحابی کسی گھاٹی کے پاس سے گزرا' اس میں میٹھے پانی کا چشمہ تھا' وہ اسے بہت پسند آیا۔ اس نے کہا کیوں نہ میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اس گھاٹی میں رہنا شروع کر دوں لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیے بغیر کبھی ایسے نہیں کروں گا۔ اس نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا "یہ کام نہ کر' تم میں سے کسی شخص کا جہاد کے لیے کھڑا ہونا گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کر دے۔ اللہ کی راہ میں لڑو' جو شخص دو دفعہ اونٹنی دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر جہاد کرتا ہے اس کے لیے جنت لازمی ہو جاتی ہے۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن کہا ہے۔ حاکم نے بھی ذکر کیا ہے اور کہا

۱۰۲۹۔ مستدرك حاكم ٢٦٨ - ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۰۳۰۔ سنن ترمذی کتاب الجهاد باب ماجاء فی فضل الغدو والرواح' مستدرك حاكم ٢٦٨۔ ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.
((الْفُوَاقُ)) هو ما بين الحلبتين، وقيل هو ما بين الشخبين.

۱۰۳۱- وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّهُ كَانَ فِي الرِّبَاطِ فَفَزِعُوْا إِلَى السَّاحِلِ ، ثُمَّ قِيْلَ: لاَ بَأْسَ، فَانْصَرَفَ النَّاسُ ، وَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقِفٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ : مَا يُوْقِفُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)
فواق دو دفعہ او نٹنی دوہنے کے درمیانی وقفہ کو کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ دو دفعہ دھار نکالنے کے درمیانی وقفہ کو فواق کہتے ہیں۔

۱۰۳۱- حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ جہاد کے پہرے پر تھے کہ لوگ گھبرا کر ساحل کی طرف چل نکلے - پھر اعلان ہوا کہ کوئی خطرہ نہیں اور لوگ واپس آگئے جب کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے رہے' ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابوہریرہ! تم کیوں کھڑے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جہاد فی سبیل اللہ کے دوران ایک گھڑی کھڑا ہونا حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کے قیام سے بہتر ہے-" (ابن حبان)

ثواب الدعاء عند التقاء الصفوف

دشمن سے مقابلے کے وقت دعا کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهِ قَالُوْا رَبَّنَا افْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ فَهَزَمُوْهُمْ بِإِذْنِ اللهِ﴾ [بقره : ۲۵۰-۲۵۱]

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلاَّ أَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ إِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ فَآتَاهُمُ اللهُ ثَوَابَ

اللہ رب العزت نے فرمایا: "اور جب وہ لوگ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلے میں آئے تو انہوں نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر کے دروازے کھول دے اور ہمیں (لڑائی میں) ثابت قدم رکھ اور (لشکر) کفار پر فتح یاب کر' تو طالوت کی فوج نے اللہ کے حکم سے انہیں ہزیمت دی-"

اور فرمایا: "اس حالت میں ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار! ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما' تو اللہ

۱۰۳۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۶۱/۷۔

الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾.

[آل عمران: ٣٦-٣٧]

تعالیٰ نے انہیں دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بہت اچھا بدلہ (دے گا) اور اللہ تعالیٰ نیکوں کو پسند فرماتا ہے۔"

١٠٣٢- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيْهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَقَلَّمَا تُرَدُّ عَلَى دَاعٍ دَعْوَتُهُ: عِنْدَ حُضُوْرِ النِّدَاءِ وَالصَّفِّ فِي سَبِيْلِ اللهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَفِي رِوَايَةٍ ((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ)) أَوْ قَالَ: ((مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحِمُ بَعْضٌ بَعْضًا)) وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ حِبَّانَ ((سَاعَتَانِ لَا تُرَدُّ عَلَى دَاعٍ دَعْوَتُهُ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلَاةُ وَفِي الصَّفِّ فِي سَبِيْلِ اللهِ)): ((يَلْحَمُ)) بالحاء المهملة أي ينشب بعضهم ببعض في القتال.

۱۰۳۲- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا کرنے والے کی دعا کم ہی مسترد ہوتی ہے' اذان کے وقت اور جہاد کی صف بندی کے وقت۔" (ابوداؤد' ابن خزیمہ' ابن حبان)

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ دو دعائیں مسترد نہیں ہوتیں' فرمایا "اذان کے وقت اور جنگ کے وقت جب کشت و خون ہو رہا ہو' دعا مسترد نہیں ہوتی۔" ابن حبان کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ "دو وقتوں میں کسی بھی دعا کرنے والے کی دعا مسترد نہیں ہوتی' جب نماز کے لیے تکبیر ہو رہی ہو اور (جب آدمی) جہاد کی صف میں (کھڑا ہو)۔"

ثَوَابُ مَنْ جُرِحَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

اللہ کی راہ میں زخمی ہونے کا ثواب

١٠٣٣- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَ أَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ قَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِي سَبِيْلِ

۱۰۳۳- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ہاں دو قطروں اور قدموں کے دو نشانوں سے بڑھ کر کوئی چیز پسندیدہ نہیں ہے۔ اللہ کے خوف کے باعث آنسو کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں بہنے والے خون کا قطرہ۔ رہے قدموں

۱۰۳۲- سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب الدعاء عند اللقاء' صحیح ابن خزیمه ۲۱۹/۱' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱۰/۳۔

۱۰۳۳- سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل المرابط۔

اللهِ ، وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

کے دو نشان تو ایک نشان وہ ہے جو جہاد کے دوران لگے اور دوسرا اللہ تعالیٰ کے کسی فرض کی ادائیگی میں-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۰۳۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِهِ لاَ يُخْرِجُهُ إِلاَّ جِهَادٌ فِي سَبِيْلِيْ وَإِيْمَانٌ بِيْ وَ تَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ فَهُوَ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَنْزِلِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللهِ إِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَ رِيْحُهُ رِيْحُ مِسْكٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلاَفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لاَ أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَ لاَ يَجِدُوْنَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّي، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ أَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ : ((الْكَلْمُ)) بفتح الكاف وإسكان اللام هو الجرح.

۱۰۳۴- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اس کی راہ میں نکلا' جہاد فی سبیل اللہ اور مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کے علاوہ کوئی اور چیز اسے نہ لے جا رہی ہو' میں ضامن ہوں کہ یا تو اسے جنت میں داخل کروں گا یا اس گھر میں واپس لاؤں گا جس سے وہ گیا اور وہ اجر و ثواب یا مال غنیمت حاصل کرنے والا ہو گا- اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے' اللہ کی راہ میں ہونے والا زخم قیامت کے دن اسی حالت میں آئے گا جس حالت میں وہ پہلے دن تھا- اس کا رنگ خون جیسا ہو گا اور خوشبو کستوری کی طرح ہو گی- اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اگر میں مسلمانوں کے لیے گراں نہ سمجھتا تو میں جہاد کے لیے جانے والے کسی بھی لشکر سے کبھی پیچھے نہ رہتا، لیکن میرے پاس اتنی وسعت نہیں کہ میں انہیں مسلح کروں اور نہ ہی ان کے پاس اتنی وسعت ہے- حالاں کہ مجھ سے پیچھے رہنا ان پر گراں گزرتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں، پھر جہاد کروں پھر شہید ہو جاؤں، پھر جہاد کروں پھر شہید ہو جاؤں-" (مسلم)

۱۰۳۵- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ

۱۰۳۵- انہی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ

۱۰۳۴- صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله۔

۱۰۳۵- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب من یخرج فی سبیل الله عزوجل ،صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله۔

اللهِ إِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ كَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَ الرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ)) و في رواية ((كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَ الْعَرْفُ عَرْفُ مِسْكٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: ((الْعَرْفُ)) بفتح العين و إسكان الراء هو الرائحة.

میں زخمی ہونے والا جب قیامت کے روز آئے گا تو اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہو گا، اس کا رنگ خون جیسا ہو گا اور خوشبو کستوری کی طرح۔" ایک دوسری روایت میں ہے کہ "اللہ کی راہ میں آنے والا ہر زخم قیامت کے دن اپنی اصلی حالت میں ہو گا، اس سے خون بہہ رہا ہو گا، رنگ خون جیسا ہو گا اور خوشبو کستوری جیسی۔" (بخاری، مسلم)

١٠٣٦ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ جَاءَ يَومَ الْقِيَامَةِ رِيحُهُ كَرِيحِ الْمِسْكِ وَ لَوْنُهُ لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ عَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ مُخْلِصًا أَعْطَاهُ اللهُ أَجْرَ شَهِيدٍ وَ إِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

۱۰۳۶- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو گیا وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کی خوشبو کستوری کی طرح اور رنگ زعفران کی طرح ہو گا، اس پر شہداء کی مہر ہو گی۔ جو شخص خلوص نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرتا ہے اگرچہ وہ بستر مرگ پر فوت ہو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا ثواب دے دیتا ہے۔" (ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

١٠٣٧ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَ رِيحُهَا الْمِسْكُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ

۱۰۳۷- انہی معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو مسلمان اللہ کی راہ میں اونٹنی کو دو دفعہ دوہنے کے درمیانی وقفے کے برابر جہاد کرتا ہے اس کے لیے جنت لازمی ہو جاتی ہے اور جسے اللہ کی راہ میں زخم یا چوٹ آ جائے وہ قیامت کے روز تازہ ترین حالت میں آئے گی۔ اس کا رنگ زعفران کی طرح اور خوشبو کستوری کی طرح ہو گی۔" (ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)۔ قبل ازیں پیدل

۱۰۳۶- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷۵/۵، مستدرك حاكم ۷۷/۲، ذہبی نے کہا ہے یہ منقطع ہے۔

۱۰۳۷- سنن ابوداود کتاب الجهاد باب في من سئل الله تعالى الشهادة، سنن ترمذی۔ کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل من یکلم فی سبیل الله، سنن نسائی' کتاب الجهاد باب ثواب من قاتل فی سبيل الله فواق ناقة' سنن ابن ماجه' کتاب الجهاد باب القتال فی سبیل الله سبحانه و تعالی۔

مَاجَه. وَتَقَدَّمَ فِي ثَوَابِ الْمَشْيِ حَدِيْثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَفِيْهِ ((وَمَنْ جُرِحَ جِرَاحَةً فِي سَبِيْلِ اللهِ خُتِمَ لَهُ بِخَاتَمِ الشُّهَدَاءِ لَهُ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَوْنُهَا مِثْلُ لَوْنِ الزَّعْفَرَانِ وَرِيْحُهَا مِثْلُ الْمِسْكِ يَعْرِفُهُ بِهَا الْأَوَّلُوْنَ وَ الْآخِرُوْنَ يَقُوْلُوْنَ فُلاَنٌ عَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ)).

چلنے کے ثواب کے بیان میں ابودرداءؓ کی حدیث میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ "جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو گیا اس پر شہداء کی مہر ہو گی اور قیامت کے دن اسے نور عطا ہو گا' اس (کے زخم) کا رنگ زعفران کی طرح اور خوشبو کستوری جیسی ہو گی۔ اسے اول تا آخر سب لوگ پہچان لیں گے اور کہیں گے فلاں شخص پر شہداء کی مہر ہے۔"

ثَوَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا

کافر کو قتل کرنے کا ثواب

۱۰۳۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَ لَفْظُهُ قَالَ: ((لاَ يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ الْمُسْلِمُ وَقَارَبَ ، وَ لاَ يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ دُخَانُ جَهَنَّمَ ، وَلاَ يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيْمَانُ وَ الشُّحُّ)) وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ نَحْوَ الْحَاكِمِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ [فيه]: ((الْإِيْمَانُ وَالْحَسَدُ)).

۱۰۳۸- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کافر اور اس کا قاتل دوزخ میں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔" (مسلم) حاکم نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ "دو آدمی دوزخ میں اس طور سے اکٹھے نہیں ہو سکتے کہ ایک دوسرے کے لیے ضرر رسانی کا سبب ہوں، وہ مسلمان جس نے کافر کو قتل کیا، پھر میانہ روی سے زندگی بسر کی اور اسی طرح ایک آدمی کے پیٹ میں اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں دونوں اکٹھے نہیں ہوں گے اور نہ ہی کسی مومن کے دل میں ایمان اور کینہ اکٹھے ہوتے ہیں۔" نسائی نے اس روایت کو حاکم کی طرح ذکر کیا ہے، البتہ اس نے کہا ہے کہ "ایمان اور حسد کسی مومن کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔"

ثَوَابُ الشَّهِيْدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ [تعالى]

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کا ثواب

قَالَ تَعَالَى : ﴿ وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں ان کے متعلق یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں

۱۰۳۸- صحيح مسلم ۱۵۰۵/۳ كتاب الامارة باب من قتل كافرا ثم سدد ، مستدرك حاكم ۷۲/۲ ، ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ سنن نسائی كتاب الجهاد باب فضل من عمل فی سبیل الله۔

لاَ تَشْعُرُوْنَ﴾ [بقرہ :١٥٤]
وَقَالَ تَعَالَی : ﴿ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا ءَاتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَ أَنَّ اللّٰهَ لاَ يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾
[آل عمران : ١٦٩-١٧٠]

(وہ مردہ نہیں) بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے-"
اور فرمایا: "جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے انہیں مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں) بلکہ وہ پروردگار کے ہاں زندہ ہیں، جو کچھ انہیں رزق مل رہا ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے' اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کے متعلق وہ خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) انہیں بھی نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے، وہ اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا-"

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَأُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أُوْذُوْا فِي سَبِيْلِي وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾[آل عمران:١٩٥]

اور فرمایا: "تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور شہید ہوئے، میں ان کے گناہ ختم کر دوں گا اور انہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں- یہ اللہ کی طرف سے صلہ ہے اور اللہ کے ہاں اچھا صلہ ہے-"

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ بَالَهُمْ وَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴾. [سورہ محمد: ٤-٦]

اور فرمایا: "جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے، وہ ان کے عملوں کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا (بلکہ) انہیں سیدھے راستے پر چلائے گا اور ان کی حالت درست کرے گا اور انہیں جنت میں جس سے انہیں شناسا کر رکھا ہے، داخل فرمائے گا-"

١٠٣٩- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ فَصَعَدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلاَنِيْ دَاراً هِيَ أَحْسَنُ وَ أَفْضَلُ لَمْ

۱۰۳۹- حضرت سمرہ بن جندب ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور مجھے ایک درخت پر چڑھا لے گئے- پھر مجھے ایک گھر میں داخل کیا جو انتہائی خوبصورت اور عمدہ تھا- میں نے اس سے

۱۰۳۹- بخاری کتاب الانبیاء باب قولہ تعالی ﴿واتخذ اللہ ابراهیم خلیلا﴾

أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالاَ لِي: أَمَّا هٰذِهِ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي حَدِيْثٍ.

خوبصورت گھر کبھی نہیں دیکھا- دونوں نے مجھے کہا یہ شہداء کا گھر ہے-" (اسے بخاری نے ایک لمبی حدیث میں ذکر کیا ہے)

۱۰٤۰– وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ: ((أَنْ يُعْقَرَ جَوَادُكَ وَ يُهْرَاقَ دَمُكَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۰۴۰- حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "(افضل جہاد یہ ہے) کہ تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کٹ جائیں اور تیرا خون بہہ جائے-" (ابن حبان)

۱۰٤۱– وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنِ الأَجْوَدِ الأَجْوَدُ اللهُ الأَجْوَدُ وَ أَنَا أَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ وَ أَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ وَ رَجُلٌ جَادَ بِنَفْسِهِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يُقْتَلَ)).

۱۰۴۱- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمہیں بہتر سے بہتر فرد کے متعلق نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر ہے اور میں اولاد آدم میں سے بہتر ہوں اور میرے بعد وہ آدمی بہتر ہے جس نے علم سیکھا، پھر اسے پھیلایا، وہ اکیلا ہی قیامت کے دن ایک امت کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا اور وہ آدمی جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان کی سخاوت کر دی حتیٰ کہ شہید ہو گیا-" (ابویعلی)

۱۰٤۲– وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ إِلاَّ الشَّهِيْدَ ؟ قَالَ: ((كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَأْسِهِ فِتْنَةً)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۰۴۲- راشد بن سعد نے نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ سب اہل ایمان قبر کے فتنے سے دوچار ہوتے ہیں، لیکن شہید نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا "اس کے سر پر تلواروں کی چمک کا فتنہ ہی کافی ہے-" (نسائی)

۱۰٤۳– وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى الصَّلاَةِ وَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فَقَالَ حِيْنَ انْتَهٰى إِلَى الصَّفِّ : اللّٰهُمَّ آتِنِي

۱۰۴۳- عامر بن سعد نے اپنے باپ (حضرت سعدؓ) سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، اس نے صف میں پہنچ کر کہا اے اللہ! مجھے اپنے نیک بندوں کو

۱۰۴۰- ابن حبان (الاحسان) ۷۴/۷-

۱۰۴۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۶۶/۱) میں کہا ہے اسے ابویعلی نے روایت کیا اور اس میں سوید بن عبدالعزیز متروک الحدیث ہیں ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں مجھے (محقق کو) یہ نہیں ملی-

۱۰۴۲- سنن نسائی ۹۹/٤ کتاب الجنائز باب الشهيد-

أَفْضَلَ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ. فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا)) قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((إِذًا يُعْقَرَ جَوَادُكَ وَ تُسْتَشْهَدَ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

عطا کی جانے والی چیزوں میں سے افضل چیز عنایت فرما- جب نبی کریم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے فرمایا "ابھی ابھی کس نے بات کی تھی؟" اس آدمی نے کہا یارسول اللہ! میں نے- آپ نے فرمایا "جب تیرے گھوڑے کے پاؤں کٹ جائیں گے اور تو شہید ہو گا-" (بزار، ابن حبان، حاکم، نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۰۴۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلاَّ كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۴۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شہید کو قتل کیے جانے کی اتنی تکلیف محسوس ہوتی ہے جتنی تمہیں چیونٹی کے کاٹنے سے-" (نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

www.KitaboSunnat.com

۱۰۴۵- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ الشَّهِيْدَ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ [إِلَى] الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۰۴۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں جانے والا کوئی بھی شخص دنیا میں واپس آنا پسند نہیں کرے گا اگرچہ اسے روئے زمین کا پورا مال و متاع بھی دے دیا جائے، البتہ شہید اپنی عزت و اکرام کے پیش نظر یہ خواہش کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس چلا جائے اور دس دفعہ شہید ہو-" اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "چونکہ وہ شہادت کا مقام و مرتبہ دیکھ چکا ہوتا ہے-" (بخاری، مسلم)

۱۰۴۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۸۱/۲، ابن حبان (الاحسان) ۷۵/۷۔ مستدرک حاکم ۲۰۷/۱۔ انہوں نے کہا کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر ہے لیکن انہوں نے اسے نکالا نہیں-ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی-

۱۰۴۴- سنن نسائی کتاب الجهاد باب مایجد شهید من الالم ، سنن ابن ماجه کتاب الجهاد باب فضل الشهادة فی سبیل الله، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۸۲/۷، سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل المرابط، ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے-

۱۰۴۵- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب الحورالعین و صفتهن، مسلم کتاب الامارة باب فضل الشهادة فی سبیل الله تعالی-

١٠٤٦- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ خَيْرُ مَنْزِلٍ، فَيَقُولُ: سَلْ وَتَمَنَّه، فَيَقُولُ: وَ مَا أَسْأَلُكَ وَأَتَمَنَّى؟ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِيْ إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِي سَبِيْلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

١٠٤٦- انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اہل جنت میں سے ایک آدمی کو لایا جائے گا- اللہ تعالیٰ اسے کہے گا اے آدم کے بیٹے! تجھے اپنا گھر کیسا محسوس ہوا؟ وہ کہے گا اے میرے پروردگار! بہترین گھر ہے- اللہ تعالیٰ فرمائے گا مانگ اور جو خواہش کرنی ہے کر- وہ کہے گا میں تجھ سے کیا مانگوں اور کس چیز کی خواہش کروں؟ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے دنیا میں واپس بھیج تاکہ میں تیرے راستے میں دس دفعہ قتل کیا جاؤں- کیونکہ اسے شہادت کی برتری نظر آرہی ہوگی-" (نسائی، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

١٠٤٧- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي حَدِيْثٍ.

١٠٤٧- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں' پھر جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں' پھر جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں-" (بخاری' مسلم)

١٠٤٨- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَالْإِيْمَانَ بِاللهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيْلِ اللهِ تُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

١٠٤٨- حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر صحابہ کرام کو خطاب کے دوران ذکر کیا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا سب اعمال سے افضل ہے- ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ ختم ہو جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ

١٠٤٦- سنن نسائی کتاب الجهاد باب مایتمنی اهل الجنة- مستدرك حاكم ٧٥/٢، ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

١٠٤٧- صحیح بخاری کتاب الایمان باب الجهاد من الایمان، صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله-

١٠٤٨- صحیح مسلم کتاب الامارة باب من قتل فی سبیل الله کفرت خطایاه-

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ أَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَيْفَ قُلْتَ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ وَ أَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلاَّ الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِيْ ذَلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

تو اس حال میں اللہ کی راہ میں شہید ہو کہ تو صبر کرنے والا ہو، ثواب کی نیت کرنے والا ہو، سینہ تان کر لڑ رہا ہو، پیٹھ دکھا کر بھاگ نہ رہا ہو-" اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم نے کیسے کہا تھا؟" اس نے عرض کیا آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ ختم ہو جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہاں، بشرطیکہ تو اس حال میں اللہ کی راہ میں شہید ہو کہ تو صبر کرنے والا ہو، ثواب کی نیت کرنے والا ہو، سینہ تان کر لڑ رہا ہو، پیٹھ دکھا کر بھاگ نہ رہا ہو، البتہ قرض (معاف نہیں ہو گا کیونکہ جبرائیلؑ نے مجھے یہی کہا ہے-" (مسلم)

١٠٤٩- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلاَّ الدَّيْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۰۴۹- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ بخش دیا جاتا ہے-" (مسلم)

١٠٥٠- وَعَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ قَالَ: ((أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ)) فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ((عَمِلَ قَلِيْلاً وَأُجِرَ كَثِيْرًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۵۰- حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس اسلحہ سے لیس ہو کر ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لڑوں یا اسلام لاؤں؟ آپؐ نے فرمایا "پہلے اسلام لاؤ، پھر لڑنا-" وہ اسلام لے آیا- پھر اس نے لڑنا شروع کر دیا اور شہید ہو گیا- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس نے عمل تھوڑا کیا ہے، لیکن اسے اجر زیادہ مل گیا ہے-" (بخاری)

١٠٥١- وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ:

۱۰۵۱- حضرت شداد بن الھادؓ سے مروی ہے کہ ایک بدوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا- وہ آپؐ پر ایمان لے آیا اور آپؐ کی اتباع کرتا رہا- پھر کہنے لگا میں آپؐ کی معیت میں ہجرت کرنا چاہتا ہوں- نبی

۱۰۴۹- ایضاً-

۱۰۵۰- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب عمل صالح قبل القتال-

أُهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزَاةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَ، وَقَسَمَ لَهُ، فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ [قَالُوْا قَسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَاهَذَا؟ قَالَ: **((قَسْمٌ قَسَمْتُهُ لَكَ))** قَالَ: مَا عَلَى هَذَا اتَّبَعْتُكَ وَ لَكِنْ اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى هاهنا - وَ أَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ - بِسَهْمٍ فَأَمُوْتَ فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: **((إِنْ تَصْدُقِ اللهَ يَصْدُقْكَ))** فَلَبِثُوا قَلِيْلاً، ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((أَهُوَ هُوَ))** قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: **((صَدَقَ اللهَ فَصَدَقَهُ))** ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلاَتِهِ **((اَللّٰهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى ذَلِكَ))** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

کریم ﷺ نے اپنے کسی صحابی کو اس کے متعلق خصوصی نصیحت کر دی- جب غزوات ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے پاس غنیمت کا مال آیا آپؐ نے اسے تقسیم کر دیا اور اس کا حصہ بھی رکھا، البتہ اس کا حصہ کسی صحابی کے حوالے کر دیا، کیونکہ وہ خود پہرے پر رہتا تھا- جب وہ آیا اور صحابہ نے اس کا حصہ اس کے سپرد کیا تو اس نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ (غنیمت میں سے) تیرا حصہ ہے' نبی کریم ﷺ نے یہ حصہ تیرے لیے رکھا تھا- اس نے اسے پکڑا اور لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور کہنے لگا یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "یہ حصہ میں نے تمہارے لیے رکھا تھا-" اس نے کہا میں نے یہ لینے کے لیے آپ کی اتباع نہیں کی تھی، میں نے تو آپ کی اتباع اس لیے کی تھی کہ مجھے یہاں تیر لگے، اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا اور میں مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں- آپؐ نے فرمایا "اگر تو سچا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے سچا کر دکھائے گا-" تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ صحابہ کرام دشمن سے جنگ کے لیے کھڑے ہو گئے- اسے نبی کریم ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا، جہاں اس نے اشارہ کیا تھا وہاں اسے ایک تیر لگا تھا- نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کیا یہ وہی ہے؟" (راوی) نے کہا ہاں- آپؐ نے فرمایا "اس نے اللہ سے سچا وعدہ کیا تھا اور اللہ نے اسے سچا ثابت کر دیا-" پھر نبی کریم ﷺ نے خود اپنے جبے کا کفن بنا کر اسے پہنایا- پھر اس کی نماز جنازہ پڑھائی- جو دعا آپ نے جہراً فرمائی اس میں یہ الفاظ بھی تھے- "اے اللہ! تیرا یہ بندہ تیری راہ میں مہاجر بن کر آیا تھا اب شہید ہو گیا ہے' میں اس کا گواہ ہوں-" (نسائی)

۱۰۵۱- سنن نسائی کتاب الجنائز باب الصلاة على الشهداء

۱۰۵۲- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ، وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيْحَهَا دُوْنَ أُحُدٍ، قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ، قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَ ثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَ قَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ، فَقَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نَرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ [الاحزاب: ۲۳] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۰۵۲- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میرا چچا انس بن النضر جنگ بدر میں نہ آسکا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کی مشرکوں سے پہلی ہی جنگ میں شرکت نہ کر سکا، اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکوں سے جنگ کا موقع دیا تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتا ہوں- جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگ نکلے تو اس نے کہا اے اللہ میں ان لوگوں یعنی صحابہ کرام کی کارروائی پر تیرے سامنے معذرت خواہ ہوں اور ان مشرکوں کی کارروائی سے بری الذمہ ہوں- پھر وہ آگے بڑھا اور سامنے سے حضرت سعد بن معاذؓ آرہے تھے- کہنے لگا اے معاذ! نضر کے رب کی قسم (یہ ہے) جنت- میں اس کی خوشبو احد کے پیچھے سے محسوس کر رہا ہوں- حضرت سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ! جو کچھ اس نے کیا وہ میں نہیں کر سکتا تھا- حضرت انسؓ کہتے ہیں ہم نے دیکھا تو اسے تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسی سے زیادہ نشان تھے- ہم نے دیکھا تو وہ شہید ہو چکا تھا اور مشرکوں نے اس کا ایک ایک عضو کاٹ دیا تھا- اسے کوئی نہ پہچان سکا، البتہ اس کی بہن نے اس کی انگلیوں کے پوروں کے ذریعے اسے پہچانا- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام اس آیت کے بارے میں سمجھا کرتے تھے کہ یہ اس کے متعلق اور اس سے ملتے جلتے مومنوں کے متعلق نازل ہوئی ہے ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ یعنی "کچھ مرد وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچ کر دکھایا-" (بخاری، مسلم)

۱۰۵۳- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ

۱۰۵۳- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں نے جعفر بن

۱۰۵۲- صحیح بخاری کتاب الجہاد باب قولہ تعالی من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ،
صحیح مسلم میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ نہیں مل سکی-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((رَأَيْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَلَكًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ ذَا جَنَاحَيْنِ يَطِيْرُ بِهِمَا حَيْثُ شَاءَ مُضَرَّجَةً قَوَادِمُهُ بِالدِّمَاءِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. [قلت] : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ أَمَّرَ زيد بن حارثة وقال: ((إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فجعفرُ و إن قُتل جعفرُ فابنُ رَوَاحَةَ)) فَأَخَذَ الراية زيد [رضي الله عنه] فَأُصِيْبَ، ثم أخذها جعفر رضي الله عنه بيده اليمنىَ فقطعت، أخذها بيده اليسرى فقطعت، ثم استشهد رضي الله عنه. قال ابن عمر : فالتمسنا جعفرًا فوجدناه من القتلى، ووجدنا فيما أقبل من جسده بضعاً و تسعين من طعنة و رمية ، فجزاه الله أن جعله من الأحياء المرزوقين عنده كبقية الشهداء، وزاده أن أبدله بِيَدَيْهِ جناحين يطير بهما حيث شاء و يأكل من ثمار الجنة ما شاء ، فمن أجل ذلك سمي الطيار، وكان عبد الله بن عمر إذا حيا عبد الله بن جعفر، قال: السلام عليك يابن ذي الجناحين.

ابوطالب کو فرشتے کی شکل میں جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا ہے- اس کے دو پر ہیں جن کے ذریعے وہ جہاں چاہتا ہے اڑ کر چلا جاتا ہے اور اس کے پروں کے اگلے حصے خون آلود ہیں-" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ملاحظہ: نبی کریم ﷺ نے غزوہ موتہ میں حکم دیا تھا کہ "اگر زید شہید ہو جائے تو (جھنڈا) جعفر پکڑ لے گا اور جعفر شہید ہو جائے تو ابن رواحہ-" زیدؓ نے جھنڈا پکڑا ہوا تھا، وہ شہید ہو گئے تو ان کے بعد جعفرؓ نے جھنڈا دائیں ہاتھ میں پکڑ لیا، جب دایاں ہاتھ کٹ گیا تو اسے بائیں ہاتھ میں لے لیا، پھر وہ بھی کٹ گیا اور حضرت جعفرؓ شہید ہو گئے- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے حضرت جعفرؓ کو تلاش کیا تو وہ ہمیں مقتولین میں سے ملے اور ان کے جسم پر سامنے کی طرف سے نوے سے زیادہ تلوار اور تیر کی ضربیں لگی تھیں- اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ صلہ دیا کہ انہیں اپنے ہاں رزق کھانے والے باقی شہداء میں شامل کر دیا- مزید برآں انہیں دو ہاتھوں کے عوض دو پر دے دیئے جن کے ذریعے سے وہ جہاں چاہتے ہیں اڑ کر چلے جاتے ہیں اور جنت کا جو بھی پھل وہ چاہتے ہیں کھا لیتے ہیں- اسی بنا پر انہیں "طیار" کہا جاتا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے وقت کہا کرتے تھے السلام علیک یا ابن ذی الجناحین یعنی اے دو پر والے کے بیٹے! تجھے سلام-

١٠٥٤- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ

۱۰۵۴- حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے عبداللہ!

۱۰۵۳- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۷۳/۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمر بن ہارون راوی ضعیف ہے اور اس کی توثیق بھی کی گئی ہے اور باقی سب راوی ثقہ ہیں-

اللهِ ﷺ: ((هَنِيئًا لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ أَبُوكَ يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي السَّمَاءِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

تجھے مبارک ہو، تمہارا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑ رہا ہے۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۰۵۵- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ مُثِّلَ بِهِ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمِي، فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيلَ: ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ: ((لِمَ تَبْكِي أَوْ فَلَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۰۵۵- حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا، اس کے اعضا کٹے ہوئے تھے، اسے آپؐ کے سامنے رکھ دیا گیا، میں اس کے چہرے سے کپڑا ہٹانے کے لیے گیا تو لوگوں نے منع کر دیا- آپ نے ایک چیخنے والی عورت کی آواز سنی اور کہا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے- آپ نے فرمایا "رو کیوں رہی ہے؟ یا فرمایا روؤ مت، کیونکہ فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے ہیں-" (بخاری، مسلم)

۱۰۵۶- وَعَنْهُ [قَالَ]: لَمَّا أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي أَبَاهُ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا جَابِرُ أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللهُ لِأَبِيكَ)) قُلْتُ بَلَى، قَالَ: ((مَا كَلَّمَ اللهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ كَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ، قَالَ: يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً، قَالَ: إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي ﴿أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ﴾ [القصص: ٣٩]

۱۰۵۶- انہی جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ احد کے دن جب ان کے باپ حضرت عبداللہؓ شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے جابر! کیا میں تجھے یہ نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو کیا کہا ہے-" میں نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے جس سے بھی بات کی ہے پردے کے پیچھے سے کی ہے، لیکن تیرے باپ سے اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ بات کی ہے اور فرمایا اے عبداللہ! مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا (عبداللہ نے) کہا اے میرے پروردگار! تو مجھے زندگی دے میں تیری خاطر دوبارہ

۱۰۵۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۷۳/۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں ملی-

۱۰۵۵- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب ظل الملائكة على الشهيد، صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة فضائل عبدالله بن عمرو بن حرام-

۱۰۵۶- سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورة آل عمران، سنن ابن ماجه كتاب الجهاد باب فضل الشهادة فی سبیل الله ۹۳۶/۲ مستدرك حاكم ۱۱۹/۲، ذہبی نے کہا ہے ابو حماد الفضل بن صدقہ کو نسائی نے متروک کہا ہے-

قَالَ : يَا رَبِّ فَأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِي فَأَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [آل عمران: ١٦٩] الآيَةَ كُلَّهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

شہید ہو جاؤں- اللہ تعالیٰ نے فرمایا بات یہ ہے کہ میری طرف سے پہلے سے فیصلہ ہو چکا ہے ﴿أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لاَ يُرْجَعُوْنَ﴾ وہ اس (زمین) کی طرف واپس نہیں ہوں گے- عبداللہ نے عرض کیا اے میرے رب! میرا معاملہ میرے پیچھے آنے والوں تک پہنچا دے- اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ یعنی "تو ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں' مردہ مت خیال کرو' بلکہ وہ تو اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور وہ رزق کھاتے ہیں" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے- ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے، نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

١٠٥٧- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ، وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَلاَ تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ بِالْبُكَاءِ، فَقَالَ: ((يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَ إِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الأَعْلَى)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۵۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حارثہ بن سراقہ کی ماں ام ربیع بنت براء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ مجھے حارثہ کی کوئی بات نہیں سناتے، وہ بدر کے دن شہید ہو چکا تھا' اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر اس کے علاوہ کوئی معاملہ ہے تو میں اچھی طرح رولوں- آپ نے فرمایا "اے حارثہ کی ماں جنت میں کئی جنتیں ہیں اور تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں پہنچ گیا ہے-" (بخاری)

١٠٥٨- وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أُنَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالاً يُعَلِّمُوْنَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيْهِمْ خَالِي

۱۰۵۸- (حضرت انسؓ) نے ہی بیان کیا ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے ساتھ کچھ ایسے آدمی بھیجیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں- آپ نے ان کی طرف انصار کے ستر آدمی بھیج دیئے، انہیں قراء کے نام سے یاد کیا جاتا

۱۰۵۷- صحیح بخاری کتاب المغازی باب من شهد بدرا۔

۱۰۵۸- صحیح بخاری کتاب الجهاد باب العون بالعدو، صحیح مسلم کتاب الامارة باب ثبوت الجنة للشهید۔

حَرَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ وَ يَتَدَارَسُوْنَهُ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ ، وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُوْنَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ يَحْتَطِبُوْنَ ، فَيَبِيْعُوْنَهُ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَ الْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوْا الْمَكَانَ فَقَالُوا : اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَ رَضِيْتَ عَنَّا. قَالَ: وَ أَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَ إِنَّهُمْ قَالُوا: **اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَ رَضِيْتَ عَنَّا**)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

www.KitaboSunnat.com

۱۰۵۹- وَعَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿**وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ**﴾ [آل عمران: ۱٦۹] فَقَالَ: أَمَّا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((**أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ**

تھا- ان میں میرا ماموں حرام بھی تھا- یہ (لوگ) قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے، رات کے وقت ایک دوسرے کو سنا کر سیکھتے تھے اور دن کے وقت پانی لا کر مسجد میں رکھ دیتے اور ایندھن جمع کیا کرتے تھے جسے بیچ کر اہل صفہ اور غریبوں کے لیے کھانا خریدتے تھے- نبی کریم ﷺ نے انہیں ان کی طرف بھیج دیا، لیکن انہوں نے (راستے ہی میں) ان کے درپے ہو کر منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے انہیں شہید کر دیا- قراء نے کہا اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی ﷺ کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھ سے ملے، ہم تجھ سے راضی ہو گئے، تو ہم سے راضی ہو گیا- انسؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حرام یعنی انسؓ کے ماموں پر پیچھے سے حملہ کر دیا اور اسے اتنے زور سے تیر مارا کہ جسم سے پار نکل گیا- حرام نے کہا رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا- نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تمہارے بھائی شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی ﷺ کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہماری آپ سے ملاقات ہوئی تھی، ہم آپ سے راضی ہیں اور آپ ہم سے راضی ہیں-" (بخاری، مسلم)

۱۰۵۹- حضرت مسروقؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا: "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے انہیں مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں) بلکہ پروردگار کے ہاں زندہ ہیں (اور) انہیں رزق مل رہا ہے-" انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا- آپ نے فرمایا "ان کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہیں، عرش کے ساتھ ان کے لیے فانوس لٹک رہے ہیں، وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر

۱۰۵۹- صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب بیان ان ارواح الشھداء فی الجنۃ -

مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا: أَيُّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَمْ يُتْرَكُوْا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا قَالُوْا: يَا رَبِّ نُرِيْدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى فَلَمَّا رَأٰى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کرتی رہتی ہیں اور پھر ان فانوسوں میں آجاتی ہیں- پروردگار ان کی طرف جھانک کر کہتا ہے کیا تمہیں کوئی چیز چاہیے؟ وہ کہتے ہیں ہمیں اور کیا چاہیے، ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ تین مرتبہ ان سے یہ بات پوچھتا ہے- جب وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ہر صورت کچھ نہ کچھ مانگنا ہو گا تو وہ کہتے ہیں اے پروردگار! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں واپس بھیج دی جائیں تاکہ ہم تیری راہ میں ایک بار پھر شہید ہوں اور اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ان کی کوئی خواہش باقی نہیں رہی تو انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا جاتا ہے-" (مسلم)

١٠٦٠- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ((تَعْلُقُ)) بضم اللام أي ترعى من أعالي شجر الجنة.

۱۰۶۰- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہیں اور جنت کے پھلوں یا درختوں کی چوٹیوں سے کھا رہی ہیں-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

١٠٦١- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا أُصِيْبَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَ تَأْوِي إِلَى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَأْكَلِهِمْ وَ مَشْرَبِهِمْ قَالُوْا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ

۱۰۶۱- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں سبز پرندوں کے اندر رکھ دیں وہ جنت کے دریاؤں سے سیراب ہوتے ہیں اور اس کے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے نیچے لٹکے ہوئے سنہری فانوسوں میں بسیرا کرتے ہیں- جب انہیں کھانے اور پینے کی خوشگواری کا احساس ہوا تو انہوں نے کہا ہمارے بھائیوں کو ہماری طرف سے یہ

۱۰۶۰- سنن ترمذی کتاب فضل الجهاد باب ماجاء في ثواب الشهداء۔

۱۰۶۱- سنن ابوداؤد ۱۵/۳، کتاب الجهاد باب فضل الشهادة۔ حاکم المستدرک ۸۸/۲، وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي۔

نُرْزَقُ لِئَلاَّ يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلاَ يَنْكُلُوْا عَنِ الْحَرْبِ، فَقَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنا أُبَلِّغُهُمْ عَنكُمْ فَأَنزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا﴾ الآيَة)) رَوَاهُ أَبُودَاوُد وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ: قوله ((يَنكُلُوْا)) أي يجبنوا ويمتنعوا عن الجهاد.

پیغام کون پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں تاکہ نہ وہ جہاد سے اعراض کریں اور نہ جنگ سے پہلو تہی- اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہارا پیغام پہنچا دیتا ہوں اور یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا﴾ یعنی "اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو مردہ مت خیال کرو" (ابوداؤد، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

١٠٦٢- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((عَجِبَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَانهَزَمَ يَعْنِي أَصْحَابُهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيْقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلاَئِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ حَتَّى أُهْرِيْقَ دَمُهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۰۶۲- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اس آدمی پر تعجب کرتا ہے جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا- جب اس کے ساتھی شکست خوردہ ہوگئے اور اسے اپنے اوپر پڑنے والا بوجھ معلوم ہوا تو اس نے دوبارہ جہاد شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو میرے پاس موجود انعامات کی محبت و رغبت کے باعث وہ دوبارہ آیا حتیٰ کہ اس نے جام شہادت نوش کر لیا-" (احمد، ابوداؤد، ابن حبان)

١٠٦٣- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَقَفَ الْعِبَادُ لِلْحِسَابِ جَاءَ قَوْمٌ وَاضِعِي سُيُوفِهِمْ عَلَى رِقَابِهِمْ تَقْطُرُ دَمًا فَازْدَحَمُوْا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ: مَنْ هَؤُلاَءِ قِيْلَ: الشُّهَدَاءُ كَانُوْا أَحْيَاءً مَرْزُوْقِيْنَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۰۶۳- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب بندے حساب کے لیے کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ خون آلود گردنوں پر تلواریں رکھ کر آئیں گے اور جنت کے دروازے پر بھیڑ کر دیں گے- پوچھا جائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملے گا کہ یہ شہید ہیں' یہ زندہ تھے اور کھاتے پیتے تھے-" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٠٦٤- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

۱۰۶۴- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۰۶۲- مسند احمد ۴۱۶/۱- سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی الرجل يشترى نفسه، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۱۴/۱-

۱۰۶۳- معجم اوسط طبرانی ۱۶/۳-

((الشُّهَدَاءُ عَلَى بَارِقِ نَهْرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِي قُبَّةٍ خَضْرَاءَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''شہداء جنت کے دروازے کے سامنے صاف و شفاف تیز رو نہر پر سبز گنبد میں رہتے ہیں' صبح شام انہیں جنت سے رزق ملتا ہے-'' (احمد، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

١٠٦٥ – وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الشَّهِيْدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۰۶۵- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''ایک شہید اپنے خاندان کے ستر آدمیوں کی سفارش کرے گا-'' (ابوداود، ابن حبان)

١٠٦٦ – وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حديثٍ قَبْلَهُ وَ مَتْنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعَ خِصَالٍ : أَنْ يُغْفَرَ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ ، وَ يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ يُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيْمَانِ، وَ يُجَارَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ يَأْمَنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَ يُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ؛ اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا، وَ يُزَوَّجُ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ)).

۱۰۶۶- حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سات خصوصی انعامات ہیں، اسے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی بخش دیا جاتا ہے، وہ جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے' اسے ایمان کا لباس زیب تن کرلیا جاتا ہے' اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے' وہ فزع اکبر (قیامت کے لرزہ) سے محفوظ رہے گا' اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا وَ مَا فِيهَا سے بہتر ہے، حورعین میں سے بہتر بیویوں کے ساتھ اس کی شادی کی جائے گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے حق میں اس کی سفارش قبول ہو گی-'' (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٠٦٧ – وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

۱۰۶۷- حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۰۶۴- مسند احمد ٢٦٦/١- صحيح ابن حبان (الاحسان) ٨٣/٧، مستدرك حاكم ٧٤/٢، ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۱۰۶۵- سنن ابوداؤد كتاب الجهاد باب فى الشهيد يشفع، صحيح ابن حبان (الاحسان) ٨٤/٧-

۱۰۶۶- مسند احمد ١٣١/٤-

۱۰۶۷- سنن ابن ماجه كتاب الجهاد باب فضل الشهادة فى سبيل الله ، سنن ترمذى كتاب فضائل الجهاد باب فى ثواب الشهيد-

اللهِ ﷺ: ((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ، وَ يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ يَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ، وَ يُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا، وَ يُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ: ((الدُّفْعَةُ)) بضم الدال و بالعين المهملة هي الدفعة من دم أو غيره.

"اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لیے چھ خصوصی انعامات ہیں خون کے پہلے ہی بہاؤ کے ساتھ اسے بخش دیا جاتا ہے، وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، وہ فزع اکبر (قیامت کے لرزہ) سے محفوظ رہے گا، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا وَ مَا فِيْهَا سے بہتر ہے' حور عین میں سے بہتر بیویوں کے ساتھ اس کی شادی ہو گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے حق میں اس کی سفارش قبول ہو گی۔" (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

١٠٦٨- وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِمَالِهِ وَ نَفْسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى يُقْتَلَ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ، فِي جَنَّةِ اللهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ إِلَّا بِفَضْلِ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ. وَ رَجُلٌ فَرَقَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا، جَاهَدَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتَّى لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَتِلْكَ مُمَصْمَصَةٌ مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَ خَطَايَاهُ، إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَ أُدْخِلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ فَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ وَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ وَبَعْضُهَا أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ، وَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ فِي

۱۰۶۸- حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شہید تین قسم کے ہیں۔ایک وہ مرد مومن ہے جس نے راہ حق میں اپنی جان ومال کو پیش کر دیا اور دشمن کے سامنے آکر لڑتا رہا حتی کہ شہید ہو گیا، یہ آزمائش کردہ شہید ہے، یہ اللہ کی جنت میں عرش کے سائے کے نیچے ہو گا، نبیوں کو اس پر صرف نبوت کے درجے کی بنا پر برتری حاصل ہو گی۔ دوسرا شخص وہ ہے جو اپنے گناہوں اور لغزشوں پر تلملایا اور اس نے اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان کے ذریعے سے جہاد کیا اور دشمن کے ساتھ شہید ہونے تک لڑتا رہا، اس کی شہادت گناہوں کا کفارہ ہے، یہ اس کے گناہ اور لغزشیں مٹا دے گی' یقیناً تلوار گناہوں کو اچھی طرح مٹا دیتی ہے۔ وہ جس دروازے سے چاہے گا اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات اور وہ ایک دوسرے سے متفاوت ہیں۔ تیسرا شخص وہ

۱۰۶۸- مسند احمد ۱۸۵/٤، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۸۵/۷۔

سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَلِكَ فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ: قَوْلُهُ ((فَرِقٌ)) بكسر الراء أي جزع و خاف. ((وَالْمُمْتَحَنُ)) بفتح الحاء هُوَ الَّذِيْ شرح الله صدره ومنه قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿أُولَئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَ أَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ أي شرحها ووسعها. ((وَالْمُمَصْمِصَةُ)) بصادين مهملتين وبضم الميم الأولى وفتح الميم الثانية وكسر الثالثة هي المكفرة للذنوب المحصة لها .

منافق ہے جس نے اپنے مال و جان کے ذریعے جہاد کیا، دشمن کے ساتھ شہید ہونے تک اللہ کی راہ میں لڑتا رہا- یہ دوزخ میں جائے گا کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی-" (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے- نیز ابن حبان نے بھی اسے بیان کیا ہے)

١٠٦٩- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا)) وَ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ - فَلَا أَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ- قَالَ : ((وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِّنَ الْجُبْنِ، أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ. وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ. وَ رَجُلٌ

١٠٦٩- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "شہید چار قسم کے ہیں، ایک وہ پختہ ایمان والا مرد مومن جس نے دشمن کا مقابلہ کیا، اللہ کا (وعدہ) سچ ثابت کرتے ہوئے شہید ہو گیا، یہ وہ شخص ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ اس طرح نظریں لگائے ہوئے ہوں گے-" آپ نے اپنا سر اتنا بلند کیا کہ ٹوپی نیچے گر گئی (راوی کہتا ہے) مجھے یہ معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی مراد ہے یا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی- آپ نے فرمایا "دوسرا شخص وہ پختہ ایمان والا مرد مومن ہے جس نے دشمن کا اس طرح سامنا کیا گویا اس کی جلد پر بزدلی کی وجہ سے کانٹے لگے ہوں، اسے نامعلوم سمت سے آنے والا تیر لگا اور جان لیوا ثابت ہوا- یہ دوسرے درجے میں ہے- (تیسرا) وہ مومن

١٠٦٩- بیہقی کی الاداب' المدخل اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی- سنن ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل الشهداء عندالله-

مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ: ((الطَّلْحُ)) شجر ذُو شوك، ((وَالْجُبْنُ)) هو الخوف و عدم الإقدام. وقوله ((سَهْمٌ غَرْبٌ)) أي لاَ يُدْرَى من رمى به؟ ولا من أين جاء؟ ولهم في إعرابه وجوه: منهم من يضيف سهم الى غرب، ومنهم من يجعل غرب صفة لهم، ثم منهم من ينصب الغين والراء جميعًا في كليهما و منهم من يسكن الراء و الله اعلم.

مرد ہے جس نے نیک عمل بھی کیے اور برے بھی- اس نے دشمن کا مقابلہ کیا اور اللہ کا وعدہ سچ ثابت کرتے ہوئے شہید ہو گیا- یہ تیسرے درجے میں ہے (چوتھا) وہ مومن مرد جس نے (گناہ کرتے کرتے) اپنی ذات پر ظلم کیا (پھر) دشمن کا مقابلہ کیا اور اللہ کا وعدہ سچ ثابت کرتے ہوئے شہید ہو گیا- یہ چوتھے درجے میں ہے-" (بیہقی، ترمذی نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۱۰۷۰- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ وَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: ((الشُّهَدَاءُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ لاَ يُرِيْدُ أَنْ يُقَاتِلَ وَ لاَ يُقْتَلَ يُكَثِّرُ سَوَادَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ كُلُّهَا وَ أُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يُؤْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَحَلَّتْ عَلَيْهِ حُلَّةُ الْكَرَامَةِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَالْخُلْدِ. وَالثَّانِي خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ مُحْتَسِبًا يُرِيْدُ أَنْ يَقْتُلَ وَلاَ يُقْتَلَ فَإِنْ

۱۰۷۰- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "شہداء تین قسم کے ہیں ایک وہ جو اپنا مال و جان لے کر اللہ کی راہ میں لڑنے یا شہید ہونے کے لیے نہیں بلکہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لیے نکلا، یہ شخص اگر فوت ہو گیا یا شہید کر دیا گیا تو اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے، یہ عذاب قبر سے بچ جائے گا اور فزع اکبر (قیامت کی ہولناکی) سے بھی محفوظ رہے گا اس کی شادی حور عین کے ساتھ ہو گی اسے بزرگی کا لبادہ پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار اور ہمیشگی کا تاج رکھا جائے گا- دوسرا وہ ہے جو اپنا مال و جان لے کر ثواب کی نیت سے گیا، اس کا ارادہ (کافر) کو مارنا تھا نہ کہ خود شہید ہونا- اگر یہ فوت ہو گیا یا شہید ہو گیا تو یہ

۱۰۷۰- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۸۴/۲، بیہقی کی آداب، مدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں ملی- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۹۲/۵) میں کہا ہے کہ اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اپنے شیخ محمد بن معاویہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے، اگر وہ نیشاپوری ہے تو وہ متروک ہے، علاوہ ازیں اس میں مسلم بن خالد زنجی راوی بھی ضعیف ہے اور اس کی توثیق بھی کی گئی ہے-

مَاتَ أَوْ قُتِلَ كَانَتْ رُكْبَتُهُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُقْتَدِرٍ. وَالثَّالِثُ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ مُحْتَسِبًا يُرِيْدُ أَنْ يَقْتُلَ وَ يُقْتَلَ فَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَاهِرًا سَيْفَهُ وَاضِعَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَ النَّاسُ جَاثُوْنَ عَلَى الرُّكَبِ يَقُوْلُ : أَلاَ أَفْسِحُوْا لَنَا قَدْ بَذَلْنَا دِمَاءَنَا وَ أَمْوَالَنَا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى)) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ خَلِيْلِ الرَّحْمَنِ أَوْ لِنَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَزَحَلَ لَهُمْ عَنِ الطَّرِيْقِ لِمَا يَرَى مِنْ وَاجِبِ حَقِّهِمْ، حَتَّى يَأْتُوْنَ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا يَنْظُرُوْنَ كَيْفَ يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ وَلاَ يَجِدُوْنَ غَمَّ الْمَوْتِ وَ لاَ يَغْتَمُّوْنَ فِي الْبَرْزَخِ وَ لاَ تُفْزِعُهُمُ الصَّيْحَةُ وَلاَ يَهُمُّهُمُ الْحِسَابُ وَلاَ الْمِيْزَانُ وَلاَ الصِّرَاطُ يَنْظُرُوْنَ كَيْفَ يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ لاَ يَسْأَلُوْنَ شَيْئًا إِلاَّ أُعْطُوْا وَلاَ يَشْفَعُوْنَ فِي شَيْءٍ إِلاَّ شُفِّعُوْا فِيْهِ وَ يُعْطَوْنَ مِنَ الْجَنَّةِ مَا أَحَبُّوْا وَ يَتَبَوَّؤُوْنَ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ أَحَبُّوْا)) قوله: ((زَحَلَ)) بالزاي و الحاء المهملة محركا معناه تأخر و تنحى.

حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے قافلے کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے جو سب سے بڑا مقتدر بادشاہ ہے جائے صدق میں جاگزیں ہوگا- تیسرا شخص وہ ہے جو ثواب کی نیت سے اپنا مال وجان لے کر گیا، خود بھی شہادت کی تمنا رکھتا ہے اور کافر کو بھی موت کے گھاٹ اتارنا چاہتا ہے- یہ اگر مر گیا یا شہید ہوگیا تو قیامت کے دن اپنی تلوار کندھے پر رکھ کر لہراتے ہوئے آئے گا جب کہ تمام لوگ گھٹنے ٹیک کر بیٹھے ہوں گے- یہ کہے گا ہمیں راستہ دو، ہم نے اپنا مال وجان اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں لگادیا-" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ آدمی اگر حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام یا کسی اور نبی کو کہے تو وہ اس کی خاطر اس کا حق پیش نظر رکھتے ہوئے راستے سے ہٹ جائیں گے، حتیٰ کہ وہ نور کے منبروں پر آجائیں گے جو عرش کے نیچے لگے ہوں گے اور وہ ان پر بیٹھ کر دیکھیں گے کہ لوگوں کے مابین کیسے فیصلے ہوتے ہیں، نہ انہیں موت کی تکلیف ہوتی ہے اور نہ برزخ کی پریشانی، نہ انہیں (قیامت برپا کرنے والی) چیخ گھبراہٹ زدہ کرے گی اور نہ حساب وکتاب فکر مند کرے گا اور نہ میزان اور پل صراط' لوگوں کا حساب ہوتا دیکھتے رہیں گے، جو مانگیں گے وہی انہیں ملے گا، جس چیز کے لیے سفارش کریں گے ان کی سفارش قبول ہوگی' جنت میں سے من پسند چیزیں انہیں ملیں گی اور جہاں چاہیں گے جنت میں بسیرا کریں گے-" (بزار' بیہقی)

١٠٧١- وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَجَرَةَ - قَالَ: وَكَانَ يَزِيْدُ ابْنُ شَجَرَةَ مِمَّنْ يُصَدِّقُ قَوْلَهُ فِعْلُهُ - خَطَبَنَا،

۱۰۷۱- حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یزید بن شجرہ جو قول وفعل میں سچے تھے نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا اے لوگو! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ

فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ مَا أَحْسَنَ نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ تَرَى مِنْ بَيْنِ أَخْضَرَ وَ أَحْمَرَ وَ أَصْفَرَ وَفِي الرِّحَالِ مَا فِيهَا وَكَانَ يَقُولُ: إِذَا صَفَّ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ وَ صَفُّوا لِلْقِتَالِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ. وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَ زُيِّنَ الْحُورُ الْعِينُ وَأُطْلِقْنَ فَإِذَا أَقْبَلَ الرَّجُلُ قُلْنَ: اللَّهُمَّ انْصُرْهُ وَ إِذَا أَدْبَرَ احْتَجَبْنَ مِنْهُ وَقُلْنَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ فَانْهَكُوا وُجُوهَ الْقَوْمِ، فِدًى لَكُمْ أَبِيْ وَ أُمِّيْ، وَ لَا تُخْزُوا الْحُورَ الْعِينَ، فَإِنَّ أَوَّلَ قَطْرَةٍ تَنْضَحُ مِنْ دَمِهِ تُكَفِّرُ عَنْهُ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلَهُ وَ تَنْزِلُ إِلَيْهِ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ تَمْسَحَانِ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ وَ تَقُولَانِ قَدْ أَنَا لَكَ وَ يَقُولُ قَدْ أَنَا لَكُمْ ثُمَّ يُكْسَى مِائَةَ حُلَّةٍ لَيْسَ مِنْ نَسِيجِ بَنِيْ آدَمَ وَلَكِنْ مِنْ نَبْتِ الْجَنَّةِ لَوْ وُضِعْنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ لَوَسِعْنَ، وَكَانَ يَقُولُ: نُبِّئْتُ أَنَّ السُّيُوفَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ مَوْقُوفًا، وَ رَوَاهُ [الْبَزَّارُ] غَيْرُهُ مَرْفُوعًا بِاخْتِصَارٍ.

کے انعامات کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ نے کتنے اچھے انعامات سے تمہیں نوازا ہے- وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب لوگ نماز اور جہاد کے لیے صف بندی کرتے ہیں تو آسمان اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، حورعین کو مزین کر دیا جاتا اور آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے، جب آدمی آگے بڑھتا ہے تو وہ کہتی ہیں اے اللہ! اس کی مدد کر اور جب وہ پیچھے ہٹتا ہے تو وہ اوٹ میں ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں اے اللہ! اسے بخش دے- لہٰذا تم دشمن کا منہ توڑ جواب دو، تم پر میرے باپ قربان ہوں حورعین کو دکھ نہ دو، آدمی کے خون کا بہنے والا پہلا قطرہ اس کے ہر کردہ گناہ کو مٹا دیتا ہے اور حورعین میں سے دو بیویاں اس کے لیے اترتی ہیں، اس کے چہرے سے مٹی پونچھنے لگ جاتی ہیں اور کہتی ہیں ہم تیرے لیے ہیں اور وہ کہتا ہے میں تمہارے لیے ہوں پھر اسے ایک سو جوڑے پہنا دیئے جاتے ہیں وہ بنو آدم کی روئی سے نہیں بلکہ جنت کے پودوں سے تیار کردہ ہوتے ہیں- اگر انہیں دو انگلیوں پر رکھا جائے تو رکھے جا سکتے ہیں- وہ یہ بھی کہتے تھے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ تلواریں جنت کی چابیاں ہیں- (اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ بطور موقوف ذکر کیا ہے اور بزار اور دوسرے محدثین نے اسے اختصار کے ساتھ بطور مرفوع ذکر کیا ہے)

۱۰۷۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ الشَّهِيدُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ حَتَّى تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ كَأَنَّهُمَا ظِئْرَانِ أَظَلَّتَا

۱۰۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس شہید کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا "زمین پر شہید کا خون خشک ہونے سے پہلے اس کی دو بیویاں اس کی طرف

۱۰۷۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۹۴/۵) میں کہا ہے اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے، ایک سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں، مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۸۲/۲-

فِصِيلَيْهِمَا فِي بَرَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ وَ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه عَنْ شَهْرٍ عَنْهُ: و ((الْبَرَاحُ)) بفتح الباء هي الارض المتسعة لا زرع فيها ولا شجر: و ((الظِّئْرُ)) بظاء معجمة بعدها همزة ساكنة هي المرضع. و ((الْفَصِيلُ)) ولد الناقة إلى أن يفصل عن أمه.

یوں دوڑ کر آتی ہیں گویا دو دایا کسی کھلے میدان میں دودھ پینے والے بچوں پر سایہ کرنا چاہتی ہوں- ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایسا لباس ہوتا ہے جو دنیا وَ مَا فِيهَا سے بہتر ہے-" (اسے ابن ماجہ نے شہر کے حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے)

۱۰۷۳- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً أَسْوَدَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْوَدُ مُنْتِنُ الرِّيحِ قَبِيحُ الْوَجْهِ لَا مَالَ لِي فَإِنْ أَنَا قَاتَلْتُ هَؤُلَاءِ حَتَّى أُقْتَلَ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ : ((فِي الْجَنَّةِ)) فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((قَدْ بَيَّضَ اللهُ وَجْهَكَ وَطَيَّبَ رِيحَكَ وَ أَكْثَرَ مَالَكَ)) وَقَالَ: لِهَذَا أَوْ لِغَيْرِهِ ((لَقَدْ رَأَيْتُ زَوْجَتَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ نَازَعَتْهُ جُبَّةً لَهُ مِنْ صُوفٍ تَدْخُلُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ جُبَّتِهِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ. قلت: واسم هذا الأسود الذي أتى النبي صلى الله عليه وسلم جعَال ذكره الحافظ أبو موسى الأصفهاني في الصحابة و روى في

۱۰۷۳- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا رنگ سیاہ ہے' جسم بدبودار ہے، چہرہ بدنما ہے، میرے پاس کوئی مال و دولت نہیں، اگر میں ان (مشرکوں) سے جنگ کرتا ہوا مارا جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا "جنت میں-" اس نے لڑنا شروع کر دیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا- نبیؐ اس کے پاس پہنچے اور فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تیرا چہرہ سفید کر دیا ہے' تیرا جسم خوشبودار بنا دیا ہے اور تجھے کثیر مال و دولت سے نوازا ہے-" آپ نے اسی کے متعلق یا کسی اور کے متعلق یہ بھی فرمایا "میں نے حور عین میں سے اس کی بیوی کو دیکھا کہ اس نے اس کا اونی جبہ کھینچا اور اس میں گھسنے لگی-" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے) (ملاحظہ) اس سیاہ فام کا نام جعال ہے- حافظ ابو موسیٰ اصفہانی نے صحابہ میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے یہ حدیث اسی طرح ابن عمرؓ کے حوالے سے ذکر کی ہے اور

۱۰۷۲- سنن ابن ماجه كتاب الجهاد باب فضل الشهادة فى سبيل الله- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند ہلال بن ابی ذئب کی وجہ سے ضعیف ہے-

۱۰۷۳- مستدرك حاكم ۲/۹۳ ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے' اصفہانی کی كتاب الصحابة نہیں مل سکی-

ترجمته هذا الحديث بنحوه من حديث ابن عمر، وَلَفظُهُ قال: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنْ قَاتَلْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ حَتَّى أُقْتَلَ يُدْخِلُنِي رَبِّي الْجَنَّةَ وَلاَ يَحْقِرُنِي ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَكَيْفَ وَ أَنَا مُنْتِنُ الرِّيحِ أَسْوَدُ اللَّوْنِ خَسِيْسٌ فِي الْعَشِيْرَةِ ؟ وَ مَضَى فَقَاتَلَ فَاسْتُشْهِدَ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((الآنَ طَيَّبَ اللهُ رِيْحَكَ يَا جعَالُ وَبَيَّضَ وَجْهَكَ)).

اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا- اس نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں آپ کے سامنے جنگ کرتے کرتے شہید ہو جاؤں تو کیا میرا رب مجھے جنت میں داخل کردے گا اور مجھے حقیر نہیں سمجھے گا؟ آپ نے فرمایا "ہاں-" اس نے کہا یہ کیسے ہو گا، میرا جسم بدبودار ہے، میرا رنگ سیاہ ہے اور میں اپنے قبیلے کا گھٹیا آدمی ہوں؟ پھر وہ گیا اور جنگ کرنا شروع ہو گیا اور شہید ہو گیا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اس کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا "اے جعال! اب اللہ تعالیٰ نے تیرے جسم کو خوشبودار بنا دیا ہے اور تیرے چہرے کو گورا کر دیا ہے-"

www.KitaboSunnat.com

۱۰۷۴- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِخِبَاءِ أَعْرَابِيٍّ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ يُرِيْدُوْنَ الْغَزْوَ [فَرَفَعَ الأَعْرَابِيُّ نَاحِيَةً مِنَ الْخِبَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمِ فَقِيْلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ يُرِيْدُونَ الْغَزْوَ فَقَالَ : هَلْ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا يُصِيْبُونَ؟ قِيْلَ لَهُ: نَعَمْ يُصِيْبُوْنَ الْغَنَائِمَ ثُمَّ تُقَسَّمُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَعَمَدَ إِلَى بَكْرٍ لَهُ فَاعْتَقَلَهُ وَسَارَ مَعَهُمْ فَجَعَلَ يَدْنُو بِبَكْرِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَذُودُوْنَ بَكْرَهُ [عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((دَعُوا لِي النَّجْدِيَّ] فَوَالَّذِي

۱۰۷۴- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بدوی کے خیمے کے پاس سے گزرے، وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا جو جہاد کرنا چاہتے تھے- بدوی نے خیمے کا ایک کونہ اٹھاتے ہوئے کہا کون ہیں؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام جنگ کے لیے جا رہے ہیں- اس نے کہا آیا انہیں دنیا کا مال و متاع ملے گا؟ لوگوں نے کہا ہاں، یہ غنیمت حاصل کریں گے اور اسے مسلمانوں میں تقسیم کریں گے- اس نے اپنا ایک جوان اونٹ لیا اور ان کے ساتھ چل پڑا اور اونٹ کو رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کرنا شروع کر دیا- صحابہ کرام نے اس کے اونٹ کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس نجدی کو میری طرف آنے دو، مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ جنت کے بادشاہوں میں سے ہے-" (ابن عمر نے) کہا دشمن سے

۱۰۷۴- بیہقی کی آداب، مدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَمِنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ)) قَالَ: فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَاسْتُشْهِدَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ مُسْتَبْشِرًا أَوْ قَالَ مَسْرُورًا يَضْحَكُ، ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ مُسْتَبْشِرًا تَضْحَكُ، ثُمَّ أَعْرَضْتَ عَنْهُ فَقَالَ: ((أَمَّا مَا رَأَيْتُمْ مِنِ اسْتِبْشَارِي أَوْ قَالَ سُرُورِي فَلِمَا رَأَيْتُ مِنْ كَرَامَةِ رُوْحِهِ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَ أَمَّا إِعْرَاضِي عَنْهُ فَإِنَّ زَوْجَتَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ الآنَ عِنْدَ رَأْسِهِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

لڑائی ہوئی اور وہ شہید ہو گیا، نبی کریم ﷺ کو اس کے متعلق بتایا گیا تو آپ اس کے پاس آئے اور اس کے سر کے نزدیک خوشی و مسرت کے ساتھ بیٹھ گئے اور مسکراتے رہے- پھر آپ نے اس سے اعراض کر لیا- ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو ہنستے مسکراتے ہوئے دیکھا پھر آپ اس سے پیچھے (کیوں) ہٹ گئے؟ آپ نے فرمایا "میری خوشی اور مسرت کی وجہ یہ تھی کہ میں نے اللہ عزوجل کے ہاں اس کے اعزاز و اکرام کو دیکھا تھا اور اس سے میرے اعراض کی وجہ یہ تھی کہ حور عین میں سے اس کی بیوی اب اس کے سر کے پاس موجود تھی-" (اسے بیہقی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٠٧٥ - وَعَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الَّذِينَ إِنْ يَلْقَوْا فِي الصَّفِّ لاَ يَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا أُولَئِكَ يَنْطَلِقُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلاَ مِنَ الْجَنَّةِ وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ وَ إِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلاَ حِسَابَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادَيْنِ جَيِّدَيْنِ.

١٠٧٥- حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سے شہداء افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا "جو صف میں کھڑے ہو کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہونے تک اپنے چہرے کا رخ نہیں بدلتے، یہ لوگ جنت کے بلند بالاخانوں میں جاتے ہیں اور ان کا رب ان کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے، اگر تیرا رب دنیا میں کسی بندے کی طرف دیکھ کر ہنسے تو اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا" (اسے احمد اور ابو یعلی نے دو اچھی سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٠٧٦ - وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ .

١٠٧٦- طبرانی نے اسی قسم کی حدیث حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کی ہے-

١٠٧٥- مسند احمد ٢٨٧/٥ ، مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی- ہیثمی نے مجمع الزوائد (٢٩٢/٥) میں کہا ہے، اسے احمد اور ابو یعلی نے ذکر کیا ہے-

www.KitaboSunnat.com

١٠٧٦- ہیثمی نے مجمع الزوائد (٢٩٢/٥) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں عتبہ بن سعید بن ابان کے حوالے سے ذکر کیا ہے- ذہبی نے کہا ہے کہ اسے دار قطنی نے ثقہ قرار دیا ہے اور کسی نے ضعیف نہیں کہا- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

المتجر الرابح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان اور عمل کا چولی دامن کا تعلق ہے۔ ایمان کے بغیر عمل اور عمل خیر کے بغیر ایمان دونوں بے روح ہیں۔ ایمان کی کھیتی کو اگر عبادات اور اخلاص وتقویٰ سے سیراب کیا جائے تو اس میں اعمال صالح کے برگ وبار پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام ایسے ہی ایمان وعمل کے مجموعے کا نام ہے۔ اعمال کی قدر وقیمت حسن نیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ ان کا مقصود بھی رضائے الٰہی کے علاوہ کچھ اور نہیں ہونا چاہیے۔ ہر عمل کی فضیلت، اہمیت اور ثواب کے بارے میں زبان رسالت مآب ﷺ سے تعین کر دیا گیا ہے۔ کسی مسلمان کیلئے اس سے بڑھ کر خسارے کی کوئی اور بات نہیں ہوسکتی کہ وہ ایسے عمل کو اختیار کرے، جس کی بنیاد اور اساس سنت نبوی پر نہ ہو۔ افسوس صد افسوس کہ لاکھوں مسلمان ایسے ہزاروں عمل کر رہے ہیں کہ جن کا کوئی ثبوت نہ تو اللہ کی کتاب سے ملتا ہے اور نہ حضور سرور کائنات ﷺ کی سنت میں دکھائی دیتا ہے۔ اس صورت حال میں صحیح اعمال کو کیسے تلاش کیا جائے اور انہیں کیسے انجام دیا جائے نیز ان پر گفتار رسالت میں کس اجر وثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، یہ سب باتیں احادیث کے درجنوں مجموعوں میں جابجا موجود ہیں جنہیں ساتویں صدی ہجری کے نامور محدث امام الحافظ ابو محمد شرف الدین عبدالرحمن خلف الدمیاطیؒ نے کمال محنت، محبت اور ریاضت سے اپنی کتاب ”المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح“ میں یکجا کر دیا ہے۔ مصنف موصوف کا کمال یہ ہے کہ ہر عمل کو پہلے قرآنی آیات اور پھر احادیث کے حوالے سے پیش کیا ہے۔ اس مفید اور نافع کتاب کا اردو میں پہلا ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف کے قلم سے ہوا ہے، جسے مکتبہ قدوسیہ نے معیاری طباعت سے آراستہ کر کے شائع کیا ہے۔ اس ترجمے کا اسلوب سادہ، سلیس اور رواں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس علمی کوشش کو اردو خواں عامۃ المسلمین کے لیے نفع مند بنائے اور ایسے اعمال صالح کو اختیار کرنے کی توفیق دے، جن کے اجر وثواب کو زبان رسالت مآب ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ آمین یارب العالمین

پروفیسر عبدالجبار شاکر